تاریخ ابن خلدون

مکمل تاریخ

حصہ ہفتم

مجوزہ [illegible] نمبر ۲۱-۸

سلجوقی و خوارزم شاہی سلاطین اور فتنۂ تاتار

سلجوقی و خوارزم شاہی تاجداروں کے حالات، ترکوں کی خانہ جنگیاں، عیسائیوں کا مقابلہ، غز ترکمن
اور قبچاق کی جدوجہد، ترکوں کی یورش، جدالان سلجوقیہ اور ملوک خوارزم کی بداعمالیوں کا شاخسانہ چنگیز
خان کا خروج، تاتاریوں کا عالمگیر طوفان ممالک اسلامیہ کی تباہی و بربادی کی عبرتناک داستان

حصہ ہشتم

زنگی اور خاندان صلاح الدین ایوبی کے سلاطین اور تاتاریوں کا زوال

ترجمہ: حکیم احمد حسین الہ آبادی، حافظ سید رشید احمد ارشد، سابق صدر شعبہ عربی، کراچی یونیورسٹی

نفیس اکیڈمی
اردو بازار کراچی

کتاب العبد و دیوان المبتداء والخبر
من احوال العرب والعجم والبربر ومن عاصرھم من
ملوک السترالعنی علامہ ابن خلدون کی کتاب التواریخ
کے

اردو ترجمہ کے جملہ حقوق قانونی اشاعت وطباعت دائمی
تصحیح و ترتیب و تبویب

چوہدری طارق اقبال گاہندری

مالک نفیس اکیڈمی اردو بازار کراچی محفوظ ہیں

نام کتاب: ـــــــــ تاریخ ابن خلدون
مصنف: ـــــــــ رئیس المورخین علامہ عبدالرحمٰن ابن خلدون
ناشر: ـــــــــ نفیس اکیڈمی اردو بازار کراچی
طبع: ـــــــــ جدید کمپیوٹر ایڈیشن جنوری ۲۰۰۳ء
ایڈیشن ـــــــــ آفسٹ

نفیس اکیڈمی اردو بازار کراچی

فہرست

سلجوقی، خوارزم شاہی سلطنتیں اور فتنۂ تاتار

عنوانات	صفحہ	عنوانات	صفحہ
		[illegible] کی وزارت	
باب : ۱	۲۳	مؤید الملک کی وزارت	۳۰
دولت سلجوقیہ سلطان محمد [illegible] بن [illegible] الپ		فخر الملک کی سلطان [illegible] سے [illegible]	
[illegible]		[illegible]	
سلجوقی ترکوں کا نسب		[illegible] پر قبضہ	۳۱
ترکوں کی [illegible]		[illegible]	
ترکوں کا [illegible]	۲۴	فتح [illegible]	
سلطان الپ ارسلان		[illegible]	۳۲
سلطان الپ ارسلان کا [illegible]	۲۵	سلیمان بن قتلمش [illegible]	
روم کی جانب پیش قدمی	۲۶	[illegible] کا حلب پر قبضہ	۳۳
[illegible]		فخر الدولہ کا آمد پر قبضہ	
ملک شاہ کی [illegible]		[illegible]	
[illegible]		[illegible]	
[illegible]		سلطان [illegible]	۳۴
[illegible]	۲۷	سلطان ملک شاہ کا حلب پر قبضہ	
[illegible]		[illegible]	
[illegible]		سلطان ملک شاہ [illegible]	۳۵
[illegible]	۲۸	[illegible] سلطان ملک شاہ [illegible]	
تاج الدولہ تتش کا [illegible]		سلطان ملک شاہ کا [illegible] پر قبضہ	۳۶
سلطان برکیارق اور تتش [illegible]		والی غزنی [illegible]	
تتش کی [illegible]		[illegible] نظام الملک کی وفات	
تتش کا [illegible] قبضہ	۲۹	سلطان ملک شاہ [illegible]	۳۷
تتش کا [illegible]			

عنوان	صفحہ
یعقوب بن تکین کا انجام	
سلطان ملک شاہ اور معقل بن نیال کے دوستانہ مراسم	
تتش کی حمص پر فوج کشی	۳۸
طرابلس کی مہم	
ملک شاہ کا یمن پر قبضہ	
نظام الملک طوسی کا قتل	
جمال الملک کا قتل	۳۹
عثمان بن جمال الملک اور کردان	
سلطان ملک شاہ اور نظام الملک طوسی	
سلطان ملک شاہ اور نظام الملک کے مابین کشیدگی	۴۰
نظام الملک طوسی کی سیرت و کردار	
مدرسہ نظامیہ	۴۱
سلطان ملک شاہ کی وفات	
باب : ۳	۴۲
برکیاروق بن سلطان ملک شاہ	
برکیاروق بن ملک شاہ کی گرفتاری	
برکیاروق کی رہائی	
محمود کی اصفہان کو واپسی	۴۳
برکیاروق اور محمود کی جنگ	
عز الملک کی وزارت	
قتل تاج الملک	
تاج الدولہ تتش کا دیار بکر پر قبضہ	۴۴
فتح موصل	
آقسنقر اور بوزان کی تتش سے علیحدگی	۴۵
تاج الدولہ تتش کی مراجعت شام	

عنوان	صفحہ
اسماعیل بن یاقوتی اور ترکان خاتون	
اسماعیل بن یاقوتی کا قتل	۴۶
ترکان خاتون کی وفات جس کا تذکرہ	
مقتدی کی وفات	
برکیاروق کا خطبہ	
مستظہر کی خلافت	
آقسنقر اور بوزان کا قتل	
تتش کی ہمدان کی جانب پیش قدمی	۴۷
تتش اور برکیاروق کی جنگ	
محمود بن ملک شاہ کی وفات	
برکیاروق کا اصفہان پر قبضہ	
یوسف بن ابق کی بغداد میں آمد	۴۸
تاج الدولہ تتش کا قتل	
قوام الدولہ ابوسعید کربوقا	۴۹
کربوقا کا موصل پر قبضہ	
تبصرہ	
ارسلان ارغو	
ارسلان ارغو کا خراسان پر قبضہ	۵۰
بدعوں کی گرفتاری و قتل	
ارسلان ارغو کا قتل	
امیر ارسلان ارغو	۵۱
امارت خراسان پر سنجر کا تقرر	
محمد بن سلیمان کی بغاوت	
امیر قودن اور امیر یارقطاش کی بغاوت	۵۲
امیر قودن اور امیر یارقطاش کی سرکوبی	
آغاز حکومت خوارزم شاہ	

عنوان	صفحہ	عنوان	صفحہ
خروج منصور بن ابو قلیس		اسماعیل بن یاقوتی کی بغاوت	
محمد بن ابو قلیس اور ظفر بن تکین محمد	۵۳	سلطان محمد کی ہمدان پر فوج کشی	۶۳
آتسز بن محمد خوارزم شاہ		برکیاروق کی بغداد میں آمد	
عیسائیوں کا انطاکیہ پر قبضہ		برکیاروق سے امیر صدقہ کی بغاوت	
مسلمانوں کا محاصرہ انطاکیہ	۵۴	سلطان محمد اور سنجر کی بغداد میں آمد	
عیسائیوں کا سواحل شام پر قبضہ	۵۵	فرقہ باطنیہ	۶۴
امیر انز کی بغاوت	۵۶	فرقہ باطنیہ کی سرکوبی	
امیر انز کا قتل		ارسلان شاہ کا کرمان پر قبضہ	۶۵
افضل بن بدر جمالی کا بیت المقدس پر قبضہ		فرقہ باطنیہ کا قتل عام	
بیت المقدس پر عیسائیوں کا قبضہ	۵۷	جنگ ثالث برکیاروق و محمد	۶۶
سلطان محمد بن ملک شاہ		برکیاروق و محمد میں مصالحت	
مؤید الملک عبید اللہ بن نظام الملک اور برکیاروق کا قتل	۵۸	صلح نامہ	۶۷
		صلح نامہ کی تنسیخ	
سلطان محمد کا خطبہ و خطاب		جنگ چہارم محمد و برکیاروق	
مجد الملک البلاسانی کا قتل	۵۹	سلطان محمد کا اصفہان میں قیام	
برکیاروق کی مراجعت اصفہان		برکیاروق کا محاصرہ اصفہان	۶۸
بغداد میں برکیاروق کا خطبہ		وزیر الاعز ابو المحاسن کا قتل	
سعد الدولہ کی اطاعت	۶۰	وزیر خطیر ابو منصور	
[illegible] کی گرفتاری		اسماعیل بن ارسلانجق والی بصرہ کی معزولی	۶۹
برکیاروق و محمد کی پہلی جنگ		بصرہ پر امیر قماج کا تقرر	
سعد الدولہ کو [illegible]	۶۱	ابو الحسن ہروی کی گرفتاری	
جنگ برکیاروق و سنجر		اسماعیل کی [illegible] کی واپسی	
برکیاروق کی شکست		امیر ابو سعید محمد والی بصرہ	۷۰
جنگ ثانی برکیاروق و محمد	۶۲	امیر ابو سعید اور اسماعیل بن ارسلانجق کی مصالحت	
مؤید الملک کا قتل		وفات امیر ربوقا	
سلطان محمد کی جرجان کو روانگی		[illegible]	

عنوان	صفحہ	عنوان	صفحہ
[illegible] پر قبضہ	۷	سلطان [illegible]	
[illegible]		سلطان محمد اور ملک شاہ سے مصالحت	
امیر [illegible] پر قبضہ		امیر ایاز	۸۰
امیر [illegible]		امیر ایاز [illegible]	
[illegible]		[illegible] کا قتل	
[illegible]	۷۲	[illegible]	۸۱
[illegible]		[illegible]	
[illegible]	۷۳	[illegible]	
[illegible]		[illegible]	
[illegible]	۷۴	[illegible]	
[illegible]		[illegible]	
[illegible]	۷۵	[illegible]	۸۲
[illegible]		[illegible] پر قبضہ	
سلطان [illegible] پر قبضہ		[illegible]	
[illegible]	۷۶	[illegible]	
[illegible]		[illegible]	۸۳
[illegible]		جاولی [illegible]	
[illegible]		[illegible]	۸۴
[illegible]	۷۷	زنگی بن [illegible]	
[illegible] وفات		جاولی [illegible]	
		[illegible]	
باب : ۲	۷۸	[illegible]	۸۵
سلطان [illegible]		جاولی [illegible]	
[illegible]		جاولی [illegible]	
[illegible]		[illegible]	۸۶
[illegible]	۷۹	[illegible]	

عنوان	صفحہ	عنوان	صفحہ
ابن مزید کی بغاوت اور واپسی		امیر برسق کی وفات	۹۵
ذوالمناقب کی عہد شکنی		جیوش بیک اور مسعود بن سلطان محمد کی موصل پر حکومت	
جاولی کی سرکشی	۸۷		
امیر مودود کا موصل پر قبضہ		جاولی سقاؤ اور سلطان محمد	
جاولی اور ایلغازی		سلطان محمد	
قمص بغدوین کی رہائی	۸۸	جاولی کا قلعہ اصطخر پر قبضہ	
قمص جوسلین اور تنکری کی جنگ		جاولی اور حسین بن مبارز	۹۶
جاولی کی حلب کو روانگی		جاولی کی فتوحات	
جاولی کا رقہ پر محاصرہ	۸۹	فتح دارابجرد	
جاولی اور ایلغازی		کرمان پر فوج کشی	
ملک رضوان اور جاولی		جاولی کی شکست	۹۷
جاولی دربار شاہی میں	۹۰	جاولی کا انتقال	
عیسائیوں اور مسلمانوں کی جنگ		سلطان محمد کی وفات	
محاصرہ تل باشر	۹۱		
عیسائیوں کی بلاد اسلامیہ پر پیش قدمی اور مراجعت		باب : پنجم	۹۹
امیر مودود کا الرہا پر حملہ		سلطان محمود بن سلطان محمد	
معرکہ طبریہ		سلطان محمود کا غضب	
امیر مودود کا قتل	۹۲	بہروز کی معزولی	
آق سنقر برسقی		دبیس بن صدقہ	
عیسائیوں کا ترک وطن اور روانگی انطاکیہ	۹۳	خلیفہ مستظہر باللہ کی وفات	
ایاز بن ایلغازی کی گرفتاری و رہائی		ملک مسعود اور برسقی	۱۰۰
ایلغازی کی گرفتاری		ملک مسعود اور برسقی کی پیش قدمی	
ایلغازی کی رہائی		برسقی کی مراجعت	
ایلغازی اور طغتکین کی بغاوت		سلطان محمود اور ملک مسعود میں مصالحت	۱۰۱
قلعہ افامیہ کا محاصرہ	۹۴	امیر منکبرس	
عیسائیوں کی غارت گری		ملک طغرل بن سلطان محمد	

عنوان	صفحہ	عنوان	صفحہ
ملک طغرل کی بغاوت		امیر شیرگیر کی گرفتاری و رہائی	۱۱۱
سلطان محمود کی ملک طغرل پر فوج کشی	۱۰۲	وزیر شمس الملک کا قتل	
ملک سنجر		کرج قفچاق میں اتفاق	
ملک سنجر کی غزنی پر فوج کشی		برسقی کی معزولی	۱۱۲
سلطان محمود اور ملک سنجر	۱۰۳	برنقش زکوی کی تقرری	
امیر انز کی پیش قدمی و مراجعت		عماد الدین زنگی کی گورنری بصرہ	
سلطان محمود کی روانگی ہمدان		ملک طغرل و دبیس کی عراق کو روانگی	۱۱۳
ملک سنجر کی سلطان محمود پر فوج کشی		دبیس کی روانگی خراسان	
سلطان محمود اور ملک سنجر کی جنگ	۱۰۴	ملک طغرل اور دبیس کا ہمدان میں ظلم و جور	
ملک سنجر کا پیام صلح		برنقش زکوی کی دوبارہ بحالی	۱۱۵
سلطان محمود اور ملک سنجر میں مصالحت	۱۰۵	سلطان محمود کی بغداد کی جانب پیش قدمی	
قتل امیر منکبرس		جنگ سلطان محمود و خلیفہ مسترشد باللہ	
قتل علی ابن عمر حاجب		سلطان محمود کی بغداد میں آمد	
سنقر بخاری کا قتل	۱۰۶	خلیفہ مسترشد اور سلطان محمود میں مصالحت	۱۱۶
علی بن سکمان کا بصرہ پر قبضہ		وزیر ابو القاسم کی معزولی اور بحالی	
آقسنقر بخاری کا بصرہ پر قبضہ		عز الدین ابن برسقی کی وفات	
تفلیس پر کرج کا قبضہ		امارت موصل پر عماد الدین زنگی کا تقرر	
قسیم الدولہ برسقی اور سلطان محمود	۱۰۷	عماد الدین زنگی کی روانگی موصل	۱۱۷
وزیر ابو علی کی معزولی	۱۰۸	زنگی کا جزیرہ ابن عمر پر قبضہ	
جنگ سلطان محمود و ملک مسعود		نصیبین کی مہم	۱۱۸
سلطان محمود اور ملک مسعود میں مصالحت		زنگی کا خابور و حران پر قبضہ	
جیوش بیک کی اطاعت	۱۰۹	قطلغ ابہ کا حلب پر قبضہ	
موصل اور واسط پر آقسنقر کی گورنری		بدر الدولہ سلیمان اور قطلغ ابہ کی جنگ	۱۱۹
جیوش بیک کا قتل	۱۱۰	حلب پر عماد الدین زنگی کا قبضہ	
وزیر ابو طالب سمیری کا قتل		سلطان سنجر اور ملک طغرل	
ملک طغرل کی اطاعت		سلطان محمود کی روانگی بغداد	۱۲۰

عنوان	صفحہ
سلطان محمود کی وفات	
باب : ۷	۱۲۲
سلطان مسعود بن سلطان محمد	
جنگ سلطان مسعود و سلطان داؤد	
سلجوق شاہ کی بغداد میں آمد	
خلیفہ مسترشد اور سلطان محمود میں مصالحت	
خلیفہ مسترشد کا دبیس کا تعاقب	۱۲۳
جنگ سلطان سنجر و سلطان مسعود	
ملک طغرل کی تخت نشینی	۱۲۳
ملک طغرل اور سلطان داؤد کی جنگ	
سلطان مسعود اور سلطان داؤد	
فتح آذربائیجان	۱۲۴
جنگ سلطان مسعود اور ملک طغرل	
ملک طغرل کی شکست	
معرکہ قزوین	
سلطان مسعود کی بغداد میں آمد	۱۲۵
خلیفہ مسترشد باللہ اور سلطان مسعود میں کشیدگی	
ملک طغرل کی وفات	
جنگ سلطان مسعود و خلیفہ مسترشد باللہ	
خلیفہ مسترشد باللہ کی گرفتاری	۱۲۶
خلیفہ مسترشد باللہ اور سلطان مسعود میں مصالحت	
خلیفہ مسترشد باللہ کا قتل	۱۲۷
خلیفہ راشد باللہ کی تخت نشینی	
خلیفہ راشد باللہ و سلطان مسعود	
ابو عبداللہ حسن اور اقبال کی گرفتاری و رہائی	

عنوان	صفحہ
سلطان داؤد کا خطبہ	۱۲۸
سلطان مسعود کی بغداد کی جانب پیش قدمی	
سلطان مسعود کا محاصرہ بغداد	
خلیفہ راشد کی معزولی	۱۲۹
سلطان داؤد اور سلجوق شاہ کی جنگ	
شرف الدین نوشیروان کی معزولی	
جنگ سلطان مسعود و سلطان داؤد	
سلطان مسعود کی شکست	۱۳۰
سلجوق شاہ کی بغداد پر چڑھائی	
قتل خلیفہ راشد باللہ	
وزارت کمال الدین محمد	۱۳۱
وزیر کمال الدین محمد کا قتل	
وزارت ابو العز طاہر	
بقش سلاحی کا قتل	
محمد خوارزم شاہ	
جنگ سلطان سنجر و اتسز	۱۳۲
اتسز کا بلاد خوارزم پر قبضہ	
اتابک آق سنقر	
قرا سنقر کا بلاد فارس پر قبضہ	
قرا سنقر کی وفات	۱۳۳
چاولی کی بلاد فارس پر فوج کشی	
جنگ سلطان سنجر و ترکان خطا	
سلطان مسعود کی پیشی	
سبق ترکمان کا قبول اسلام	
قدر خان کا خروج و قتل	۱۳۴
ترکمان کا قبضہ	

عنوان	صفحہ
حسن تگین کی گورخان [illegible] سمرقند	۱۳۵
گورخان ختائی کا خوارزم پر فوج کشی	
گورخان اور سنجر کی جنگ	
جنگ گورخان اور سلطان سنجر	
گورخان کی وفات	۱۳۶
سلطان سنجر اور خوارزم شاہ کی مصالحت	۱۳۷
سلطان مسعود اور اتابک زنگی کی مصالحت	
[illegible] کی بغاوت	
اتابک [illegible] کی معزولی و بحالی	
[illegible] منصب	۱۳۸
قتل [illegible]	
امیر عباس والی رے کا قتل	
امیر بوزابہ کی اصفہان پر فوج کشی	۱۳۹
امیر بوزابہ کا خاتمہ	
[illegible] کی بغاوت	
بغداد کی بربادی	۱۴۰
خلیفہ [illegible] اور سلطان مسعود	
سلطان سنجر اور سلطان مسعود میں آپس کی مصالحت	
[illegible] کا [illegible]	
سلطان مسعود کی وفات	
باب : [illegible]	۱۴۱
[illegible]	
سلطان سنجر بن سلطان محمود	
ملک شاہ کی گرفتاری	
[illegible]	۱۴۲

عنوان	صفحہ
ترکان غز	
ترکان غز اور امیر قماچ کی جنگ	
سلطان سنجر کی گرفتاری	
ترکان غز کا خراسان پر قبضہ	۱۴۳
ترکان غز کا ظلم و تعدی	
امیر قماچ اور امیر زنگی کی [illegible]	
سلطان سنجر اور ترکان غز	۱۴۴
امیر قماچ کا خاتمہ	
ترکوں کی مرو میں غارتگری	
طوس کی بربادی	۱۴۵
نیشاپور کی بربادی کے بعد	
[illegible] کی وفات	۱۴۶
ترکان غز کا محاصرہ ہرات	
[illegible] نیشاپور پر قبضہ	
[illegible] پر قبضہ	۱۴۷
سلطان سلیمان شاہ اور سلطان محمد	
سلیمان شاہ کی [illegible]	
سلیمان شاہ کی سلطان محمد پر فوج کشی	۱۴۸
سلیمان شاہ کی شکست و گرفتاری	
سلطان سنجر کا فرار	
سلطان محمد کا محاصرہ بغداد	
[illegible]	۱۴۹
[illegible] کی جنگ	
وفات سلطان سنجر	۱۵۰
[illegible]	
جنگ [illegible]	

عنوان	صفحہ	عنوان	صفحہ
[illegible] کی اطاعت	۱۵۱	[illegible]	۱۵۸
جنگ [illegible]		ایاز اور [illegible]	
[illegible] کی جنگ		جنگ [illegible] ایاز	
ترکوں کی سرکشی میں غارت گری		محمود بن ملک شاہ	
جلال الدین محمد بن سلطان محمود	۱۵۲	جنگ [illegible]	۱۵۹
سلطان محمود کی [illegible]		[illegible]	
طغرل کی تباہی		[illegible]	
[illegible]		شاہ [illegible]	۱۶۰
ملک شاہ کی [illegible]	۱۵۳	[illegible]	
ملک شاہ کا خراسان پر قبضہ		[illegible]	
سلطان محمد کی وفات		[illegible]	
سلیمان شاہ	۱۵۴	فتح [illegible]	۱۶۱
زین الدین [illegible] کی اطاعت		[illegible]	
وفات [illegible]		[illegible]	
[illegible]		جنگ [illegible]	
[illegible]	۱۵۵	[illegible]	۱۶۲
[illegible]		[illegible]	
سلطان محمود کی [illegible]		[illegible]	
[illegible]		[illegible] کا قتل	۱۶۳
شاہ [illegible] کی جنگ	۱۵۶	[illegible]	
[illegible]		شاہ [illegible] اور [illegible]	
ملک شاہ کی وفات		[illegible]	
سلیمان شاہ اور [illegible]	۱۵۷	[illegible]	
سلیمان شاہ اور شرف الدین [illegible]		جنگ [illegible] ایاز	
سلیمان شاہ کا قتل		جنگ [illegible]	۱۶۴
[illegible] کی تخت نشینی		[illegible]	

عنوان	صفحہ	عنوان	صفحہ
جنگ ایلدگز اور اینانج		منکلی کی سرکشی	
ملک طغرل کی وفات		منکلی کی شکست و فرار	
ارسلان شاہ کی وفات	۱۱۵	منکلی کا خاتمہ	۱۵۲
خلافت مستضی بامر اللہ		جلال الدین محمد تکش کا قتل	
خوارزم شاہ کی وفات		شجرہ سلاطین سلجوقیہ	
الناصر لدین اللہ کا عہد			
ایلدگز کی وفات	۱۲۲	باب : ۱۹	۱۵۳
ابن منکلی کا ہمدان پر آمد		ملوک خوارزم محمد بن انوشتگین	
قزل کی موت		اتسز محمد	
طغرل کا ہمدان پر قبضہ		انوشتگین غرچہ	
سلطان طغرل کی تخت نشینی	۱۲۵	ارسلان اور طوغان	
وفات محمد بن پہلوان		محمد بن سلیمان کی بغاوت	
قزل ارسلان اور سلطان طغرل		قوزلی بغاوت و قتل	
وزیر جلال الدین عبیداللہ کی شکست و گرفتاری		محمد بن انوشتگین	۱۵۴
جنگ سلطان طغرل و قزل ارسلان		محمد بن انوشتگین کا خوارزم پر قبضہ	
قتل قزل ارسلان	۱۲۹	اتسز بن محمد بن انوشتگین	
ہمدان پر سلطان طغرل کا قبضہ		جنگ سلطان سنجر و اتسز بن محمد	۱۵۵
رے پر خوارزم شاہ کا قبضہ		جنگ سلطان سنجر و اتسز بن محمد	
سلطان طغرل اور خوارزم شاہ		سرخس، مرو اور نیشاپور پر اتسز کا قبضہ	
[illegible]	۱۳۳	[illegible] کا محاصرہ	۱۵۶
[illegible] ہمدان		ارسلان بن اتسز	
قتل [illegible]			
[illegible]	۱۴۰	باب : ۲۰	۱۵۸
خوارزم شاہ کا ہمدان پر قبضہ		علاء الدین تکش بن ارسلان	
[illegible] اور قتل	۱۴۱	محمود بن ارسلان	
قتل [illegible]		مؤید آئی آبہ کا قتل	

عنوان	صفحہ	عنوان	صفحہ
ترکان خطا کی علاؤ الدین تکش پر فوج کشی		کوچک کا رے پر قبضہ	۱۸۶
سلطان شاہ کا سرخس اور مرو پر قبضہ	۱۷۹	ملک شاہ بن علاؤ الدین تکش	
طغان شاہ بن موید		خوارزم شاہ اور خلیفہ ناصر	
سنجر شاہ بن طغان شاہ		شاہ خطا کی بلخ پر فوج کشی	
علاؤ الدین تکش کا محاصرہ نیشاپور	۱۸۰	خوارزم شاہ کی اطاعت	۱۸۷
علاؤ الدین تکش و سلطان شاہ		جنگ خوارزم شاہ اور شاہ خطا	
غیاث الدین غوری اور سلطان شاہ		میاجق کی بغاوت	
صلح ناصری کی مخالفت	۱۸۱	خوارزم شاہ کا محاصرہ قلعہ موت	۱۸۸
جنگ شہاب الدین غوری اور سلطان شاہ		علاؤ الدین کی وفات	
علاؤ الدین تکش اور غیاث الدین غوری		قطب الدین محمد بن علاؤ الدین تکش	
علاؤ الدین تکش کی فوج کشی کی دھمکی	۱۸۲	علاؤ الدین تکش کا کردار	
وفات سلطان شاہ		باب : ۹	۱۸۹
علاؤ الدین تکش اور غیاث الدین غوری میں مصالحت		علاؤ الدین محمد بن تکش اور تاتار	
جنگ علاؤ الدین تکش اور موید	۱۸۳	تخت نشینی	
علاؤ الدین تکش کی نیشاپور پر فوج کشی		جنگ علاؤ الدین ثانی اور ہندو خان	
جنگ سلطان طغرل اور قتلغ		غیاث الدین غوری اور مظفر ترکی	
خوارزم شاہ کا قلعہ سرخس پر قبضہ	۱۸۴	شہاب الدین غوری کی مرو پر فوج کشی	
سلطان طغرل کی رے پر فوج کشی		سرخس اور طوس کی تسخیر	۱۹۰
خوارزم شاہ اور وزیر موید الدین		جنگ غیاث الدین اور علی شاہ بن خوارزم شاہ	
وزیر موید الدین کا خوزستان پر قبضہ	۱۸۵	امارت خراسان پر ضیاء الدین محمد کا تقرر	
وزیر موید الدین کا ہمدان پر قبضہ		قرامطیوں کا قتل عام	۱۹۱
وزیر موید الدین کی رے پر فوج کشی		علاؤ الدین محمد بن تکش کی نیشاپور پر فوج کشی	
قتلغ اینانج کی بغاوت		نیشاپور کا محاصرہ	۱۹۲
وزیر موید الدین کی وفات		علاؤ الدین غوری کی روانگی ہرات	
سیف الدین طغرل		علاؤ الدین محمد کا محاصرہ سرخس	

عنوان	صفحہ	عنوان	صفحہ
علاؤ الدین محمد کی مراجعت خوارزم		خوارزم شاہ کا جوزجان پر قبضہ	۲۰۰
حسن بن محمد مرغنی کی گرفتاری		ترکان خطا کو ترمذ کی حوالگی	
ہرات پر خوارزم شاہ کی فوج کشی	۱۹۳	خوارزم شاہ کا طالقان پر قبضہ	
امیر حاجی کی گرفتاری		اسفرائن پر قبضہ	۲۰۱
طالقان پر شب خون		قاضی صاعد کی گرفتاری	
خوارزم شاہ کی مراجعت		مازندران کی مہم	
معرکہ مرو	۱۹۴	ترکان خطا (تاتار)	
جنگ محمد بن خربک و منصور ترکی		تاتار کی غلبہ سے بیزاری	۲۰۲
خوارزم شاہ اور حسن بن خرمیل		مصالحت مابین خوارزم شاہ و غیاث الدین محمود	
خوارزم شاہ کا ہرات پر قبضہ	۱۹۵	خوارزم شاہ کی گرفتاری	
شہاب الدین غوری کی خوارزم پر فوج کشی		گورنروں کی خود مختاری	۲۰۳
جنگ شہاب الدین غوری اور ترکان خطا		خوارزم شاہ کا فرار	
شہاب الدین کی مراجعت غزنی	۱۹۶	ابن خرمیل کی گرفتاری	
شہاب الدین غوری کی شکست کی وجہ		ابن خرمیل کا قتل	۲۰۴
شہاب الدین غوری اور ترکان خطا میں مصالحت		امین الدین ابوبکر کی روانگی ہرات	
حسن بن خرمیل کی سازش	۱۹۷	خوارزم شاہ کا ہرات پر قبضہ	
علی بن عبدالخالق		غیاث الدین محمود اور علی شاہ کا قتل	۲۰۵
گورنر مرو کی غلطی		فتح فیروزکوہ	
امیران بن قیصر کی معزولی	۱۹۸	جنگ خوارزم شاہ اور تاتار	
خوارزم شاہ کی پیش قدمی و مراجعت		طاینکو شحنہ تاتار کی گرفتاری	
حسن بن خرمیل کی ہلاکت کی غلطی		والی سمرقند کی بغاوت	۲۰۶
خوارزم شاہ کا ہرات پر قبضہ		فتح سمرقند	
جنگ غیاث الدین محمود اور حسن بن خرمیل	۱۹۹	کوچک خان کا بلاساغون میں آنا	
حسن بن خرمیل کی ہرات پر فوج کشی		شاہ چنگیز اور تاتار	
خوارزم شاہ کا محاصرہ بلخ		کشلی خان	۲۰۷
بلخ پر خوارزم شاہ کا قبضہ		تاتاریوں کی بربادی	

عنوان	صفحہ	عنوان	صفحہ
خوارزم شاہ اور گشلی خان		جنگ خوارزم شاہ و چنگیز خان	
ترکوں میں اختلاف	۲۰۸	امیر ینال کا انجام	
ابوبکر تاج الدین		علاؤ الدین والی قندھار کی علیحدگی	۲۱۵
ابوبکر تاج الدین کا کرمان اور سندھ پر قبضہ		خوارزم شاہ کا تعاقب	
والی ہرمز کی اطاعت		خوارزم شاہ کا خزانہ	
خوارزم شاہ کا غزنی پر قبضہ	۲۰۹	وزیر عماد الملک کا تعاقب	
قطلغ تکین کا انجام		سلطان محمد بن تکش کی وفات	۲۱۶
تسخیر بلاد جبل			
ازبک بن محمد کا اصفہان پر قبضہ		باب : ۱۰	۲۱۷
خوارزم شاہ کی عراق عجم پر فوج کشی	۲۱۰	جلال الدین منکبرنی بن علاؤ الدین محمد	
ازبک کی اطاعت		اور خوارزم شاہ	
سعد زنگی کی رہائی و اطاعت		ترکان خاتون کی گرفتاری	
خوارزم شاہ اور خلیفہ ناصر لدین اللہ		ابن اثیر کی روایت	
شیخ شہاب الدین سہروردی کی سفارت	۲۱۱	نظام الملک کا انجام	۲۱۸
خوارزم شاہ کی مراجعت		تاتاریوں کی یلغار	
قطب الدین خوارزم شاہ کی ولی عہدی		بلاد کرج کی تاراج	
وزیر محمد بن احمد کی روایت	۲۱۲	مراغہ کی پامالی	۲۱۹
غیاث الدین پیر شاہ کی گورنری		تاتاریوں کی اربل پر فوج کشی	
مؤید الملک قوام الدین		اہل ہمدان کا قتل عام	
مؤید الملک کا خطاب		اردبیل کی تباہی	
مؤید الملک کی وفات		بیلقان کی بربادی	۲۲۰
ترکان خاتون	۲۱۳	اہل گنجہ سے مصالحت	
ترکان خاتون کا لقب		تاتاریوں اور کرج کی جنگ	
چنگیز خان کی سفارت		اہل شماخی کا قتل عام	
امیر ینال اور چند تاجر	۲۱۴	شروان شاہ اور تاتار	۲۲۱
چنگیز خان کے سفیر کا قتل		تاتاریوں کی قبچاق سے مصالحت	

عنوان	صفحہ	عنوان	صفحہ
لان اور قپچاق کے قبیلوں کی تباہی		امیر بغا طائشی کی اسیری و رہائی	
تاتاریوں کا روس پر حملہ		جنگ امیر بغا طائشی و ازبک خان	
تاتاریوں کی بلغار پر فوج کشی	۲۲۲	غیاث الدین پیر شاہ کا محاصرہ اصفہان	
چنگیز خانی لشکر کی غارت گری		امیر بغا طائشی کی بغاوت بمرو	۲۲۹
تسخیر بلخ		غیاث الدین پیر شاہ اور آپاج خان	
محاصرہ طالقان		جنگ امیر بغا طائشی و تاتار	
مرو اور نساء پر فوج کشی	۲۲۳	غیاث الدین پیر شاہ کا [illegible] پر قبضہ	
[illegible] الدین بن زنگی بن عمر		جلال الدین منکبرنی اور تاتار	۲۳۰
مرو کی تسخیر		تاتاریوں کی شکست	
چنگیز خان کا ظلم و جور		معرکہ پروان	
نیشاپور کی تاراج	۲۲۴	جنگ جلال الدین منکبرنی اور چنگیز خان	
مقبروں کا انہدام		جلال الدین منکبرنی کی شکست و فرار	۲۳۱
اہل ہرات پر مظالم		غزنی کا تاراج	
سلطان جلال الدین منکبرنی		جلال الدین منکبرنی ہندوستان میں	
تاتاریوں کا خوارزم پر حملہ	۲۲۵	جلال الدین منکبرنی اور شمس الدین التمش	۲۳۲
قطب الدین اولاغ شاہ کا قتل		[illegible] سلطان غیاث الدین	
جلال الدین منکبرنی کی مراجعت غزنی		جلال الدین کی ہندوستان سے مراجعت	۲۳۳
رضا بالملک شرف الدین کا قتل	۲۲۶	براق حاجب	
تاتاریوں کا خوارزم پر قبضہ		[illegible] کی اطاعت	
آپاج خان اور اختیار الدین		جلال الدین منکبرنی اور غیاث الدین	
بغوان کا محاصرہ	۲۲۷	جلال الدین منکبرنی اور غیاث الدین میں مصالحت	
[illegible] الدین بن زنگی کی وفات		نصرت الدین بن محمد اور غیاث الدین	۲۳۴
آپاج خان اور تاتاریوں کی جنگ		آپاج خان کا [illegible] پر قبضہ	
رکن الدین غور شاہ اور تاتاریوں کی جنگ		جلال الدین کی مہم خوزستان	
[illegible] تاتاری	۲۲۸	جلال الدین منکبرنی کا محاصرہ دقوقا	۲۳۵
غیاث الدین پیر شاہ بن خوارزم شاہ		جلال الدین منکبرنی اور مظفر الدین میں مصالحت	

عنوان	صفحہ	عنوان	صفحہ
وزیر شرف الملک		جلال الدین منکبرنی کا [illegible] پر قبضہ	
ترکان خاتون کا [illegible]	۲۲۶	[illegible] کی روانگی	
تاتاریوں کی [illegible] میں غارت گری		براق حاجب کی بغاوت	۲۳۴
[illegible] خراسان پر چڑھائی		[illegible] غیاث الدین [illegible]	
تاتاریوں کا مرو و خراسان پر قبضہ	۲۲۷	جلال الدین منکبرنی کا محاصرہ اخلاط	
تاتاریوں کا قلعہ [illegible]		[illegible]	۲۳۵
[illegible] خراسان پر چڑھائی	۲۲۸	[illegible] کا [illegible] پر قبضہ	
جنگ [illegible]		تفلیس کا تاراج	
تاتاریوں کی [illegible]		[illegible]	
[illegible] کا [illegible] پر قبضہ		[illegible]	۲۳۶
[illegible]	۲۲۹	[illegible]	
[illegible]		[illegible]	
جلال الدین منکبرنی [illegible]		[illegible] جلال الدین منکبرنی [illegible]	
جلال الدین منکبرنی کا عراق پر قبضہ		[illegible] جلال الدین منکبرنی	۲۳۷
امیر [illegible]		[illegible] کا [illegible] پر قبضہ	
اتابک [illegible] اور جلال الدین منکبرنی	۲۳۰	سلطان جلال الدین منکبرنی [illegible]	
جلال الدین منکبرنی کا تبریز پر قبضہ		[illegible]	۲۳۸
جنگ جلال الدین منکبرنی و گرج		[illegible] جلال الدین منکبرنی اور [illegible]	
جلال الدین منکبرنی کی مراجعت تبریز	۲۳۱	غیاث الدین کا [illegible]	۲۳۹
[illegible] اور [illegible]		[illegible] جلال الدین منکبرنی [illegible]	
جلال الدین منکبرنی [illegible]		[illegible]	
[illegible]	۲۳۲	[illegible] کی وفات	
[illegible] کی وفات		[illegible]	۲۴۰
[illegible]		[illegible]	
[illegible]		[illegible]	
[illegible] پر [illegible]		[illegible]	۲۴۱
جلال الدین منکبرنی کا [illegible]	۲۳۳	[illegible]	

عنوان	صفحہ	عنوان	صفحہ
اسیر مغلوں کی ہلاکت		[illegible]	
اسیر مغلوں کی اطاعت	۲۵۲	زین الدین شاہ ولی کی اطاعت	
صفی الدین محمد ظفر کی		[illegible]	
صفی الدین کی گرفتاری		[illegible]	
تاج الدین کی رہائی	۲۵۳	خاتمہ [illegible]	۲۶۰
[illegible]		[illegible]	
ضیاء الدین کی معزولی		[illegible]	۲۶۱
[illegible]	۲۵۴	[illegible] کی اطاعت	
[illegible]		[illegible]	
[illegible]		[illegible]	
[illegible]		[illegible]	
سلطان جلال الدین [illegible]	۲۵۵	[illegible]	۲۶۲
[illegible]		[illegible]	
سلطان جلال الدین [illegible]		[illegible]	
[illegible]	۲۵۶	[illegible]	
[illegible]		جلال الدین [illegible]	۲۶۳
[illegible]		[illegible]	
سلطان جلال الدین کا محاصرہ [illegible]		[illegible]	
[illegible]	۲۵۷	[illegible]	۲۶۴
[illegible]		[illegible]	
محاصرہ [illegible]		[illegible]	۲۶۵
[illegible] پر قبضہ		[illegible]	
[illegible] کا خاتمہ	۲۵۸	[illegible]	
[illegible]		سلطان [illegible]	
جہان شاہ [illegible]		سلطان [illegible]	۲۶۶
جہان شاہ [illegible] گرفتاری		سلطان [illegible]	
جلال الدین [illegible] ملک الاشرف [illegible] مصالحت		[illegible]	
نصرت الدین کی گرفتاری و رہائی	۲۵۹	[illegible] خوارزم	۲۶۷

شاہان سلجوقی

اور

خوارزم شاہی سلاطین اور فتنۂ تاتار

از

چوہدری محمد اقبال سلیم گاہندری

سلجوقی اور خوارزم شاہی خاندانوں کے حالات [illegible] پر مشتمل زیر نظر [illegible] تاریخ ابن خلدون [illegible] کا حصہ ہے لیکن سچ پوچھئے تو علامہ عبدالرحمن ابن خلدون جیسے صاحب نظر محقق مورخ کے دور میں ان کی گرانی سے نکلا ہوا قرون [illegible] کی [illegible] ہے جانبوں نے [illegible] بغداد [illegible] کی [illegible] واقع ہونے والی [illegible] ہو چکا تھا۔

دارالخلافہ کے دمشق سے بغداد میں منتقل ہوتے ہی زوال کے آثار نظر آنے لگے تھے عجمیوں نے اپنے حریف عرب قبیلے بنو امیہ سے [illegible] کے لئے ہوئے [illegible] اقتدار چھینا تھا اس نے ان کی [illegible] شروع [illegible] ایرانیوں کے ساتھ [illegible] قلمدان وزارت سے لے کر [illegible] فوج کے تمام بڑے بڑے عہدے ایرانیوں اور ترکوں کے ہاتھوں میں چلے گئے تھے۔ یہیں سے عرب و عجم کے درمیان [illegible] کشمکش کی فضا پیدا ہوئی [illegible] جو [illegible] سبب [illegible] آئی۔

رفتہ رفتہ خلافت نے محض [illegible] حکمرانوں کی حیثیت میں اقتدار [illegible] حاصل [illegible] یہ کہ خلیفہ وقت ان کے ہاتھ میں کٹھ پتلی بن کر رہ گیا اور وہ خلافت مآب [illegible] کے اشارے سے [illegible] کے پیچھے [illegible] پر [illegible] سے شورشوں، سازشوں اور بغاوت کے شعلے بلند ہونے لگے۔ قسمت آزما فوجی سرداروں نے "عظیم الشان اسلامی سلطنت" کے چھوٹے چھوٹے [illegible] خود مختار [illegible] کے اندر [illegible] کر دیا۔

اس [illegible] سے [illegible] تک [illegible] ہوئی اور اس نے [illegible] پر سلجوقی اور خوارزم شاہی [illegible] نے اپنا اپنا اقتدار قائم [illegible] ایک طرف [illegible] الپ ارسلان [illegible] علاء الدین محمد خوارزم شاہ جیسے [illegible] پائے کے سپاہی سلطان پیدا کئے جن سے یہ توقع [illegible] کی جا سکتی [illegible] امید [illegible] نظام اسلام پر [illegible] طوفان بن کر [illegible] کے خلاف [illegible] آنے [illegible] میں مصروف ہو گئے اور ان کے تمام [illegible] وسائل [illegible] کی نذر ہو گئے۔

یہی وجہ ہے کہ [illegible] الپ ارسلان جیسا زمانہ شناس حکمران بھی اس [illegible] مرض کا کوئی علاج نہ کر سکا [illegible] کی طرح [illegible] سے [illegible] تھا۔ یہی وجہ ہے کہ [illegible] آج تک [illegible] کوئی [illegible]

تھی کچھ [illegible] سلطان [illegible] سلطان احمد مرزا [illegible] [illegible] سلطان کی موت کے بعد [illegible] اقتدار کی کھینچ [illegible] چنگیز خان [illegible] ہو چکی تھی۔

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

⁂

دیباچہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

شمع نبوت کے سچے جانشینوں کا زمانہ ختم ہوا۔ عنان حکومت پر بنو امیہ نے قبضہ کیا۔ خلافت اسلامیہ برائے نام باقی رہی۔ حقیقت میں استبدادیت بادشاہی اور سلطنت ہو گئی۔ ویسے مرکزی قوت کا تجزیہ نہیں ہوا ایک ہی ذات جس کو خلیفہ کے نام سے موسوم کرتے تھے دنیائے اسلام کے چپے چپے زمین کا واحد حکمران تھا۔ اسلامی فتوحات کا سیلاب جس حجاز سے بڑھ کر اقصائے چین اور کاشغر سے گزرتا ہوا ایشیا یورپ اور المغرب الاقصیٰ تک پہنچ گیا خود غرضی کا برا ہو کہ پہلی صدی کے خاتمہ پر بنو امیہ کی حکومت کا بھی خاتمہ ہو گیا اس خاندان حکومت اسلامیہ پر بنو عباس قابض ہو گئے ان کا ابتدائی دور حکومت بلحاظ فتوحات اور انتظامات اگرچہ کسی کا محتاج نہیں ہے تو زیادہ بھی مستوجب تحسین ہے زمانہ وسطی میں تمدنی حالت کی ترقی اور جسمانی مادی قوت کی تنزلی ہوئی عربوں کی عصبیتوں کا دور دورہ ہوا مرکزی حکومت کا اقتدار باقی نہ رہا چھوٹی چھوٹی ریاستیں قائم ہو گئیں ہر شخص نے ذرا سی طاقت پر مسجد بنا لی ایک حکومت کی کئی حکومتیں ایک سلطنت کی متعدد سلطنتیں ایک حکمران کے عوض سینکڑوں حکمران اپنی اپنی جگہ بن گئے صرف مسند حکومت دینے کا اختیار خلافت مآب کے ہاتھ میں رہا خلیفہ وقت ان حکمرانوں کی خود غرضیوں کا نشانہ اور ان کے ہاتھ کی کٹھ پتلی رہا جس کو چاہتے تھے مسند خلافت پر متمکن کرتے تھے اور جب ان کی خود غرضیوں کا سد راہ ہوتا تھا اسے معزول کرتے تھے برا امر سے زیادہ تو یہ کہ دیلمی نے زور پکڑا۔ آپس کے جھگڑے باہمی نفاق، شیعہ اور سنی کے نزاعات انہیں بنو بویہ کے عہد میں [illegible] رفتہ رفتہ سلاطین سلجوقیہ کا دور آیا انہوں نے بھی ہاتھ پاؤں نکالے خلافت کو دبا لیا۔ ممالک اسلامیہ پر قابض ہوئے اپنی حکومت کا سکہ تمام ممالک شرقیہ میں چلنے لگا۔

سلاطین سلجوقیہ میں الپ ارسلان بانی دولت سلجوقیہ طغرل ارسلان ملک شاہ سلجوقی سلطان سنجر تک مشہور و نامی گرامی بادشاہ روم و توران تاتار تک [illegible] حکمران گزرے ہیں۔ طرف خوارزمی سلطنت اٹھی سلجوقیوں کی سلطنت کی اینٹ سے اینٹ بجا دی آخرش ان کے زمانہ میں چنگیز خان تاتاری لٹیروں کو لے کر نکلا اور اسلامی حکومت کا شیرازہ منتشر کر دیا علامہ امام عبدالرحمٰن ابن خلدون (رحمۃ اللہ علیہ) نے ان کے حالات و انساب فتوحات جنگیں تاریخوں اور گھڑی کی لڑائیوں کو کمال تحقیق اور تدبر سے اپنی تالیف کردہ کتاب "العبر و دیوان المبتدا والخبر فی ایام العرب والعجم والبربر و من

[illegible] کر دیا ہے۔

[illegible]

[illegible] ذلک علی اللہ بعزیز

[illegible]

[illegible]

احمد حسین الہ آبادی [illegible] دیوبند

[illegible]

باب : ۱

دولت سلجوقیہ

سلطان ملک شاہ بن سلطان الپ ارسلان

سلجوقی ترکوں کا قبیلہ [illegible]

[illegible]

ترکوں کی نسلی شاخیں [illegible]

[illegible]

تھیں۔ دوسری ہمسایہ قومیں انھیں اپنی حقیقی [illegible] میں داخل نہیں کرتی تھیں۔

ترکوں کا مسکن مجموعی حیثیت سے ترکوں کی قوم دنیا کی بڑی قوموں میں داخل ہے۔ ترکی قوم ان سے زیادہ پھیلی ہوئی ہے۔ عرب [illegible] جب شمال و جنوب اور [illegible] کے شمال میں آباد ہیں۔ ترکوں نے [illegible] ایشیا کے مختلف حصوں پر [illegible] مشرق تک [illegible] کے مالک و حکمران بنے ہوئے تھے۔ چنانچہ ان کا مسکن مشرق میں [illegible] اور اس کے پار [illegible] میں آباد تھے اور ان کے پیچھے [illegible] مورخوں کا خیال ہے کہ [illegible] ترکوں ہی سے ہیں) اور آخر میں انھوں نے اپنی قوم کے لیے جانب مغرب [illegible] اختیار کیا۔ [illegible] درست معلوم ہوتا ہے۔ جانب جنوب ان کا مسکن [illegible] قریب تھا اس کے حدود ایران، آذربائیجان اور [illegible] شمالی ممالک میں [illegible] اور ان کے علاوہ [illegible] مسافت تک [illegible] معلوم نہیں ہوتے [illegible] اپنے [illegible] مسکن [illegible] اور ان حدود کے درمیان [illegible] بلاد خوارزم [illegible] قریب [illegible] میں بھی [illegible] آباد اور حکومت کر رہے تھے۔

سلطان الپ ارسلان انھیں ترکوں کا ایک [illegible] کی تعداد ان کے تناسب کے [illegible] جہاں [illegible] کی طرح [illegible] میں [illegible] تھا اور [illegible] ممالک کے اطراف و جوانب میں [illegible] رکھتے تھے ان کا [illegible] کی طرف [illegible] شہر سے باہر آیا اور [illegible] میں پیش کیے۔ جب سلطان کے [illegible] شہر [illegible] سے [illegible] کے بعد [illegible] شہر [illegible] اپنے ہاتھوں سے شہر پناہ کی دیوار [illegible] تھا اور [illegible] اپنے چہرہ پر مسلمانوں کی [illegible] کے بعد [illegible] ہوا۔ اس کا [illegible] شہر کے دروازے بند کر لیے [illegible] سلطان [illegible] اس کے پاس بھیجا اور اطاعت [illegible] کا اظہار کیا اور اس کا [illegible] میں داخل کرنے کا وعدہ کیا اور حاضری کی معذرت [illegible] سلطان نے اس معذرت کو قبول نہیں کیا [illegible] سکتا ہے کیونکہ [illegible] لکھا ہے [illegible] حاضری سے انکار کیا۔ سلطان نے حصار میں [illegible] والی حلب (محمود) تنگ ہو کر رات کے وقت [illegible] سلطان کی خدمت میں حاضر ہو گیا۔ سلطان نے اس کی بڑی عزت کی [illegible] سے سرفراز کیا اور

[illegible] سلطان الپ ارسلان [illegible] معلوم ہوتا ہے [illegible] کا بیان [illegible] (مترجم)

اسے اس کے شہر کی طرف واپس کر دیا۔

سلطان الپ ارسلان کا ملاذ کرد پر جہاد۔ ارمانوس نامی رومیوں کا بادشاہ ان دنوں قسطنطنیہ پر حکومت کر رہا تھا۔ اس کی طبیعت میں شرارت کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی تھی۔ بلاد اسلامیہ کے سرحدی شہر بیشتر خطرے میں رہتے تھے ۴۶۲ھ میں فوج مہیا کر کے ملک شام پر چڑھائی کر دی۔ شہر منبج کو جا گھیرا۔ قتل و خون ریزی کی لوٹ مار کا بازار گرم کر دیا محمود بن صالح بن مرداس کلابی اور ابن حسان خفاجی نے اپنی اپنی قوموں اور عربوں کو حران کے قریب جوار میں جمع کر کے مقابلہ کیا لیکن کامیاب نہ ہوئے۔ رومی لشکر نے نہایت برے طور سے انہیں شکست دی اور ارمانوس قسطنطنیہ واپس آیا۔ اس کے بعد (۴۶۳ھ میں) پھر ارمانوس نے دو لاکھ فوج کے ساتھ بلاد اسلامیہ پر حملہ کیا۔ اس فوج میں رومی، فرانس، روس، کرج اور دوسرے بھی شامل تھے جو ان کے ممالک یا ان کے ممالک کے قریب جوار میں رہتے تھے پہنچ کر ملاذ کرد (صوبہ خلاط کے شہر) پر پہنچ کر چڑھائی کا تجربہ کیا۔ اس وقت سلطان الپ ارسلان ابن چغری (صوبہ آذربائیجان) کے شہر خوئی میں حلب سے واپس ہو کر مقیم تھا اس خبر وحشت اثر کو سن کر غصے سے کانپ اٹھا اپنے حرم اور اسباب کو اپنے وزیر السلطنت نظام الملک طوسی کے ہمراہ ہمدان بھیج دیا اور بذات خود پندرہ ہزار جنگ آوروں کو لیے ہوئے ارمانوس سے جنگ کرنے کے لیے چل کھڑا ہوا۔ سلطانی مقدمۃ الجیش سے ارمانوس کا روسی ہراول دستہ مقابل ہوا۔ پہلے ہی حملے میں لشکر اسلام نے رومیوں کو شکست دی اس کے بعد بادشاہ کو گرفتار کر لیا اور پابہ زنجیر بارگاہ سلطانی میں بھیج دیا سلطان نے اس کی ناک کٹوا دی اور اس کے مال و اسباب اور آلات حرب کو وزیر السلطنت نظام الملک کے پاس روانہ کر دیا (اور یہ ہدایت کر دی کہ دار الخلافت بغداد کو بھیج دیا)۔

اسلامی مقدمۃ الجیش کی کامیابی کے بعد مرکب خفاجی کا لشکر ارمانوس سے مقابل ہوا۔ سلطان نے رومی بادشاہ کے پاس پیام صلح بھیجا۔ رومی بادشاہ نے جواب دیا "رے خالی کر دو تو صلح ہو جائے"۔ سلطان کو اس سے تشویش ہوئی۔ امام فقیہ ابو نصر محمد بن عبد الملک بخاری نے عرض کیا "آپ دین کی خاطر لڑتے ہیں جس میں اللہ تعالیٰ نے امداد کا وعدہ فرمایا ہے انشاء اللہ تعالیٰ کامیابی کا سہرا آپ کے سر رہے گا۔ جمعہ کے روز جس وقت خطیب منبروں پر خطبہ پڑھتے ہوتے ہیں اس وقت آپ حملہ کیجئے کیونکہ اس وقت سب لوگ مجاہدین کی فتح و نصرت کی دعا مانگتے ہیں۔" چنانچہ سلطان نے اسی وقت حملہ کی تیاری کی، فوج کو مرتب کر کے ایک پر جوش تقریر کی، تقریر نہایت پر تاثیر تھی خود بھی رو دیا لشکری بھی دھاڑیں مار کر رونے لگے۔ سب نے خشوع و خضوع سے دعا کی پھر سلطان نے دعا سے فارغ ہو کر لشکریوں کو مخاطب ہو کر کہا "جو شخص واپس جانا چاہتا ہے وہ بلا تامل چلا جائے میں اس وقت بادشاہ نہیں ہوں میں نے اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کی غرض سے جنگ کا ارادہ کر لیا ہے" لشکریوں نے یک زبان ہو کر کہا "ہم لوگ بھی اللہ تعالیٰ کی راہ میں سرفروشی کو تیار ہیں"۔ مختصر دونوں فریقوں کا مقابلہ ہوا۔ میدان لشکر اسلام کے ہاتھ رہا۔ بے شمار عیسائی مارے گئے اور مال غنیمت ہاتھ آیا۔ رومی بادشاہ گرفتار ہو کر بارگاہ سلطانی میں پیش ہوا۔ دس لاکھ دینار بطور فدیہ کے سلطان نے اس کو رہا کیا اور یہ شرط کر لی کہ جس قدر مسلمان اس کے ہاں قید ہیں سب کے سب رہا کر دیے جائیں اور پچاس برس کے لیے صلح کی جائے۔ رومی بادشاہ نے اسے نہایت خوشی سے قبول و منظور کیا۔ سلطان نے دس ہزار دینار اس کو سفر خرچ کے لیے مرحمت کیے۔

دیکھو تاریخ کامل ابن اثیر جلد ۱۰ صفحہ ۲۳ مطبوعہ لیدن۔

سمرقند کی جانب پیش قدمی: اس کے بعد سلطان سمرقند کی جانب بڑھا۔ تکین والی سمرقند شہر چھوڑ کر بھاگ نکلا۔ صلح کا پیغام دیا۔ چنانچہ ملک شاہ نے اس سے مصالحت کر لی۔ بلخ اور طخارستان کی حکومت اپنے بھائی شہاب الدین کو عنایت کی اور خراسان ہوتا ہوا رے کی طرف روانہ ہوا۔

قاروت بک اور سلطان ملک شاہ کی جنگ: قاروت بک برادر الپ ارسلان کرمان کا حاکم تھا جب اپنے بھائی سلطان الپ ارسلان کے مرنے کی خبر معلوم ہوئی تو اس نے تخت شاہی پر قبضہ کرنے کی غرض سے رے کی طرف قدم بڑھایا۔ اتفاق یہ کہ اس کے پہنچنے سے پہلے سلطان ملک شاہ اور نظام الملک وزیر السلطنت رے پہنچ گیا تھا۔ مسلم بن قریش، منصور بن دبیس اور بہت سے امراء گرد موکب سلطانی کے ساتھ تھے۔ (۴ شعبان ۴۶۵ھ میں) قاروت بک اور سلطان ملک شاہ سے مقام ہمدان میں مقابلہ ہوا۔ قاروت بک کو شکست ہوئی گرفتار ہو کر امام سعد الدولہ گوہر آئین کے روبرو پیش کیا گیا۔ امام سعد الدولہ نے اس کا گلا گھونٹ دیا جس سے وہ مر گیا۔ لیکن کرمان کی حکومت اس کے لڑکے کو دی۔ ان لوگوں کو جاگیریں اور خلعت عطا کیے عربوں اور کردوں کو بھی جاگیریں اور انعام دیئے۔ اس وجہ سے کہ انہوں نے موقع جنگ پر نمایاں خدمت انجام دی تھی۔

مسلم بن قریش کی اطاعت: چونکہ سلطان الپ ارسلان شرف الدولہ سے ناراض تھا اس وجہ سے خلافت مآب نے نقیب النقباء طراد بن محمد زینبی کو شرف الدولہ کے پاس موصل روانہ کیا تھا کہ اس کو اپنے ہمراہ سلطان الپ ارسلان کی خدمت میں لے جا کر سفارش کر کے باہم صفائی کرا دے۔ چنانچہ نقیب النقباء شرف الدولہ کو اپنے ساتھ لیے ہوئے سلطان الپ ارسلان کی طرف روانہ ہوا۔ اثناء راہ میں سلطان الپ ارسلان کے مرنے کی خبریں آئیں تو ان لوگوں نے ملک شاہ کی خدمت میں حاضر ہو کر باریابی حاصل کی اور شریک جنگ قاروت بک ہوئے۔ مسلم بن قریش نے ملک شاہ کی اطاعت و فرمانبرداری اس سے پہلے ہی قبول کر لی تھی۔ باقی رہا بہاء الدولہ منصور بن دبیس یہ اس وجہ سے سلطانی موکب میں تھا کہ اس کے باپ نے کچھ مال سلطان ملک شاہ کی خدمت میں اس کی معرفت بھیجا تھا۔ جس وقت یہ بارگاہ سلطان میں حاضر ہوا اس وقت سلطان جنگ قاروت بک پر جا رہا تھا۔ یہ بھی اس کی رکاب میں روانہ ہوا اور جنگ قاروت بک میں حصہ لیا۔

خلیفہ مقتدی بامر اللہ: اس کے بعد ایاز برادر سلطان ملک شاہ نے بمقام بلخ ۴۶۵ھ[1] میں وفات پائی۔ سلطان ملک شاہ نے اس کے بیٹے کو (جو ابھی بچہ تھا) اپنی کفالت میں رکھا۔ اسی سنہ کے ۱۵ شعبان میں خلیفہ قائم بامر اللہ نے اپنی خلافت کے پینتالیس برس پورے کر کے وفات پائی۔ وفات کے وقت اس کا کوئی لڑکا موجود نہ تھا صرف ایک پوتا تھا جو مقتدی بامر اللہ عبداللہ بن محمد کے نام سے پکارا جاتا تھا۔ اس کا باپ محمد جس کو قائم بامر اللہ نے پہلے ولی عہد مقرر کیا تھا جس کا لقب ذخیرۃ الدین تھا اور کنیت ابوالعباس تھی۔ مسند نشینی سے قبل وفات پا چکا تھا اس وجہ سے خلافت مآب نے وفات کے وقت اپنے پوتے عبداللہ محمد کو اپنا ولی عہد مقرر کیا۔ چنانچہ وفات کے وقت خلافت مآب کے ارکان دولت مؤید الملک بن نظام الملک وزیر

---

[1] ابن اثیر نے اس واقعہ کو ۴۶۶ھ کے واقعات میں لکھا ہے۔ دیکھو تاریخ کامل ابن اثیر جلد ۱۰ صفحہ ۳۳

اساطین سلطنت فخر الدولہ بن جہیر اور اس کا بیٹا عمید الدولہ، شیخ ابو اسحٰق شیرازی، نقیب النقباء [illegible] اور قاضی القضاۃ دامغانی نے دربار خلافت میں موجود تھے۔ جو حسب دستور سب سے پہلے [illegible] المقتدی بامر اللہ کے ہاتھ پر خلافت کی بیعت کی۔ خلیفہ مقتدی نے تخت خلافت پر متمکن ہو کر فخر الدولہ بن جہیر کو بدستور وزیر قائم رکھا اور الپ ارسلان کے بیٹے [illegible] الدولہ سلطان ملک شاہ کے پاس بیعت لینے کے لیے روانہ کیا۔ [illegible]

اتسز کا محاصرہ دمشق ہم اوپر بیان کر آئے ہیں کہ اتسز نے [illegible] بیت المقدس پر قبضہ کرنے کے بعد دمشق کا محاصرہ کر لیا تھا۔ محاصرے کے بعد کچھ حاصل نہ ہوا تو [illegible] لیکن دمشق کے اطراف میں غارت گری اور لوٹ مار کا بازار گرم کر رکھا۔ ہر سال اسی وقت کھیتیاں پکتیں اتسز [illegible] دمشق کو [illegible] یہاں تک کہ [illegible] میں آ گیا۔ ماہ رمضان میں دمشق کا پھر محاصرہ کر لیا اور چند روز بعد محاصرہ اٹھا کر واپس ہو گیا۔

اتسز کا دمشق پر قبضہ ان دنوں دمشق میں معلی بن حیدرہ خلیفہ مستنصر علوی مصری کی طرف سے دمشق پر حاکم تھا۔ [illegible] ظالم اور بدمزاج تھا۔ [illegible] اس کے ظلم و جور سے تنگ آ کر اس کے خلاف بغاوت کر دی۔ معلی دمشق سے نکل کر بانیاس چلا گیا پھر بانیاس سے نکل کر صور میں جا کر رہا اور صور سے مصر چلا گیا۔ خلیفہ مصری نے گرفتار کر کے جیل میں ڈال دیا اور قید ہی میں اس کی موت واقع ہوئی۔ اہل دمشق نے معلی کے بھاگ جانے کے بعد انتصار بن یحییٰ مصمودی ملقب بہ زین الدولہ کو والی مقرر کیا۔ [illegible] قلت کی وجہ سے حالت خراب ہو گئی اور پریشانی کی کوئی انتہا نہ تھی۔ اتسز کو موقع مل گیا۔ [illegible] دمشق پہنچ کر محاصرہ کر لیا۔ اہل دمشق نے مقابلہ سے ہاتھ کھینچ لیا۔ امان کی درخواست کی۔ انتصار نے دمشق کی بجائے قلعہ بانیاس اور شہر یافا [illegible] دے دیا اور [illegible] ذی القعدہ میں اتسز دمشق میں داخل ہوا۔ خلیفہ مقتدی کے نام کا خطبہ جامع دمشق میں پڑھوایا۔ اذان میں حی علی خیر العمل کہنے کی ممانعت کر دی اور خود ملک شام کے اکثر شہروں پر قبضہ کر لیا۔

اتسز کی مصر پر فوج کشی [illegible] میں اتسز نے مصر پر فوج کشی کی اور پہنچ کر اس کا محاصرہ کر لیا۔ [illegible] آ کر روزانہ جنگ سے اہل مصر کو تنگ کرنے لگا۔ خلیفہ مستنصر علوی نے [illegible] عرب سے امداد کی درخواست کی۔ ان لوگوں نے امداد کا وعدہ کیا۔ مصر سے [illegible] اتسز [illegible] عرب حسب وعدہ [illegible] بیت المقدس کی طرف بھاگا۔ اہل بیت المقدس نے [illegible] اتسز بیت المقدس چھوڑ کر گیا تھا [illegible] کر رکھا تھا [illegible] اہل بیت المقدس اتسز کی آمد کی خبر سن کر [illegible] قلعہ بند ہو گئے۔ اتسز نے [illegible] قتل عام [illegible] مسجد اقصیٰ میں جا بیٹھے تھے [illegible] بچ گئے۔

اتسز کے [illegible] شام [illegible] (ابن اثیر) [illegible] اتسز ہے۔ [illegible] کا نام ہے۔

آتسز کا قتل [illegible]

تاج الدولہ تتش کا مصر پر حملہ [illegible]

مسلم بن قریش کا دمشق پر حملہ [illegible]

تتش کی بغاوت [illegible]

[illegible]

نے خراسان پر قبضہ کر لیا اس سے بے خبر ہو کر نیشاپور کی طرف روانہ ہوا۔ سلطان نے اس کی راہ لی۔ تکش کے پہنچنے سے پہلے سلطان نیشاپور پہنچ گیا۔ تکش ناکام واپس ہوا اور ترمذ میں پہنچ کر قلعہ نشین ہو گیا۔ سلطان نے اس کا محاصرہ کیا۔ تکش نے مجبور ہو کر مصالحت کی درخواست کی اور ان تمام قیدیوں کو جو شاہی فوج کے اس کے پاس قید تھے آزاد کر دیا اور ترمذ سے نکل کر بارگاہ سلطانی میں حاضر ہوا۔ سلطان نے اس کی عزت کی، گلے لگایا۔

تکش کا مرو الروذ پر قبضہ اس کے چند روز بعد ہی تکش کے دماغ میں پھر بغاوت کا سودا سمایا۔ مرو الروذ وغیرہ پر قبضہ کر لیا اور بڑھتے بڑھتے سرخس کے قریب پہنچ گیا اور قریب سرخس اس قلعہ کا محاصرہ کر لیا جو مسعود بن امیر ناخر کے قبضہ میں تھا۔ مسعود میں مقابلہ کی قوت نہ تھی۔ قریب تھا کہ قلعہ تکش کے حوالے کر دے۔ اتفاق سے ابو الفتوح طوسی، جو نظام الملک وزیر السلطنت کا مصاحب تھا، کو ایک تدبیر سوجھی۔ ابو الفتوح ان دنوں نیشاپور میں تھا۔ اس نے ایک خط نظام الملک کی طرف سے مسعود کو اس مضمون کا لکھا: ”تم گھبراؤ نہیں، ہم تکش سے مقابلہ کو آتے ہیں، میں بہت جلد سلطانی فوج لے کر تمہاری مدد کو پہنچ رہا ہوں اور دشمنوں کو مار کر بھگا دوں گا۔“ یہ خط ایک سانڈنی سوار کو دیا اور ہدایت کر دی کہ تم تکش کی فوج کے سامنے سے گزرنا، وہ تم کو گرفتار کر لیں گے۔ جب تم پر تشدد زیادہ ہو اور ایذا کی انتہا ہو جائے تب تم یہ خط دے دینا اور پوچھنے کے وقت کہہ دینا: ”سلطان ملک شاہ نے ایک بڑی فوج مسعود کی امداد کو روانہ کر دیا ہے۔“ چنانچہ سانڈنی سوار نے ایسا ہی کیا۔

تکش کا انجام چونکہ ابو الفتوح کا خط نظام الملک وزیر السلطنت کے خط سے بعینہ مشابہ تھا اس وجہ سے تکش کو یقین ہو گیا کہ پیچھے خسرو معہ نظام الملک کے آ رہا ہے۔ خوف زدہ ہو کر محاصرہ اٹھا کر انتہائی بے سر و سامانی سے قلعہ ترمذ کی طرف بھاگ کھڑا ہوا۔ اپنے خیمے بھی ہوا میں چھوڑ گیا۔ اہل قلعہ نے اس کا سامان لوٹ لیا۔ [illegible] بھاگ گیا۔ اہل قلعہ نے اس کے بعد [illegible]۔ تکش ترمذ کے قلعہ پر قابض تھا، اس کے تین مہینے کے بعد سلطان ملک شاہ آ پہنچا اور اس نے تکش کا محاصرہ کیا اور ترمذ کو فتح کر کے تکش کو اپنے بیٹے احمد کے حوالے کر دیا۔ احمد نے اس کی آنکھوں میں گرم گرم سلائیاں پھروا دیں اور جیل میں ڈال دیا۔ مختصر یہ کہ اس طریقہ سے سلطان ملک شاہ نے اپنے اقتدار و حکم کو بھی تقویت دی۔

شیخ ابو اسحاق شیرازی کی سفارت چونکہ عمید العراق ابو الفتح بن ابو اللیث ہمیشہ خلیفہ مقتدی بامر اللہ سے مخالفت اور بد سلوکی سے پیش آتا تھا اس وجہ سے خلافت مآب نے (ماہ ذی الحجہ ۴۷۰ھ میں) شیخ ابو اسحاق شیرازی کو سلطان ملک شاہ اور وزیر السلطنت نظام الملک کے پاس عمید العراق کی شکایت کا خط دے کر اصفہان روانہ کیا۔

---

[1] ملک شاہ نے تکش سے اقرار لیا تھا اور حلف اٹھایا تھا کہ میں تمہاری کسی قسم کی ایذا رسانی نہ کروں گا۔ چنانچہ تکش نے اپنے عہد و اقرار کا پاس کر کے سلطان کے حوالے کیا تھا۔ اس کے بعد سلطان کو تکش کی بد عہدی کا خیال ہوا تو مجبور ہو کر اپنے بیٹے احمد کو بلا کر اس کے ساتھ سپرد کر دیا تاکہ اپنے حلف کے بنا پر سلطان نے ایسا کیا۔ دیکھو تاریخ کامل ابن اثیر جلد ۱۰ صفحہ ۹۹۔

[illegible]

عمید الدولہ کی وزارت [illegible]

خلیفہ مقتدی کا سلطان کی لڑکی سے عقد [illegible]

عمید الدولہ کی معزولی [illegible]

---

۱ [illegible]

فخر الدولہ کا موصل پر قبضہ: ابن مروان والی دیار بکر کو اس کی خبر لگ گئی۔ گھبرا گیا۔ مسلم بن قریش سے امداد کی درخواست کی اور اس صلہ میں ایک خاص امر (آمد اس کے دے دینے) کا اقرار کیا۔ دونوں نے قسمیں کھائیں اور ابن جہیر سے جنگ کرنے پر متفق ہو گئے۔ ابھی جنگ کا آغاز نہ ہوا تھا کہ سلطان نے ابن جہیر ابن مروان سے مصالحت کرنے پر آمادہ ہو گیا۔ ارتق کو یہ امر شاق گزرا اور حملہ کر دیا۔ لڑائی چھڑ گئی۔ عربوں اور کردوں کو شکست ہوئی۔ ان کی لشکر گاہ لوٹ لی گئی۔ مسلم بن قریش کسی طرح جان بچا کر آمد پہنچا۔ فخر الدولہ نے تعاقب کیا اور چاروں طرف سے آمد کا محاصرہ کر لیا۔ مسلم بن قریش نے اس امر کو محسوس کر کے اب میں گرفتار ہوا چاہتا ہوں امیر ارتق کے پاس کہلا بھیجا کہ مجھ سے جس قدر مال چاہو لے لو اور مجھے نکلنے کا راستہ دے دو۔ امیر ارتق اس امر پر راضی ہو گیا کہ مسلم بن قریش آمد کو خیر باد کہہ کر رقہ کی طرف چلا گیا اور ابن جہیر نے میافارقین کا راستہ لیا۔ منصور بن مزید اور اس کا بیٹا صدقہ ابن جہیر سے علیحدہ ہو کر عراق کی جانب واپس ہوئے۔

سلطان کو جب اس امر کی اطلاع پہنچی کہ مسلم بن قریش کا آمد پر محاصرہ کر لیا گیا ہے تو اس نے عمید الدولہ کو ایک بڑی فوج کے ساتھ موصل سر کرنے کی غرض سے روانہ کیا۔ اسی مہم میں عمید الدولہ کے ہمراہ قسیم الدولہ بھی تھے۔ جسے سلطان نے اس کے بعد حلب کی حکومت عنایت کی تھی۔ مختصر عمید الدولہ موصل کی جانب روانہ ہوا۔ اثناء راہ میں امیر ارتق مل گیا وہ بھی عمید الدولہ کے ہمراہ موصل کی مہم پر روانہ ہو گیا۔ جس وقت شاہی لشکر موصل پہنچا۔ عمید الدولہ نے اہل موصل کے پاس صلح کی صورت میں انعامات اور عدم صلح کی صورت میں جنگ کا پیام بھیجا۔ اہل موصل نے اپنی ناکامی کا یقین کر کے مصالحت کے ساتھ شہر پناہ کے دروازے کھول دیئے اور اطاعت قبول کر لی۔

مسلم بن قریش کی اطاعت: سلطان بنفس نفیس اپنا لشکر ظفر پیکر لیے ہوئے مسلم بن قریش کے مقبوضات کی طرف بڑھا۔ یہ وہ زمانہ تھا کہ مسلم بن قریش کو محاصرہ سے نجات مل گئی تھی اور وہ رحبہ کے متصل مقیم تھا۔ سلطان نے ٹھہرنا مناسب نہ سمجھا۔ مؤید الملک بن نظام الملک کو خط دے کر مسلم بن قریش کے پاس بھیجا۔ مسلم نے شاہی خط کو سر اور آنکھوں سے لگایا اور وفد لے کر مقام بوازیج میں دربار شاہی میں حاضر ہوا۔ سلطان نے اسے خلعت خوشنودی سے سرفراز فرمایا اور اسے اس کے مقبوضات پر بحال رکھا اور خود اپنے بھائی تکش سے جنگ کرنے کے لیے (خراسان کی طرف) روانہ ہوا جس کا ذکر آپ ابھی اوپر پڑھ آئے ہیں۔

فتح انطاکیہ: سلیمان بن قطلمش بن اسرائیل بن سلجوق والی قونیہ و اقصرائے بلاد روم سے ملک شام کو تاخت و تاراج کرنے کی ~~غرض سے قدم بڑھایا۔ انطاکیہ سنہ ۳۵۸ھ سے رومی بادشاہ کے قبضہ میں تھا فردروس نامی عیسائی بادشاہ اس کا حکمران تھا۔~~ فردروس کا اخلاق اچھا نہ تھا۔ نہایت درجہ کا ظالم اور بد اطوار تھا۔ رعایا اور لشکری اس سے نالاں تھے۔ اپنے لڑکے کو بھی قید کر دیا تھا۔ اس نے الشرالی پولیس سے جو فردروس کی طرف سے انطاکیہ کی حفاظت پر مامور تھا ساز باز پیدا کیا۔ چنانچہ دونوں نے متفق ہو کر در پردہ میں سلیمان بن قطلمش کو انطاکیہ پر قبضہ کر لینے کے لیے بلا بھیجا۔ سلیمان تین ہزار سواروں اور بہت

---

[1] دیکھو تاریخ کامل ابن اثیر جلد ۱۰ صفحہ ۸۲

سے چار سو سواروں کے ساتھ دریا کے راستے انطاکیہ کی طرف روانہ ہوا۔ دریا کا سفر طے کر کے خشکی پر اترا۔ دشوار گزار راستوں اور پہاڑی وادیوں سے گزرتا ہوا شہر پناہ انطاکیہ تک پہنچ گیا۔ افسر اعلیٰ پولیس انطاکیہ نے موقع دے دیا۔ سلیمان کے سپاہی سیڑھیاں لگا کر شہر پناہ کی فصیل پر چڑھ گئے اور شہر میں داخل ہو کر قتل و خونریزی کا بازار گرم کر دیا۔ تھوڑی دیر تک اہل شہر نے مقابلہ کیا بالآخر انہیں شکست ہوئی۔ ایک بڑی جماعت ماری گئی اور باقی ماندہ لوگوں کا سلیمان نے قصور معاف کر دیا۔ قلعہ اور شہر پر قابض ہو گیا بے شمار مال غنیمت ہاتھ آیا۔ فاتح جنگ کے بعد اہل انطاکیہ کے ساتھ حسن سلوک سے پیش آیا اور دوران جنگ قلعہ اور شہر کا جتنا حصہ خراب اور مسمار ہو گیا تھا اس کی تعمیر کا حکم صادر کیا۔ سلطان ملک شاہ کی خدمت میں فتح کا بشارت نامہ روانہ کیا۔

قتل مسلم بن قریش: انطاکیہ کے فتح ہونے کے بعد مسلم بن قریش والی حلب نے سلیمان بن قطلمش کے پاس ایک قاصد روانہ کیا اور اس مال کا مطالبہ کیا جو فردوس عیسائی بادشاہ انطاکیہ مسلم بن قریش کو سالانہ بطور جزیہ ادا کیا کرتا تھا اور عدم ادائیگی کی صورت میں سلطان کی شاہی قوت و اقتدار کی دھمکی دی۔ سلیمان نے جواب دیا "سلطان کی اطاعت میرا شعار ہے خطبہ میں انہی کا نام ہے منابر پر بھی انہی کا نام اور سکہ ہے باقی رہا خراج جو فردوس دیتا تھا اس کا جواب یہ ہے کہ وہ کافر تھا اور میں بفضلہ تعالیٰ مسلم ہوں اور مسلم جزیہ اور خراج نہیں دیتا" مسلم بن قریش کو اس جواب سے اشتعال پیدا ہوا فوجیں مرتب کر کے اطراف انطاکیہ کی طرف بڑھا اور غارت گری شروع کر دی۔ سلیمان نے بھی یہ رنگ دیکھ کر حلب پر یلغار کر دی اور اس کے قرب و جوار کو لوٹ لیا۔

اس کے بعد مسلم بن قریش عرب اور ترکمانوں کو جمع کر کے انطاکیہ کو سر کرنے کے لیے روانہ ہوا اس مہم میں مسلم بن قریش کے ہمراہ نامی گرامی ترکمانی سردار تھے انہی میں جبق امیر ترکمان تھا سلیمان بن قطلمش نے بھی فوجیں فراہم کیں اور انطاکیہ کی حفاظت پر کمر باندھ کر میدان جنگ میں آ گیا۔ ۲۳ ماہ صفر ۴۷۸ھ میں انطاکیہ کے باہر ایک کھلے میدان میں فریقین نے صف آرائی کی۔ اثنائے جنگ میں جبق امیر ترکمان سلیمان بن قطلمش سے مل گیا۔ اس سے مسلم کی فوج میں کھلبلی مچ گئی عرب شکست کھا کر بھاگ نکلے اسی بھگدڑ میں مسلم بن قریش مارا گیا۔

سلیمان بن قطلمش کا محاصرہ حلب: مسلم بن قریش کے قتل کے بعد سلیمان نے حلب کا محاصرہ کیا۔ اہل حلب نے قلعہ بندی کر لی۔ ابن حتیتی عباسی سردار حلب نے سلیمان بن قطلمش کی خدمت میں تحائف اور نذرانے بھیجے اور یہ درخواست کی کہ مجھے چند روز کی مہلت دیجئے تاکہ میں سلطان ملک شاہ سے خط و کتابت کر لوں۔ اگر وہ اجازت دے دیں گے تو میں حلب کو آپ کے حوالے کر دوں گا۔ سلیمان اس فریب میں آ گیا اور ابن حتیتی نے تاج الدولہ تتش سے سازش کر لی اور اسے حلب پر قبضہ کر لینے کے لیے بلا بھیجا۔ چنانچہ تتش حلب پر قبضہ کرنے کے لیے آیا۔ امیر ارتق بن اکسک[1] بھی اس کے ہمراہ تھا۔ امیر ارتق سے کوئی امر خلاف مزاج سلطان ملک شاہ سرزد ہو گیا تھا جس سے اسے اپنی جان کا خطرہ پیدا ہو گیا

---

[1] اکسک ترکی ہے ارتق کے باپ کا نام تھا۔ یہ وہی ہے جس نے معرکہ آمد میں شرف الدولہ مسلم بن قریش کو گھیرے سے نکل جانے دیا تھا۔ جس امر سلطان ملک شاہ کے مزاج کے خلاف ہوا۔ دیکھو تاریخ کامل ابن اثیر جلد دہم صفحہ ۰۰۔

تھا۔ اس وجہ سے تاج الدولہ تتش کی خدمت میں حاضر ہو کر پناہ گزیں ہوا تھا۔ تتش نے اسے بیت المقدس کی حکومت پر مامور کیا۔ اسی تعلق سے امیر ارتق اس مہم میں تاج الدولہ کے ساتھ آیا تھا۔

تتش کا حلب پر قبضہ سلیمان کو اس کی خبر لگی تو اس نے تتش کی روک تھام کی غرض سے لشکر مرتب کیا اور ترتیب دے کر میدان میں آ گیا۔ امیر ارتق نے اس لڑائی میں بڑے بڑے نمایاں کام کیے کہ دیکھنے میں آئے۔ آخر کار سلیمان کو شکست ہوئی۔ ہزیمت سے خود اپنا گلا کاٹ کر مر گیا۔ تتش نے اس کے لشکر گاہ اور کیمپ کو لوٹ لیا۔ بعد ازاں حلب کے والی ابن الحتیتی سے حلب پہنچ کر اس کا مطالبہ کیا۔ ابن الحتیتی نے جواب دیا کہ ذرا ٹھہر جاؤ میں سلطان ملک شاہ سے خط و کتابت کر لوں۔ اگر وہ اجازت دیں گے تو میں حلب کی شہر پناہ پر قبضہ دے دوں گا۔ تتش نے محاصرہ جاری رکھا۔ آخر شہر پر قبضہ کر لیا۔ ابن الحتیتی نے نہایت مستعدی اور ہوشیاری سے قلعہ بندی کر لی۔ اتفاق یہ کہ اس شہر کے بعض لوگوں نے تتش سے ملاقات کر لی اور تتش کو شہر میں داخل ہونے کا موقع دے دیا۔ چنانچہ تتش نے شہر پر قبضہ کر لیا۔ ابن الحتیتی نے امیر ارتق سے پناہ چاہی۔ امیر ارتق نے اسے امان دی اور جو قیمتی سامان تھا اپنے پاس رکھا۔

فخر الدولہ کا آمد پر قبضہ ۴۷۸ھ میں ابن جہیر (فخر الدولہ) نے اپنے بیٹے زعیم الرؤساء ابوالقاسم کو آمد کا محاصرہ کرنے کے لیے بھیجا۔ جناح الدولہ سالار بھی اس مہم میں شریک تھا۔ زعیم الرؤساء نے آمد پہنچ کر محاصرہ ڈال دیا۔ اس کے گرد و نواح کے پیڑ اور درختوں کو کاٹ ڈالا۔ کھیتوں کو برباد کر دیا۔ اہل آمد جنگجو تھے۔ ترکمان ان کی بھی امداد پر آمادہ پشت پناہی پر تھے۔ تاہم مقابلہ پر اڑے رہے۔ جب اس اثناء میں عوام الناس میں سے ایک شخص نے شہر پناہ کی ایک برج پر چڑھ کر سلطان شعار کی ندا کر دی۔ چونکہ عوام الناس عیسائیوں کے افسروں سے تنگ آ گئے تھے اس لیے سب اس کے ہمنوا ہو گئے۔ زعیم الرؤساء کو موقع مل گیا۔ شہر میں داخل ہو کر قبضہ کر لیا۔ یہ واقعہ ماہ محرم ۴۷۸ھ کا ہے۔

میافارقین کی مہم جن دنوں زعیم الرؤساء آمد کا محاصرہ کیے ہوئے تھا فخر الدولہ میافارقین کا محاصرہ کیے ہوئے تھا۔ گوہر آئین شحنہ بغداد ایک بڑی فوج لیے ہوئے اس کی کمک پر آ گیا جس سے فخر الدولہ کی قوت بڑھ گئی۔ محاصرین نے سختی شروع کر دی۔ جمادی الآخر ۴۷۸ھ میں شہر پناہ کا ایک بڑا ٹکڑا گر پڑا۔ اہل شہر نے گھبرا کر شہر پناہ کا دروازہ کھول دیا۔ فخر الدولہ نے شہر اور ابن مروان کے تمام مال و اسباب پر قبضہ کر لیا اور مال و اسباب اپنے بیٹے زعیم الرؤساء کی معرفت سلطان کی خدمت میں بھیج دیا۔ زعیم الرؤساء مال کو ہمراہ گوہر آئین کے ساتھ بغداد کی طرف روانہ ہوا اور جب دونوں بغداد پہنچے تو گوہر آئین تو بغداد ہی میں رہ گیا اور زعیم الرؤساء تمام جواہرات سے روانہ ہو کر سلطان کی خدمت میں اصفہان پہنچا۔

فتح جزیرہ ابن عمر مہم میافارقین سے فارغ ہو کر فخر الدولہ نے ایک بڑی فوج جزیرہ ابن عمر فتح کرنے کے لیے بھیجی۔ جزیرہ ابن عمر اس وقت بنو مروان کے قبضہ و تصرف میں تھا۔ فخر الدولہ کی فوج نے جزیرہ ابن عمر پہنچ کر محاصرہ کر لیا۔ لڑائی چھڑ گئی۔ اہل شہر میں سے بعض لوگوں نے سلطان ملک شاہ کی اطاعت قبول کر لی اور شہر پناہ کے اس دروازے کو جو ان کے قریب تھا کھول دیا۔ فخر الدولہ کا لشکر گھس پڑا اور شہر پر قبضہ کر لیا۔ جزیرہ ابن عمر کے فتح ہو جانے سے دیار بکر سے بنو مروان کی

حکومت ختم ہو گئی [illegible]۔

اس کے بعد سلطان ملک شاہ نے دیار بکر فخر الدولہ ابن جہیر سے لے لیا۔ فخر الدولہ موصل چلا گیا اور وہیں مقیم رہا یہاں تک کہ [illegible]

سلیمان بن قتلمش اور تتش اس وقت تاج الدولہ تتش نے حلب پر قبضہ [illegible] مسلم بن قریش [illegible] قلعہ [illegible]

سلطان ملک شاہ کا حلب پر قبضہ اس خبر سے سلطان ملک شاہ [illegible] حلب کی طرف [illegible] موصل [illegible] سلطان [illegible] حلب [illegible] قبضہ [illegible]

امارت حلب پر آق سنقر کا تقرر اس کے بعد [illegible] سلطان [illegible] حلب [illegible] آق سنقر [illegible] حلب [illegible] آق سنقر [illegible] وفات پائی۔

سلطان ملک شاہ کی مراجعت بغداد: سلطان ملک شاہ ان مہمات سے فارغ ہو کر دارالخلافت بغداد کی جانب واپس ہوا۔ سنہ مذکور کے ماہ ذی الحجہ میں بغداد پہنچا، دارالمملکت میں فروکش ہوا۔ خلافت مآب کی خدمت میں بہت سے تحائف اور نذرانے پیش کیے۔ شب میں خلافت مآب کے دربار خاص میں باریاب ہوا۔ ان کو مجلس عام میں شرف نیاز حاصل کیا۔ خلافت مآب نے سلطان کو خلعت عنایت کیا۔ اس کے بعد امرائے لشکر پیش ہوئے۔ نظام الملک وزیر السلطنت خلافت مآب کی دست بوسی کے لیے پیش کیے گئے۔ ایک ایک خلافت مآب کے حضور میں پیش ہوتا تھا اور نظام الملک خلیفہ کو ان سے متعارف کراتا جاتا تھا۔ اس کے بعد خلافت مآب نے سلطان کو عنان حکومت تفویض کی، عدل و انصاف کرنے کی ہدایت کی۔ سلطان نے خلافت مآب کے ہاتھوں کو بوسہ دے کر آنکھوں سے لگایا اور بسر وچشم ان کی ہدایتوں کو قبول کیا۔ اسی جلسہ میں خلافت مآب نے وزیر السلطنت نظام الملک کو بھی خلعت سے سرفراز کیا۔ دربار عام برخاست ہوا۔ نظام الملک اپنے مدرسہ نظامیہ میں آیا، حدیث شریف کی سماعت کی اور چند احادیث لکھیں۔

بنت سلطان ملک شاہ کی رخصتی: ہم اوپر تحریر کر آئے ہیں کہ خلیفہ مقتدی کا سلطان کی دختر نیک اختر کے ساتھ ۴۷۴ھ میں وزیر السلطنت فخر الدولہ کے ذریعے سے عقد ہوا تھا۔ محرم ۴۸۰ھ میں رخصتی ہوئی۔ سامان جہیز ایک سو تیس اونٹ چوہتر خچروں پر بار کر کے دارالخلافت کی طرف روانہ کیا گیا۔ اونٹوں پر دیباج رومی کی جھولیں تھیں جن پر طلائی اور نقرئی (سنہرا اور روپہلا) کام کیا ہوا تھا۔ خچروں پر دیباج رومی کی جھولیں تھیں۔ سب کی گردنوں میں طلائی و نقرئی تختیاں اور گھنٹیاں لٹک رہی تھیں۔ ان میں کئی سونے اور چاندی کی تھیں۔ تین عماریاں تھیں۔ چھ اونٹوں پر بارہ صندوق چاندی کے لدے تھے جن میں ایک سے ایک قیمتی جواہرات اور زیورات بھرے ہوئے تھے۔ ایک بہت بڑا فرش تھا جو سونے کا تھا۔ اس سامان و اسباب کے آگے آگے سعد الدولہ گوہر آئین اور امیر ارتق وغیرہ نامی گرامی امراء تھے۔ پیچھے اشرفیاں اور روپے ان پر نثار کر رہے تھے۔ خلافت مآب نے بھی بڑے ساز و سامان سے رخصتی کرانے کے لیے اپنے وزیر ابوشجاع کو سلطان ملک شاہ کی بیوی ترکان خاتون کی خدمت میں روانہ کیا تھا۔ ظفر خادم ایک قیمتی پالکی لیے ہوئے ہمراہ تھی۔ جسے زمانہ نے آنکھوں سے نہ دیکھا تھا۔ تین سو شمعیں موم کی اور اسی قدر مشعلیں آگے آگے تھیں۔ حریم خلافت میں کوئی گھر ایسا نہ تھا جس میں شمعیں روشن نہ کی گئی ہوں۔

وزیر السلطنت ابوشجاع نے ترکان خاتون کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ سیدنا امیر المومنین خلافت مآب ارشاد فرماتے ہیں کہ ﴿إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُكُمْ أَنْ تُؤَدُّوا الْأَمَانَاتِ إِلَى أَهْلِهَا﴾ ترجمہ: بے شک اللہ تعالیٰ تم لوگوں کو حکم دیتا ہے کہ تم لوگ جن کی امانتیں ہیں ان کو سپرد کر دو۔ اب وہ وقت آ گیا ہے کہ خلافت مآب کی امانت دار الخلافت میں بھیج دی جائے (یعنی رخصتی کرا دی جائے)۔ ترکان خاتون نے کہا بسر وچشم اسے منظور کرتی ہوں۔ چنانچہ سلطان کی لڑکی کی رخصتی کی گئی۔ آگے آگے سرداران دولت تھے ہر سردار کے ساتھ بکثرت شمعیں اور مشعلیں تھیں جنہیں سوار لیے ہوئے تھے۔ ان کے پیچھے خواتین پالکی میں تھیں جو سونے کی بنی ہوئی تھی۔ جواہرات کی جھالریں لگی تھیں۔ پالکی کے اردگرد دو سو ترکی

---

[1] وہ شمعیں جن کو سوار لے کر چلتے ہیں۔

[illegible] ترقی پر تھا لیکن [illegible] کمزوریاں پیدا ہو رہی تھیں۔

بدقسمتی سے [illegible] خلافت مآب نے [illegible] تمام سرداران لشکر امرا دولت اور شہر کے [illegible] ناخوش تھے۔ [illegible] ترقی ہوتی [illegible] کا اندازہ [illegible] بعد خلافت مآب نے [illegible] کو خصوصیت حاصل ہے۔

سلطان ملک شاہ کا سمرقند پر قبضہ ان دنوں سمرقند کا والی احمد خان بن خضر خان تھا جو شمس الملک کا بھائی ہوتا تھا [illegible] اس سے پہلے سمرقند کا [illegible] کی بیٹی سلطان ملک شاہ کی بیوی تھی۔ احمد خان نہایت ظالم اور بداخلاق تھا۔ اہل سمرقند نے سلطان ملک شاہ کی خدمت میں [illegible] آپ اپنے [illegible] ابو طاہر [illegible] سمرقند سے [illegible] خدمت میں حاضر ہوا [illegible] سلطان نے [illegible] میں سمرقند کے ارادے سے اصفہان سے کوچ کیا۔ اتفاق سے [illegible] طرف سے سلطان ملک شاہ کی خدمت میں [illegible] نظام الملک وزیر سلطنت نے [illegible] خراسان [illegible] لشکر [illegible] کے ساتھ سلطان ملک شاہ نے [illegible] فتح [illegible] قیام [illegible] احمد خان نے [illegible] قبضہ کر کے سمرقند [illegible] چاروں طرف سے محاصرہ [illegible] شہر پناہ کے برجوں [illegible] سے [illegible] منجنیقیں نصب [illegible] ایک رات ان [illegible] شہر پناہ [illegible] آخر کار ایک طرف سے شہر پناہ کی دیوار ٹوٹ گئی۔ شاہی لشکر نے اسی طرف سے شہر میں گھس کر قبضہ کر لیا۔

والی کاشغر کی اطاعت احمد خان [illegible] سلطان ملک شاہ نے [illegible] اصفہان [illegible] اور سمرقند کی حکومت پر [illegible] کاشغر کی طرف [illegible] کاشغر کے پاس [illegible] حکومت کی اطاعت قبول [illegible] قبول کر لی۔ [illegible] سلطان نے اس کی [illegible] خلعت [illegible] اس کے بعد سلطان خراسان کی [illegible] واپس ہوا۔

سردار چگل عین الدولہ کی بغاوت سمرقند میں [illegible] تھا [illegible] ابو طاہر [illegible] سمرقند [illegible] ابو طاہر نے [illegible] سمرقند [illegible] خوارزم چلا گیا۔ سمرقند میں [illegible] چگل کا سردار عین الدولہ [illegible] ایک شخص [illegible] سلطانی حکومت سے [illegible] کاشغر [illegible] سمرقند [illegible] یعقوب [illegible]

[illegible]

سلطان ملک شاہ کی دوبارہ تسخیر سمرقند [illegible]

یعقوب تکین کا انجام [illegible]

سلطان ملک شاہ اور طغرل بن ینال کے دوستانہ مراسم [illegible]

کر کے اصفہان کی طرف واپس ہوا۔

تتش کی حمص پر فوج کشی جب سلطان دوبارہ ۴۸۴ھ میں دارالخلافت بغداد آیا اور امراء شام وفد ہو کر دربار شاہی میں حاضر ہوئے جیسے کہ ہم اوپر تحریر کر آئے ہیں تو جب یہ لوگ اپنے اپنے ممالک مقبوضہ کی جانب واپس ہوئے تو سلطان نے اپنے بھائی تاج الدولہ تتش کو حکم دیا کہ شامی ساحل پر یلغار کر کے اسے دولت علویہ کے قبضہ سے نکال لو۔ اقسنقر اور بوزان کو تتش کی امداد کی ہدایت کی۔ جب تتش دمشق واپس آیا تو فوجوں کو آراستہ کر کے حمص پر چڑھائی کر دی۔ ان دنوں حمص میں ابن ملاعب حکومت کر رہا تھا۔ یہ نہایت ظالم اور بد اخلاق شخص تھا۔ جیسا یہ خود تھا ویسے ہی اس کے لڑکے ظلم و ایذا رسانی میں طاق تھے۔ رعایا کو اس سے سخت تکلیف تھی۔ تتش نے حمص پر پہنچ کر بزور تیغ فتح کر کے قلعہ عرقہ کی جانب بڑھا وہ بھی ایک سخت لڑائی کے بعد فتح ہوا۔ اس کے بعد قلعہ افامیہ کا محاصرہ کیا حاکم قلعہ خلیفہ مصر کا ایک خادم تھا۔ اس نے اپنی طاقت سے مقابلہ مناسب نہ سمجھا امان کی درخواست کی اور قلعہ کی کنجیاں تتش کے حوالہ کر دیں۔

طرابلس کی مہم تتش نے اسے بھی سر کر کے طرابلس پہنچ کر لڑائی کا نیزہ گاڑ دیا۔ والی طرابلس میں مدافعت کی طاقت نہ تھی۔ ساز باز سے کام نکالنے کی کوشش کی۔ تتش کے ہمراہی امراء کے پاس مصالحت کرا دینے کا پیغام بھیجا اور اس معاوضہ میں زر کثیر دینے کا وعدہ کیا۔ ان لوگوں نے سختی سے انکاری جواب دیا۔ تب والی طرابلس نے اقسنقر کے وزیر کو بلایا۔ تیس ہزار دینار نقد کی تھیلیاں پیش کیں اور اسی قدر یا اس سے زیادہ قیمت کے تحفے اور نذرانے دیئے اس نے واپس آ کر اقسنقر کو والی طرابلس سے صلح کر لینے پر آمادہ کر لیا۔ اقسنقر اور تتش سے والی طرابلس سے مصالحت کرنے پر بحث و تکرار ہو گئی۔ سخت کلامی کی نوبت پہنچ گئی۔ اقسنقر اپنی فوجوں کے ساتھ کوچ کر گیا۔ باقی ماندہ امراء بھی بمجبوری واپس ہوئے۔ غرض کہ والی طرابلس کا کام بن گیا اور سلطان ملک شاہ کی تجویز و اسکیم پوری نہ ہوئی۔

ملک شاہ کا یمن پر قبضہ دارالخلافت بغداد میں ان امراء میں سے جو دربار شاہی میں وفد ہو کر آئے تھے عثمان اق امیر ترکمان والی قرمیسین بھی تھا۔ سلطان ملک شاہ نے اسے حجاز اور یمن کی طرف بڑھنے کا حکم دیا۔ سعد الدولہ گوہر آئین افسر پولیس بغداد کو اس مہم کا افسر اعلیٰ مقرر کیا۔ سعد الدولہ نے ترشک نامی ایک شخص کو اس فوج کی کمان دی۔ چنانچہ ترشک نے حجاز پر یلغار کیا اور اس پر قابض ہو گیا قبضہ کرنے کے بعد ترشک نے بد عملی شروع کر دی۔ فوجی بھی اس کی دیکھا دیکھی برے افعال میں مبتلا ہو گئے۔ امیر مکہ محمد بن ابو ہاشم ان لوگوں کی زیادتیوں اور ظلم کی شکایت لے کر دربار شاہی میں حاضر ہوا اور اس کے بعد ترشک نے ۴۸۵ھ میں یمن پر دھاوا کیا اس کے گرد و نواح کو تاخت و تاراج کر کے عدن پر بھی قابض ہو گیا۔ یہاں بھی ان لوگوں نے وہی حرکات کیں۔ عدن پر قبضہ کرنے کے ساتویں دن ترشک مر گیا۔ اس کے ہمراہی لاش دارالخلافت بغداد اٹھا لائے اور دفن کر دیا۔

نظام الملک طوسی کا قتل: ۴۸۵ھ میں سلطان ملک شاہ دارالخلافت بغداد کی جانب واپس ہو رہا تھا۔ ماہ رمضان میں صحنہ پہنچا وزیر السلطنت نظام الملک افطار کے بعد اپنے خیمہ سے نکل کر اپنے حرم سرا میں جا رہا تھا ایک باطنی فریادی

[illegible] کے ساتھ [illegible] سلطنت [illegible] قریب [illegible] سلطنت کے [illegible] اور [illegible] نظام الملک [illegible] سلطان ملک شاہ [illegible] سلطان ملک شاہ [illegible] سلطنت [illegible] کر دیا۔

چونکہ سلطان [illegible] نظام الملک نے اپنے اقتدار [illegible] کام [illegible] تھے اس لیے بتایا جاتا ہے کہ سلطان ملک شاہ نے [illegible] نظام الملک [illegible] کیا تھا۔

جمال الملک کا قتل سلطان ملک شاہ نے اشارہ [illegible] سے جمال الملک بن نظام الملک [illegible] میں مارا [illegible] جب [illegible] سلطان ملک شاہ نے [illegible] سلطان ملک شاہ [illegible] جمال الملک [illegible] نظام الملک [illegible] سلطان ملک شاہ [illegible] نظام الملک کے پاس [illegible] جمال الملک کے مرنے کی خبر [illegible] اور [illegible] لی۔

عثمان بن جمال الملک اور مروزی قصہ مختصر [illegible] سلطان ملک شاہ [illegible] نظام الملک [illegible] عثمان بن جمال الملک [illegible] سلطان ملک شاہ نے [illegible] سلطان ملک شاہ [illegible] سلطان ملک شاہ [illegible] سلطان ملک شاہ کی خدمت میں [illegible]

سلطان ملک شاہ اور نظام الملک طوسی سلطان ملک شاہ کا [illegible] نظام الملک کے [illegible] حکومت [illegible] سلطان [illegible] تمہارے تمام امور [illegible] ہم چاہتے ہیں [illegible] تاج الملک وغیرہ نے نظام الملک کا [illegible] سلطان ملک شاہ [illegible] نظام الملک [illegible]

اور زبان کھینچ لی۔ اب چند [illegible] ایک [illegible] آخرین دوست کی [illegible] ہوتے [illegible] نے [illegible] جات کی اطاعت کی غرض سے جماعت لیا۔ چونکہ سب [illegible] کی وجہ سے ہوا۔ جس وقت سلطان نے [illegible] کہا تھا [illegible] تو اس وقت سلطان کو کون جانتا تھا۔ میں نے ہی فلاں فلاں کا خون [illegible] کر یہ روز دکھایا تھا اور اب آپ کی [illegible] سے [illegible] میں [illegible] ہوئے ہیں سب نے اطاعت قبول کر لی تو لوگوں نے کہا [illegible] سمجھانے پر خیال کر کے [illegible] حضور کی حکومت اور خصوصاً تاج کی قلمدان کی بدولت ہے جس روز یہ [illegible] تاج بھی [illegible] خصوصیت کی خوبی ہے کہ [illegible] دونوں متعلق ہیں اسی وقت تک حکومت و تاج [illegible] اگر آپ کا [illegible] قصد ہو تو کے مطابق [illegible] آ [illegible] کیجئے۔

سلطان ملک شاہ اور نظام الملک کے مابین کشیدگی: مختصر یہ کہ نہایت تفصیل کے ساتھ اس قسم کی تقریریں اور دلیلیں [illegible] سلطان سے [illegible] سلطان کی خدمت میں حاضر ہو کر جو کچھ نظام الملک نے کہا تھا لفظ بلفظ سلطان سے کہہ سنایا۔ چونکہ اس وقت [illegible] ان کے [illegible] ہوئے تھے اس لیے لوگوں نے اصل [illegible] کر [illegible] نظام الملک کو جواب [illegible] دیا تھا۔ [illegible] لوگوں نے اس کے قول کی تصدیق کر دی۔ اس واقعہ کے تھوڑے ہی دن بعد نظام الملک کا واقعہ قتل پیش آیا۔ تقریباً ایک ماہ کے بعد سلطان ملک شاہ بھی اس دنیا سے کوچ کر گیا۔

نظام الملک طوسی: نظام الملک طوس کا رہنے والا تھا۔ اس کا نام ابو علی حسن بن علی بن اسحاق طوسی۔ ایک زمیندار تھا۔ مال و دولت جو کچھ بھی تھا وہ سب اس کے باپ کے زمانے میں ختم ہو چکا تھا اور وہ بھی مر گیا تھا۔ تنگی کی حالت میں اس نے نشوونما پائی۔ پڑھا لکھا، علوم و فنون میں کامل مہارت حاصل کی۔ مرو اور [illegible] اور بلخ کے حکام سے تعلق پیدا ہو گئے۔ مراسم بڑھا لیے۔ اس کے بعد ابو علی بن شاذان (جو سلطان الپ ارسلان کا وزیر تھا) کے یہاں ملازم ہو گیا۔ چونکہ نہایت لیاقت، شعور، سمجھدار اور ہوشیار تھا تھوڑے ہی دنوں میں ابو علی کا معتمد خاص بن گیا۔ اس کی وفات قریب آئی تو ابو علی نے سلطان الپ ارسلان سے اس کی لیاقت، عقلمندی، دانائی، دیانت کی تعریف کی اور یہ وصیت کی کہ آپ اسے اپنی خدمت میں رکھ لیجئے۔ چنانچہ ابو علی کے مرنے کے بعد سلطان الپ ارسلان نے نظام الملک کو اپنی خدمت میں رکھ لیا۔ چونکہ نظام لیاقت شعار اور سیاسیات سے واقفیت رکھتا تھا، سلطان الپ ارسلان نے قلمدان وزارت اس کے سپرد کر دیا۔ جب سلطان الپ ارسلان نے وفات پائی تو ملک شاہ کی وزارت پر رہا۔ سلطان ملک شاہ نے بھی اسے عہدہ وزارت پر قائم رکھا۔

نظام الملک طوسی کی سیرت و کردار: نظام الملک بہت بڑا عالم، متقی، مدبر اور منتظم تھا۔ لوگوں کی خطاؤں سے درگزر کرتا تھا۔ علماء دین اور اہل اللہ کی بڑی عزت اور توقیر کرتا تھا۔ ان کی خدمت میں بیٹھ کر گویا [illegible] تھا ان کے دربار میں بھی لوگ رہتے اور ان کی بڑی عزت اور آؤ بھگت ہوتی۔ مختلف شہروں میں کثرت سے مدارس قائم کیے اور ان کے مصارف کے لیے ایک بڑی رقم مقرر کی۔ بغداد، اصفہان وغیرہ بڑے بڑے شہروں میں حدیث پڑھنے کی [illegible] کا آپ کو [illegible] علم [illegible] کے وقت [illegible] حافظ تھا [illegible] بہت سے [illegible]

[illegible]

[illegible]

سلطان ملک شاہ کی وفات [illegible]

باب : ۴

برکیاروق بن سلطان ملک شاہ

[illegible]

[illegible]

برکیاروق بن ملک شاہ کی گرفتاری: [illegible]

برکیاروق کی رہائی: [illegible]

کرتا رہا۔ اسے فن صنعت پر بھی [illegible] ان چیزوں کے نام [illegible]۔

محمود کی اصفہان کو روانگی ان دنوں ترکان خاتون اپنے بیٹے محمود کے ساتھ [illegible] بغداد میں تھی۔ اس نے [illegible] بغداد سے اصفہان کی طرف [illegible] فوج نے تاج الملک سے اپنی تنخواہ کا مطالبہ کیا۔ تاج الملک نے [illegible] اور تاج الملک [illegible] فوج نے اس کے [illegible] اصفہان کی طرف بڑھی۔

برکیارق اور محمود کی جنگ برکیارق اور [illegible] نے [illegible] امرائے نظامیہ [illegible] کی اطاعت قبول کر لی اور [illegible] رے کی طرف قدم بڑھایا [illegible] فتح کر لیا۔ ترکان خاتون کو ان واقعات کی اطلاع ملی تو [illegible] برکیارق سے جنگ کرنے کے لیے فوج روانہ کی (بروجرد کے قریب) دونوں فوجوں کا مقابلہ ہوا۔ ترکان خاتون کے [illegible] امراء [illegible] خصوصیت سے [illegible] برکیارق سے مل گئے اس سے ترکان خاتون کی فوج میدان جنگ سے بھاگ کھڑی ہوئی اور اصفہان [illegible]۔ برکیارق نے تعاقب کیا اور اصفہان پہنچ کر اس کا محاصرہ کر لیا

عز الملک کی وزارت عز الملک (ابو عبداللہ حسین) ابن نظام الملک خوارزم کا حاکم تھا۔ [illegible] کسی ضرورت سے سلطان ملک شاہ کی خدمت میں اصفہان چلا آیا تھا۔ اصفہان ہی میں موجود تھا کہ [illegible] واقعات پیش آ گئے اور وہیں [illegible] سلطان ملک شاہ نے [illegible] وفات پائی۔ سلطان کی وفات کے بعد عز الملک اصفہان میں ٹھہرا رہا۔ جب برکیارق نے اصفہان کا محاصرہ کیا تو [illegible] برکیارق کے پاس چلا آیا۔ برکیارق [illegible] قلمدان وزارت [illegible] جیسا کہ اس کا باپ نظام الملک سلطان ملک شاہ کا تھا۔

قتل تاج الملک ابو الغنائم مرزبان بن خسرو فیروز ملقب بہ تاج الملک ترکان خاتون کا وزیر تھا۔ [illegible] کے خوف سے [illegible] بھاگ گیا تھا جیسا کہ [illegible] بیان کر چکے ہیں۔ اس کے بعد ترکان خاتون نے اصفہان پر قبضہ کر لیا۔ تاج الملک کو اس کی خبر ملی تو ترکان خاتون کی خدمت میں حاضر ہو کر معذرت کی [illegible] ترکان خاتون نے اس معذرت کو قبول [illegible] کر کے اپنی فوج کا سپہ سالار بنا کر برکیارق [illegible] روانہ کیا۔ جب ترکان خاتون کی فوج [illegible] تاج الملک گرفتار ہو کر برکیارق کی خدمت میں پیش کیا گیا۔ برکیارق نے [illegible] اسے اپنی وزارت دینے کا ارادہ کیا۔ مگر [illegible] تاج الملک سے [illegible] نظام الملک کے قتل کا الزام اسی کے سر تھوپا جاتا تھا۔ برکیارق نے نظامیہ کو [illegible] سے راضی کرنا چاہا لیکن وہ راضی نہ ہوئے اور اسے ماہ محرم ۴۸۶ھ میں مار ڈالا۔

[illegible]

تاریخ الدول [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] کے قبضے سے موصل نکال لیا جیسا کہ [illegible] تتش نے بغداد کے پاس ایک ایلچی بھیج [illegible] کہ تم اپنے [illegible] میں ہمارے نام کا خطبہ جاری کرو [illegible] جواب دیا [illegible] تتش [illegible] برکیارق [illegible] سب سے [illegible] ان [illegible] کی طرف سے [illegible] ہو گئے۔

اس کامیابی کے بعد تتش نے [illegible] بغداد میں اپنے نام کا خطبہ پڑھنے کا پیام بھیجا۔ گوہر آئین افسر پولیس بغداد نے اس سے موافقت کی [illegible] یہ جواب آیا کہ تتش [illegible]

آق سنقر اور بوزان کی تتش سے علیحدگی

اس کے بعد تتش نے دیار بکر کی طرف قدم بڑھایا اور اس پر اپنی حکومت کا جھنڈا گاڑ دیا [illegible] برکیارق کو ان واقعات کی خبر ہوئی تو فوج مرتب کر کے چچا تتش کی روک تھام کے لیے نکلا۔ جس وقت دونوں فوجوں کا مقابلہ ہوا تو آق سنقر نے بوزان سے [illegible] کہا ہم [illegible] نے اس کی (یعنی تتش کی) اطاعت اس لیے کی تھی [illegible] سلطان ملک شاہ کے [illegible] بڑا سمجھا جاتا تھا اور یہی خیال تھا کہ وہ انہی بچوں میں سلطنت کا کام انجام دے سکے گا۔ اب بفضلہ تعالیٰ سلطان برکیارق نے ہاتھ پاؤں سنبھال لیے ہیں اور حکومت و سلطنت کا بوجھ اٹھا رہا ہے۔ بہتر ہے کہ سلطان برکیارق کے قدموں سے جا ملیں۔ بوزان نے آق سنقر کی رائے سے موافقت کی چنانچہ دونوں سردار تتش کی ساتھ سے علیحدہ ہو کر [illegible] میں پہنچ گئے۔

تاج الدولہ تتش کی شام کو واپسی

تاج الدولہ تتش نے یہ دیکھ کر [illegible] شام کی جانب واپس ہوا۔ تاج الدولہ تتش کی واپسی سے برکیارق کے قدم حکومت و سلطنت پر مضبوطی کے ساتھ جم گئے۔ گوہر آئین افسر پولیس بغداد نے محسوس کر کے کہ تاج حکومت سلطان برکیارق کے قبضہ قدرت میں آ گیا ہے برکیارق سے [illegible] تتش سے موافقت کرنے کی معذرت کی [illegible] نے اس کی بات مان لی [illegible] برکیارق سے گوہر آئین افسر پولیس بغداد کی شکایت کی [illegible] بغداد کی کوتوالی سے معزول کر کے [illegible] افسر پولیس بنا دیا [illegible] بغداد کی طرف روانہ ہوا [illegible] سلطان برکیارق [illegible] اطلاع ملی [illegible] برکیارق نے [illegible] واپس [illegible] پولیس کا افسر مقرر کر دیا۔

اسمٰعیل بن داؤد اور ترکان خاتون

اسمٰعیل بن داؤد ملک شاہ کے چچا کا بیٹا اور برکیارق کا ماموں

---

[1] [illegible]

آذربائیجان کا والی تھا۔ ترکان خاتون نے اس کے پاس پیغام بھیجا کہ تم برکیارق سے لڑ کر ملک پر قبضہ کر لو اور تمہارے لیے یہ مشکل نہیں ہے۔ اگر یہ کام کر دکھاؤ تو میں تم سے عقد کر لوں گی۔" اسمٰعیل اس فریب میں آ گیا۔ چنانچہ وہ فوج جمع کر کے آذربائیجان کی فوجوں کے ساتھ برکیارق سے جنگ کرنے کے لیے روانہ ہوا۔ مقام کرج میں صف آرائی ہوئی۔ اثنائے جنگ میں اسمٰعیل کے بعض سرداران لشکر برکیارق سے جا ملے جس کی وجہ سے اسے شکست ہوئی اور اصفہان چلا گیا۔ ترکان خاتون نے اس کا بہت اعزاز و اکرام کیا اور اپنے بیٹے محمود کے نام کے بعد اس کا نام خطبہ میں شامل کر لیا۔ عقد کرنے کا قصد کیا۔ امیروں نے جو محمود کے سردار لشکر تھے اس سے مخالفت کی۔ لشکر کی بغاوت کی دھمکی دی۔ جب اس پر بھی ترکان خاتون نے اپنا قصد نہ چھوڑا تو اس سے علیحدہ ہو گئے۔

اسمٰعیل بن داؤد کا قتل: اس کے بعد اسمٰعیل کی بہن زبیدہ خاتون والدہ برکیارق نے اسمٰعیل سے خط و کتابت شروع کی اور اسے برکیارق سے مصالحت کر لینے پر آمادہ کر لیا۔ اسمٰعیل برکیارق کے پاس آیا۔ برکیارق نے عزت و احترام سے اس کا استقبال کیا۔ مگر امرائے لشکر جن میں آقسنقر اور بوزان وغیرہ نے متفق ہو کر اسمٰعیل کے ساتھ یہ خطرہ ہے کہ یہ سلطنت کا خواہاں ہے۔ شک کر کے دوسرے روز قتل کر دیا۔ برکیارق نے ان کا خون معاف کر دیا۔

توران شاہ بن قاروت بیگ کا خاتمہ: توران شاہ بن قاروت بیگ فارس کا حکمران تھا۔ ۴۸۹ھ میں جب اس (ترکان خاتون) نے امیر انر کو فارس کے امیروں پر مامور کیا۔ امیر انر نے بڑھ کر توران شاہ کو شکست دی۔ مگر فتح پانے کے بعد اس نے سختی کی اور بد اخلاقی سے پیش آیا جس سے اس کے لشکر والے اس سے بدظن ہو گئے۔ توران شاہ نے پھر حملہ کر دیا۔ امیر انر کو اس واقعہ میں شکست ہوئی۔ توران شاہ نے فارس کا ملک پھر اس سے حاصل کر لیا۔ اثنائے جنگ میں توران شاہ کو ایک تیر لگا تھا۔ جس کی وجہ سے وہ اس واقعہ کے چھ مہینے بعد مر گیا۔

برکیارق کے نام کا خطبہ، مقتدی کی وفات: ماہ محرم ۴۸۷ھ میں خلیفہ مقتدی بامر اللہ نے سلطان برکیارق کو جو اپنے چچا تتش کی شکست کے بعد دارالخلافت بغداد آیا تھا۔ خلعت دیا۔ اس کے نام کا خطبہ پڑھا گیا۔ بعد ازاں اس خلعت کے ساتھ منشور حکومت کا عہد نامہ سلطان برکیارق نے نہایت مسرت سے لیا۔ ابھی تین دن نہ گزرے تھے، اس کے بعد ۱۵ محرم ۴۸۷ھ کو خلافت مآب نے انتقال فرمایا۔

مستظہر کی خلافت: خلیفہ مقتدی بامر اللہ کی وفات کے بعد اس کا بیٹا مستظہر باللہ تخت خلافت پر متمکن ہوا۔ امرائے دولت و ارکان سلطنت نے بیعت کی۔ خلیفہ مستظہر نے سلطان برکیارق کو خلعت دی اور جو تحریرات مرحوم نے دیئے تھے وہ سب اس نے بھی سلطان کو دیئے اور سلطان نے خلیفہ مستظہر کی خلافت کی بیعت کی۔

آقسنقر اور بوزان کا قتل: تتش آذربائیجان کی شکست کے بعد دمشق پہنچ کر فوجوں کی فراہمی اور اسباب جنگ کے مہیا کرنے میں مصروف ہوا۔ چند روز میں ایک بڑی فوج تیار ہو گئی۔ ۴۸۸ھ میں دمشق سے حلب پر حملہ کیا۔ قسیم الدولہ

آق سنقر اور بوزان متفق ہو کر مقابلہ پر آ گئے۔ امیر کربوقا بھی سلطان برکیاروق سے امدادی فوج لے کر حلب کو بچانے کے لیے آیا ہوا تھا۔ حلب سے چھ کوس کے فاصلہ پر دونوں فریقوں کی مڈبھیڑ ہوئی۔ تتش نے ان لوگوں کو شکست دی۔ آق سنقر گرفتار ہو گیا۔ تتش نے اسے قتل کروا ڈالا۔ امیر کربوقا اور بوزان نے حلب جا کر دم لیا۔ تتش نے تعاقب کیا اور حلب پہنچ کر اس کا محاصرہ کر لیا۔ آخر کار حلب بھی بزور تیغ فتح کر لیا۔ امیر کربوقا اور بوزان بھی گرفتار ہو گئے۔ تتش نے بوزان کو پابہ زنجیر حران اور الرہا کی طرف روانہ کیا (حران اور الرہا بوزان کے قبضہ میں تھے) باشندگان حران اور الرہا نے اطاعت سے انکار کیا۔ تتش نے بوزان کا سر اتار کر اہل حران اور الرہا کے پاس بھیجا۔ حران اور الرہا کے رہنے والے بوزان کا سر دیکھ کر گھبرا گئے اور مجبور ہو کر اطاعت قبول کی۔ تتش نے ان پر قبضہ کر لیا۔ باقی رہ گیا امیر کربوقا اسے حمص کی جیل میں ڈال دیا۔

تتش کی ہمدان کی جانب پیش قدمی اس کامیابی کے بعد تتش جزیرہ دیار بکر خلاط اور آذربائیجان پر یکے بعد دیگرے قبضہ حاصل کر کے ہمدان کی جانب چلا۔ اس وقت ہمدان میں اتفاق سے فخر الدولہ ابن نظام الملک موجود تھا۔ فخر الدولہ خراسان سے سلطان برکیاروق سے ملنے آ رہا تھا۔ امیر قماج سپہ سالار محمود سے اصفہان میں ملاقات ہوگئی۔ امیر قماج نے فخر الدولہ پر شب خون مارا اس کے مال و اسباب کو لوٹ لیا۔ فخر الدولہ کسی طرح سے بچ بچا کر ہمدان پہنچا۔ یہاں تتش سے مڈبھیڑ ہوگئی۔ تتش نے اسے گرفتار کر کے قتل کرنے کا قصد کیا۔ امیر باغی سیان نے سفارش کی اور یہ رائے دی کہ پبلک کا میلان خاطر فخر الدولہ کے خاندان کی طرف زیادہ ہے۔ اسے اپنا وزیر بنا لیجئے۔ چنانچہ تتش نے فخر الدولہ کو قلمدان وزارت کا مالک بنا دیا۔

تتش اور برکیاروق کی جنگ برکیاروق اس وقت نصیبین میں تھا۔ یہ سن کر کہ اس کا چچا تتش آذربائیجان کی طرف بڑھ رہا ہے نصیبین سے کوچ کر دیا اور دریائے دجلہ کو بالائے موصل سے عبور کر کے اربل پہنچا۔ جس وقت دونوں فوجوں کا مقابلہ ہوا۔ تتش کی فوج میں سے امیر یعقوب بن ارتق نے برکیاروق پر شب خون مارا۔ برکیاروق کو شکست ہوئی۔ امیر یعقوب نے برکیاروق کے لشکرگاہ کو لوٹ لیا۔ برکیاروق کے تمام امراء تتر بتر ہو گئے۔ صرف امیر برسق، کمشتگین جاندار اور ایارق رکاب میں رہ گئے۔ بہ ہزار خرابی جان بچا کر اصفہان پہنچا۔

محمود بن سلطان ملک شاہ کی وفات: اصفہان میں ترکان خاتون اور محمود بن سلطان ملک شاہ کی حکومت تھی لیکن اس وقت اس کا انتقال ہو چکا تھا۔ پہلے محمود اور اس کے ہوا خواہوں نے برکیاروق کو شہر میں داخل ہونے سے روکا۔ پھر خود محمود خود پذیرائی کی غرض سے آ کر برکیاروق کو لے گیا اور نظر بند کر لیا۔ محمود کے ہوا خواہوں نے برکیاروق کو قتل کر ڈالنے کا قصد کیا۔ اتفاق سے محمود بیمار ہو گیا اس وجہ سے برکیاروق کو قتل نہ کیا۔ محمود بن سلطان ملک شاہ نے ۴۸۷ھ شوال کے [illegible] ایک برس حکومت کر کے وفات پائی۔

برکیاروق کا اصفہان پر قبضہ اس کے مرنے پر برکیاروق اصفہان پر قابض ہو گیا اور اس کے قدم استقلال کے ساتھ حکومت و سلطنت پر جم گئے۔ مؤید الملک بن نظام الملک نے سلطان برکیاروق کی خدمت میں باریابی حاصل کی۔

سلطان برکیارق نے مؤید الملک ابن نظام الملک کو [illegible] عہدہ وزارت سے سرفراز کیا (عز الملک کا اس سے پیشتر مقام موصل میں انتقال ہو چکا تھا) مؤید الملک نے امرا [illegible] سلطان برکیارق کی طرف [illegible] جس سے سلطان برکیارق کی شان و شوکت بڑھ گئی [illegible] حکومت کا [illegible]۔

یوسف بن ارتق کی بغداد میں آمد تتش نے [illegible] کی شکست کے بعد یوسف بن ارتق ترکمانی [illegible] بغداد [illegible] داخل ہونے سے روکا۔ [illegible] صدقہ بن مزید [illegible] بغداد [illegible] یوسف بن ارتق [illegible] بغداد میں داخل ہو گیا [illegible]۔

تاج الدولہ تتش کا قتل تتش نے برکیارق کے مقابلے میں کامیابی حاصل کر کے ہمدان کی طرف قدم بڑھایا [illegible] اصفہان [illegible] امرائے اصفہان کے پاس [illegible] برکیارق [illegible] جب مرض سے افاقہ ہوا تو [illegible] برکیارق کی خدمت میں حاضر ہوئے [illegible] شکست [illegible] تتش [illegible] برکیارق کا [illegible] حکومت [illegible] فخر الملک بن نظام الملک جو ایک مدت سے تتش کے یہاں قید تھا آزاد کر دیا گیا۔

---

۱ [illegible] برکیارق [illegible] اصفہان [illegible] اصفہان [illegible] سلطان برکیارق [illegible] تتش [illegible] برکیارق [illegible] (مترجم)

[illegible]: آپ دیکھ چکے ہیں [illegible]

[illegible] موصل پر قبضہ: [illegible]

[illegible]: [illegible]

[illegible]: [illegible]

[illegible]

آئے۔ مرو کی طرف روانہ ہوا۔ مرو میں سلطان ملک شاہ کے غلاموں میں سے ایک غلام امیر قودن (قودان)[1] قبضہ کیے حکومت کر رہا تھا۔ ان لوگوں میں سے تھا جنہوں نے نظام الملک کے قتل کی سازش کی تھی۔ امیر قودن نے ارسلان ارغو کی اطاعت قبول کر لی اور شہر پر قبضہ دے دیا۔ اس سے ارسلان ارغو کی قوت بہت اور بڑھ گئی۔ پھر بلخ کی طرف بڑھا فخر الملک بن نظام الملک حاکم بلخ تھا مقابلہ نہ کر سکا۔ بلخ چھوڑ کر بھاگ نکلا اصفہان میں جا کر پناہ لی اور بعد ازاں برکیاروق کا وزیر بن گیا جیسا کہ وہ بیان کیا گیا ہے۔

ارسلان ارغو کا بلاد خراسان پر قبضہ ارسلان ارغو نے بلخ، ترمذ، نیشاپور اور تمام بلاد خراسان پر قبضہ کر لیا۔ سلطان برکیاروق اور اس کے وزیر مؤید الملک کی خدمت میں درخواست بھیجی کہ مجھے خراسان کی حکومت عطا کی جائے اور میں اس کا معاوضہ خراج جو تسلیم کیا جاتا ہے ادا کروں گا۔ اور چونکہ برکیاروق اپنے بھائی محمود اور اپنے چچا تتش کے جھگڑوں میں مصروف تھا۔ کچھ جواب نہ دیا۔ پھر جب برکیاروق نے مؤید الملک کو عہدہ وزارت سے معزول کر کے اس کے بھائی فخر الملک کو قلمدان وزارت عطا کیا اور مؤید الملک بارگاہ سلطانی سے مغضوب ہوا۔ تو ارسلان ارغو نے سلطان برکیاروق سے خط و کتابت کا سلسلہ بند کر دیا۔ برکیاروق نے اپنے چچا بوری برس (بوری برس) کو فوج دے کر ارسلان ارغو کو ہزیمت دینے کی غرض سے روانہ کیا۔ ارسلان ارغو شکست کھا کر بلخ پہنچا۔ بوری برس نے ہرات میں پڑاؤ کیا۔ اس کے بعد ارسلان ارغو نے فوجیں مرتب کر کے مرو کی جانب قدم بڑھایا اور اسے بزور تیغ فتح کر کے ویران کر دیا۔ مرو جیسے شہر کو کشت و خون کا میدان بنا دیا۔

بوری برس کی گرفتاری و قتل بوری برس کو اس کی اطلاع ہوئی ہرات سے ۴۸۸ھ میں ارسلان ارغو نے سلطان برکیاروق کی روک تھام کے لیے روانہ ہوا۔ اس لشکر میں امیر مسعود بن تاجر (اس کے باپ داؤد کا سپہ سالار تھا) اور امیر ملک شاہ وغیرہ ترکی امراء بھی تھے۔ ارسلان ارغو نے امیر ملک شاہ کو نامہ و پیام کر کے ملا لیا اور امیر مسعود بن تاجر کو اس کے بیٹے کے ساتھ ارسلان ارغو کی سازش سے کسی نے ان کے خیمہ میں قتل کر ڈالا۔ اس واقعہ سے بوری برس کی کمر ہمت ٹوٹ گئی لشکر میں پھوٹ پڑ گئی۔ حریف سے مخالف پیدا ہو گئے تاہم مقابلہ پر لڑا۔ ہارا۔ گرفتار ہو کر اپنے بھائی ارسلان ارغو کی خدمت میں پیش کیا گیا۔ ارسلان ارغو نے ترمذ کی جیل میں بھیج دیا اور ایک سال بعد حالت قید میں قتل کرا ڈالا۔

ارسلان ارغو کا قتل ارسلان ارغو کا اب کوئی مزاحم اور مدمقابل باقی نہ رہا تھا۔ برکیاروق سے اس نے سرکشی کی جو کچھ تھی وہ ظاہر ہو چکی تھی۔ اسی وجہ سے اس نے امراء اور سالاران خراسان کے قتل و خون ریزی پر کمر باندھی۔ خراسان کے شہروں کی شہر پناہوں کو مسمار کر دیا۔ سبزوار، مرو، شاہجہان، سرخس، نہاوند اور نیشاپور کے قلعوں کو منہدم کر کے زمین دوز بنا دیا۔

---

[1] تاریخ کامل میں بجائے قودن کے قودان لکھا ہے۔ تاریخ کامل جلد ۱۰ صفحہ ۹۶

[2] دیکھو تاریخ کامل جلد ۱۰ صفحہ ۱۰۵

[illegible]

[illegible] بن ارتق

[illegible]

امارت خراسان پر سنجر کا تقرر

[illegible]

محمود بن سلیمان کی بغاوت

[illegible]

امیر قودن اور امیر یارقطاش کی بغاوت سلطان برکیاروق کی خراسان سے واپسی کے بعد اکنجی نائب خوارزم بھی آیا تھا۔ اپنے علاقے سے سلطان سے ملنے کی غرض سے روانہ ہوا لیکن مرو پہنچ کر لہو ولعب اور عیاشی میں مصروف ہو گیا امیر قودن (قوذن) سلطان برکیاروق سے ملاقات کا خیمہ ... کے ہمراہ رہ گیا تھا اس نے یہ رنگ دیکھ کر امیر یارقطاش سے سازش کی اور دونوں نے اکنجی نائب خوارزم کے قتل کا مشورہ کیا چنانچہ پانچ سو سواروں کی جمعیت سے امیر قودن اور امیر یارقطاش نے اکنجی پر رات کے وقت حملہ کیا اور اسے مار ڈالا۔ پھر کیا تھا میدان صاف ہو گیا فوجیں لے کر خوارزم کی طرف بڑھے اور یہ ظاہر کرتے کہ سلطان برکیاروق نے ان دونوں کو خوارزم کی حکومت عطا کی ہے خوارزم پر قبضہ کر لیا۔ سلطان برکیاروق کو ان واقعات کی اطلاع ہوئی۔ انہی ایام میں یہ خبر ملنے لگی کہ امیر انز نے فارس میں بغاوت کر دی۔ سلطان برکیاروق نے عراق کا ارادہ ترک کر دیا اور داؤد حبشی بن التونطاق امیر دار لشکر بنا کر امیر قودن اور امیر یارقطاش کی سرکوبی کے لیے روانہ کیا اور خود بذات عراق کی جانب روانہ ہو گیا۔

امیر قودن اور امیر یارقطاش کی سرکوبی داؤد حبشی عراق سے ہرات کی طرف چلا اور ... لشکروں کے جمع ہونے کا منتظر تھا۔ جب ہرات کے قریب پہنچ کر قیام کیا۔ امیر قودن اور امیر یارقطاش نے داؤد حبشی کی آمد کی خبر پا کر مقابلہ کی تیاری کی۔ داؤد حبشی کی فوج جمع بھی نہ ہونے پائی تھی کہ جیحون عبور کر کے ... امیر قودن بیمار ہو گیا تو امیر یارقطاش نے داؤد حبشی پر حملہ کر دیا۔ برابر کا مقابلہ تھا۔ داؤد حبشی ثابت قدمی سے لڑتا رہا۔ امیر یارقطاش مارا گیا اثنائے جنگ میں امیر یارقطاش گرفتار کر لیا گیا جوں ہی یہ خبر امیر قودن تک پہنچی تمام فوج بھاگ کھڑی ہوئی امیر قودن کے مال و اسباب اور خزانہ کو لوٹ لیا۔ امیر قودن جان بچا کر بخارا پہنچا۔ والی بخارا نے گرفتار کر کے قید میں ڈال دیا۔ چند روز بعد رہا کر دیا۔ ... سنجر ... امیر قودن بھی ... خدمات انجام دینے لگا۔ ... درست کیا فوجیں باقاعدہ مرتب کیں۔ موت کا وقت قریب آ گیا تھا تھوڑے دن بعد مر گیا۔ باقی رہا امیر یارقطاش وہ داؤد حبشی کے یہاں قید رہا پھر داؤد حبشی نے اسے قتل کر ڈالا۔

آغاز حکومت بنو خوارزم شاہ انوشتگین سلجوقیوں میں سے ایک امیر کا (بلکابک) زرخرید غلام تھا۔ اس نے انوشتگین کو غرجستان کے ایک شخص سے خرید لیا تھا۔ اسی مناسبت سے انوشتگین غرجی کے نام سے موسوم ہوا۔ انوشتگین نے اسی امیر کے یہاں نشوونما پائی۔ بڑا ہوا۔ ہوشیار اور بیدار مغز تھا۔ اپنے آقا کی مرضی کے مطابق کام کرتا تھا۔ ... اللہ تعالیٰ نے ... انوشتگین کے گھر لڑکا پیدا ہوا۔ محمد نام رکھا۔ انوشتگین نے نہایت خوبی سے تعلیم و تربیت دی۔ فنون جنگ بھی سکھائے۔ سیاست کی بھی اعلیٰ تعلیم دلائی۔ ... سے محمد نیک نامی ... ہو گیا۔ جب امیر داؤد حبشی خراسان کی طرف روانہ ہوا تو محمد بن انوشتگین ... کے علاوہ وہاں کے امراء تھے۔

خوارزم شاہ ابن انوشتگین بغاوت فرو ہو جانے کے بعد امیر داؤد حبشی نے ... خوارزم شاہ کا خطاب ...

کے مقرر کردہ گورنر کا لقب خوارزم شاہ امیر قربان وغیرہ [illegible] جیسا کہ آپ اوپر پڑھ آئے ہیں۔ حاجب [illegible] کے بعد محمد بن انوشتگین کو منتخب کیا اور یہی اس کی نظروں میں حکومت خوارزم کے لیے مناسب معلوم ہوا۔ چنانچہ امیر داؤد حبشی نے خوارزم کی عنان حکومت محمد کو مرحمت کی اور خوارزم شاہ کے لقب سے ملقب کیا۔ محمد نہایت نیک [illegible] منتظم [illegible] عادل اور خلیق تھا۔ تھوڑے ہی دنوں میں اس کا ذکر خیر پھیل گیا ملک سنجر نے بھی اس کی قدر کی [illegible] سمجھا اور محمد کو اس عہدہ پر بحال رکھا اور اس کی لیاقت و کارگزاری کے مطابق اس کی عزت افزائی کی۔

محمد بن انوشتگین اور طغرل تگین محمد محمد نے کسی ضرورت سے چند دن کے لیے خوارزم کو چھوڑ دیا تھا۔ ترکوں کو موقع مل گیا۔ ان کے بادشاہوں میں سے ایک بادشاہ خوارزم پر چڑھ آیا۔ طغرل تگین محمد بن اکنجی سابق گورنر خوارزم بھی ترکوں سے مل گیا [illegible] محمد بن انوشتگین واپس آگیا۔ سب کو [illegible] خوارزم کے قبضے کے لیے بڑھا اور ملک سنجر سے امداد کا خواہاں ہوا۔ ملک سنجر ان دنوں نیشاپور میں تھا۔ ملک سنجر نے فوجوں کو [illegible] روانہ ہوا۔ محمد بن انوشتگین بلا انتظار ملک سنجر ترکوں کے مقابلہ پر آگیا۔ ترکوں کو جان کے لالے پڑ گئے [illegible] بدحواسی سے منقشلاغ کی طرف بھاگے۔ طغرل تگین نے بھی جرجان کی جانب کوچ کر دیا۔ اس واقعہ سے ملک سنجر کی آنکھوں میں محمد کا اور زیادہ وقار ہو گیا۔

اتسز بن محمد خوارزم شاہ جب محمد خوارزم شاہ نے وفات پائی تو اس کا بیٹا اتسز تخت آرائے حکومت ہوا۔ یہ بھی نہایت نیک مزاج، بہادر اور عادل تھا۔ اس نے اپنے باپ کے زمانہ میں اکثر لڑائیوں میں بہادری کی تھی۔ فنون جنگ سے پوری واقفیت رکھتا تھا۔ اس نے شہر منقشلاغ کو ترکوں سے چھین لیا۔ ملک سنجر اسے بہت عزیز رکھتا تھا۔ خود سنجر بھی اپنے سفر و حضر [illegible] لڑائیوں میں اسی کی فوج کو ہراول بناتا تھا۔ اس زمانہ سے حکومت و ریاست محمد بن انوشتگین کے خاندان میں آگئی۔ یہی ان کی حکومت کی ابتدا ہے [illegible] سلجوقی [illegible] کی پرورش کی [illegible] اور ان کی حکومت و سلطنت کا خاتمہ کر دیا [illegible] تاتاریوں نے ملک پر قبضہ حاصل کیا ہے جیسا کہ ان کے حالات کے سلسلے میں بیان کیا جائے گا۔

عیسائیوں کا انطاکیہ پر قبضہ اسی زمانہ سے عیسائیوں میں ممالک اسلامیہ پر قبضہ کر لینے کی تحریک پیدا ہوئی ہے

ا۔ صلیبی جنگیں: [illegible] بیت المقدس [illegible] ۱۰۹۶ء [illegible] پوپ [illegible] مشرق وسطیٰ کی طرف [illegible] مسلمانوں [illegible] صلاح الدین ایوبی [illegible] معروف [illegible] بیت المقدس [illegible] ملک شام [illegible] عیسائی بادشاہ [illegible] مقابلہ [illegible] سلطان [illegible] بیان کی گئی ہے۔

[illegible]

مسلمانوں کا محاصرہ اٹھا لینا [illegible]

[illegible]

ہوگئی تھی اسی وجہ سے بھاگ کھڑے ہوئے۔ سب سے آخر میں امیر عثمان بن ارتق نے میدان جنگ سے فرار کیا۔ عرب کا ایک گروہ اس معرکہ میں کام آگیا۔ عیسائی کروسیڈروں نے مسلمانوں کے کیمپ میں جو کچھ پایا لوٹ لیا۔[1]

عیسائیوں کا سواحل شام پر قبضہ: اس کامیابی کے بعد عیسائیوں نے معرہ نعمان کی طرف قدم بڑھایا۔ اور اسے بھی لے لیا۔ نہایت بے دردی اور سفاکی سے اہل معرہ نعمان کو پامال کیا۔ اس کے بعد عرقہ پر حملہ کیا۔ چار مہینے تک محاصرہ کیے رہے۔ اہل عرقہ نہایت مردانگی سے مقابلہ کرتے رہے۔ ابن منقذ والی شیزر نے امد و پیام کر کے مصالحت کر لی۔ پھر حمص کا محاصرہ کیا۔ جناح الدولہ نے صلح کا پیام بھیجا۔ مصالحت ہوگئی۔ عکا کی طرف بڑھے۔ اہل عکا نے قلعہ بندی کر لی۔ ناکام واپس ہوئے۔ اسی زمانہ سے سواحل شام پر عیسائی کروسیڈروں کا قبضہ شروع ہوتا ہے۔

بیان کیا جاتا ہے کہ[2] ...... خلفاء علویین نے عیسائیوں کو ملک شام پر قبضہ کرنے کا اشارہ کیا تھا اور مصر کی تحریک سے وہ اس جرأت سے مستعد ہوئے تھے۔ سبب یہ تھا کہ خلفاء علویہ کو سلاطین سلجوقیہ کی بڑھتی ہوئی قوت سے خطرہ پیدا ہو گیا تھا۔ انہوں نے ملک شام کو غزہ تک دبا لیا تھا اور ان کے امیروں میں سے اقسیس نامی ایک امیر نے مصر پر حملہ کیا تھا اور مصر تک

---

[1] ابن اثیر نے اس واقعہ کو ذرا تفصیل سے لکھا ہے جس کا خلاصہ عرض کیا جاتا ہے۔ عیسائی کروسیڈروں کو انطاکیہ پر قبضہ کیے ہوئے بارہ دن ہو گئے تھے۔ رسد و غلہ کا کوئی سامان نہیں کرنے پائے کہ امیر کربوقا نے محاصرہ کیا۔ عیسائی کروسیڈر بھوکوں مرنے لگے۔ امراء نے اپنی اپنی سواری کے جانوروں کو کھانا شروع کر دیا۔ غرباء اور جانور درخت کے پتوں سے پیٹ بھرنے لگے۔ امیر کربوقا کے پاس پیام بھیجا کہ "آپ ہم کو امان دیجئے ہم شہر خالی کیے دیتے ہیں۔" امیر کربوقا نے جواب دیا "ہرگز امان نہیں دی جائے گی ہم تم کو تلوار کے ذریعے سے نکالیں گے۔" اس جواب سے کروسیڈروں کے پاؤں کے نیچے سے زمین نکل گئی۔ ایک پادری نے جس پر ان عیسائیوں کو بڑا اعتقاد تھا ان لوگوں سے کہا "مسیح نے اس واقعہ کی مجھ کو خبر دی ہے کہ صلیب فلاں مقام پر مدفون ہے تلاش کرو۔ اگر مل گئی تو تمہاری فتح ہوگی ورنہ تمہاری ہلاکت اور تباہی یقینی ہے۔" پادری صاحب نے اس سے پہلے صلیب کو مقام مذکورہ میں دفن کر دیا تھا۔ عیسائی کروسیڈر صلیب کے تلاش کرنے پر آمادہ ہو گئے۔ پادری صاحب نے کہا "مسیحیو! نہیں ملی۔ تین دن روزہ رکھو، دعا کرو، گناہوں کی مغفرت چاہو۔ چوتھے روز تلاش کی کوشش کرو۔" کامیاب ہو گئے تو پھر کہا گیا ہے وہ دو صدقہ ہے۔" عیسائی کروسیڈروں نے اس پر عمل کیا اور جیسا کہ پادری نے کہا تھا تلاش کے بعد صلیب مل گئی۔ پادری صاحب نے کہا "اب کیا ہے خوشیاں مناؤ۔ شہر پناہ کا دروازہ کھول کر پانچ پانچ چھ چھ آدمی اس کا جھنڈا لیے ہوئے نکلو جب سب کے سب نکل کے باہر آ جاؤ تو جنگ کا نقارہ بجا دو۔ فتح یاب ہو جاؤ گے۔" اسی وقت عیسائی کروسیڈر روانہ کیے سے متفرق طور پر نکلنے لگے۔ مسلمانوں نے امیر کربوقا سے عرض کیا "ان عیسائیوں کو مہلت نہ دی جائے جوں جوں نکلتے جائیں انہیں قتل کرتے جائیں۔" امیر کربوقا نے جواب دیا "نکل آنے دو ہم انہیں ذرا سی دیر میں تباہ کر دیں گے۔" لیکن مسلمانوں کو یقین نہ آیا۔ امراء نے اس کی مخالفت کی اور عیسائیوں کے ایک گروہ کو قتل کر ڈالا۔ امیر کربوقا نے زور دیا کہ انہیں ان سے روکا۔ جب تمام عیسائی کروسیڈر شہر انطاکیہ سے نکل آئے تو انہوں نے صف آرائی کی۔ چونکہ کربوقا نے مسلمانوں کے ساتھ ناگوار برتاؤ کیا تھا اور عیسائیوں کے قتل سے روکا تھا اس وجہ سے بھاگ کھڑے ہوئے۔ ایک ہاتھ بھی لڑنے کا اتفاق نہیں ہوا۔ اسی ملخص کی تاریخ الکامل ابن اثیر۔

[2] اصل کتاب میں اس مقام پر کچھ نہیں لکھا ہے۔

[illegible]

امیر اتسز کی بغاوت [illegible]

امیر اتسز کا قتل [illegible]

الافضل بن بدر جمالی کا بیت المقدس پر قبضہ [illegible]

[illegible] ۔ یہ واقعہ [illegible] ہے۔ [illegible] نے کامیابی کے [illegible] امراء کے [illegible] [illegible] اور [illegible] کے [illegible] ۔ [illegible] عثمان [illegible] [illegible] ۔ [illegible] حکومت [illegible] کی جانب واپس ہوا۔

بیت المقدس پر عیسائیوں کا قبضہ

عیسائیوں نے [illegible] بیت المقدس کی طرف [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]

[illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] ساتھ [illegible] ۔

[illegible] نے اپنی کتاب میں [illegible] حکومت [illegible] [illegible] کے حالات [illegible] ہیں۔

سلطان محمد بن ملک شاہ

[illegible] سلطان [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] کیا۔

[illegible] [illegible] [illegible] [illegible] سلطان [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

مجدالملک البلاسانی کا قتل ابوالفضل اسعد البلاسانی (البارسلان) ملقب بہ مجدالملک، سلطان برکیاروق کی ذات کا وکیل بنا ہوا تھا۔ تمام کاروبار سلطنت کے سیاہ و سفید کا مالک تھا۔ وہی کا ایسا اثر تھا کہ اس کے سامنے کسی کی بھی دال نہیں گلتی تھی۔ جب امراء برکیاروق فرقہ باطنیہ کی سازشوں کے شکار ہونے لگے اور پے در پے قتل ہونے لگے تو امراء برکیاروق کو یہ خیال پیدا ہوا کہ ہو نہ ہو مجدالملک البلاسانی کا یہ فعل ہے چنانچہ امیر برسق کے قتل کیے جانے پر اس کے لڑکوں زنگی اور اقبوری کو یہ خیال ہوا۔ ان لوگوں نے اپنے باپ کے قتل کا الزام مجدالملک کے سر تھوپا اور برکیاروق سے علیحدہ ہو گئے۔ سرداران لشکر کو بھی اتفاق کا موقع مل گیا۔ ایک جلسہ میں سب جمع ہوئے امیر جیوش اتابک اور طغایرک بن الیزن پیش پیش تھا ان لوگوں نے متفق ہو کر امیر برسق کے خون کا انتقام لینے کی تحریک کی اور اسی غرض سے اس کے لڑکوں کو بلا بھیجا۔ جو ان کے قریب دامرین میں تھی ہوئی۔ تمام فوج نے اس سے اتفاق کیا۔ تب ان لوگوں نے برکیاروق سے مجدالملک کی سپردگی کا مطالبہ کیا اور یہ پیام بھیجا کہ ''اگر مجدالملک کو ہمارے حوالہ کر دیں گے تو ہم آپ کے تابعدار و خادم ہیں ورنہ ہم کو آپ حکومت سے خارج تصور فرمایئے۔'' برکیاروق نے اس مطالبہ کو منظور نہ کیا لیکن مجدالملک البلاسانی نے یہ درخواست کی کہ ''چونکہ مصلحت وقت آپ ان کے جذبات اور خواہش کے مطابق مجھ کو قتل کر ڈالیے۔ تمام امراء دولت اور سرداران لشکر آپ کے مطیع ہو جائیں گے ورنہ اگر انہوں نے مجھ کو زبردستی گرفتار کر کے قتل کیا تو اس میں رعب سلطنت جاتا رہے گا۔'' سلطان برکیاروق اس پر راضی نہ ہوا۔ انتقام طلب کرنے والوں سے مجدالملک کے تعرض نہ کرنے کی قسم لے کر مجدالملک کو ان کے حوالہ کر دیا۔ مجدالملک ان باغیوں کے سرداروں کے پاس پہنچنے بھی نہ پایا تھا کہ غلاموں نے اسے قتل کر ڈالا[1] تمام فوج راضی ہو گئی۔ سر اتار کر مؤیدالملک کے پاس بھیج دیا گیا۔

برکیاروق کی مراجعت اصفہان اس واقعہ سے امراء دولت اور سرداران لشکر کو برکیاروق سے ایک گونہ منافرت اور کشیدگی پیدا ہوئی۔ کہلا بھیجا کہ آپ رے چلے جائیے۔ ہم لوگ آپ کے بھائی محمد سے نپٹ لیں گے۔ چنانچہ برکیاروق بادل ناخواستہ رے کی جانب روانہ ہوا۔ ان لوگوں نے اس کے خیمہ کو لوٹ لیا اور اس کے بھائی محمد کے پاس چلے گئے۔ برکیاروق رے اور قم ہو کر اصفہان سے خوزستان چلا گیا۔

بغداد میں برکیاروق کا خطبہ برکیاروق اور اس کا امیر لشکر ینال بن انوشتکین اپنی فوج کے ساتھ خوزستان کی طرف روانہ ہوا۔ خوزستان سے واسط کا راستہ اختیار کیا۔ صدقہ بن مزید والئ حلہ آ ملا۔ اس کے بعد ان سب نے دارالخلافت بغداد کا قصد کیا۔ اس وقت بغداد میں سعدالدولہ گوہر آئین افسر پولیس موجود تھا اور سلطان محمد کے علم حکومت کا مطیع تھا۔ برکیاروق کی آمد کی خبر سن کر بغداد چھوڑ دیا۔ ایلغازی بن ارتق اور دیگر امراء بھی اس کے ساتھ بغداد سے نکل

---

[1] مجدالملک بے حد نیک مزاج، صوم و صلوۃ کا پابند، تہجد پڑھنے والا، فیاض اور سخی تھا۔ علویوں کے ساتھ بہت اچھے برتاؤ کرتا اور درویشوں سے پیش آتا تھا۔ خونریزی سے اسے نفرت تھی۔ بہ حیثیت حراں میں سختی کرتا تھا۔ صحابہ رضی اللہ عنہم کی عزت کرتا تھا اور ان سے تبرا کرنے والے کو ملعون کہتا تھا۔ دیکھو تاریخ کامل جلد ۱۰ صفحہ ۱۹۶۔

آئے۔ برکیاروق [illegible] بغداد [illegible] بھیجا اور اپنے نام کا خطبہ جامع بغداد میں پڑھوایا۔

سعدالدولہ کی اطاعت۔ سعدالدولہ نے سلطان محمد اور مؤید الملک کو اس وقت سے [illegible] کیا اور برکیاروق کے مقابلہ پر محمد کو آمادہ کرنے کی تحریک کی۔ سلطان محمد اور ان کے وزیر مؤید الملک نے امیر کربوقا والی موصل اور جکرمش والی جزیرہ ابن عمر کو برکیاروق کے مقابلے کے لیے روانہ کیا۔ جکرمش نے سعدالدولہ سے یہ ظاہر کر کے [illegible] مجھے آپ واپس کی اجازت دیجئے۔ سعدالدولہ [illegible] ناخوش ہو کر [illegible] سعدالدولہ اور ان کے ہمراہیوں کو سلطان محمد کی امداد سے ناامید ہو کر برکیاروق کی خدمت میں اطاعت کا پیغام بھیجا۔ چنانچہ برکیاروق بغداد سے نکل کر ان لوگوں کے پاس آیا۔ ان لوگوں نے نہایت جوش سے استقبال کیا۔ برکیاروق [illegible] اور خوشی و مسرت سے بغداد کی جانب ان لوگوں کے ہمراہ بھیج دیا۔

عمیدالدولہ ابن جہیر کی گرفتاری۔ اس کے بعد عمیدالدولہ ابن جہیر (خلافت مآب کا وزیر تھا) کو گرفتار کر لیا اور اس سے دیار بکر و موصل کے ان دو سال کا مطالبہ کیا جو اس نے اور اس کے باپ نے دیار بکر اور موصل کی گورنری کے زمانہ میں وصول کیے تھے۔ ردوکد کے بعد ایک لاکھ ساٹھ ہزار دینار پر معاملہ طے ہو گیا۔ دربار خلافت کا عہدہ وزارت الاعز ابوالمحاسن عبدالجلیل بن محمد دہستانی کو عطا کیا اور خلافت مآب نے برکیاروق کو خلعت عنایت فرمایا۔

برکیاروق و محمد کی جنگ۔ برکیاروق دارالخلافت بغداد سے اپنے بھائی محمد سے جنگ کرنے کے لیے روانہ ہوا۔ شہرزور ہو کر آگے بڑھا [illegible] تین دن تک پڑا رہا۔ ترکمانوں کی ایک بڑی جمعیت آ ملی۔ رئیس ہمدان نے ہمدان چلے آنے کی درخواست پیش کی۔ برکیاروق نے اس درخواست سے پہلو تہی کر کے محمد سے جنگ کرنے کے لیے کوچ کر دیا۔ ہمدان سے چند کوس کے فاصلہ پر صف آرائی ہوئی۔ برکیاروق کے میمنہ پر سعدالدولہ گوہر آئین، عزالدولہ بن صدقہ بن مزید اور سرخاب بن بدر [illegible] امراء تھے۔ میسرہ پر امیر کربوقا تھا۔ محمد کے میمنہ پر امیر سرمز اور امیر اینانج اور اس کا بیٹا ایاز تھا۔ اس کے میسرہ پر مؤید الملک فوج لیے ہوئے تھا۔ قلب لشکر میں خود محمد تھا اور [illegible] اصفہان امیر [illegible] کی رکاب میں تھا۔ برکیاروق کے میمنہ نے محمد کے میسرہ پر [illegible] مؤید الملک اور [illegible] پر حملہ کیا۔ مؤید الملک [illegible] میدان جنگ سے بھاگ کھڑا ہوا۔ [illegible] محمد کے [illegible] تک پہنچ گیا اور سعدالدولہ [illegible] برکیاروق کے [illegible] ہوا [illegible] برکیاروق پر حملہ کر دیا۔ برکیاروق کی فوج بے قابو ہو کر بھاگ نکلی۔ محمد نہایت مردانگی سے بیچ جنگ میں کھڑا ہوا لڑائی کا تماشا دیکھتا رہا۔ سعدالدولہ گوہرآئین مغلوب ہو کر لوٹ رہا تھا تب راستہ میں گرفتاری سے [illegible] اتفاق سے گھوڑا پھسلا گر پڑا۔ ایک خراسانی سپاہی نے پہنچ کر سعدالدولہ کا سر اتار لیا۔ الاعز ابوالمحاسن بن یوسف (برکیاروق کا وزیر) گرفتار ہو کر مؤید الملک کے روبرو پیش کیا گیا۔ مؤید الملک نہایت عزت و توقیر سے پیش آیا اور اس کے رہنے کے لیے خیمہ نصب کرایا۔

خاتمہ جنگ کے بعد مؤید الملک نے الاعز ابوالمحاسن یوسف کو دارالخلافت بغداد میں سلطان محمد کے نام کا خطبہ پڑھے جانے کی تحریک کرنے کے لیے روانہ کیا۔ الاعز ابوالمحاسن یوسف نے بغداد پہنچ کر حسب ہدایت مؤید الملک [illegible] چنانچہ

رجب سنہ مذکور کو جامع بغداد میں سلطان محمد کے نام کا خطبہ پڑھا گیا۔

سعد الدولہ گوہر آئین: سعد الدولہ گوہر آئین کا ابتدائی حال یہ ہے کہ یہ سعد الدولہ ملک ابو کالیجار بن سلطان الدولہ بن بویہ کا خادم تھا۔ ملک ابو کالیجار نے اسے اپنے بیٹے ابونصر کی خدمت میں بھیج دیا تھا۔ جب ابونصر الملک الرحیم کو طغرل بیک نے گرفتار کر لیا تو سعد الدولہ اس کے ہمراہ قلعہ طغرک میں چلا گیا۔ ابونصر کے مرنے کے بعد سلطان الپ ارسلان کی خدمت میں رہنے لگا۔ نہایت ہوشیار اور منتظم تھا۔ سلطان الپ ارسلان نے اسے واسط کی حکومت دی اور خلافت بغداد کا پولیس افسر مقرر کیا۔ سلطان الپ ارسلان کے قتل کے بعد اس کے بیٹے سلطان ملک شاہ نے سعد الدولہ کو شحنہ بنا کر دارالخلافت بغداد روانہ کیا۔ سعد الدولہ نے نہایت خوبی سے اس خدمت کو انجام دیا۔ خلافت سے خلعت اور دارالخلافت بغداد کے نظم و نسق کی خدمت عطا ہوئی۔ قدرت کی جانب سے جو عزت سعد الدولہ کو حاصل ہوئی تھی کسی خادم کو نصیب نہیں ہوئی۔ ارکان دولت اس کے قبضہ میں تھے۔ سرداران لشکر اس کی اطاعت اپنا فخر سمجھتے تھے۔ الغرض پچاس برس کی مدت پوری کر کے اس معرکہ میں کام آ گیا۔ اس کی جگہ ایلغازی بن ارتق پولیس افسر بغداد ہوا۔

جنگ برکیاروق و سنجر: برکیاروق نے اپنے بھائی محمد سے شکست اٹھا کر تھوڑے سے جاں نثاروں کے ساتھ رے کا رخ کیا۔ اس کے ہوا خواہوں کو اس واقعہ کی اطلاع ہوئی۔ چاروں طرف سے آ آ کر اس کی خدمت میں جمع ہو گئے۔ برکیاروق نے ان سب کو جمع کر کے خراسان کی جانب کوچ کیا۔ اسفرائن پہنچ کر امیر داؤد حبشی بن التونتاق کو دامغان سے بلا بھیجا۔ جو کہ جرجان اور خراسان کے زیادہ حصہ کی حکومت پر قابض تھا۔ امیر داؤد نے کہلا بھیجا کہ "جب تک میں حاضر ہوں اس وقت تک آپ ٹھہرے رہیں۔" برکیاروق نے اسفرائن سے کوچ کیا اور نیشاپور پہنچ کر امیر محمد اور امیر علی کو گرفتار کر کے جیل میں ڈال دیا۔ چند روز بعد ابو القاسم کو رہا کر دیا جس سے ان کی عزت دوبالا ہو گئی۔

برکیاروق کی شکست: اس کے بعد سنجر نے امیر داؤد حبشی پر لشکر کشی کی۔ امیر داؤد نے برکیاروق کو اس کی اطلاع دی اور امداد کی درخواست کی۔ برکیاروق فوجوں کو مرتب کر کے روانہ ہوا۔ بلخ کے قریب ایک میدان میں دونوں حریف صف آرا ہوئے۔ سنجر کے میمنہ پر امیر برغش، میسرہ پر امیر کوکر اور قلب لشکر میں امیر رستم تھا۔ برکیاروق نے رستم پر حملہ کیا اور مار ڈالا۔ قلب لشکر میں بھگدڑ مچ گئی۔ برکیاروق نے بے خبری سے ... گرفتار کر لیا۔ خراسانیان برکیاروق کا لشکر لوٹ مار اور مال غنیمت جمع کرنے میں مشغول ہو گئے۔ امیر برغش اور امیر کوکر نے اس موقع کو غنیمت سمجھ کر برکیاروق پر حملہ کر دیا۔ جنگ کا پانسہ پلٹ گیا۔ برکیاروق شکست کھا کر میدان جنگ سے بھاگ کھڑا ہوا۔ اثنائے جنگ میں امیر داؤد حبشی گرفتار ہو کر امیر برغش کے روبرو پیش کیا گیا۔ امیر برغش نے قتل کر ڈالا۔ برکیاروق بھاگ کر جرجان پہنچا پھر جرجان سے دامغان چلا گیا۔ جب دامغان میں بھی اس کے پریشان دل کو سکون نہ ملا تو دامغان کے بیابانوں میں چلا گیا۔ وہاں سے اصفہان کے لوگوں کے خطوط لکھنے پر امرا کی ایک جماعت حاضر ہوئی جس میں ... تھا۔ اصفہان کی طرف بڑھا لیکن اس کے پہنچنے سے پیشتر محمد اصفہان میں داخل ہو گیا تھا۔ اس وجہ سے برکیاروق عسکر مکرم کی طرف واپس ہو گیا۔

جنگ ثانی برکیارق و محمد جس وقت برکیارق کو محمد سے ۴۹۴ھ میں شکست ہوئی اور وہ شکست کھا کر اصفہان کی طرف گیا۔ محمد اس کی روانگی سے مطلع ہو کر اصفہان تک پیچھے سے [illegible] سنجر والی خراسان کی جانب لوٹ پڑا اور شہر گرگان پہنچ کر قیام پذیر ہو گیا۔ ۴۹۴ھ میں امیر [illegible] برکیارق کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ان کے ساتھ ساتھ ہمدان کی جانب روانہ ہوا۔ اسی اثناء میں [illegible] امیر ایاز [illegible]۔ مؤید الملک کی سازش سے امیر [illegible] کے وزیر نے امیر [illegible] ایک روز موقع پا کر امیر [illegible] نے امیر [illegible] کے وزیر کو قتل کر ڈالا اور انتقام کے خوف سے پانچ ہزار فوج کے ساتھ برکیارق کی خدمت میں بھاگ آیا۔ تھوڑے دنوں بعد سرخاب بن کیخسرو والی آبہ بھی محمد سے ناراض ہو کر برکیارق کے پاس چلا آیا۔ اسی طرح رفتہ رفتہ پچاس ہزار سوار برکیارق کی حکومت کے مطیع ہو گئے۔ محمد نے پندرہ ہزار فوج سے برکیارق پر تیسری جمادی الاول ۴۹۴ھ میں حملہ کیا اور دونوں میں [illegible] کی لڑائی ہوئی۔ اثنائے جنگ میں محمد کے [illegible] رفاقت ترک کر کے برکیارق کی خدمت میں چلے گئے۔ [illegible] اپنی فوج کے ساتھ [illegible] جس کی وجہ سے محمد کو شکست اٹھانا پڑی۔

مؤید الملک کا قتل مؤید الملک گرفتار ہو گیا۔ اسے برکیارق کی خدمت میں پیش کیا گیا۔ برکیارق نے اسے سخت و نازیبا کلمات سے مخاطب کیا اور اپنے ہاتھ سے قتل کر ڈالا۔ مؤید الملک بد اخلاق، [illegible] امراء و ارکان دولت سے [illegible] ابا عبید [illegible] کا [illegible] شخص تھا۔ قتل کے بعد [illegible] برکیارق نے [illegible] کو مؤید الملک کا متروکہ مال و اسباب اور خزانہ ضبط کرنے کی غرض سے [illegible] بغداد روانہ کیا۔ چنانچہ مؤید الملک کا مال و اسباب ہاتھ آیا [illegible] بغداد کے علاوہ بلاد عجم میں جو خزانہ مؤید الملک کا ہاتھ آیا تھا اس میں یاقوت کا ایک ٹکڑا بھی تھا جس کا وزن چالیس مثقال تھا۔ اس کے قتل کیے جانے کے بعد [illegible] نے خطیب الملک ابو المنصور محمد بن حسین کو عہدہ وزارت عطا کیا۔

سلطان محمد کی جرجان کو روانگی: محمد [illegible] شکست [illegible] کر کے [illegible] چلا گیا۔ امیر [illegible] اور [illegible] ابن صدقہ (ان دنوں صدقہ [illegible] تھا) [illegible] کے [illegible] سلجوقی [illegible] جرجان پہنچ کر اپنے بھائی سنجر سے امداد کی درخواست کی۔ چنانچہ سنجر نے محمد کی خواہش کے مطابق مال و اسباب اور آلات حرب بھیج دیئے اور اپنے بھائی کی دل دہی کے خیال سے خراسان سے روانہ ہو کر جرجان پہنچ [illegible] اصفہان کی جانب [illegible] ایک عظیم الشان لشکر مرتب ہو گیا۔ رفتہ رفتہ جمعیت بڑھ گئی۔

اسمٰعیل بن یاقوتی کی بغاوت برکیارق نے فتح یاب ہو کر [illegible] اسمٰعیل بن یاقوتی [illegible] باپ کے پاس [illegible] چلا گیا تھا [illegible] اسمٰعیل بن یاقوتی نے بغاوت کی [illegible] کے لیے [illegible] امراء [illegible] فوج کے ساتھ [illegible] حاصل کر کے [illegible] چڑھ آیا

تھا اور عمید العصر کے ہمراہ بھی آنے کا وعدہ کر آیا تھا غرض اس عرصہ میں فوج کا بڑا حصہ منتشر ہو گیا تھا۔ برکیارق کی رکاب میں تھوڑی سی فوج باقی رہ گئی تھی۔ جب اسے محمد اور سنجر کے اتفاق کی خبر ملی اور ان کی فوجوں کی کثرت سے مطلع ہوا تو بہت پریشان ہوا۔ جب کوئی تدبیر سمجھ میں نہ آئی تو ہمدان کی طرف روانہ ہوا۔ کیونکہ امیر ایاز نے اس کو اپنی شرکت کے لیے لکھا تھا۔ تھوڑی دور پہنچا ہی تھا کہ امیر ایاز نے خط و پیام کر کے محمد کی اطاعت قبول کر لی ہے۔ برکیارق یہ سن کر ہمدان سے دور نکل گیا۔ خوزستان کی جانب لوٹ کر آیا اور قیام کر کے لشکر جمع کیا۔ بعد میں ... چونکہ امیر اینانچ امیر ایاز کے ہمراہیوں سے تھا برکیارق کی طلب پر حاضر ہوا۔ برکیارق اسی حال میں عراق کی جانب روانہ ہوا اور حلوان پہنچا۔ یہاں امیر ایاز حاضر ہو کر شریک ہوا۔

سلطان محمد کی ہمدان پر فوج کشی: امیر ایاز نے محمد سے اپنی اطاعت کی بابت خط و کتابت کی تھی۔ لیکن محمد نے اسے منظور نہ کیا اور اپنی فوجیں ہمدان سے مراجعت کرنے کے لیے بھیج دیں۔ امیر ایاز نے گھبرا کر ہمدان چھوڑ دیا۔ محمد کے لشکریوں نے ہمدان پر قبضہ کر لیا اور جو مال و اسباب امیر ایاز چھوڑ گیا تھا اس پر قبضہ کر لیا۔ پھر ایاز کے مصاحبوں اور سوداگروں سے جرمانہ وصول کیا۔ ہمدان کے رئیس سے ایک لاکھ دینار کا مطالبہ کیا۔

برکیارق کی بغداد میں آمد: برکیارق اور امیر ایاز کوچ و قیام کرتے ہوئے ۱۷ ذیقعدہ ۴۹۳ھ کو دارالخلافت بغداد میں داخل ہوئے۔ چونکہ تنگ دستی میں مبتلا ہو گئے تھے اس لیے خلافت مآب سے فوج کے لیے روپیہ طلب کیا۔ خلافت مآب نے بہت رد و کد کے بعد پچاس ہزار دینار سے مدد کی۔ لیکن اس رقم سے برکیارق کا کام نہ چلا۔ اس کے ہمراہیوں نے عوام الناس کے مال پر ہاتھ بڑھایا۔ لوٹ مار شروع ہو گئی۔ ابو محمد عبداللہ بن منصور معروف بہ ابن صلیحہ قاضی جبلہ ساحل شام سے عیسائیوں کے مقابلے سے شکست کھا کر دارالخلافت بغداد پہنچ آیا تھا۔ اس کے پاس بہت سا مال و زر نقد بھی تھا۔ برکیارق کو اس کی خبر لگ گئی۔ برکیارق نے اس سے زبردستی مال چھین لیا۔ قاضی ابن صلیحہ کے حالات خلافت عباسیہ کے حالات کے ضمن میں ہم بیان کر آئے ہیں۔

برکیارق سے امیر صدقہ کی بغاوت: اس کے بعد برکیارق نے اپنے وزیر ابو المحاسن کو امیر صدقہ بن منصور حاکم حلہ کے پاس بھیجا اور یہ کہلا بھیجا کہ تمہارے ذمہ ... باقی ہیں فوراً ادا کرو ورنہ تم سے زبردستی وصول کیے جائیں گے اور ملک بھی تم سے لے لیا جائے گا۔ امیر صدقہ یہ سن کر بگڑ گیا اور برکیارق کی اطاعت سے منحرف ہو کر سلطان محمد کی حکومت کا مطیع ہو گیا۔ اس کے نام کا خطبہ پڑھنے لگا۔ برکیارق ... ہرچند سمجھایا ... امیر صدقہ نے ایک بھی نہ سنی۔ ... اور کہا کہ وزیر السلطنت الاعز ابو المحاسن کو میرے حوالہ کر دیا جائے۔ غرض امیر صدقہ برکیارق کی مخالفت پر قائم رہا اور اس کے عمال کو کوفہ سے نکال کر کوفہ کو اپنے مقبوضات میں داخل کر لیا۔

سلطان محمد اور سنجر کی بغداد میں آمد: سلطان محمد اور سنجر نے ہمدان پر قبضہ کرنے کے بعد برکیارق کے تعاقب میں

[illegible] خراسان کی طرف رخ کیا۔ سلطان محمد [illegible] الپ ارسلان اپنی فوج کے ساتھ [illegible] [illegible] پیش کیں۔ [illegible] [illegible] [illegible] اس وقت [illegible] طاقت [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] تھے۔ [illegible] سلطان محمد [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] باطنی [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] حاضر ہوا۔

فرقہ باطنیہ فرقہ باطنیہ [illegible] سلطان ملک شاہ [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] فرقہ [illegible] قرامطہ [illegible] [illegible] اسماعیلیہ [illegible] [illegible] باطنیہ [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] باطنی [illegible] [illegible] عقائد [illegible] [illegible] [illegible] امام جعفر صادق [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] موسوم کیے جاتے تھے۔

فرقہ باطنیہ کی سرکوبی تیسری صدی ہجری میں [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] ہیں۔

[illegible]

ارسلان شاہ کا بلاد کرمان پر قبضہ: ایران شاہ بن توران شاہ بن قاورت بیک والی کرمان نے ابو زرعہ کاتب (جو کہ خوزستان کا رہنے والا تھا) کی تحریک سے مذہب باطنیہ اختیار کیا۔ ابو زرعہ کے پاس ایک حنفی فقیہ احمد بن حسین بلخی رہتا تھا۔ آخر باشندگان کرمان اس کے معتقد تھے ابو زرعہ نے اس فقیہ کو قتل کر ڈالا۔ ایران شاہ کو معلوم ہوا۔ لشکر جو کہ اس شہر تھا اس واقعہ سے متنفر ہو گیا وہ خطرہ ہو کر سلطان محمد اور وزیر سلطنت موید الملک کی خدمت میں چلا گیا۔ سالار لشکر نے ہونے کے بعد فوج نے ایران شاہ کے خلاف بلوہ کر دیا۔ خزانہ لوٹ لیا اور اسے شہر سے یک بینی و دو گوش باہر نکال دیا۔ پریشان حالت میں گرتا پڑتا قلعہ سمیرم (سمیرم) پہنچا اور وہاں محمد بن بستون سے اجازت حاصل کر کے قیام پذیر ہوا۔ سلطان[ل] محمد نے یہ خبر پا کر ایک فوج قلعہ سمیرم کے محاصرہ پر بھیج دی۔ محمد بن بستون گھبرا گیا۔ اسی وقت ایران شاہ کو نکال باہر کیا۔ سالار لشکر نے اسے اور ابو زرعہ کاتب کو گرفتار کر کے ارسلان شاہ کی خدمت میں پیش کیا۔ ارسلان شاہ نے دونوں کو قتل کر کے کرمان پر قبضہ کر لیا۔

فرقہ باطنیہ کا قتل عام: چونکہ برکیاروق کو اکثر باطنیوں کا ان لوگوں پر تعصب کی بنا پر قتل کرانا ثابت ہو گیا تھا (امیر انز افسر پولیس اصفہان اور ارغش وغیرہ اسی کے اشارہ سے باطنیوں کے ہاتھوں قتل ہوئے) اسی وجہ سے برکیاروق کے بھائی محمد کی حکومت باطنیوں کے حملوں سے محفوظ رہی لیکن برکیاروق کے لشکر میں فرقہ باطنیہ کا عمل دخل ہو گیا۔ بہت سے فوجیوں نے اس مذہب کو اختیار کر لیا۔ کثرت کی وجہ سے جسے چاہتے تھے قتل کی دھمکی دیتے تھے۔ سرداران لشکر بھی خائف ہو گئے۔ اسی وجہ سے لوگوں نے برکیاروق پر باطنیہ مذہب کی طرف مائل ہونے کی تہمت لگائی۔ حالانکہ برکیاروق فرقہ باطنیہ سے اپنے دشمنوں کے مقابلہ پر کام لیتا تھا۔ چنانچہ ایک دن دولت کے سرداران لشکر جمع ہو کر برکیاروق کی خدمت میں حاضر ہوئے اور معاملات حاضرہ کو پیش کر کے فرقہ باطنیہ کے قتل کی رائے دی۔ برکیاروق نے ان کے مشورے کو منظور کیا۔ ان کا کام ختم ہوا اور فرقہ باطنیہ کے قتل عام کا حکم دے دیا۔ چاروں طرف سے اس فرقہ پر بارش حملہ شروع ہو گئی۔ جہاں پر جو شخص فرقہ باطنیہ کا ملا بے تامل مار ڈالا۔ ابو ابراہیم اسد آبادی پر (جسے وزیر السلطنت ابو المحاسن نے موید الملک کے مال و اسباب ضبط کرنے کے لئے دارالخلافت بغداد بھیجا تھا) بھی اسی مذہب کی پیروی کی تہمت تھی۔ برکیاروق نے اس کے قتل کا حکم بغداد بھیجا۔ شاہی فوج میں سے امیر محمد بن دبشمزیار بن علاء الدولہ بن کاکویہ اسی الزام میں مارا گیا۔ یہ شہر یزد کا والی تھا۔ لگانے بجھانے والوں نے کیا ابراہیم اسد آبادی پر بھی جامع مسجد میں یہی الزام لگایا۔ سلطان محمد نے گرفتار کر لینے کا حکم صادر کیا۔ خلیفہ مستظہر نے اس کی برات ظاہر کی اور علماء نے اس کی شہادت دی۔ تب کہیں غریب ابراہیم کی جان بچی۔ الغرض فرقہ باطنیہ کا خراب مادہ عام لوگوں میں سے نکال کر پھینک دیا گیا۔ لیکن جن قلعوں کے وہ مالک ہو گئے تھے وہاں پر اپنی طریقہ سے ان کے مذہب کا کام جاری رہا۔ یہاں تک کہ ان کی حکومت کا سلسلہ ختم ہوا جیسا کہ ان کے حالات اوپر بالتفصیل تحریر کیے جا چکے ہیں۔

[ل] کرمان کی فتح سے ایران شاہ کے بعد ارسلان شاہ بن کرمان شاہ بن قاورت شاہ بیک کرمان کی امارت پر متمکن ہوا۔ یہ ایران شاہ کا چچا زاد بھائی تھا۔ دیکھو تاریخ کامل ابن اثیر جلد ١٠ صفحہ ١٢١ طبع یورپ۔

جنگ ثالث برکیارق و محمد: جب برکیارق نے بغداد سے واسط کی جانب کوچ کیا، سلطان محمد بغداد میں داخل ہوا۔ ۱۵ محرم ۴۹۶ھ تک قیام پذیر رہا۔ پھر وہاں سے ہمدان کو روانہ ہو۔ محمد نے ہمدان کی راہ اختیار کی اور سنجر نے خراسان کی طرف کوچ کیا۔

محمد اور سنجر کی روانگی کے بعد خلیفہ مستظہر تک یہ خبر پہنچائی گئی کہ برکیارق بغداد کے ارادے سے روانہ ہو چکا تھا۔ اس خبر سے خلیفہ برکیارق کی طرف سے اندیشناک ہوا اور اس خیال کی [illegible] جو اس نے خلافت مآب نے ان لوگوں کی نسبت لیے تھے۔ خلافت مآب نے سلطان محمد کو ہمدان میں مخاطب کر کے ارشاد فرمایا "میں تمہارے ساتھ برکیارق سے لڑنے کو تیار ہوں گا" سلطان محمد نے کہا "خلافت مآب کو تکلیف کرنے کی ضرورت نہیں ہے اس سے جنگ کرنے کے لیے میں تنہا کافی ہوں" خلافت مآب اس جواب سے بے حد خوش ہوئے اور [illegible] کر دیا۔ سلطان محمد ابو المعالی مفضل بن عبد الرزاق کو بغداد کی کوتوالی پر مقرر کر کے برکیارق کی روک تھام کے لیے روانہ ہوا۔

برکیارق بغداد سے روانہ ہو کر واسط پہنچا۔ وہاں کے [illegible] اس کی فوج کی بد اطواری سے خوف زدہ ہو کر ادھر ادھر بھاگ گئے۔ برکیارق نے واسط میں قیام کیا۔ جب اس نے مرض سے [illegible] اور [illegible] کی جانب [illegible] کی تو [illegible] فوج نے [illegible] کو لوٹنا شروع کیا اور کوئی شخص بھی [illegible] نہ رہا۔ عام لوگ جو وہاں آباد تھے اپنے اپنے گھروں کے دروازے بند کئے ہوئے بیٹھے تھے۔ کوئی شخص کسی ضرورت سے باہر نہیں نکلتا تھا۔ قاضی ابو علی [illegible] برکیارق کے لشکر میں آیا۔ امیر ایاز اور وزیر اسلامت سے ملاقات کی۔ بلکہ [illegible] باقی [illegible] کرنے کی درخواست کی اور [illegible] کی خلافت کی [illegible] سے [illegible] مقرر کیا جائے۔ امیر ایاز اور وزیر السلطنت نے اس درخواست کو منظور کیا۔ [illegible] کو ایک جماعت [illegible] ہمراہ بھیجا۔ چونکہ [illegible] اس کے بعد ان دونوں نے قاضی سے [illegible] اور [illegible] عطا کرنے کی [illegible]۔ [illegible] نے [illegible] سے [illegible] کے [illegible] کی مدد سے [illegible] کے جانوروں کے ساتھ [illegible] کر کے [illegible] پہنچے۔ [illegible] نے [illegible] کیا۔ [illegible] کا [illegible] امیر ایاز اور وزیر السلطنت کے پاس آیا اور ان سے [illegible] درخواست کی۔ [illegible] برکیارق اعظم [illegible] امیر ایاز نے [illegible] خلافت [illegible]۔

برکیارق و محمد میں مصالحت: [illegible] کے بعد [illegible] سے اس [illegible] کی درخواست [illegible] سلطان محمد [illegible] کے پاس [illegible] جب [illegible] پہنچے تو [illegible] سے محمد برکیارق کی [illegible] خیال چھوڑ [illegible] نے [illegible] جانب کوچ کیا۔ [illegible] کا مقابلہ کیا۔ [illegible] نے [illegible] کی لیکن شکست [illegible] کی وجہ سے [illegible] اپنے کیمپ کی جانب [illegible] سے [illegible] دونوں [illegible] کے [illegible] لشکر سے [illegible] کرتے تھے۔ [illegible] جاتے تھے۔ [illegible] کے [illegible] کیا۔

صلح نامہ : [illegible]

(۱) [illegible]

(۲) [illegible]

(۳) [illegible]

(۴) [illegible]

صلح کا فسخ [illegible]

جنگ چہارم محمد و برکیارق [illegible]

سلطان محمد کا اصفہان میں قیام [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

محمد والی امرا ابو الفضل کو شہر پناہ کی فصیلوں اور دروں پر متعین کیا اور موقع موقع پر منجنیقیں نصب کیں۔ غرض ہر طرح سے اصفہان کو برکیاروق نے دشمن سے بچانے کے خیال سے مضبوط اور مستحکم کیا۔

برکیاروق کا محاصرۂ اصفہان: برکیاروق نے پندرہ ہزار فوج کی جمعیت سے اصفہان پر حملہ کیا۔ مدت دراز تک محاصرہ کیے رہا۔ طول محاصرہ کی وجہ سے اصفہان کا غلہ ختم ہو گیا۔ محمد کی مالی حالت خراب ہو گئی۔ روز بروز شہر سے مصارف جنگ اور فوج کے لیے قرض لیے لیکن اب قرض ملنا بھی بند ہو گیا اور مصارف کی دقت بڑھتی رہی تو دل کا ارادہ اصفہان کو خیرباد کہنے کا ہو گیا۔ رات کے وقت شہر سے مع امیر ینال کے نکل گیا اور امیر ابو الفضل اور امرا کی ایک جماعت کو اصفہان میں چھوڑ دیا۔ برکیاروق نے امیر ایاز کو ایک دستہ فوج کے ساتھ سلطان محمد کے تعاقب اور گرفتاری پر روانہ کیا۔ لیکن محمد نکل گیا اور ہاتھ نہ آیا۔ بعض مؤرخوں نے لکھا ہے کہ امیر ایاز نے محمد کو گرفتار کر لیا تھا۔ محمد نے کہا کہ میرا تمہاری گردن میں بیعت کا حق ہے۔ مجھ سے ... میں نے تمہارے ساتھ کوئی برائی نہیں کی۔ امیر ایاز یہ سن کر نادم ہو گیا۔ گرفتاری سے ہاتھ کھینچ لیا اور محمد کا سامان اور اسباب لے کر واپس آ گیا۔

جس وقت محمد نے اصفہان چھوڑا تو برکیاروق کی فوج نے شہر پر سخت حملوں کا شروع کر دیا۔ ایک لاکھ کے قریب جمع ہو گئے ... خندق کو خس و خاشاک سے پر کر کے شہر پناہ کی فصیل پر چڑھ گئے۔ اہل شہر نے ان کا مقابلہ کیا۔ چنانچہ وہ ان کی ... ناکام ہو کر لوٹ گئے۔

آخر کار ۴۹۵ھ میں برکیاروق بھی محاصرہ اٹھا کر اصفہان سے ہمدان کی طرف واپس چلا گیا۔ ... ایک ہزار سواروں کی فوج سے ... اپنے بیٹے ملک شاہ کو بھی وہیں چھوڑ آیا۔

وزیر اعز ابو المحاسن کا قتل: ماہ صفر میں وزیر سلطنت اعز ابو المحاسن عبدالجلیل دہستانی کو ایک نوجوان باطنی نے قتل کر ڈالا۔ وزیر سلطنت اپنے خیمے سے سوار ہو کر دربار شاہی میں جا رہا تھا۔ تمام راہ میں ... باطنی نوجوان سامنے آ گیا اور چند زخم ... وزیر سلطنت جاں بحق ہو گیا۔

وزیر سلطنت بہت کریم، خوش خلق اور اچھی خصلت کا تھا۔ ... عہدۂ وزارت سے سرفراز کیا گیا تھا جس وقت نظام سلطنت میں خلل آ گیا تھا اور مالی حالت کمزور ہو گئی تھی۔ ... محصول ... شروع کیا ... اس کے قتل کے بعد اس کے غلام نے اپنے آقا کے قاتل کو قتل کر ڈالا۔ یہ غلام ...

وزیر خطیر ابو منصور: اعز ابو المحاسن عبدالجلیل کے قتل ہو جانے کے بعد برکیاروق نے خطیر ابو منصور میبذی کو قلمدان وزارت مرحمت کیا۔ خطیر سلطان محمد کا ... تھا۔ سلطان محمد نے اسے زمانہ محاصرہ میں شہر پناہ کے کسی دروازے کی حفاظت پر متعین کر رکھا تھا۔ محاصرہ کی درازی سے جب تنگ دستی روز بروز بڑھی تو محمد نے ... ابو الحسن کو خطیر کے پاس بھیجا اور فوج کی تنخواہ ادا کرنے کے لیے روپیہ طلب کیا۔ خطیر روپیہ ادا نہ کر سکا۔ رات کے وقت دروازہ شہر پناہ سے نکل کر اپنے شہر چلا گیا اور قلعہ نشین ہو گیا۔ برکیاروق نے اس کے محاصرہ پر بھی فوج بھیج دی۔ خطیر نے اطاعت قبول کر لی اور امان کا

خواستگار ہوا۔ برکیاروق نے اس کی درخواست منظور فرمائی چنانچہ ظہیر جس وقت وزیر السلطنت اعز قتل کیا گیا تھا دربار شاہی میں حاضر ہوا۔ برکیاروق نے عزت کی نگاہ سے عہدہ وزارت سے سرفراز کیا۔ واللہ تعالیٰ اعلم بغیبہ۔

اسمٰعیل بن ارسلان والی بصرہ کی معزولی۔ ان دنوں بصرے کی عنان حکومت اسمٰعیل بن ارسلان کے قبضہ اقتدار میں تھی۔ سلطان ملک شاہ کے عہد حکومت میں اہل رے نے نافرمانی، سرکشی اور بغاوت کا شیوہ اختیار کر لیا تھا۔ رے کا جو شخص افسر پولیس مقرر کیا جاتا تھا اسے اہل رے اس قدر تنگ و پریشان کرتے تھے کہ وہ بھاگ نکلتا تھا۔ سلطان ملک شاہ نے اسی زمانہ میں اسمٰعیل کو رے کا افسر پولیس مقرر کیا۔ اسمٰعیل نے نہایت دانشمندی اور ہوشیاری سے کام لیا۔ جو زیادہ سرکش تھے ان کی گوشمالی کی۔ جو ذرا بھلے مانس تھے انہیں سمجھایا بجھایا۔ غرض ایسی نرمی اور گرمی سے کام لیا کہ جس سے اہل رے سیدھے ہو گئے۔ اس کے بعد اسے معزول کر دیا گیا۔

امارت بصرہ پر امیر قماج کا تقرر۔ پھر برکیاروق نے بصرہ کی حکومت پر امیر قماج کو مامور کیا اور چونکہ برکیاروق امیر قماج کی علیحدگی پسند نہ کرتا تھا اس وجہ سے اسمٰعیل کو امیر قماج کا نائب بنا کر بصرہ بھیج دیا۔ تھوڑے دنوں بعد امیر قماج برکیاروق سے علیحدہ ہو کر خراسان چلا گیا۔ اسمٰعیل کے دماغ میں حکومت بصرہ کا سودا سمایا، خودسر ہو گیا۔ مہذب الدولہ بن ابوالخیر نے بطیحہ سے اور معقل بن صدقہ بن منصور بن حسین اسدی نے جزیرہ سے جنگی کشتیاں اور پیدل فوجیں لے کر بصرہ پر چڑھائی کی۔ دونوں حریف مطارا میں صف آرا ہوئے۔ اثنائے جنگ میں معقل بن صدقہ کو ایک تیر آ لگا جس کے صدمے سے مر گیا۔ مہذب الدولہ گھبرا کر بطیحہ لوٹ آیا۔ اسمٰعیل نے کشتیوں پر قبضہ کر لیا جو کچھ پایا لوٹ لیا۔ یہ واقعہ ۴۸۸ھ کا ہے۔

ابوالحسن ہروی کی گرفتاری۔ مہذب الدولہ نے گوہر آئین سے امداد کی درخواست کی۔ گوہر آئین نے ابوالحسن ہروی اور عباس بن ابی الخیر کو مہذب الدولہ کی کمک پر روانہ کیا۔ اسمٰعیل نے ان کو بھی شکست دی۔ ابوالحسن اور عباس کو گرفتار کر لیا۔ چند روز بعد عباس کے باپ نے کچھ روپے دے کر عباس کو چھڑا لیا۔ ابوالحسن ہروی بدستور قید کی مصیبتیں جھیلتا رہا۔ ایک مدت کے بعد پانچ ہزار دینار لے کر اسے بھی رہا کر دیا۔

ان واقعات سے اسمٰعیل کی جرأت بڑھ گئی۔ مالی حالت بھی قوی ہو گئی۔ بصرہ کی حکومت پر قدم جم گئے۔ ایک قلعہ ابلہ میں تعمیر کرایا۔ دوسرا قلعہ شط میں مطارا کے مقابل بنوایا۔ بہت سے ٹیکس موقوف کر دیئے۔ چونکہ سلاطین سلجوقیہ باہمی جھگڑوں میں مبتلا تھے اس وجہ سے اسمٰعیل کا دائرہ حکومت وسیع ہو گیا۔ مسار (مشان) پر بھی قبضہ کر کے اپنے مقبوضات میں داخل کر لیا۔

اسمٰعیل کی واسط پر فوج کشی و پسپائی۔ ۴۹۱ھ کے دور میں اسمٰعیل کو واسط پر قبضہ کرنے کی ہوس پیدا ہوئی۔ اہل واسط سے خط و کتابت شروع کی۔ چند دنوں کے بعد چڑھائی پر آمادہ ہو کر اپنے ساتھ ایک فوج مرتب کر کے اور جنگی کشتیوں پر سوار ہو کر واسط کی طرف بڑھا۔ نہر آبان پر پہنچ کر اہل واسط کو شہر حوالہ کرنے کا پیام دیا۔ اہل شہر نے انکاری جواب دیا۔ تب اسمٰعیل نے نہر آبان سے کوچ کر کے جانب شرقی پر پڑاؤ ڈالا۔ چند روز ٹھہرا رہا۔ اہل شہر نے مدافعت کی، مجبوراً واپسی کا حکم دیا لیکن

[illegible]

امیر ابو سعید [illegible] کا محاصرہ بصرہ [illegible]

امیر ابو سعید اور [illegible] کی مصالحت [illegible]

وفات امیر [illegible] [illegible]

[illegible] اور [illegible] [illegible]

معقول جواب نہ دیا۔ حصن شیخ اور حصن کیفا والی ہونے کی وجہ اس وقت منصور بن مروان یار کا امراء دیار بکر موسیٰ ترکمانی کے ساتھ تھا جس نے سنقرجہ کو مار ڈالا جس سے شہر جلد مسخر کیا۔ موسیٰ ترکمانی نے شہر پر قبضہ کر لیا۔

جکرمش کا موصل پر قبضہ جکرمش والی جزیرہ ابن عمر کو ان واقعات کی اطلاع ہوئی۔ تو نصیبین آ دھمکا اور نصیبین پر چڑھ آیا اور اس پر قبضہ کر لیا۔ موسیٰ ترکمانی کو اس کی خبر لگی۔ غصہ سے کانپ اٹھا۔ فوجیں آراستہ کر کے جزیرہ کی جانب کوچ کر دیا۔ جکرمش نے تعاقب کیا اور موصل پہنچ کر اس کا محاصرہ کر لیا۔ موسیٰ ترکمانی نے سقمان بن ارتق والی دیار بکر سے امداد کی درخواست کی۔ قلعہ کیفا دینے کا اقرار کیا۔ سقمان نے فوجیں مرتب کر کے موصل کی جانب کوچ کیا۔ جکرمش نے محاصرہ اٹھا لیا۔ موسیٰ کو قتل کر ڈالا۔ سقمان نے قلعہ کیفا کی طرف کوچ کیا اور جکرمش نے موصل کا پھر محاصرہ کر لیا۔ اہل موصل نے بہ مصالحت موصل پر قبضہ کے بعد موسیٰ کے قاتل کو گرفتار کر کے قصاص میں قتل کیا اس کے بعد خابور پر قابض ہو گیا۔ عربوں اور کردوں نے اس کی اطاعت قبول کر لی۔

سقمان بن ارتق کا قلعہ کیفا پر قبضہ سقمان بن ارتق نے موسیٰ کے قتل کے بعد قلعہ کیفا پر قبضہ کر لیا۔ اس زمانہ سے اس قلعہ کی حکومت سقمان بن ارتق کے خاندان میں رہی ابن اثیر کہتا ہے کہ اس وقت یعنی ۶۲۰ھ میں قلعہ کیفا کا والی محمود بن قرا ارسلان بن داؤد بن سقمان بن ارتق ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

امیر برسق کا رے پر قبضہ ۴۹۵ھ میں جنگ چہارم کے بعد سلطان برکیاروق کے محاصرہ سے نکلنے میں امیر ینال بن انوشتکین حسامی سلطان محمد کے ساتھ اصفہان میں تھا جب سلطان محمد محاصرہ سے نکلا تو امیر ینال نے رے میں سلطان محمد کے نام کا خطبہ جاری کرنے کی غرض سے رے جانے کی اجازت طلب کی چنانچہ امیر ینال اور اس کا بھائی علی ماہ صفر ۴۹۶ھ میں رے پہنچے۔ والی رے نے جو برکیاروق کی طرف سے امیر تھا۔ اطاعت قبول کی امیر ینال نے رے پر قبضہ کر لیا اہل رے کے ساتھ بدسلوکی اور ظلم سے پیش آیا تاوان وصول کیے۔ برکیاروق نے امیر برسق بن برسق کو ربیع الاول ۴۹۶ھ میں امیر ینال سے جنگ کرنے کے لیے روانہ کیا۔ امیر ینال مقابلہ پر آیا لیکن شکست اٹھا کر بھاگ نکلا۔ امیر برسق نے رے پر قبضہ کر لیا۔

امیر ینال کی مراجعت بغداد میدان شکست کے بعد قزوین جو کہ اس کا دارالسلطنت تھا چلا گیا اور ینال نے پہاڑی راستہ اختیار کیا۔ بہت سے ہمراہی اثناء راہ میں مر گئے۔ سات سو پیادوں کی جماعت سے ۲۰ ذیقعدہ کو بغداد پہنچا خلیفہ مستظہر نے بڑی آؤ بھگت کی اور نہایت عزت و احترام سے ٹھہرایا۔ امیر ینال نے سلطان محمد کی اطاعت و فرمانبرداری کا اظہار کیا۔ اس کے بعد امیر ینال ایلغازی اور سقمان بن ارتق نے ایک خاص جلسہ منعقد کیا۔ سلطان محمد کی حمایت کرنے کا حلف اٹھایا اور سب کے سب امیر صدقہ بن مزید والی حلہ کے پاس حلہ گئے۔ اس سے بھی اسی قرار داد پر حلف لیا۔

امیر ینال کا ظلم و تعدی امیر ینال نے بار دیگر بغداد پر قدم جما لینے کے بعد اہل بغداد سے ظالمانہ برتاؤ شروع کر دیا۔ ظالمانہ حکومت کرنے لگا۔ کسانوں پر جرمانے کیے۔ سوداگروں اور محصولوں سے تاوان لیا اہل بغداد تنگ ہو

کہ ایلغازی بن ارتق کے پاس تھے۔ امیر ینال نے ایلغازی کی مدد سے [illegible] کی بہت بڑی تعداد کو قید کر لیا تھا۔ امیر ینال کے ظلم اور زیادتی کی شکایت کی اور سفارش کرنے کے خواستگار ہوئے۔ خلیفہ مستظہر نے بھی امیر ینال کے ظلم و تعدی سے مطلع ہو کر قاضی القضاۃ ابو الحسن دامغانی کو امیر ینال کے پاس ظلم اور تعدی کی کارروائی سے منع کرنے کے لیے بھیجا۔ امیر ینال نے عہد و پیمان کیا، حلف اٹھایا کہ آئندہ میں اہل بغداد کے ساتھ زیادتی اور بد سلوکی سے پرہیز کروں گا اور کسی قسم کا ظلم نہ کروں گا لیکن یہ سب عہد و پیمان فریب تھا۔ اپنی بد اعمالیوں سے باز نہ آیا۔ خلیفہ مستظہر نے امیر ینال کے جور و ستم کے طوفان کو روکنے کی غرض سے امیر صدقہ بن مزید کو حلہ سے طلب کیا۔ ماہ شوال ۴۹۵ھ میں امیر صدقہ دارالخلافت بغداد پہنچا... امیر ینال نے بغداد چھوڑ دینے کا اقرار کیا۔ امیر صدقہ حلہ واپس آیا اور اپنے بیٹے بدران کو امیر ینال کو ظلم و ستم سے روکنے کی غرض سے بغداد چھوڑ دیا۔ امیر ینال پر اس کا بھی کچھ اثر نہ ہوا۔ غارت گری، خون ریزی، زبردستی آتش زنی اور جبراً روپیہ وصول کرنے کا طریقہ بدستور جاری رکھا۔ امیر ینال کی یہ غارت گری دارالخلافت بغداد تک محدود نہ تھی بلکہ قرب و جوار کی تمام بستیاں اجاڑ دیں۔ راستے بند ہو گئے۔ امن کا نام مٹ گیا۔ خلافت مآب نے دوبارہ امیر صدقہ کو ایک ہزار سوار [illegible] بھیجے۔ امیر ایلغازی بن ارتق اور [illegible] ہوا۔ امیر ینال کے مقابلے کے لیے نکلے۔ امیر ینال ان سے تنگ ہو کر آذربائیجان کی طرف روانہ ہو گیا اور یہ مہم واپس آ گئی۔

گمشتگین اور ایلغازی کی لڑائی: سلطان محمد نے گوہرآئین افسر پولیس بغداد کے قتل کے بعد ایلغازی بن ارتق کو بغداد کا افسر پولیس مقرر کیا تھا۔ جب سلطان برکیاروق کو بعد ہلاکت سلطان محمد کے محاصرہ اصفہان میں کامیابی حاصل ہوئی اور سلطان برکیاروق اصفہان سے عراق آیا تو گمشتگین قیصری کو ماہ ربیع الاول ۴۹۶ھ میں افسر پولیس مقرر کر کے بغداد روانہ کیا۔ ایلغازی نے گمشتگین کی آمد کی خبر پا کر اپنے بھائی سقمان بن ارتق والی حصن کیفا کو طلبی اور امداد کا لکھا۔ امیر صدقہ بن مزید والی حلہ کے پاس خود گیا۔ دونوں نے ایک دوسرے کی مدد کرنے کی قسمیں کھائیں۔ وہیں ہو کر بغداد آیا۔ اسی اثنا میں سقمان بھی راہ کے دیہاتوں اور قصبات کو تاراج کرتا ہوا آ پہنچا۔ گمشتگین کوچ و قیام کرتا ہوا قرمیسین[1] میں وارد ہوا۔ برکیاروق کے دو امیر [illegible] گمشتگین کی خدمت میں حاضر ہوا۔ گمشتگین ان لوگوں کے ساتھ بغداد کی طرف بڑھا۔ ایلغازی اور سقمان نے بغیر کسی جنگ کے بغداد چھوڑ دیا اور نہر دو بیل کے دیہاتوں کو تاراج کرنے لگے۔ گمشتگین کا لشکر نہر دو بیل تک تعاقب کر کے واپس آیا۔

گمشتگین کی معزولی: اس کے بعد گمشتگین نے امیر صدقہ والی حلہ کے پاس برکیاروق کی اطاعت کا پیغام بھیجا۔ امیر صدقہ نے انکاری جواب دیا۔ خطبے سے [illegible] برکیاروق کا نام خطبہ سے نکال دیا۔ [illegible] بغداد [illegible] کے پاس تحریری حکم بھیج دیا کہ "تمہاری [illegible] خلافت مآب کے [illegible] دی جائے"۔ ایلغازی اور سقمان کو بھی اپنے آنے کی خبر کر دی۔ یہ دونوں اس وقت حربی میں تھے۔ چنانچہ ایلغازی اور سقمان دجیل کو تاراج کرتے ہوئے بغداد کی

---

[1] تاریخ کامل ابن اثیر میں بجائے قرمیسین کے قرسین لکھا ہے۔ غالباً غلطی کی گئی ہے۔

جانب چلے۔ راستہ میں جس قدر دیہات پڑتے گئے سب کو لوٹ لیا بغداد پہنچ کر دو وقت تباہی کی تو ابن ... چھوٹے بڑے کی لوگوں کی بے عزتی اور ان کے مال و اسباب کا سنبھالنا دشوار ہو گیا۔ کاروبار بند ہو گیا۔ راستہ چلنا دشوار تھا۔ فتنہ فساد کی کوئی انتہا نہ تھی۔ ایلغازی سقمان اور دبیس بن صدقہ نے رملہ میں قیام اختیار کیا۔ بغداد کے عوام الناس ان سے برسر پیکار رہے لیکن بے سود تھا۔ خلیفہ مستظہر نے قاضی القضاۃ ابوالحسن دامغانی اور تاج الرؤساء ابن الرحلات کو صدقہ بن مزید کے پاس بھیجا۔ صلح اور اطاعت کا پیام دیا۔ صدقہ بن مزید نے یہ شرط پیش کی کہ آپ کمشتگین کو بغداد سے نکال دیجئے۔ ہم آپ کے مطیع اور فرمانبردار رہیں۔ چنانچہ حسب شرائط کے مطابق خلافت مآب نے کمشتگین کو بغداد سے نہروان کی جانب نکال دیا۔ فتنہ و فساد فرو ہو گیا۔ صدقہ حلہ لوٹ آیا اور سلطان محمد کا نام خطبہ میں داخل کیا گیا۔

کمشتگین کا واسط سے اخراج و مصالحت: کمشتگین بغداد سے نکل کر واسط پہنچا برکیارق کے نام کا خطبہ پڑھوایا۔ اس کے لشکر والوں نے سواد واسط کو تاراج کرنا شروع کیا۔ صدقہ اور ایلغازی کو اس کی خبر ہوئی۔ فوجیں مرتب کر کے کمشتگین کے سر پر جا پہنچے واسط سے بھی نکال باہر کیا۔ کمشتگین نے کنارہ دجلہ پر قلعہ بندی کر لی۔ صدقہ نے جا کر حملہ کیا۔ کمشتگین کے ہمراہی بھاگ نکلے۔ کمشتگین نے صدقہ سے امان کی درخواست کی۔ صدقہ نے امان دی اور عزت و احترام سے پیش آیا۔ کمشتگین برکیارق کی خدمت میں واپس آ گیا۔ واسط میں سلطان محمد کے نام کا خطبہ پڑھا گیا۔ سلطان محمد کے نام کے بعد صدقہ اور ایلغازی اور ان کے آقاؤں کا نام بھی خطبہ میں تھا۔ ایلغازی بغداد کی جانب واپس ہوا اور صدقہ حلہ کی جانب روانہ ہوا۔ صدقہ نے حلہ پہنچ کر اپنے بیٹے منصور کو ایلغازی کے ہمراہ دربار خلافت میں بھیجا۔ خلیفہ مستظہر سے عفو تقصیر کی درخواست کی۔ خلیفہ مستظہر اقدام مذکورہ بالا کی وجہ سے ناراض تھا۔

جنگ پنجم برکیارق و محمد: سلطان محمد کی جانب سے گنجہ اور بلاد اران پر امیر غزغلی مامور تھا ایک دستہ فوج اس کی رکاب میں تھا۔ صوبہ گنجہ میں آذربائیجان سے زنجان تک اسی کی حکومت پھیلی ہوئی تھی۔ جس وقت سلطان محمد اصفہان میں محصور ہوا امیر غزغلی منصور بن نظام الملک اور اس کا برادر زادہ محمد بن موید الملک محاصرہ اٹھانے کے لیے روانہ ہوئے رے پہنچے برکیارق کے لشکر نے رے چھوڑ دیا۔ امیر غزغلی نے اس پر قبضہ کر لیا۔ یہ واقعہ ۲۵ ذی الحجہ ۴۹۵ھ کا ہے۔

پھر امیر غزغلی کو خبر ملی کہ سلطان محمد محاصرہ اصفہان سے نکل کر آ رہا ہے۔ رے سے کوچ کر دیا۔ ہمدان میں سلطان محمد سے ملاقات ہوئی۔ سلطان محمد کے ساتھ امیر ینال بن انوشتگین اور اس کا بھائی علی بھی تھا۔ سب نے چند روز آرام لینے کی غرض سے ہمدان میں قیام کیا۔ ہمدان سے روانہ نہیں ہونے پائے تھے کہ سلطان برکیارق کی روانگی کی خبر آ گئی۔ سلطان محمد شیروان کی جانب روانہ ہوا۔ کوچ و قیام کرتا ہوا آذربائیجان پہنچا۔ مودود بن اسماعیل بن یاقوتی کا پیغام آیا کہ آپ میرے پاس

---

[1] کتابت کی غلطی ہے۔ ابن مزید صدقہ کے باپ کا نام منصور تھا۔ دیکھو تاریخ کامل ابن اثیر جلد ۱۰ صفحہ ۱۲۰۔

[2] چونکہ مودود کے بھائی اسماعیل کو سلطان برکیارق نے قتل کر ڈالا تھا اور اس کی بہن سلطان محمد کے نکاح میں تھی۔ اس وجہ سے اس نے برکیارق کی مخالفت اور سلطان محمد کی امداد اور حمایت کی تھی۔ صوبہ آذربائیجان کا ایک حصہ اس کے قبضہ میں تھا۔ منہ عفی عنہ۔

[illegible]

محمد بن عبد الملک [illegible]

[illegible] [illegible]

[illegible]

برکیارق اور محمد کی مصالحت [illegible]

نتائج [illegible]

سلطان برکیارق کا اصفہان پر قبضہ [illegible]

[illegible]

خطبہ پڑھے جانے کی اجازت حاصل کی چنانچہ ۴۹۶ھ میں سلطان برکیاروق کا خطبہ جامع بغداد اور واسط میں پڑھا گیا۔

ایلغازی کی روانگی بغداد و مراجعت: مصالحت سے قبل ایلغازی، سلطان محمد کا مطیع اور ہوا خواہ تھا۔ صدقہ چونکہ ایلغازی نے برکیاروق کے خطبہ کی تحریک کی ہے برافروختہ ہو گیا۔ خلافت مآب کو لکھ بھیجا "مجھے صدقہ کی یہ حرکت پسند نہیں آئی۔ میں اسے دارالخلافت بغداد سے باہر نکالنے کے لیے آیا ہوں" اور فوج مرتب کر کے دارالخلافت بغداد پہنچ گیا۔ حریم خلافت کے روبرو اتر کر زمین بوسی کی رسم ادا کی اور غربی بغداد میں خیمہ ڈال دیا۔ ایلغازی بغداد چھوڑ کر یعقوبا چلا گیا امیر صدقہ کے پاس معذرت کا پیام بھیجا اور خط لکھا جس کا مضمون یہ تھا "برکیاروق اور محمد میں مصالحت ہو گئی ہے دونوں میں یہ امر طے پا گیا ہے کہ بغداد برکیاروق کو دیا جائے میں ان کی طرف سے بغداد کا افسر پولیس ہوں میرے مقبوضہ بلاد سلطان برکیاروق کی حکومت کے زیر اثر محصور ہیں ایسی صورت میں کیا یہ ممکن تھا کہ میں برکیاروق کی مخالفت کر سکتا۔" امیر صدقہ نے اس عذر کو قبول کر لیا اور حلہ واپس آیا۔

ماہ ذی القعدہ ۴۹۶ھ میں خلافت مآب نے سلطان برکیاروق، امیر ایاز اور وزیر السلطنت خطیر کو خلعت مرحمت کیا اطاعت و فرمانبرداری کا حلف لیا اور بغداد واپس آیا۔ واللہ سبحانہ ولی التوفیق۔

قراجہ اور محمد اصفہانی: آپ اوپر پڑھ آئے ہیں کہ سلاطین اسلام کی باہمی خانہ جنگی کی وجہ سے عیسائیوں نے شام کے اکثر شہروں پر قبضہ کر لیا تھا اور ممالک اسلامیہ پر ان کے دانت لگے ہوئے تھے۔ حران پر ملک شاہ کا غلام قراجہ حکمرانی کر رہا تھا لیکن بدنفس، سیہ کار، عادی اور اوباش قسم کا تھا۔ اپنے ہمراہیوں میں سے محمد اصفہانی نامی ایک شخص کو حران میں اپنا قائم مقام مقرر کر کے کسی ضرورت سے کہیں چلا گیا تھا۔ واپس آیا تو محمد اصفہانی نے شہر میں داخل نہ ہونے دیا۔ بغاوت کا جھنڈا بلند کر دیا۔ اہل شہر نے قراجہ کے ظلم و ستم کی وجہ سے محمد اصفہانی کا ساتھ دیا۔ محمد اصفہانی نہایت ہوشیار اور چالاک تھا۔ اس نے تمام ترکوں کو حران سے نکال دیا صرف ایک ترکی غلام جاولی نامی رہ گیا تھا۔ محمد اصفہانی نے اسے اپنے لشکر کا سپہ سالار بنایا اپنے خاص مصاحبوں میں داخل کر لیا۔ ایک روز موقع پا کر جاولی نے محمد اصفہانی کو مار ڈالا اور حران پر قابض ہو گیا۔

جکرمش اور سقمان کا اتحاد: عیسائیوں کو ان واقعات کی خبر ہوئی تو فوجیں لے کر حران پر آ پہنچے اور محاصرہ کر لیا۔ جکرمش والی جزیرہ ابن عمر اور سقمان والی کیفا (کیفا) میں سلسلہ جنگ چھڑا ہوا تھا۔ سقمان اپنے برادرزادہ کے قتل کا مطالبہ کر رہا تھا لیکن ان دونوں اسلامی حکمرانوں نے جب اس امر کا کہ عیسائی بلاد اسلامیہ کو روز بروز دبا رہے ہیں، احساس کر کے باہمی جنگ کو بالائے طاق رکھ دیا۔ مقام خابور میں جمع ہوئے اور مسلمانوں کی امداد کا بیڑہ اٹھایا۔ چنانچہ سقمان اور جکرمش اپنی اپنی فوجیں مرتب کر کے عیسائیوں سے جنگ کرنے اور حران کا محاصرہ اٹھانے کے لیے بڑھے۔

عیسائیوں کی شکست و پسپائی: سقمان کی رکاب میں سات ہزار ترکمانی تھے اور جکرمش کے ساتھ تین ہزار ترک، عرب اور کرد تھے۔ نہر بلیخ پر عیسائیوں سے مڈبھیڑ ہوئی۔ سقمان اور جکرمش کی فوجیں کچھ دور تک لڑ کر پیچھے ہٹیں۔

عیسائیوں نے یہ سمجھ کر کہ مسلمانوں کو شکست ہو گئی ہے تعاقب کیا۔ دو کوس تک یہ سماں رہا اسلامی فوج بھاگتی چلی گئی اور عیسائی فوج بھی تعاقب کرتی گئی۔ اس کے بعد مسلمانوں نے پلٹ کر عیسائیوں پر حملہ کر دیا۔ قتل و غارت کرتے ہوئے عیسائیوں کے کیمپ تک پہنچ گئے بے شمار مال غنیمت ہاتھ آیا۔ قمص بردویل والی رہا کو ایک ترکمانی نے جو سقمان کی فوج کا آدمی تھا گرفتار کر لیا۔ بیمند والی انطاکیہ اور طنکری والی ساحل جنگ سے پہلے پہاڑ کے پیچھے کمین گاہ میں تھے۔ غرض یہ تھی کہ عین معرکہ کے وقت مسلمانوں پر پشت سے حملہ کریں گے۔ لیکن جب ان دونوں نے عیسائیوں کی شکست دیکھی تو تمام دن کمین گاہ میں روپوش رہے شام ہوتے ہی نکل کر بھاگے۔ مسلمانوں کو معلوم ہو گیا۔ تعاقب کیا۔ بہت سے عیسائی مارے گئے۔ بڑی جماعت گرفتار کر لی گئی۔ بیمند اور طنکری بہ ہزار خرابی اپنی جان بچا کر بھاگ گئے اور ہوا ہو گئے۔

قمص بردویل: رہائی کے بعد جکرمش کی فوج بگڑ گئی اور یہ کہنے لگی کہ قمص بردویل سقمان کے قبضہ میں ہے مال غنیمت بھی بہ نسبت ہم سے زیادہ اس کے ہمراہیوں کے ہاتھ لگا ہے" ہم کیا لے کر گھروں میں جائیں ہماری عزت خاک میں مل گئی۔ چنانچہ جکرمش ان کے مجبور کرنے پر سقمان کے خیمہ سے قمص بردویل کو پکڑ لایا۔ سقمان کو یہ ناگوار گزرا۔ اس کے رکاب کی فوج نے قمص کو چھین لینے کا قصد کیا۔ سقمان نے اس خیال سے کہ مسلمانوں میں اختلاف پیدا ہو جائے گا بیچ بچاؤ کر کے ان کو قتل سے باز رکھا اور اسی وقت کوچ کر دیا۔ اثنائے راہ میں عیسائیوں کے متعدد قلعے فتح کیے۔ جکرمش نے حران کی جانب قدم بڑھایا اور اسے فتح کر کے الرہا پر جا پہنچا۔ پندرہ دن تک محاصرہ کیے رہا۔ بعد ازیں موصل لوٹ آیا۔ پھر تیس ہزار دینار بطور فدیہ قمص بردویل سے وصول کیے اور ایک سو ساٹھ مسلمان قیدیوں کو جو اس کے قبضہ میں تھے رہا کرایا۔

برکیاروق کی وفات: سلطان برکیاروق اصفہان سے (بعارضہ سل و بواسیر) علیل ہو کر بہ قصد بغداد روانہ ہوا بروجرد پہنچا تو مرض میں اور اضافہ ہو گیا۔ اپنے بیٹے ملک شاہ کو جس کی عمر اس وقت پانچ برس کی تھی اپنا ولی عہد بنایا۔ خلعت ولی عہدی دی۔ امیر ایاز کو اس کی وزارت کا عہدہ عنایت کیا۔ ملک کے نظم و نسق کا ذمہ دار بنایا اور تمام امرائے دولت کو ملک شاہ کی اطاعت اور امیر ایاز کی موافقت کی ہدایت کی اور ان سب کو بغداد کی طرف روانہ کیا۔ یہ لوگ بغداد تک نہ پہنچنے پائے تھے کہ ماہ ربیع الآخر ۴۹۸ھ میں سلطان برکیاروق نے اپنی حکومت کے بارہ سال چھ مہینے پورے کر کے سفر آخرت اختیار کیا۔ امیر ایاز خبر وفات سن کر واپس آیا۔ اصفہان میں برکیاروق کو دفن کیا۔ سرادقات، خیمے، چتر شاہی اور تمام دوسری چیزیں جو شاہی لوازمات سے تعلق رکھتی ہیں۔ ملک شاہ ابن برکیاروق کے لیے مہیا کر دیں۔

برکیاروق نے اپنے زمانہ حکومت میں اس قدر مصائب اور جھگڑے دیکھے اور اٹھائے کہ ان سے پیشتر سلاطین سلجوقیہ میں سے کسی نے نہ دیکھے تھے لیکن جب اس کی حکومت مستقل ہو گئی فتنہ و فساد فرو ہو گیا اور چاروں طرف سے خوش نصیبی کے آثار نمایاں ہو چلے تو موت کا زمانہ آ گیا اور زمین نے اسے اپنی آغوش میں لے لیا۔

باب : ۴

سلطان محمد بن ملک شاہ

ملک شاہ بن برکیاروق برکیاروق کی وفات کے بعد اس کے بیٹے ملک شاہ کے نام کا خطبہ بغداد میں پڑھا گیا۔ ایلغازی بغداد میں تھا۔ بغداد سے برکیاروق کے پاس اصفہان گیا تھا اور اس کے ساتھ ساتھ بغداد آ رہا تھا۔ جب برکیاروق کا انتقال ہو گیا تو اس کے بیٹے ملک شاہ اور امیر ایاز کے ہمراہ بغداد واپس آیا۔ وزیر ابوالقاسم علی بن جہیر نے گرم جوشی سے ملک شاہ کا استقبال کیا۔[1] .... ایلغازی اور امیر طغایرک دربار خلافت میں حاضر ہوئے۔ ملک شاہ کے نام کا خطبہ پڑھے جانے کی درخواست کی۔ خلافت مآب نے اجازت مرحمت فرمائی اور اسے وہی خطاب دیے جو اس کے دادا ملک شاہ کو دیے تھے۔

موصل پر سلطان محمد کا محاصرہ برکیاروق اور محمد نے صلح منعقد ہونے کے بعد اپنے اپنے مخصوص علاقوں پر اپنے اپنے نائبوں کو قبضہ کرنے کی غرض سے روانہ کیا تھا۔ آذربائیجان بروئے مصالحت محمد کے حصہ میں پڑا تھا۔ چنانچہ محمد چند روز تبریز میں قیام کر کے آذربائیجان چلا آیا۔ سعد الملک ابوالحسن محمد کی طرف سے اصفہان کا حاکم تھا اس نے برکیاروق کی بڑے زور سے مدافعت کی تھی۔ لیکن مصالحت کے بعد اصفہان برکیاروق کے نائب کو حوالہ کر کے محمد کی خدمت میں آذربائیجان آ گیا۔ محمد نے اسے قلمدان وزارت سپرد کر دیا۔ ماہ صفر ۴۹۸ھ تک محمد آذربائیجان میں قیام پذیر رہا۔ اس کے بعد موصل پر قبضہ کے ارادے سے براہ مراغہ روانہ ہوا۔ جکرمش کو اس کی خبر ہو گئی۔ مدافعت پر تیار ہو گیا۔ مضافات موصل کے بسنے والوں کو شہر میں بلا لیا۔ شہر پناہ درست کرائی اور قلعہ بندی کر لی۔ محمد نے موصل کے قریب پہنچ کر جکرمش کے پاس شہر کے حوالہ کرنے کا پیام بھیجا اور یہ کہلا بھیجا کہ مجھ سے اور میرے بھائی برکیاروق سے مصالحت ہو گئی ہے اور بروئے صلح نامہ موصل و جزیرہ مجھے ملا ہے۔ اس کے ساتھ ہی محمد نے برکیاروق کا دستخطی خط بھی پیش کیا اور اس امر کا اقرار و پیمان کیا کہ میں تمہیں تمہارے مقبوضہ بلاد پر بحال رکھوں گا۔ جکرمش نے ایک بھی نہ سنی۔ جواباً کہلا بھیجا: "سلطان برکیاروق نے مصالحت کے بعد مجھے آپ کے اس دعوے کے خلاف لکھا ہے کہ میں آپ کو موصل پر قبضہ نہ دوں گا"۔ محمد اس جواب سے بگڑ گیا۔ محاصرہ میں سختی کی۔ اہل موصل بھی مدافعت میں سختی اور مستعدی سے پیش آئے چونکہ جکرمش نے شہر کا انتظام معقول کر لیا تھا اس وجہ سے محصورین کو اشیاء خورد و نوش کی گرانی اور کمیابی کی تکلیف نہیں ہوئی۔ بلکہ ارزانی تھی۔ [illegible]

---

[1] اس کتاب میں جگہ خالی ہے۔

[illegible]

آل موصل کی اطاعت [illegible]

سلطان محمد کی روانگی بغداد [illegible]

[illegible]

سلطان محمد اور ملک شاہ سے مصالحت [illegible]

[illegible]

ابوالمحاسن سعد بن محمد (سلطان محمد کا وزیر تھا) سے صلح کی درخواست کی چنانچہ ان کے ساتھ سلطان محمد کی خدمت میں حاضر ہو۔ سلطان محمد نے درخواست صلح منظور فرمائی اور جس جس امیر کی ابوالمحاسن نے سفارش کی سب قبول کر لیا۔ دوسرے دن قاضی القضاۃ اور مفتی ابوالمحاسن کے ہمراہ سلطان محمد کے دربار میں آئے۔ امیر ایاز اور ان امراء کو جو اس کے ساتھ رہے تھے قسم کی ابتدا دیتے کہ سلطان محمد سے صدق دل ملک شاہ کی بابت حلف لینے کو کہا گیا تو سلطان محمد نے کہا کہ میرا منہ ہے مشکل کا جب تک امیر ابوالمحاسن واپس دے گا۔ یا امراء اپنی خدمت نظام سے حلف لیا تھا۔

اس کے دوسرے دن امیر ایاز سلطانی شاہی محل پر حاضر ہوا۔ امیر صدقہ بن مزید بھی پہنچ گیا۔ سلطان محمد ان دونوں سے بڑے احترام سے پیش آیا اور لطف و محبت سے ملا۔ یہ واقعہ آخر ماہ جمادی الاولیٰ ۴۹۸ھ کا ہے۔

امیر ایاز: صلح کے چند دن بعد امیر ایاز نے اپنے مکان (جو در حقیقت گوہر آئین بغدادی کا مکان تھا) میں سلطان محمد کی دعوت کی سب چیزیں نذر دینے اور بہت سے تحائف پیش کیے۔ انہی میں ایک لعل بھی تھا جسے امیر ایاز نے مؤید الملک ابن نظام الملک کے ترکہ سے لے لیا تھا۔ سلطان محمد کی خدمت میں پیش کرنے کی غرض سے امیر ایاز نے اپنے غلاموں کو زرہ بکتر اور آلات حرب سے مسلح کیا تھا۔ ان غلاموں میں ایک مسخرہ بھی تھا جس سے یہ سب مذاق کیا کرتے تھے۔ چنانچہ بر وقت اس مسخرہ کو بھی زرہ بکتر پہنا کر اوپر سے کپڑا پہنا دیا اور چھیڑ چھاڑ مذاق کرنے لگے۔ مسخرہ بھاگ کر امیر ایاز کے غلام تاب نہ لا کر اس کے پیچھے دوڑے۔ یہ مسخرہ سلطان محمد کے ساتھیوں کے پاس جا کر چھپ گیا۔ سلطانی خدام نے اس کے جسم پر یہ حالت دیکھی تو اسے زرہ بکتر پہنے ہوئے پایا۔ سلطانی خدام کو اس سے شبہ پیدا ہوا۔ سلطان محمد کی خدمت میں عرض کیا۔ سلطان محمد اٹھ کر اپنے محل سرا میں چلا گیا۔ اسی وقت سے سلطان محمد کے دل میں امیر ایاز کی طرف سے خلش پیدا ہو گئی۔

امیر ایاز کا قتل: اس واقعہ کے چند دن کے بعد سلطان محمد نے ارکان دولت اور امرائے لشکر کو دربار میں طلب کیا جن میں امیر ایاز بھی تھا اور یہ ظاہر کیا کہ ایلغازی بن سلیمان بن قتلمش نے دیار بکر پر حملہ کیا ہے۔ اس کے مقابلہ پر کسے بھیجا جائے۔ سب نے بالاتفاق امیر ایاز کو بھیجنے کی رائے دی۔ امیر ایاز نے گزارش کی "اس مہم پر میرے ساتھ امیر صدقہ بن مزید بھی روانہ ہو جائے۔" سلطان محمد نے منظور فرمایا اور حکم نامہ لکھنے کی غرض سے دونوں امیروں کو محل سرائے سلطانی میں حاضر ہونے کی ہدایت کی۔ سلطان محمد نے محل سرائے کے ایک گوشہ میں چند لوگوں کو امیر ایاز کے قتل کی غرض سے چھپا رکھا تھا۔ جونہی امیر ایاز ان کی طرف سے گزرا انہوں نے قتل کر دیا۔ امیر ایاز پر ہاتھ پڑتے ہی قتل کر ڈالا۔ امیر صدقہ اس منظر کو دیکھ کر بھاگ گیا۔ وزیر اصفہان نے اپنے منہ پر کپڑا ڈال لیا۔ ایاز کا لشکر اس واقعہ کو سن کر نکل پڑا۔ اس کے مکان کو لوٹ لیا۔ سلطان محمد نے ان کی مدافعت پر اپنی فوج کو مامور کیا۔ لشکر منتشر ہو گیا۔ اس کے بعد سلطان نے بغداد سے اصفہان کی جانب کوچ کیا۔

ابوالمحاسن نعیمی کا قتل: امیر ایاز سلطان ملک شاہ کے غلاموں میں سے تھا۔ سلطان ملک شاہ کے انتقال کے بعد ایک امیر کے مصاحبوں میں داخل ہو گیا۔ اس امیر نے امیر ایاز کو فرزند کی طرح رکھا۔ شگفتہ مزاج مذہبیات سے واقف اور

لڑائیوں میں مرتب اثر سے قلعہ ماردین کی بدولت ایک قوت تھی امیر ایاز کی عزت و شوکت شان و شوکت [illegible] فال میں مال کی بہ بالائی سمجھی (امیر ایاز کا وزیر) چند ماہ تک رہا، اس کے حضور تھا [illegible] وزیر کی خدمت میں پیش کیا گیا اور سلطان [illegible] اس وقت تک کی [illegible] مال کی بھلائی کے تعلقات رہے تھے۔

قلعہ ماردین: قلعہ ماردین دیار بکر کا ایک مشہور قلعہ ہے سلطان برکیارق نے اپنے ایک مغنی (گویا) کو عطا کیا تھا۔ اس قلعہ کے گرد و نواح میں کردوں کا ایک بہت بڑا گروہ رہتا تھا جس کا [illegible] غارت گری [illegible] یہاں سے [illegible] تھا۔

یاقوتی بن ارتق کی گرفتاری: اتفاق سے ایک وقت [illegible] قلعہ ماردین [illegible] ساتھ لے کر [illegible] کرنے کو چلا۔ اس وقت [illegible] کے قبضہ میں تھا [illegible] بن ارتق سے [illegible] درخواست کی [illegible] اس کی [illegible] گیا تھا [illegible] میں آ گئے [illegible] خبر [illegible] اس کے باپ کے بہت سے سردار [illegible] کے ساتھ تھے [illegible] کردوں نے [illegible] لڑائی [illegible] آخر کار [illegible] کو شکست ہوئی [illegible] یاقوتی بن ارتق گرفتار ہو [illegible] قلعہ ماردین [illegible] قلعہ میں قید کر دیا۔ [illegible] ایک مدت تک قلعہ ماردین میں قید [illegible] رہا۔

یاقوتی بن ارتق کی رہائی: جب [illegible] یاقوتی [illegible] کے [illegible] رہائی [illegible] اللہ [illegible] کی [illegible] کر دیا [illegible] یاقوتی کو [illegible] نہایت خوشی سے یاقوتی کو [illegible] یاقوتی نے [illegible] کی [illegible] کسی قسم کا خطرہ [illegible]۔

یاقوتی بن ارتق کا قلعہ ماردین کا قبضہ: یاقوتی کے [illegible] قلعہ کے [illegible] یاقوتی [illegible] قلعہ پر قبضہ کر لینے کی [illegible] قلعہ [illegible] یاقوتی نے [illegible] لوگوں نے قلعہ [illegible] گرفتار کر [illegible] قلعہ کے قریب [illegible] قلعہ [illegible] یاقوتی نے قبضہ کر لیا۔

یاقوتی کا خاتمہ: قلعہ ماردین کے بعد یاقوتی نے [illegible] مقامات [illegible] یاقوتی کی [illegible]

میں یاقوتی کو ایک تیر آ لگا جس کے صدمہ سے وہ مر گیا چکرمش اسے مقتول دیکھ کر رو پڑا۔

سقمان اور چکرمش میں مصالحت: یاقوتی کی زوجہ اس کے چچا سقمان کی لڑکی تھی' اپنے شوہر کے مارے جانے پر اپنے باپ سقمان کے پاس چلی گئی اور اس سے تمام واقعات بتائے' ترکمانوں کو جمع کر کے اپنے شوہر کا بدلہ لینے کے لیے اٹھ کھڑی ہوئی۔ سقمان بھی اس کے ہمراہ نصیبین کی طرف چلا' چکرمش کو اس کی خبر ہوئی' گھبرا گیا' مصالحت کا پیام بھیجا اور بہت سا مال اور روپیہ دے کر سقمان کو راضی کر لیا۔ سقمان لوٹ آیا۔

سقمان کا قلعہ ماردین پر قبضہ قلعہ ماردین میں یاقوتی کے بعد اس کا بھائی ''علی'' چکرمش کی حکومت کے زیر اثر حکمرانی کرنے لگا۔ علی کسی ضرورت سے کہیں چلا گیا تھا۔ اس کی غیر حاضری کے زمانہ میں اس کے نائب نے سقمان کو یہ لکھ بھیجا کہ تمہارا بھتیجا ''علی'' قلعہ ماردین چکرمش کو دینا چاہتا ہے' سقمان یہ سن کر چل پڑا فوراً روانہ ہوا' علی واپس نہ ہونے پایا تھا کہ سقمان نے ماردین پہنچ کر قبضہ کر لیا اور بعوض قلعہ ماردین اپنے بھتیجے ''علی'' کو کوہ جور عنایت کیا' اس زمانہ سے قلعہ ماردین سقمان کے قبضہ میں آ گیا' قلعہ کیفا تو پہلے ہی سے قبضہ میں تھا' نصیبین کو بھی اپنے دائرہ حکومت میں لے لیا۔

سقمان بن ارتق کی وفات اس کے بعد فخر الملک بن عمار والی طرابلس نے عیسائیوں کے مقابلہ پر سقمان بن ارتق سے امداد کی درخواست کی' فخر الملک' خلفاء عبیدیین مصر کا ایک گورنر تھا لیکن ان کی کمزوری کی وجہ سے خود مختار حکمران بن بیٹھا تھا۔ عیسائیوں نے سواحل شام پر قابض ہونے کے بعد طرابلس کی طرف قدم بڑھایا۔ فخر الملک نے سقمان کو ۴۹۸ھ میں اپنی امداد پر بلا بھیجا جیسا کہ ابھی آپ اوپر پڑھ آئے ہیں' سقمان نے امداد کا وعدہ کیا' لشکر کی تیاری میں مصروف ہوئے تھے' اسی وقت میں طغتکین والی دمشق کا (یہ تاج الدولہ تتش کا غلام اور آزاد کردہ تھا) خط پہنچا گیا' لکھا تھا ''میں مریض ہوں زندگی کی کوئی امید نہیں ہے' جس قدر جلد ممکن ہو دمشق آ جاؤ تاکہ میں مر جاؤں تو عیسائی دمشق پر قابض نہ ہو جائیں۔'' سقمان نے یہ سنا تو بہت عجلت سے پہلے طرابلس پھر دمشق کے ارادے سے کوچ کیا۔ روانہ ہو کر قریتین پہنچا۔ اس وقت طغتکین کو افاقہ ہو گیا تھا۔ سقمان کی طلبی پر پشیمان ہو رہا تھا' اپنے مشیروں سے سقمان کو واپس کرنے کا مشورہ کر رہا تھا کہ سقمان نے قریتین میں پہنچ کر پیام اجل کو لبیک کہہ کر دنیا سے کوچ کر دیا۔ فلله الامر تعالیٰ امرہ۔

جس وقت سقمان قریتین میں علیل پڑا' اس کے ہمراہیوں نے اس کے مرنے کا یقین کر لیا۔ قلعہ کیفا کی جانب واپس جانے کی رائے دی' سقمان نے جواب دیا ''میں اب واپس نہ جاؤں گا' عیسائیوں پر جہاد کرنے کی غرض سے نکلا ہوں' اگر میں مر گیا تو مجھے شہیدوں کا ثواب ملے گا۔''

منکبرس کی بغاوت و گرفتاری: منکبرس بن بوری بن الپ ارسلان (سلطان محمد کا برادر عم زاد) اصفہان میں تھا۔ اتفاق کچھ ایسا پیش آیا کہ سلطان محمد سے اس کے تعلقات ختم ہو گئے' خود مختاری کا خیال پیدا ہوا' اصفہان سے نہاوند آیا اور خود مختار حکومت کا اعلان کر دیا۔ امراء بنی برسق حکمران خوزستان کو اپنی اطاعت و فرمانبرداری کا پیام بھیجا۔ سلطان محمد کو اس کی اطلاع ہوئی' زنگی بن برسق کو گرفتار کر لیا۔ زنگی نے اپنے بھائیوں کو لکھ بھیجا کہ ''جس طرح ممکن ہو منکبرس کو گرفتار کر

کہ سلطان محمد کے حوالے کر دو ورنہ خیر نہیں ہے۔" اسی بنا پر امرائے بنی برسق نے ملکرس کے پاس اطاعت و فرمانبرداری کے اظہار کا خط روانہ کیا اور خوزستان بلا بھیجا۔ جونہی ملکرس خوزستان میں وارد ہوا امرائے بنی برسق نے گرفتار کر کے سلطان محمد کے پاس بھیج دیا۔ سلطان محمد نے اسے اصفہان میں اپنے چچا زادوں اور تکش کے ساتھ قید کر دیا اور زنگی بن برسق کو قید سے رہا کر کے اس کے عہدہ پر بحال کیا۔ تستر، سابور، خوزستان وغیرہ بلاد اہواز اور ہمدان امرائے بنی برسق کے قبضہ میں تھے۔ سلطان محمد نے ان مقامات کو بنی برسق سے لے لیا اور ان کی جگہ دینور مرحمت کیا اور اس طرف سے انہیں نکال کر دینور کی طرف بھیج دیا۔ واللہ اعلم۔

فخر الملک بن نظام الملک کا واقعہ قتل: آپ اوپر پڑھ آئے ہیں کہ فخر الملک بن نظام الملک تاج الدولہ تتش کا وزیر تھا۔ کسی امر پر ناراض ہو کر تتش نے فخر الملک کو جیل میں ڈال دیا۔ جب سلطان برکیارق نے تتش کو شکست دی تو برکیارق نے فخر الملک کو قید سے رہا کر دیا۔

فخر الملک کا بھائی مؤید الملک برکیارق کا وزیر تھا۔ مجد الملک البلاسانی کی سعی و سفارش سے معزول ہو گیا تھا۔ برکیارق نے قلمدان وزارت فخر الملک کو عنایت کیا۔ چند روز بعد فخر الملک عہدہ وزارت سے مستعفی ہو کر سلطان سنجر بن ملک شاہ کی خدمت میں خراسان چلا گیا۔ سلطان سنجر نے اس کی قدر دانی کی اور اپنی وزارت کا عہدہ عنایت کیا۔ پانچ سو ہجری کے آخر میں ایک باطنی فریادی کی صورت بنائے ہوئے ایوان وزارت کے دروازے پر حاضر ہوا۔ فخر الملک نے فریاد سننے کی غرض سے باطنی کو اپنے پاس بلا لیا۔ عرضی لے کر بڑھنے لگا۔ باطنی کو موقع مل گیا۔ پیٹ میں خنجر بھونک دیا۔ فخر الملک نے تڑپ کر دم توڑ دیا۔ باطنی گرفتار کر لیا گیا۔ سلطان سنجر کی خدمت میں پیش کیا گیا۔ باطنی نے چند آدمیوں کو نام لیا کہ انہوں نے مجھے فخر الملک کے قتل پر مامور کیا تھا۔ یہ اس کی محض شرارت تھی اور مقصد یہ تھا کہ وہ لوگ بھی فخر الملک کے خون کے بدلے قتل کیے جائیں۔ اس کا یہ مقصد حاصل نہ ہوا اور مار ڈالا گیا۔

جاولی سقاوا کی گورنری: جاولی سقاوا خوزستان اور فارس کے درمیانی شہروں پر قابض ہو گیا تھا۔ متعدد قلعے تعمیر کرائے۔ اکثر شہروں کی شہر پناہیں بنوائیں پھر ان باشندوں پر ظلم و ستم کرنے لگا۔ جس وقت سلطان محمد مستقل طور سے حکومت کرنے لگا اس وقت جاولی کو سلطان محمد سے خطرہ پیدا ہوا۔ سلطان محمد نے امیر مودود بن التونتکین کو جاولی کے زیر کرنے پر مامور کیا۔ جاولی نے قلعہ بندی کر لی۔ امیر مودود آٹھ مہینے تک محاصرہ کیے رہا۔ جاولی نے سلطان محمد کے پاس کہلا بھیجا "میں امیر مودود کی دشمنی اور جنگ سے حکومت کی اطاعت نہ کروں گا۔ اگر حضور والا کسی دوسرے امیر کو بھیج دیں گے تو میں قلعہ کا دروازہ کھول دوں گا اور اطاعت قبول کر لوں گا۔" سلطان محمد نے اپنی انگوٹھی ایک دوسرے امیر کو دی اور اسے جاولی کے پاس بھیجا۔ جاولی نے قلعہ کا دروازہ کھول دیا اور سلطان محمد کے پاس اصفہان چلا گیا۔ سلطان محمد نے نہایت عزت و احترام سے ملاقات کی۔ عساکر اسلامیہ کا سپہ سالار بنا کر عیسائیوں سے مذہبی جنگ کرنے اور بلاد اسلامیہ واپس لینے کی غرض سے شام کی طرف روانہ کیا۔ چونکہ جکرمش والی موصل نے مال ادا کرنا بند کر دیا تھا اس وجہ سے سلطان محمد نے موصل، دیار بکر اور جزیرہ کی حکومت بھی جاولی کو مرحمت فرمائی۔

چکرمش کی گرفتاری جاولی نے موصل کی جانب کوچ کیا بغداد ہوتا ہوا بوازیج پہنچا چار روز کے قتل و خون ریزی کے بعد بوازیج پر قبضہ حاصل کیا اہل بوازیج کو امان دی اربل کی طرف چڑھا ابوالہیجا بن برشک کردی حاکم اربل نے چکرمش کو یہ واقعات لکھ بھیجے اور جاولی کے مقابلہ کے لیے روانہ ہوا۔ اربل کے قریب ابوالہیجا کا لڑکا اربل کی فوج لیے ہوئے آ ملا۔ اتنے میں جاولی بھی آ گیا دونوں حریفوں نے صف آرائی کی چکرمش کی فوج میدان جنگ سے بھاگ کھڑی ہوئی چونکہ چکرمش علالت کی وجہ سے پالکی پر سوار تھا بھاگ نہ سکا اس کے غلاموں نے حق نمک ادا کیا جب تک ان کے دم میں دم رہا کسی کو چکرمش کی پالکی کے پاس تک نہ آنے دیا۔ احمد بن قارات بک بھی چکرمش کی پالکی کی حفاظت میں زخمی ہو کر موصل کی جانب شکست کھا کر چلا گیا اور وہیں مر گیا چکرمش گرفتار کر لیا گیا جاولی کے روبرو پیش کیا گیا۔ جاولی نے قید کر دیا اور موصل آ کر محاصرہ کر لیا۔

زنگی بن چکرمش دوسرے دن اس واقعہ کی خبر موصل پہنچی اہل موصل نے زنگی بن چکرمش کو امارت کی کرسی پر متمکن کیا۔ غزغلی (چکرمش کا غلام) امور سلطنت کا نگراں اور منتظم بنایا گیا۔ لشکریوں کو روپیہ دیا گیا۔ حسب مراتب گھوڑے دیے گئے موصل کی قلعہ بندی کی شہر پناہ درست کرائی جاولی کی طرف متوجہ ہوا۔ قلیج ارسلان والی بلاد روم سے امداد کی درخواست کی۔ چنانچہ قلیج ارسلان بلاد روم سے فوجیں لے کر موصل کی طرف روانہ ہوا ابرو پر قیام کرتا ہوا نصیبین پہنچا۔ جاولی کو اس کی آمد کی اطلاع ہوئی موصل کا محاصرہ اٹھا لیا۔ سے نکل کر رحبہ کی طرف کی راہ لی۔ جاولی کی روانگی کے بعد البرسقی شحنہ بغداد موصل میں وارد ہوا۔ اس نے ہر چند اہل موصل کو اپنی طرف مائل کرنا چاہا مگر وہ قائل نہ ہوئے ناچار اسی دن بغداد کی جانب لوٹ کھڑا ہوا۔ اس کے بعد قلیج ارسلان نصیبین سے موصل کی طرف روانہ ہوا۔

جاولی سقاوا کی رحبہ کو روانگی جاولی موصل سے بھاگ کر چلا آیا تھا ایلغازی بن ارتق اور چکرمش کے لشکر کا ایک بڑا گروہ جاولی کے پاس آ گیا تھا۔ چار ہزار سواروں کی جمعیت ہو گئی موصل کے قبضہ کا خیال پیدا ہوا اور اتفاق سے ملک رضوان بن تتش کا خط شام سے آیا لکھا تھا کہ عیسائیوں نے بے عداوت دست درازی شروع کر دی ہے۔ مسلمانان شام میں ان کے مقابلے کی طاقت نہیں ہے تمہاری ضرورت ہے جلد آؤ۔ جاولی نے اس خط کو پڑھ کر رحبہ کی جانب کوچ کر دیا۔

قلیج ارسلان کا موصل پر قبضہ اہل موصل اور چکرمش کے لشکر کے سرداروں نے قلیج ارسلان کی خدمت میں پیام مصالحت بھیجا اور اس کی درخواست کی۔ قلیج ارسلان نے ان سے حلف لیا اہل موصل نے شہر پناہ کا دروازہ کھول دیا۔ قلیج ارسلان نے موصل میں داخل ہو کر ۲۵ رجب ۵۰۰ھ میں قبضہ کر لیا۔ چکرمش کے لڑکے کو خلعت دیا خطبہ میں خلافت مآب کے بعد اپنا نام پڑھوایا سلطان محمد کا نام خطبہ سے نکلوا دیا لشکر کے ساتھ اچھے سلوک کیے۔ قلعہ کو غزغلی سے لے کر اپنی طرف سے اس کا حاکم مقرر کیا۔ قاضی ابومحمد عبداللہ بن قاسم شہرزوری کو عہدہ قضا پر بحال رکھا اور ریاست و حکومت ابوالبرکات محمد بن محمد بن خمیس کو عنایت کی۔

؎ زنگی کی عمر اس وقت گیارہ برس کی تھی۔ کامل ابن اثیر جلد ۱۰ ص ۲۱۳ مطبوعہ لیدن۔

قلادروس کا قبول اسلام: قلیج ارسلان کے امراء میں سے امیر ابراہیم بن ینال ترکمانی والی آمد و محمد بن جبق ترکمانی والی قلعہ زیاد (خرتبرت) کا ذکر خصوصیت کے ساتھ ذکر کرنا مناسب ہے۔ ابراہیم بن ینال کو آمد کی حکومت پر تاج الدولہ تتش نے مامور کیا تھا اس زمانہ سے آمد اسی کے قبضہ میں رہا۔ محمد بن جبق کا قبضہ قلعہ زیاد پر اس طرح سے ہوا کہ قلادروس ترجمان بادشاہ روم قلعہ زیاد، الرہا اور انطاکیہ کا مالک تھا۔ جب سلیمان بن قطلمش (قلیج ارسلان کا باپ تھا) نے انطاکیہ کو قلادروس رومی سے لے لیا اور فخر الدولہ ابن جہیر نے دیار بکر پر قبضہ کر لیا تو قلادروس رومی کمزور پڑ گیا۔ قلعہ زیاد کو رسد غلہ نہ پہنچ سکا۔ محمد بن جبق کو موقع مل گیا۔ قلعہ زیاد کو قلادروس سے چھین لیا۔ صرف الرہا قلادروس کے قبضہ میں رہ گیا۔ اس کے بعد قلادروس سلطان ملک شاہ کے دست مبارک پر اسلام لایا۔ سلطان ملک شاہ نے اسے الرہا کی حکومت پر بحال رکھا۔

جاولی کا محاصرہ رحبہ: آپ پڑھ چکے ہیں کہ جس وقت قلیج ارسلان نصیبین پہنچا تھا اسی وقت جاولی نے موصل سے سنجار کا راستہ اختیار کیا تھا۔ پھر سنجار سے ملک رضوان کا خط پا کر رحبہ کی طرف روانہ ہو گیا تھا۔ چنانچہ کوچ و قیام کرتا ہوا آخر ماہ رمضان ۵۰۰ھ میں رحبہ پہنچا اور محاصرہ کر لیا۔ ان دنوں رحبہ میں بنو شیبان میں سے محمد بن سباق نامی ایک شخص حکومت کر رہا تھا۔ محمد بن سباق کو حکومت رحبہ پر ملک دقاق نے مامور کیا تھا۔ ملک دقاق کے مرنے پر خود سر حاکم بن گیا۔ حکمرانان دمشق کی اطاعت ترک کر کے قلیج ارسلان کا مطیع ہو گیا تھا اور اسی کے نام کا خطبہ پڑھتا تھا۔ جاولی نے جب اس کا محاصرہ کیا تو ملک رضوان کو اس کا خط لکھا اور یہ خبر دی کہ رحبہ کو فتح کرنے کے بعد عیسائیوں کی مدافعت کی جائے گی۔ ملک رضوان اس تحریر کے ملتے ہی محاصرہ رحبہ پر آ پہنچا اور شریک محاصرہ ہوا۔ شہر پناہ کے محافظوں میں سے ایک گروہ نے جاولی سے سازش کر لی۔ حسب قرارداد نصف شب میں دروازہ کھول دیا۔ جاولی اپنے لشکر کے ساتھ شہر میں داخل ہو گیا اور اس پر قبضہ کر لیا۔ محمد بن سباق نے یہ رنگ دیکھ کر اطاعت قبول کر لی اور اس کے ساتھ عیسائیوں کی مدافعت کے لیے روانہ ہوا۔

جاولی کا موصل پر قبضہ: قلیج ارسلان نے موصل پر قبضہ کرنے کے بعد اپنے بیٹے ملک شاہ کو جس کی عمر گیارہ سال کی تھی حکومت موصل پر مامور کیا۔ حفاظت و انتظام کی غرض سے ایک فوج بھی دی اور ایک امیر کو نظم و نسق کے لیے بطور اتالیق متعین کیا۔ اس کے بعد جاولی سے جنگ کرنے کے لیے روانہ ہوا۔ لیکن جاولی کی فوجی قوت سے قلیج ارسلان کے امراء متاثر ہو گئے۔ ابراہیم بن ینال تو میدان سے اپنے دار حکومت آمد لوٹ آیا۔ قلیج ارسلان نے دوسرے دار الحکومت سے حربی فوجیں طلب کیں۔ جاولی نے قلیج ارسلان کی فوج کی کمی کا احساس کر کے لڑائی چھیڑ دی۔ ۲۰ ذیقعدہ سنہ مذکورہ میں ہنگامہ کارزار گرم ہوا۔ قلیج ارسلان کی فوج میدان جنگ سے بھاگ کھڑی ہوئی۔ جاولی نے موصل میں داخل ہو کر اپنی حکومت کا جھنڈا گاڑ دیا۔ سلطان محمد کے نام کا خطبہ پڑھا گیا۔ جکرمش کے امراء کو گرفتار کر کے تاوان وصول کیا۔

جاولی کا محاصرہ جزیرہ: اس کامیابی کے بعد جاولی نے جزیرہ کی طرف قدم بڑھایا۔ زنگی بن جکرمش مع غزغلی وہاں موجود تھا اور اس کے باپ کے بہت سے غلام سرفروشی کرنے کو تیار تھے۔ ایک مدت تک جاولی محاصرہ کیے پڑا رہا۔ آخر

چونکہ جاولی اور [illegible] میں مصالحت ہو گئی تھی [illegible] آیا ملک شاہ ابن قلج ارسلان کو [illegible] نے [illegible] کر کے سلطان محمد کی خدمت میں [illegible] اصفہان روانہ کیا گیا [illegible] واللہ تعالیٰ اعلم

قتل صدقہ بن مزید

جس وقت صدقہ بن مزید اور سلطان محمد کے درمیان [illegible] ہوئی۔ اسی وقت سلطان محمد نے صدقہ بن مزید پر [illegible] صدقہ [illegible] سلطان محمد کے غلام کے ہاتھ سے صدقہ شکست کھا کر [illegible] جنگ میں مارا گیا جیسا کہ ہم اوپر لکھ آئے ہیں۔ سلطان محمد نے [illegible] واپس آیا۔ واللہ سبحانہ وتعالیٰ اعلم۔

فخر الدولہ ابو علی بن عمار

فخر الدولہ ابو علی بن عمار [illegible] کے مقابلے پر [illegible] حکومت کا مالک ہو گیا تو وہاں سے [illegible] کے زمانہ میں [illegible] فخر الدولہ ابو علی [illegible] سلطان محمد کی حکومت مستقل ہو گئی [illegible] فخر الدولہ ابو علی نے اپنے [illegible] حکومت [illegible] طرابلس [illegible] بغداد کی طرف [illegible] روانہ ہوا۔

ابن عمار کی روانگی بغداد

مختصر یہ کہ ابن عمار نے [illegible] سلطان محمد [illegible] اراکین دولت [illegible] فخر الدولہ ابو علی [illegible] سلطان محمد نے [illegible] فخر الدولہ ابو علی [illegible] امیر حسین [illegible] سلطان محمد [illegible] فخر الدولہ ابو علی کے ہمراہ [illegible] شام [illegible] بغداد [illegible] امیر حسین [illegible] سلطانی افواج دمشق کے ساتھ فخر الدولہ کے ہمراہ دمشق کی جانب روانہ ہوا۔

ذوالمناقب کی عہد شکنی

آپ اوپر پڑھ آئے ہیں کہ فخر الدولہ ابو علی طرابلس سے روانہ ہوتے وقت اپنے [illegible] ذوالمناقب کو طرابلس کی حکومت پر مقرر کر گیا تھا۔ ذوالمناقب نے فخر الدولہ کی روانگی کے بعد [illegible] افضل [illegible] حکومت [illegible]

سلطنت پر اسے قبضہ حاصل ہو رہا تھا۔ اس نے شرف الدولہ بن ابو الطیب کو طرابلس کا والی مقرر کر کے روانہ کیا۔ خزانہ مال اور بہت سا اسباب اس کے ہمراہ کر دیا۔ شرف الدولہ نے طرابلس پہنچ کر فخر الدولہ ابو علی کے اہل و عیال اور ہوا خواہوں کو گرفتار کر کے ان کے مال و ذخائر کو ضبط کر لیا اور سب کو کشتیوں پر سوار کر کے مصر روانہ کر دیا۔

جاولی کی سرکشی جاولی کا قلج ارسلان اور ابن چکرمش سے موصل کے لے لینے اور ان دونوں کے اس کے ہاتھوں ہلاک ہونے کے واقعات ہم اوپر لکھ آئے ہیں ان دونوں کے مارے جانے سے جاولی کی حکومت موصل پر مستقل ہو گئی چونکہ سلطان محمد نے جاولی کو ان بلاد کی حکومت بھی دے دی تھی جسے اس نے بزور تیغ فتح کیا تھا یا آئندہ فتح کرتا اس وجہ سے اس کا دائرہ حکومت وسیع ہو گیا۔ فوج کی بھی ایک کافی تعداد جمع ہو گئی۔ خزانہ بھی بھر گیا تھا پھر کیا تھا جاولی کا دماغ پھر گیا۔ سلطان محمد کو جو کچھ سالانہ دیا کرتا تھا بند کر دیا اس پر طرہ یہ ہوا کہ سلطان نے اسے جنگ صدقہ کے لیے بلا بھیجا وہ نہ گیا۔ اس پر مزید ستم یہ کیا کہ سلطان محمد کے خلاف صدقہ سے سازش کر لی اور اس کے ساتھ ہو کر سلطان سے لڑنے کے لیے آمادہ ہو گیا۔

امیر مودود کا موصل پر قبضہ: جس وقت سلطان محمد مہم صدقہ سے فارغ ہوا امیر مودود کو جاگیر سلطانی کا میر بنا کر اور موصل کی سند حکومت عطا کر کے جاولی کی سرکوبی کے لیے روانہ کیا۔ ہمراہ ابن برسق، سقمان قطبی، آقسنقر برسقی، نصر بن مہلہل بن ابی الشوک کردی اور ابو الہیجاء والی اربل کو امیر مودود کی مدد پر مامور کیا۔ رفتہ رفتہ شاہی فوج موصل پہنچی۔ موصل کے باہر پڑاؤ کیا۔ جاولی نے لڑائی کی پوری تیاری کی تھی شہر پناہ پر پہرہ چوکی مقرر کر دی تھی روسائے شہر کو جن سے خطرہ محسوس ہوا تھا قید کر دیا تھا۔ شہر میں اپنی بیوی دختر برسق کو چند سو جنگ آوروں کی جمعیت سے ٹھہرا کر شہر چھوڑ دیا۔ اس کی بیوی بھی نہایت مدبر اور ہوشیار تھی اس نے بھی بہت سے لوگوں سے تاوان وصول کیا استقلال و جرات سے مقابلہ کرتی رہی۔ محاصروں کی دال گلنے نہیں پاتی تھی کہ اتنے میں محرم ۵۰۲ھ کا دور آ گیا۔ چونکہ جاولی کی بیوی کی سخت مزاجی اور ظلم سے اہل شہر کا کیا ذکر ہے خود اس کی فوج والے بھی تنگ اور بیدل ہو گئے تھے۔ اس وجہ سے بعض محافظین شہر پناہ نے امیر مودود سے سازش کر کے دروازہ کھول دیا۔ امیر مودود اپنی فوج کے ساتھ شہر میں داخل ہو گیا۔ زوجہ جاولی نے قلعہ کا دروازہ بند کر لیا۔ آٹھ روز تک قلعہ نشین رہی۔ نویں روز امیر مودود سے امان حاصل کر کے اپنے بھائی یوسف بن برسق کے پاس مع کل مال و اسباب لے کر چلی گئی۔ امیر مودود نے موصل اور اس کے تمام علاقہ پر قبضہ کر لیا۔

جاولی اور ایلغازی: جاولی نے موصل سے روانہ ہونے کے وقت قمص کو ساتھ لیا (یہ قمص رہا ہے جس کو سقمان نے گرفتار کیا تھا اور چکرمش نے سقمان سے لیا تھا) نصیبین پہنچا۔ ایلغازی بن ارتق والی نصیبین سے سلطان محمد کے مقابلہ پر امداد کی درخواست کی۔ ایلغازی نے انکاری جواب دیا اور اپنے بیٹے کو فوج کے ساتھ نصیبین میں چھوڑ کر ماردین کی طرف روانہ ہو گیا۔ جاولی کو اس کی خبر لگ گئی وہ بھی ایلغازی کے پیچھے پیچھے چلا۔ ماردین میں پہنچ کر تنہا ایلغازی کے پاس گیا۔ مجبوراً ایلغازی نے جاولی کی موافقت کی اور اس کے ہمراہ نصیبین آیا۔ نصیبین سے روانہ ہو کر سنجار پہنچ کر محاصرہ کر دیا۔ اہل سنجار نے شہر پناہ کا دروازہ بند کر لیا مقابلہ پر تل گئے اس کے بعد ایک روز ایلغازی کو موقع مل گیا جونہی محاصرہ سنجار پر چھوڑ

[illegible]

[illegible]

[illegible]

(۱) [illegible]

(۲) [illegible]

[illegible] اور [illegible] کی جنگ

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

جاولی کو راستے ہی میں رائے دی کہ تم عراق کی طرف بڑھنے کے بجائے شام کا قصد کرو۔ اس وقت شام لشکر اسلام سے خالی ہو گیا ہے اور عیسائیوں کی چیرہ دستی روز بروز ترقی پر ہے اگر تم ایسا کرو گے تو تمہیں سلطان محمد سے آئندہ کسی قسم کا اندیشہ نہ رہے گا۔ جاولی نے اس رائے کو پسند کیا سامان جنگ درست کر کے رحبہ سے روانہ ہو گیا۔

جاولی کا رقہ کا محاصرہ اس کے بعد جاولی کے پاس سالم بن مالک والی قلعہ جعبر کا قاصد پہنچا۔ سالم نے بنی نمیر کی زیادتی کی شکایت لکھی تھی اور امداد کا خواستگار ہوا تھا۔ قصہ یہ تھا کہ بنی نمیر نے جعبر سے علی بن سالم والی رقہ پر حملہ کیا تھا اور علی بن سالم کو قتل کر کے رقہ پر قبضہ کر لیا تھا۔ ملک رضوان یہ خبر پا کر حلب سے رقہ کی طرف روانہ ہوا لیکن بنی نمیر نے تاوان جنگ دے کر مصالحت کر لی۔ چنانچہ ملک رضوان واپس آیا۔ جاولی نے ملک شام جانے کی بجائے جعبر کی ہمدردی کے لیے رقہ کی طرف کوچ کر دیا۔ ستر دن تک بنی نمیر کا رقہ میں محاصرہ کیے رہا۔ بنی نمیر نے تنگ آ کر مصالحت کی درخواست کی بہت سا مال واسباب اور گھوڑے دے کر جاولی سے صلح کر لی جاولی نے محاصرہ اٹھا لیا اور سالم مستقر ریاست قلعہ جعبر۔

جاولی اور ایلغازی: اسی اثناء میں حسین بن اتابک قطلغ تگین فخر الدولہ ابن عمار کے ساتھ جاولی کے پاس پہنچ گیا۔ حسین کا باپ گنجہ میں سلطان محمد کا نائب تھا۔ سلطان محمد نے کسی بات پر ناراض ہو کر قطلغ تگین کو قتل کر ڈالا۔ حسین سلطان محمد کے دربار میں حاضر ہوا۔ سلطان نے تسلی دی اور اپنے خاص ہم نشینوں میں داخل کر لیا۔ پھر جب عیسائیوں کی چیرہ دستی کی خبریں سننے میں آئیں تو فخر الدولہ ابن عمار کے ساتھ جاولی کے پاس بھیجا کہ وہ درباریوں کے ساتھ جاولی کے تعلقات خوش گوار بنا دیں اور اسی شاہی لشکر کو جو موصل کا محاصرہ کیے ہوئے ہے عیسائیوں پر جہاد کی غرض سے فخر الدولہ ابن عمار کے ساتھ روانہ کر دے۔ جاولی نے بظاہر اس امر کو قبول کیا اور حسین سے کہا "تم موصل جا کر لشکر موصل کو عیسائیوں پر جہاد کرنے کی غرض سے روانہ کر دو میں اپنے لڑکے کو بطور ضمانت تمہارے حوالے کرتا ہوں ملک کا نظم و نسق اسی شخص کے قبضہ اقتدار میں رہے گا جو سلطان محمد کی طرف سے مامور ہو گا۔" حسین جاولی سے رخصت ہو کر اس سے قبل کہ موصل فتح ہو موصل پہنچا۔ شاہی لشکر کو عیسائیوں پر جہاد کی غرض سے کوچ کرنے کا حکم دیا۔ تمام سرداران لشکر نے اس حکم کی تعمیل کی لیکن امیر مودود نے تعمیل سے انکار کیا اور یہ کہا کہ "میں بغیر اجازت سلطان محمد موصل سے کوچ نہیں کروں گا"۔ چنانچہ امیر مودود موصل کا محاصرہ کیے رہا یہاں تک کہ موصل فتح کر لیا جیسا کہ آپ پڑھ چکے ہیں۔

حسن ابن قطلغ تگین سلطان کی خدمت میں واپس آیا اور جاولی کی طرف سے تہنیت خوانی سے بیان معذرت عرض و معروض کیا جس سے سلطان محمد کا دل صاف ہو گیا۔

اس کے بعد جاولی نے شہر بالس کی طرف کوچ کیا اور اسے ملک رضوان بن تتش کے ملازموں کے قبضہ سے چھین لیا شہر بالس کے رہنے والوں کی ایک جماعت کو قتل کیا جس میں قاضی محمد بن عبد العزیز بن الیاس عالم و فقیہ بھی تھے یہ نہایت نیک مزاج اور متقی شخص تھے۔

ملک رضوان اور جاولی: اس واقعہ کی خبر ملک رضوان بن تتش کو پہنچی آگ بگولا ہو گیا فوجیں مرتب کر کے جاولی سے جنگ کرنے کے لیے نکل کھڑا ہوا۔ نصرانی والی انطاکیہ کو بھی تصدیق کے ساتھ امداد کی درخواست کی تنکرد اپنی فوجوں سے

[illegible]

چاولی اور روشنی کی شمعیں [illegible]

عیسائیوں اور مسلمانوں کی جنگ [illegible]

لڑنے میدان میں آ [illegible] ان کی طرف [illegible] مسلمانوں نے [illegible] محاصرہ اٹھا لیا [illegible]
[illegible] واپس [illegible] تمام [illegible] فرات کی جانب [illegible]
[illegible] جانب [illegible] کے [illegible] دیا۔

محاصرہ [illegible] [illegible] قوت [illegible] [illegible] [illegible] کی [illegible] تھا [illegible] کی صورت نظر آئی [illegible] کی صورت نظر [illegible] پناہ کے دروازے [illegible] [illegible] ہاتھ [illegible] [illegible] دیے۔

عیسائیوں کی [illegible] پیش قدمی و مزاحمت [illegible] واقعات کے [illegible] طغتگین [illegible] مسلمانوں [illegible] مسلمانوں [illegible] [illegible] جانب [illegible]

امیر مودود کا آخری جہاد ۵۰۶ھ میں امیر مودود نے [illegible] [illegible] [illegible] مقابلہ [illegible]

معرکہ طبریہ چنانچہ آخر ۵۰۶ھ میں [illegible]

مکمل سکینڈ

قطلغ تگین والی دمشق کی تحریک سے امرائے اسلام میں پھر ایک جوش پیدا ہوا۔ چنانچہ ۵۰۶ھ میں امیر مودود والی موصل، تمیرک والی سنجار، امیر ایاز بن ایلغازی اور قطلغ تگین والی دمشق نے متحدہ قوت سے عیسائیوں کے خلاف جہاد کے ارادے سے قدم بڑھایا۔ فرات عبور کر کے بیت المقدس کی تسخیر کے ارادے سے بڑھ رہے تھے۔ بغدوین کو اس کی اطلاع ہوئی تو طرابلس والی کو باخبر کیا۔ اس نے امداد کا وعدہ کیا۔ ادھر بھی یہ لشکر بڑھا۔ جب دونوں فریقوں نے صف آرائی کی، معرکہ کارزار گرم ہو گیا۔ عیسائیوں کی فوج میدان جنگ سے بھاگ کھڑی ہوئی۔ ایک بڑا گروہ مارا گیا۔ بہت سے دریا میں ڈوب گئے۔ بہت سے گرفتار ہوئے۔ لشکر اسلام نے ان کے کیمپ اور سفر کے سامان کو لوٹ لیا۔

امیر مودود کا قتل: عیسائیوں کا شکست خوردہ لشکر طرابلس ہو کر ایک عیسائی لشکر سے جا ملا۔ بغدوین نے حاکم انطاکیہ سے مدد اور اعانت کا خواستگار ہوا۔ انھوں نے نہایت جوش اور مسرت سے عیسائیوں کی درخواست قبول کی اور سب کے سب متفق ہو کر جنگ کے ارادے سے روانہ ہوئے۔ طبریہ کے کنارے آ کر ٹھہرے۔ لشکر اسلام نے عیسائی لشکر کا محاصرہ کر لیا۔ رسد و رسائل کی آمد بند کر دی (چھبیس یوم تک محاصرہ کیے رہے، کوئی عیسائی باہر نکل کر میدان میں جنگ کے لیے نہ نکلا) مجبوراً لشکر اسلام نے محاصرہ اٹھا کر عیسائی مقبوضات میں نابلس سے بیت المقدس تک غارت گری شروع کر دی۔ بلاد و قصبات اور شہروں کو ویران کیا۔ جو عیسائی برسر مقابلہ آیا مارا گیا۔ کسی عیسائی سردار کے کان پر جوں نہ رینگی۔ لشکر اسلام مظفر و منصور دمشق پہنچا۔ امیر مودود نے فوجوں کو آرام لینے کی غرض سے اپنے اپنے وطن کی طرف جانے کی اجازت دے دی اور بہ غرض جہاد آئندہ موسم بہار تک قیام کا قصد کیا۔ بادشاہ قطلغ تگین کے ہمراہ دمشق میں مقیم رہا۔ جمعہ کا دن تھا، جامع مسجد میں جمعہ پڑھنے کو گیا۔ قطلغ تگین کے ساتھ ہاتھ سے ہاتھ ملائے ہوئے جامع ہی میں تھا کہ ایک باطنی نے خنجر سے چار کاری زخم لگائے جس کے صدمہ سے اسی دن شام ہوتے ہوتے پیام اجل کو لبیک کہہ کر عالم آخرت اختیار کیا۔ قاتل اسی وقت گرفتار کر لیا گیا۔ قطلغ تگین نے اسی دن امیر مودود کے قصاص میں اسے بھی قتل کر ڈالا۔

آقسنقر برسقی: سلطان محمد کو اس واقعہ کی اطلاع ہوئی تو موصل و دیار بکر کے صوبے پر آقسنقر برسقی کو ۵۰۸ھ میں مامور کیا۔ اپنے بیٹے ملک مسعود کو ایک عظیم فوج کے ساتھ آقسنقر برسقی کے ہمراہ موصل روانہ فرمایا اور عیسائیوں پر جہاد کرنے کا حکم دیا۔ امرائے اطراف کو آقسنقر کی اعانت و امداد کی ہدایت کی۔ آقسنقر برسقی کوچ کرتا ہوا رہا پہنچا۔ حسب فرمان شاہی چاروں طرف سے امدادی فوجیں آ کر شریک ہو گئیں۔ عماد الدین زنگی بن آقسنقر (پدر سلطان نور الدین محمود فاتح مصر و شام) اور تمیرک والی سنجار بھی آگئے۔ آقسنقر برسقی نے ان سب لشکروں کو مرتب کر کے جزیرہ ابن عمر کی طرف کوچ کیا۔ امیر مودود کے باپ نے اطاعت قبول کر کے اظہار فرمانبرداری کیا۔ اس کے بعد آقسنقر برسقی ماردین پہنچا۔ ایلغازی والی ماردین نے حسب ارشاد سلطان اطاعت کا اظہار کیا اور اپنے بیٹے ایاز کو مع فوج آقسنقر برسقی کے ہمراہ روانہ کیا۔ آقسنقر برسقی نے ان دونوں معاملات سے فراغت حاصل کر کے رہا پہنچ کر محاصرہ کر دیا۔ دو مہینے تک محاصرہ کیے رہا۔ زمانہ محاصرہ میں عیسائیوں سے لڑائیاں ہوتی رہیں۔ مگر کوئی نتیجہ خیز جنگ نہ ہوئی۔ رسد کی کمی کی وجہ سے آقسنقر برسقی

یہ مضمون تاریخ ابن خلدون جلد پنجم سے اور تاریخ کامل سے ماخوذ ہے۔ دیکھو تاریخ کامل ابن اثیر جلد ۱۰ صفحہ ۲۰۸ مطبوعہ لیدن۔

کویا محاصرہ اٹھا لینا پڑا۔ شمیشاط کی طرف چلا گیا۔

ان لڑائیوں اور زمانہ محاصرہ الرہا میں الرہا، سروج اور شمیشاط کے مضافات و اطراف لشکر اسلام کی غارتگری کی نذر ہو گئے، دیہات، قصبات اور شہر اجڑ گئے۔

عیسائیوں کا ترک وطن اور روانگی انطاکیہ: اسی سنہ میں کرامک عیسائی بادشاہ مرعش، کیسوم اور رعبان کا انتقال ہو گیا تھا۔ اس کی بیوی، لشکر اور حکومت پر قابض ہو گئی۔ برسقی کی خدمت میں نیاز نامہ بھیجا۔ اطاعت و فرمانبرداری کا اظہار کیا۔ برسقی نے بھی اپنا سفیر روانہ کیا۔ بیوہ کرامک نے برسقی کے سفیر کی عزت کی، نذرانے اور تحائف دے کر برسقی کی خدمت میں واپس کیا۔ اس واقعہ سے بہت سے عیسائی ترک وطن کر کے انطاکیہ چلے گئے۔

ایاز بن ابو الغازی کی گرفتاری و رہائی: اس کے بعد برسقی نے ایاز بن ابو الغازی کو اس وجہ سے کہ ابو الغازی نے برسقی کے حکم کی تعمیل نہیں کی تھی، گرفتار کر لیا۔ ابو الغازی کو اس کی اطلاع ہو گئی۔ فوجیں مرتب کر کے برسقی سے جنگ کرنے کے لیے کوچ کر دیا۔ چنانچہ ابو الغازی اور برسقی سے معرکہ آرائی ہوئی۔ برسقی شکست کھا کر بھاگ کھڑا ہوا۔ ابو الغازی نے اپنے بیٹے کو قید سے چھڑا لیا۔ جیسا کہ آپ ابو الغازی کے سنہ حکومت کے تذکرے میں پڑھیں گے۔

ابو الغازی کی گرفتاری: سلطان محمد نے ابو الغازی کو اس حرکت پر عتاب آمیز خط لکھا۔ انجام کار اور شاہی قوت کی دھمکی دی۔ ابو الغازی بخوف سلطان، طغتکین والی دمشق کے پاس چلا گیا۔ والی دمشق طغتکین اور عیسائی امراء شام نے باہم ایک دوسرے کی امداد کی قسمیں کھائیں۔ ابو الغازی دیار بکر کی طرف واپس ہوا۔ قرجان بن قراجہ والی حمص کو اس کی خبر لگ گئی۔ اچانک موت کی طرح ابو الغازی کے سر پر پہنچ گیا۔ ابو الغازی کے امراء جو چند روز آرام کرنے کی غرض سے اپنے شہروں کو چلے گئے تھے، چند سوار اس کی رکاب میں باقی رہ گئے تھے۔ قرجان کو اس ارادے میں کامیابی ہوئی۔ ابو الغازی کو گرفتار کر لیا۔ طغتکین والی دمشق اس خبر سے آگاہ ہو کر اپنی فوج کے ساتھ دوڑ پڑا۔ قرجان کو ابو الغازی کی رہائی کا پیام بھیجا۔ قرجان نے انکاری جواب دیا اور یہ کہلا بھیجا "اگر طغتکین الٹے پاؤں واپس نہ جائے گا تو میں ابو الغازی کو قتل کر ڈالوں گا۔ آئندہ جو کچھ ہونا ہو گا ہو گا" طغتکین دمشق کی جانب واپس ہوا۔

ابو الغازی کی رہائی: قرجان نے ان واقعات کی دربار شاہی میں اطلاع کر دی تھی اور حکم کا انتظار کر رہا تھا۔ اتفاق سے جواب آنے میں تاخیر ہوئی۔ اس وجہ سے ابو الغازی سے قسم لے کر اور اس کے بیٹے ایاز کو بطور ضمانت کے اپنے قبضہ میں کر کے رہا کر دیا۔ چنانچہ ابو الغازی قید سے رہا ہو کر حلب گیا اور ترکمانوں کو جمع کر کے قرجان کا محاصرہ کر لیا۔ اپنے بیٹے ایاز کی رہائی کا مطالبہ کیا۔ اسی اثنا میں شاہی لشکر آ گیا۔

ابو الغازی اور طغتکین کی بغاوت: آپ اوپر پڑھ آئے ہیں کہ ابو الغازی اور طغتکین والی دمشق نے سلطان محمد کے خلاف علم بغاوت بلند کر دیا تھا اور عیسائیوں کی قوت مسلمانوں کے مقابلہ میں بہت بڑھ گئی تھی۔ سلطان محمد نے اس کا احساس کر کے ایک بڑی فوج جس کا سپہ سالار "امیر برسق" والی ہمدان تھا۔ ابو الغازی، طغتکین کو ہوش میں

لانے اور عیسائیوں پر جہاد کرنے کی غرض سے روانہ کیا۔ اس لشکر میں امیر جیوش بک، امیر کنتغدی اور [illegible] شامل لشکر بھی شریک تھے۔ ماہ رمضان ۵۰۸ھ میں یہ لشکر روانہ ہوا اور دریائے فرات کو رقہ کے قریب سے عبور کر کے حلب پہنچا۔ لولو خادم والی حلب اور سپہ سالار لشکر حلب "شمس الخواص" سے حلب کو سپرد کرنے کا مطالبہ کیا۔ شاہی فرمان دکھایا۔ لولو اور شمس الخواص نے جواب میں حیلہ حوالہ سے ٹال دیا اور فی الفور ابوالغازی اور طغتکین کو یہ واقعات لکھ بھیجے۔ امداد کے لیے بلایا۔ چنانچہ ابوالغازی اور طغتکین دو ہزار سواروں کی جمعیت سے آ گیا۔ اہل حلب نے شہر حوالہ کرنے اور شاہی فرمان کی تعمیل سے انکار کر دیا۔ برسق نے شاہی لشکر کو دمشق کی طرف بڑھنے کا حکم دیا۔ حماۃ پر طغتکین کے زیر حکومت تھا برسق نے بزور تیغ اس کو فتح کر کے حسب فرمان سلطان قرجان کے سپرد کیا۔ اس سے تمام امراء لشکر ناراض ہو گیا۔

قلعہ فامیہ کا محاصرہ جب حماۃ قرجان کو دے دیا گیا تو ایاز ابن ابوالغازی نے اپنے بچے ضمانت کے طور پر قرجان کے حوالہ کر دیا۔ ابوالغازی، طغتکین اور شمس الخواص شاہی لشکر کے مقابلہ میں امداد حاصل کرنے کی غرض سے انطاکیہ چلے گئے۔ بردویل والی انطاکیہ سے ملے۔ سب کی رائے ایک ہی اتفاق سے بغدوین والی قدس، [illegible] ودوق طرابلس وغیرہ عیسائی سلاطین بھی اکٹھا ہو گئے۔ لشکر اسلام سے جنگ کرنے کی بابت مشورہ ہوا۔ یہ بات قرار پائی کہ اس وقت مسلمانوں سے جنگ نہ کی جائے۔ قلعہ فامیہ میں چل کر قیام کیا جائے اور جب موسم سرما آ جائے اور لشکر اسلام موسم سرما کی وجہ سے متفرق ہو جائے تو مسلمانوں پر حملہ کیا جائے۔ دو مہینے تک اسی قرارداد کے مطابق قلعہ فامیہ میں ٹھہرے رہے۔ موسم سرما آ گیا۔ لیکن اسلامی عساکر موسم سرما میں متفرق نہ ہوئے۔ اس سے عیسائیوں کا جوش ٹھنڈا ہو گیا۔ سب ارادوں اور منصوبوں کا خون ناحق کر کے اپنے اپنے شہروں کو لوٹ گئے۔ ابوالغازی ماردین کی جانب اور طغتکین دمشق کی جانب واپس گیا۔ عساکر اسلامیہ نے کفر طاب (عیسائی حکومت) کی طرف حرکت کی۔ پہنچتے ہی محاصرہ کر لیا اور بزور تیغ قبضہ کر کے والی کفر طاب کو گرفتار کر لیا، باقی ماندہ عیسائی جنگ آوروں کو قتل کر ڈالا۔ اس کے بعد قلعہ فامیہ پر حملہ آور ہوئے۔ اہل قلعہ نے دروازہ بند کر لیا۔ قلعہ نہایت مضبوط تھا۔ کسی طرف سے حملہ کرنے کا موقع نہ ملا۔

عیسائیوں کی غارت گری فامیہ سے ناامید ہو کر معرہ کی طرف واپس ہوئے۔ معرہ بھی عیسائیوں کے قبضہ میں تھا۔ جیوش بک عساکر اسلامیہ سے علیحدہ ہو کر [illegible] کی طرف گیا اور بزور تیغ اس پر قبضہ کر لیا۔ بقیہ اسلامی لشکر معرہ سے حلب چلا آیا۔ حسب دستور تمام اسباب اور خیموں کو آگے روانہ کر دیا۔ تھوڑی سی فوج حفاظت کی غرض سے ساتھ تھی۔ بقیہ فوج متفرق طور پر بے خوف و خطر ہو کر کوچ کر رہی تھی۔ ہنوز منزل پر نہ پہنچی تھی کہ ادھر روجیل والی انطاکیہ نے کفر طاب کے محاصرہ کی خبر سن کر پانچ سو سوار اور دو ہزار پیادوں کی جمعیت سے کفر طاب کی امداد کے لیے روانہ ہو گیا تھا۔ مسلمانوں کو اس کی خبر نہ تھی۔ یہ دونوں لشکر سے

؎ انطاکیہ سے [illegible] قریب واقع ہے۔ [illegible]۔ مترجم عفی عنہ

قریب پہنچ کر [illegible] قتل [illegible] تمام مال و اسباب [illegible] قبضہ کر لیا۔ [illegible] امیر برسق [illegible] آ پہنچا [illegible] مسلمانوں [illegible] اپنے بھائی کے [illegible] مجبور ہو کر [illegible] جنگ [illegible] جب امیر برسق [illegible] چاروں طرف سے مسلمانوں [illegible] قتل کرنے [illegible] کیا۔

امیر برسق کی وفات [illegible] مسلمانوں کے [illegible] اسماعیلیہ کے [illegible] امیر برسق [illegible] اپنے [illegible] ہوا تھا۔

جیوش بیگ اور مسعود بن سلطان محمد کی موصل پر حکومت [illegible] موصل اور اس کے نواح کی حکومت [illegible] جیوش بیگ [illegible] حکومت [illegible] جیوش بیگ کے ہمراہ [illegible] تھا یہاں تک کہ سلطان محمد نے وفات پائی۔

چاولی سقاؤ اور سلطان محمد [illegible] سلطان محمد [illegible] راضی ہو گیا [illegible] خدمت [illegible] ہو جائے گا۔

چاولی کا قلعہ اصطخر پر قبضہ [illegible] سلطان [illegible] کی طرف [illegible] قلعہ اصطخر [illegible] قبضہ [illegible]

دیا۔

جاولی اور حسین بن [illegible]: اس کے بعد جاولی [illegible]

[illegible]

جاولی کی فتوحات: جاولی نے اس کے [illegible]

[illegible]

فتح دارا و جزیرہ: [illegible]

[illegible]

کرمان پر فوج کشی: اس [illegible]

[illegible]

جواب دیا کہ [illegible]

[illegible]

جاولی کی شکست [illegible]

[illegible]

جاولی کا انتقال [illegible] سلطان محمد کی [illegible]

[illegible]

سلطان محمد کی وفات [illegible] سلطان محمد نے اپنی حکومت کے [illegible]

انتقال [illegible]

کرنے کی وصیت کر دی۔ جب [illegible] نے وفات پائی تو [illegible] حکومت [illegible] تک پہنچ گیا تھا۔

علامہ [illegible] آپ [illegible] ہیں۔[1]

---

[1] علامہ [illegible] میں ہے۔

باب : ۴

سلطان محمود بن سلطان محمد

سلطان محمود کا خطبہ: سلطان محمود نے تخت حکومت پر متمکن ہو کر کمال الملک کو وزارت وزیر السلطنت پر مقرر کیا۔ خلیفہ مستظہر باللہ کی خدمت میں عرض داشت بھیجی کہ خطبہ میں نام داخل ہونے کی اجازت طلب کی۔ چنانچہ نصف محرم (تیرھویں محرم) جمعہ کے دن محمود کے نام کا خطبہ جامع بغداد میں پڑھا گیا۔ بغداد کی پولیس افسری پر بہروز (مجاہد الدین بہروز) کو بحال رکھا۔ سلطان محمد نے اسے اس عہدہ پر پہلے ہی سے مقرر کیا تھا۔

بہروز کی معزولی: آقسنقر برسقی رحبہ میں رہتا تھا سلطان محمد نے آقسنقر برسقی کو رحبہ جاگیر میں دے دیا تھا۔ آقسنقر برسقی رحبہ میں اپنے بیٹے عز الدین مسعود کو اپنا نائب مقرر کر کے سلطان محمد کے انتقال سے قبل جاگیر بڑھانے کی غرض سے سلطان محمد کی خدمت میں آ رہا تھا کہ راستہ ہی میں یہ معلوم ہوا کہ سلطان محمد کا انتقال ہو گیا ہے۔ بغداد کی جانب لوٹ پڑا۔ بہروز افسر پولیس بغداد کو اس کی اطلاع ہوئی تو برسقی کو بغداد میں داخل ہونے سے روک دیا۔ برسقی سلطان محمود کی خدمت میں باریاب ہوا چونکہ امراء دولت میں بعض امراء بہروز سے ناراض تھے اس وجہ سے عرض معروض کر کے بغداد کی پولیس افسری پر برسقی کی تقرری اور بہروز کی معزولی کا فرمان صادر کرا دیا۔ جس وقت برسقی دارالخلافت بغداد میں اپنی تقرری اور بہروز کی معزولی کا فرمان ساتھ لیے ہوئے داخل ہوا۔ بہروز بغداد چھوڑ کر تکریت چلا گیا۔ اس کے بعد سلطان محمود نے بغداد کی پولیس افسری پر امیر جیوش الدین منکبرس کو مقرر کیا۔ امیر منکبرس نے اپنے بیٹے حسین کو نائب بنا کر بغداد روانہ کیا۔ برسقی کو اس کی خبر لگی۔ فوجیں مرتب کر کے مقابلہ پر آیا۔ لڑائی ہوئی۔ حسین کو شکست ہوئی اور مارا گیا۔ باقی ماندہ سلطان محمود کے پاس بھاگ آئے۔ یہ واقعہ خلیفہ مستظہر کے انتقال سے پہلے کا ہے۔

دبیس بن صدقہ: دبیس بن صدقہ اسی زمانہ سے سلطان محمد کی خدمت میں تھا جب کہ اس کا باپ صدقہ مارا گیا تھا جیسا کہ آپ اوپر پڑھ آئے ہیں۔ سلطان محمد نے اس کے ساتھ بڑی مہربانیاں کی تھیں اور بے حد عزت افزائی کی تھی۔ اس نے حلہ پر اپنی طرف سے سعید بن حمید عمری کو مقرر کر رکھا تھا۔ سلطان محمد کی وفات کے بعد سلطان محمود سے اجازت حاصل کر کے سلطان محمود کے پاس سے حلہ چلا آیا۔ اب عربوں، کردوں اور ترکوں کا ایک بڑا گروہ جمع ہو گیا۔

خلیفہ مستظہر باللہ کی وفات: ان واقعات کے بعد خلیفہ مستظہر باللہ بن مقتدی بامر اللہ نے ۱۶ ربیع الآخر ۵۱۲ھ میں وفات پائی۔ اس کا بیٹا مسترشد باللہ تخت خلافت پر متمکن ہوا۔ اس کا نام فضل تھا۔ ابو منصور کنیت تھی۔ خلافت عباسیہ کے ضمن میں ہم اسے تحریر کر آئے ہیں۔

ملک مسعود اور برسقی: ہم اوپر تحریر کر آئے ہیں کہ سلطان محمد نے اپنے بیٹے مسعود کو موصل کی حکومت پر مامور کیا تھا۔ اس کا اتالیق جیوش بیگ اس کے ساتھ تھا۔ جب سلطان محمود کی وفات کی خبر ملک مسعود کو پہنچی تو ملک مسعود نے موصل سے طلب سلطنت کے خیال سے کوچ کر دیا اتابک جیوش بیگ وزیر السلطنت فخر الملک ابو علی بن عمار (والی طرابلس) قسیم الدولہ زنگی بن آق سنقر والی سنجار ابو الہیجاء والی اربل اور کر [illegible] بن خراسان ترکمانی والی بلاد تکریت وغیرہ بڑی بڑی فوجوں کے ساتھ رکاب میں تھے۔ دبیس نے ان لوگوں کی موافقت پر کمر باندھی مجبور ہو کر دار الخلافت کی جانب روانہ ہوئے برسقی افسر پولیس بغداد خوف کر مقابلے میں آیا اور ان لوگوں کو بغداد میں داخل ہونے سے روک دیا۔ ملک مسعود نے یہ دیکھ کر جیوش بیگ کو برسقی کے پاس بھیجا اور کہلا بھیجا کہ ”ہم لوگ تم سے لڑنے کے لیے نہیں بلکہ اس والی حلہ کے مقابلے میں تم سے امداد طلب کرنے کے لیے آئے ہیں تم ہمارا ساتھ دو اور ہمارے ساتھ مل کر دبیس پر چڑھائی کرو“۔ برسقی اس پیغام پر راضی ہو گیا، باہم معاہدہ و پیمان ہوا چنانچہ ملک مسعود نے بغداد پہنچ کر دار المملکت میں قیام کیا۔

ملک مسعود اور برسقی کی جنگی تیاری: برسقی نے امیر منصور کے بیٹے حسن کو شکست دے کر مار ڈالا تھا جیسا کہ آپ اوپر پڑھ آئے ہیں۔ چنانچہ امیر منصور لشکر مرتب کر کے برسقی کی گوشمالی کے لیے بغداد کی طرف روانہ ہوا۔ جب اسے اس امر کی اطلاع ہوئی کہ ملک مسعود بغداد میں داخل ہو گیا ہے تو صحرا کی جانب سے جلد کوچ کر کے دبیس کے پاس پہنچ کر امداد کی درخواست کی۔

امیر منصور کی آمد اور واپسی کی خبر ملک مسعود کو ہوئی تو دجلہ کو عبور کر کے نکلا۔ جیوش بیگ، برسقی وغیرہ امراء رکاب میں تھے [illegible] تک پہنچا امیر منصور اور دبیس کی فوجوں کی کثرت نے کم ہمت کر دیا۔ آگے بڑھنے کی جرأت نہ ہوئی۔ یہ حال تھا [illegible] کے چار [illegible] تو [illegible] نے ملک مسعود اور برسقی کو ان کی زیادتیوں اور [illegible] کی شکایت لکھ بھیجی اور باہم مصالحت کر لینے کی ہدایت کی۔ اسی اثناء میں یہ خبر پہنچی کہ امیر منصور اور دبیس نے [illegible] اور [illegible] کو ایک [illegible] لشکر دے کر بغداد کی مدد کے لیے روانہ کیا ہے۔

برسقی کی مراجعت: برسقی یہ خبر سن کر اپنے بیٹے عز الدین مسعود کو اپنے لشکر پر نائب مقرر کر کے بوقت شب بغداد کی جانب روانہ ہوا۔ جب پل ..... پر پہنچا تو دبیس اور امیر منصور نے دریا عبور کرنے سے روک دیا اور رات بھر دونوں فریق ایک دوسرے کے مقابل ٹھہرے رہے۔ صبح ہوتے ہی امیر عز الدین مسعود کا خط پہنچا لکھا تھا کہ ملک مسعود اور سلطان محمود (کے) درمیان مصالحت ہو گئی ہے۔ اس خبر سے برسقی کو مراجعت اختیار کرنا پڑا۔ پل کے اتر کے [illegible] جانب غربی سے دریا عبور کر کے اس کے بعد ملک مسعود اور حسین بھی اپنا لشکر لیے ہوئے بغداد میں داخل ہو گئے۔ جامع مسجد سلطانی کے قریب قیام کیا۔ برسقی کا خیمہ شط [illegible] نصب کیا گیا۔ مسعود اور جیوش بیگ نے [illegible] خان کے قریب قیام کیا [illegible] اور

۔ اصل کتاب میں اس مقام پر کچھ نہیں لکھا ہے۔

منکبرس رقہ کے نیچے قیام پذیر ہوئے۔ عزالدین مسعود بن برسقی نے اپنے باپ سے علیحدہ ہو کر منکبرس کے پاس آ کر مراجعت کیا۔

سلطان محمود اور ملک مسعود میں مصالحت: صلح کا سبب یہ ہوا کہ جیوش بیک نے سلطان محمود کی خدمت میں عریضہ بھیجا تھا کہ میری جاگیر اور ملک مسعود کی جاگیر میں اضافہ کر دیا جائے۔ چنانچہ سلطان محمود نے آذربائیجان کو ان دونوں کی جاگیروں میں اضافہ کر دیا۔ اس کے بعد یہ خبر گوش گزار ہوئی کہ یہ دونوں (جیوش بیک اور ملک مسعود) بغداد کی جانب جا رہے ہیں اس سے سلطان محمود کو ان دونوں کی بغاوت کا خطرہ پیدا ہوا۔ شاہی فوجوں کو موصل کی جانب بڑھنے کا حکم دیا۔ جیوش بیک کے قاصد نے جو سلطان محمود کے دربار میں خط لے کر آیا تھا یہ واقعات لکھ بھیجے۔ اتفاق سے یہ خط منکبرس پولیس افسر بغداد کے ہاتھ لگ گیا۔ منکبرس نے اس خط کو جیوش بیک کے پاس بھیج دیا اور سلطان سے اس کی اور ملک مسعود کی صفائی کرا دینے کا ذمہ دار ہوا۔ چنانچہ منکبرس نے درمیان میں پڑ کر دونوں بھائیوں میں مصالحت کرا دی۔ پھر دونوں بھائیوں کو یہ اندیشہ پیدا ہوا کہ مبادا برسقی صلح میں خلل انداز ہو۔ اس وجہ سے دونوں نے اتفاق کر کے برسقی کو شحنگی اور دارالخلافت بغداد سے علیحدہ کر دیا۔ امیر منکبرس بغداد کا پولیس افسر مقرر ہوا۔

امیر منکبرس: چونکہ امیر منکبرس نے ملک مسعود کی ماں سے جس کا نام سرجہاں تھا عقد کر لیا تھا اس وجہ سے ملک مسعود پر امیر منکبرس کا اثر زیادہ تھا اور اسی کے مشورہ سے ملک مسعود تمام کام انجام دیتا تھا۔ امیر منکبرس نے بغداد کی پولیس افسری پر مقرر ہونے کے بعد رعایا کے مال و عزت پر دست درازی شروع کر دی۔ ظلم و ستم کی کوئی حد باقی نہ رہی۔ ان واقعات کی خبر سلطان محمود کے کانوں تک پہنچی، طلبی کا فرمان بھیجا۔ امیر منکبرس حیلہ و حوالہ سے ٹالتا رہا۔ بالآخر منکبرس نے اہل بغداد کے خوف سے انحراف کر ہی دیا۔ [illegible]

ملک طغرل بن سلطان محمد: ملک طغرل بن سلطان محمد اپنے باپ کی وفات کے وقت قلعہ سرجہاں میں مقیم تھا۔ [1]۵۰۴ھ میں اس کے باپ نے ساوہ، آوہ اور زنجان جاگیر میں دیا تھا اور امیر شیرگیر کو اس کا اتابک (اتالیق) مقرر کیا تھا۔ امیر شیرگیر وہی ہے جس نے اسماعیلیہ کے قلعوں کا محاصرہ کیا تھا جیسا کہ اسماعیلیہ کے حالات میں بیان کیا جائے گا۔ ملک طغرل کی عمر اس وقت دس برس کی تھی۔ سلطان محمود نے تخت حکومت پر متمکن ہونے کے بعد کنتغدی (کنتغدی) کو اپنے بھائی (ملک طغرل) کا اتابک اور اس کی حکومت کا مدبر و منتظم مقرر کر کے روانہ کیا اور یہ ہدایت کر دی کہ جس قدر جلد ممکن ہو ملک طغرل کو شاہی دربار میں لے آئے۔

ملک طغرل کی بغاوت: چونکہ امیر کنتغدی کا دل سلطان محمود کی طرف سے صاف نہ تھا نتیجہ یہ نکلا کہ ملک طغرل کو بغاوت پر ابھارا اور شاہی دربار میں حاضری سے روک دیا۔ یہ خبر سلطان محمود تک پہنچی۔ سلطان محمود نے تالیف قلوب کے خیال سے خلعت، تحائف اور تیس ہزار دینار نقد روانہ کیے اور جاگیر دینے کا وعدہ کیا۔ لیکن اس پر بھی ملک طغرل کا دل اپنے بھائی کی خدمت میں حاضر ہونے پر مائل نہ ہوا۔ امیر کنتغدی نے جواب میں عریضہ بھیج دیا کہ ہم لوگ شاہی

---

[1] [illegible] اور قلعہ سرجہاں [illegible] ذکر کیا تھا۔ دیکھو تاریخ کامل ابن اثیر جلد ۱۰ صفحہ ۲۸۳ مطبوعہ مصر [illegible]۔

[illegible]

سلطان محمود کی ملک طغرل پر فوج کشی [illegible]

ملک تجر [illegible]

ملک تجر کی غزنی پر فوج کشی [illegible]

[illegible]

[illegible]

سلطان محمود اور ملک سنجر: سلطان محمود نے ملک سنجر کے قصد سے مطلع ہو کر شرف الدین انوشیروان بن خالد اور فخر الدین طغرل کو تحائف دے کر روانہ کر دیا۔ چنانچہ یہ ملک سنجر کی خدمت میں روانہ ہوئے اور یہ عرض کی "کہ آپ کا چھوٹا سا دراصل آپ ہی کا ساختہ پرداختہ ہے ملک و مال بھی آپ ہی کا ہے آپ مجھ پر فوج کشی کی زحمت نہ اٹھائیے" ملک سنجر نے دونوں قاصدوں کو جواب دیا "بچہ ابھی ہے میرا بھتیجا محمود ابھی بچہ ہے اس کو وزیر اور امراء کا غلبہ ہے" علی بن عمر اس پر غالب و چھایا ہوا ہے سوائے فوج کشی کرنے کے اور کوئی چارہ کار نہیں ہے۔ شرف الدین اور فخر الدین یہ سن کر خاموش ہو گئے اور لوٹ کر واپس آ گئے۔

امیر انز کی پیش قدمی و مراجعت: ملک سنجر نے سلطان محمود سے جنگ کرنے کے لیے فوجیں مرتب کیں۔ امیر انز کو مقدمۃ الجیش کا سردار بنا کر جرجان کی جانب بڑھنے کا حکم دیا۔ سلطان محمود نے یہ خبر پا کر اپنے حاجب علی بن عمر کو جو کہ اس کے باپ کا بھی حاجب رہ چکا تھا دس ہزار فوج کے ساتھ امیر انز کی روک تھام کی غرض سے روانہ کیا۔ جس وقت علی بن عمر امیر انز کے لشکر کے قریب پہنچا (امیر انز اس وقت جرجان میں پڑاؤ ڈالے ہوئے تھا) کہلا بھیجا "امیر انز! تم کو شرم نہیں آتی کیا تم نے مرحوم سلطان محمد کی وصیت بالکل بھلا دی ہے کیا تمہیں یہ یقین ہے کہ ملک سنجر کی نیت اچھی ہے؟ وہ اپنے بھتیجے سلطان محمود سے ملک کی خلافت کی غرض سے یہ تکلیف اٹھا رہے ہیں جوش کے ساتھ لڑو سلطنت محمود کا ہے بہتر یہ ہے کہ تم جرجان سے واپس ہو جاؤ" امیر انز اس پیام کے سنتے ہی متاثر ہو کر جرجان سے واپس ہو گیا۔

سلطان محمود کی روانگی ہمدان: اتفاق سے سلطان محمود کے لشکر کا ایک دستہ امیر انز کے لشکر پر جا پڑا اور اس نے اس کے بہت سا مال و اسباب لوٹ لیا مختصر یہ کہ علی بن عمر جب سلطان محمود کی خدمت میں واپس آیا۔ سلطان محمود نے علی بن عمر کی اس خدمت کا اعتراف کرتے ہوئے شکریہ ادا کیا اور چند دن رے میں قیام کر کے جرجان کی طرف کوچ کیا۔ جب جرجان میں عراق سے امدادی فوجیں امیر منکبرس اور منصور بن صدقہ برادر دبیس اور امراء بکیہ کی ماتحتی میں آ گئیں تب سلطان محمود نے ہمدان کی طرف روانگی کا قصد کیا۔ ہمدان میں پہنچ کر اس کا وزیر الاسفرائنی ... ربیب انتقال کر گیا ابو طالب سمیری کو عہدہ وزارت عنایت کیا۔

ملک سنجر کی سلطان محمود پر فوج کشی: ملک سنجر نے امیر انز کی شکست کے بعد بذات خود اپنے بھتیجے محمود سے جنگ کرنے کے لیے کوچ کیا امراء کبار میں سے یہ امراء ساتھ تھے ابو الفضل والی سجستان، علاؤ الدولہ خوارزم شاہ محمد، امیر انز، امیر قماج اور علاء الدولہ گرشاسف بن فرامرز بن کاکویہ والی یزد۔ علاء الدولہ گرشاسف سلطان محمد اور ملک سنجر کی بہن کا داماد تھا اور سلطان محمد کے خاص الخواص امراء میں سے تھا۔ سلطان محمد نے اسے یزد دے رکھا تھا۔ سلطان محمد کے مرنے کے بعد ملک سنجر نے علاء الدولہ کو ملانے کی کوشش کی تھی چنانچہ اسی وجہ سے علاء الدولہ نے سلطان محمود کی خدمت میں حاضر ہونے میں تاخیر کی۔ سلطان محمود نے اس کی جگہ اور یزد کا شہر امیر قراجہ ساقی کو دے دیا۔ علاء الدولہ ملک سنجر کے

اصل کتاب میں جگہ خالی ہے

پاس چلا گیا۔

سلطان محمود اور ملک سنجر کی جنگ قریب ساوہ ۱۳ جمادی الاول ۵۱۳ھ میں دونوں حریفوں نے صف آرائی کی۔ سلطان محمود کی فوج نے اس درہ پر پہنچ کر قبضہ کر لیا جو ساوہ اور خراسان کے درمیان تھا۔ سلطان محمود کی رکاب میں تیس ہزار فوج تھی۔ امراء نامدار میں سے حاجب علی بن عمر، امیر منکبرس، اتابک غزغلی، ابن برسق، دبیس کے لڑکے آقسنقر بخاری اور قراجہ ساقی تھے۔ سات سو اونٹ آلات حرب کے تھے۔ جب دونوں حریف صف آرا ہوئے تو میمنہ میسرہ سے مقابل ہو گئیں۔ ملک سنجر کے میمنہ اور میسرہ کی فوجیں میدان جنگ سے بھاگ کھڑی ہوئیں۔ لیکن ملک سنجر قلب لشکر لیے ہوئے ثابت قدمی سے لڑتا رہا۔ سلطان محمود سامنے سے حملہ پر حملہ کر رہا تھا۔ ملک سنجر نے جنگ کا یہ رنگ دیکھ کر ہاتھیوں کو آگے بڑھایا۔ ملک سنجر کے ہاتھی کا بڑھنا تھا کہ تمام کوہ پیکر جنگی ہاتھی جو تعداد میں اٹھارہ تھے، باعث حرکت میں آ گئیں۔ سلطان محمود کا لشکر بھاگ نکلا۔ اتابک غزغلی گرفتار ہو گیا۔ اتابک غزغلی ملک سنجر کو ہمیشہ لکھا کرتا تھا کہ میں آپ کے بھتیجے کو آپ کی خدمت میں حاضر کر دوں گا۔ جس وقت اتابک غزغلی ملک سنجر کے روبرو پیش ہوا تو ملک سنجر نے اسی وعدہ پر یاد دلا کے عدم وفا کا اظہار کیا۔ اتابک غزغلی نے معذرت کی۔ لیکن کچھ نہ بنی۔ تو قتل کا حکم دے دیا۔ اس نے مار ڈالا گیا۔ سلطان محمود کسی طرح سے جان بچا کر نکل گیا۔ ملک سنجر نے سلطان محمود کے خیمہ میں قیام کیا۔ سرداران لشکر نے منتشر ہو کر ہر طرف کی راہ لی۔ شکست یافتہ گروہ بغداد بھی جا پہنچا۔ دبیس ابن صدقہ نے خلیفہ مسترشد باللہ کو بھی اس فتح کی خبر دی۔ ملک سنجر کا نام خطبہ میں داخل کیے جانے کی اجازت طلب کی۔ چنانچہ جمادی الاول سنہ مذکور کے آخری جمعہ میں ملک سنجر کے نام کا خطبہ جامع بغداد میں پڑھا گیا اور سلطان محمود کے نام کا خطبہ موقوف کر دیا گیا۔

ملک سنجر کا پیام صلح فتح کے بعد ملک سنجر ہمدان چلا آیا اور اپنی فوج کی قلت اور سلطان محمود کی فوج کی کثرت کو محسوس کر کے سلطان محمود کے پاس صلح کا پیام بھیجا۔ ملک سنجر کی والدہ سلطان محمود کی دادی ملک سنجر کو سلطان محمود کی مخالفت اور اس سے جنگ کرنے سے روکتی تھی یہی وجہ تھی کہ ملک سنجر نے سلطان محمود کو شکست کے بعد تعاقب اور پامالی کا قصد نہیں کیا اور اس کی ہدایت اور تیز تحمل کی تعریف کی۔ سلطان محمود کو صلح کا پیام دیا۔

[illegible] ملک مسعود کے پاس آذربائیجان میں اس وقت سے تھا جب کہ یہ خفا ہو کر نکلا تھا۔ اس واقعہ کے بعد ملک مسعود کی رفاقت ترک کر کے ملک سنجر کی خدمت میں چلا آیا تھا۔

---

[1] اتابک غزغلی ظالم اور سفاک تھا۔ اہل ہمدان پر بہت ظلم کرتا تھا۔ خدا تعالیٰ نے اسے سزا دے دی۔ اہل ہمدان کو اس کی قتل ہونے سے نجات ہوئی۔ دیکھو تاریخ کامل ابن اثیر جلد ۱۰ صفحہ ۲۸۸ مطبوعہ لیڈن۔

[2] [illegible] ایضاً (حوالہ ایضاً)

[3] سلطان محمود نے شکست کے بعد مع وزیر السلطنت ابو طالب سمیرمی کی انوشیروان حاجب اور قراجہ ساقی اصفہان میں جا کر قیام کیا۔ دیکھو تاریخ کامل ابن اثیر جلد ۱۰ صفحہ ۲۸۸ مطبوعہ لیڈن۔

سلطان محمود اور ملک خلف میں مصالحت: اس کے بعد ملک خلف [illegible] سے [illegible] کی طرف روانہ ہوا [illegible] ملک خلف کا قاصد [illegible] کا پیام لے کر سلطان محمود کے پاس گیا تھا واپس آیا۔ سلطان محمود نے [illegible] خدمت [illegible] چنانچہ [illegible] اور مصالحت ہو گئی۔ [illegible] سلطان محمود [illegible] اپنے چچا کی خدمت میں حاضر ہوا [illegible] کے پاس [illegible] ملک خلف [illegible] سلطان محمود کا [illegible] محمود کو واپس کر دیا۔ سلطان محمود نے بھی حفاظت کر لی۔

قتل امیر منتصر: امیر منتصر [illegible] سلطان محمود کی شکست کے بعد [illegible] ملک خلف [illegible] سلطان محمود [illegible] قتل کرا دیا۔

قتل علی ابن [illegible]: [illegible] سلطان محمود [illegible] سلطان محمود [illegible] سلطان محمود [illegible] قتل کر کے [illegible]

اس کے بعد ملک خلف [illegible] کیا گیا۔

[illegible]

سنقر شاہی کا قتل: سلطان محمد نے جب آقسنقر بخاری کو حکومت بصرہ پر مامور کیا تھا۔ امیر آقسنقر نے اپنی جانب سے سنقر شاہی کو متعین کیا۔ سنقر شاہی نہایت رحم دل اور نیک سیرت تھا۔ سلطان محمد کے مرنے کے بعد غزغلی سردار ترکمان کا نائب (جو ہر سال بصرہ سے حاجیوں کو حج کرانے جایا کرتا تھا) اور سنقر الب نے سنقر شاہی کو گرفتار کر کے جیل میں ڈال دیا اور بصرہ پر قبضہ کر لیا۔ یہ واقعہ ۵۱۲ھ کا ہے۔ سنقر الب نے سنقر شاہی کے قتل کا ارادہ کیا۔ غزغلی نے روکا۔ سنقر الب اپنے ارادہ سے باز نہ آیا اور سنقر شاہی کو قتل کر ڈالا۔ عوام میں تھوڑی سی شورش پیدا ہوئی۔ غزغلی نے امن و سکون کی منادی کرا دی۔ لوگ خاموش ہو گئے۔

علی بن سلیمان کا بصرہ پر قبضہ: ان دنوں بصرہ میں ایک اور امیر رہتا تھا جس کا نام علی بن سلیمان تھا۔ اس سال یہ حاجیوں کی امیری پر گیا ہوا تھا۔ اہل بصرہ لوٹ مار کرنے لگے تو اس وقت یہ موجود نہ تھا۔ غزغلی کو خطرہ پیدا ہوا کہ مبادا حج سے واپسی کے بعد علی بن سلیمان سنقر الب کے خون کا بدلہ مجھ سے لے۔ اس وجہ سے غزغلی نے بادیہ عرب کو جمع کر لیا۔ چنانچہ جب وہاں عرب نے قافلہ کو پہنچ کر علی بن سلیمان سے مقابلہ کیا تو بہ کمال جنگ شروع ہو گئی۔ اس کے بعد قریب بصرہ پہنچا۔ وہاں عرب متواتر حملے کر رہے تھے۔ غزغلی نے علی بن سلیمان کو بصرہ میں داخل ہونے سے روک دیا۔ علی بن سلیمان ان بیابانوں کی طرف چلا گیا جن میں عرب تھے اور جب وہاں پہنچ گیا تو دفعۃً عرب پر حملہ کر دیا۔ جو وہاں عرب کے پڑاؤ کئے تھے شکست کھا کر بھاگ گئے۔ غزغلی نے یہ رنگ دیکھ کر اپنی فوج کو مرتب کر کے میدان کا راستہ لیا۔ دونوں فریقوں میں لڑائی ہونے لگی۔ اتفاق سے غزغلی کو ایک تیر آ لگا۔ جس کے صدمہ سے جانبر نہ ہو سکا اور مر گیا۔ علی بن سلیمان نے جھنڈا لیے ہوئے بصرہ میں داخل ہو کر اس پر قبضہ کر لیا۔

آقسنقر بخاری کا بصرہ پر قبضہ: علی بن سلیمان نے قبضہ بصرہ کے بعد آقسنقر بخاری کے افسروں کو ان کے عہدوں پر بحال رکھا اور آقسنقر بخاری کی خدمت میں قاصد بھیج کر حکومت بصرہ کی درخواست کی۔ اس وقت آقسنقر بخاری سلطان محمود کے دربار میں تھا۔ انکاری جواب دیا۔ علی بن سلیمان نے خود مختار حکومت کا اعلان کر کے آقسنقر کے افسروں کو نکال دیا۔ یہاں تک کہ سلطان محمود نے آقسنقر بخاری کو ۵۱۷ھ میں بصرہ روانہ کیا اور اس نے علی بن سلیمان سے قبضہ لے لیا۔

تفلیس[1] پر کرج کا قبضہ: ایک زمانہ دراز سے کرج نے آذربائیجان اور بلاد اران کو اپنی غارت گری کی جولان گاہ بنا رکھا تھا۔ ابن اثیر نے لکھا ہے کہ کرج ہی کو خزر ترکمان کہتے ہیں۔ لیکن صحیح یہ ہے کہ خزر اور کرج اور ابخاز عالم کے سلسلے میں بیان کر آئے ہیں ان میں کچھ شک نہیں ہے کہ خزر اور کرج دونوں ایک ہیں یا ممکن ہے کہ کرج ان کے بعض شعوب سے ہوں۔ غرض جس وقت سلاطین سلجوقیہ کی حکومت مستقل ہو گئی اس وقت کرج غارت گری سے رک گئے اور بلاد

---

[1] تفلیس یہ کرجستان کی ایک ریاست ہے جو آرمینیہ کے شہروں میں شمار کی جاتی ہے۔ ابخاز کے قریب ہے اور اسی وجہ سے اس کو ابخاز بھی کہتے ہیں۔

[illegible] سلطان محمود [illegible] [illegible] قپچاق [illegible]

[illegible] **اور سلطان محمود** [illegible]

[illegible]

کے لیے تیار ہو رہا ان الفاظ سے غرض یہ تھی کہ دونوں بھائیوں (ملک مسعود اور سلطان محمود) میں جھگڑا ہو جائے لڑائی کا تجربہ کر چکے تھے کہ اس کی قدر و منزلت بڑھ جائے جیسا کہ یہ بروقت سلطان محمد کی لڑائی کے زمانہ میں اس کے باپ صدقہ کا جاہ و جلال بڑھ گیا تھا۔ یہی وجہ ہے اس نکتے سے جیسے کہ آقسنقر قسیم الدولہ برسقی کو دبیس کی گرفتاری کے خوف سے سلطان محمد کے پاس چلا گیا۔ سلطان محمود نے عزت و احترام سے ٹھہرایا اور قدر افزائی کی۔

وزیر ابو علی کی معزولی: اس کے بعد استاد ابو اسماعیل حسین بن علی اصفہانی طغرائی ملک مسعود کی خدمت میں حاضر ہوا۔ استاد ابو اسماعیل کا لڑکا ابو الموید محمد بن ابو اسماعیل ملک مسعود کا طغرائی (منشی) تھا۔ اس تعلق سے ملک مسعود نے وزیر السلطنت ابو علی بن عمار والیٔ طرابلس کو معزول کر کے استاد ابو اسماعیل کو اس عہدہ پر سرفراز فرمایا۔ یہ واقعہ ۵۱۳ھ کا ہے۔

جنگ سلطان محمود و ملک مسعود: استاد ابو اسماعیل نے دبیس کی تحریک کی تائید و تقویت کی۔ حکومت و سلطنت حاصل کرنے کی ترغیب دینے لگا۔ چنانچہ ایک قلیل مدت میں ملک مسعود کو اس کے بھائی سلطان محمود کی مخالفت پر ابھار دیا۔ سلطان محمود کو اس کی اطلاع ملی تو صاف لکھ بھیجا "اگر تم میری اطاعت و فرمانبرداری میں رہو گے تو میں یہ جاگیریں دوں گا۔ تمہارے منصب بڑھا دوں گا۔ تمہارے ساتھ حسن سلوک سے پیش آؤں گا اور اگر کسی کے کہنے سننے سے مخالفت کرو گے تو یاد رکھو کہ تمہارے ساتھ وہی برتاؤ کیا جائے گا جو ایک دشمن کے ساتھ کیا جاتا ہے۔" ملک مسعود کے کان پر جوں تک نہ رینگی۔ خوشامدیوں نے سلطان کے خطاب سے مخاطب کیا۔ شاہی نقارہ نوبت بجنے لگی۔ ان بے وقوفوں نے اسی پر اکتفا نہیں کیا بلکہ سلطان محمود کی لشکر کشی کا احساس کر کے ملک مسعود کو سلطان محمود پر حملہ کرنے پر تیار کر دیا۔ چنانچہ مسعود چند ہزار فوج لے کر اپنے بھائی سلطان محمود سے جنگ کرنے کے لیے روانہ ہوا۔ عقبہ اسد آباد پر ماہ ربیع الاول ۵۱۴ھ کو دونوں بھائیوں کا مقابلہ ہوا۔ سلطان محمود کے مقدمۃ الجیش پر قسیم الدولہ برسقی تھا۔ صبح سے شام تک نہایت سختی سے لڑائی ہوتی رہی۔ بالآخر قسیم الدولہ برسقی نے ملک مسعود کے لشکر کو شکست دی۔ سرداران لشکر کا ایک گروہ گرفتار کر لیا گیا۔ ان میں استاد ابو اسماعیل وزیر السلطنت بھی تھا۔ اسے پابزنجیر سلطان محمود کے سامنے پیش کیا گیا۔ سلطان محمود نے کہا کہ اس کی بد اعتقادی اور الحاد کی شہرت ہو چکی ہے اسے بار حیات سے سبکدوش کر دو۔ چنانچہ اپنی وزارت کے ایک سال کے بعد اسے قتل کر دیا گیا۔[1]

استاد ابو اسماعیل اعلیٰ درجہ کا شاعر اور انشا پرداز تھا۔ کیمیا کا بے حد شوقین تھا۔ اس فن میں اس کی بہت سی معتبر تالیفات تھیں (جو ضائع ہو گئیں)

سلطان محمود اور ملک مسعود میں مصالحت: ملک مسعود شکست کے بعد ایک پہاڑ پر چلا گیا۔ جو میدان جنگ سے بارہ کوس کے فاصلہ پر تھا۔ دو تین دن روپوش رہا۔ تمام فوج اور سرداران لشکر منتشر ہو گئے تھے چند سواروں کو ہمراہ لے کر اپنے بھائی سلطان محمود کی خدمت میں صلح اور امان کا پیام بھیجا۔ سلطان محمود نے آقسنقر برسقی کو امان دے کر ملک

---

[1] استاد ابو اسماعیل [illegible] لامیۃ العجم [illegible]

مسعود کے حاضر ہونے سے پہلے مسعود کے پاس بھیجا۔ آقسنقر برسقی پہنچنے نہ پایا تھا کہ چونکہ [illegible] مراغہ کے امیر نے سمجھایا کہ آپ اپنے بھائی سلطان کے پاس تنہا جائیے بلکہ موصل یا آذربائیجان میں قیام فرمائیے۔ دبیس بن صدقہ سے خط و کتابت کر کے فوجیں فراہم کیجیے اور تم ملک گیری کے میدان جنگ میں آ جائیے اور سلطنت و حکومت کا تجربہ حاصل کیجیے۔ ملک مسعود اس فقرے میں آ گیا اور ان لوگوں کے ساتھ روانہ ہو گیا۔ اس کے بعد آقسنقر برسقی پہنچا۔ ملک مسعود کو نہ پایا۔ [illegible] تک بڑھا چلا گیا۔ [illegible] کر ملک مسعود سے ملا۔ سلطان کے خیالات سے آگاہ کیا۔ امان کا وعدہ کیا۔ ہر طرح سے تسلی کی۔ چنانچہ ملک مسعود اپنا ارادہ تبدیل کر کے آقسنقر برسقی کے ہمراہ سلطان محمود کی طرف روانہ ہوا۔ سلطان محمود کے لشکر سے سرداران لشکر نے استقبال کیا۔ سلطان محمود نہایت مہربانی سے پیش آیا۔ اپنی ماں کے پاس ٹھہرایا۔ معاف کیا۔ گزشتہ واقعات پر پردہ ڈالا اور اپنے ساتھ رکھا۔ سلطان محمود کے یہ مکارم اخلاق تھے۔ ملک مسعود کے نام کا خطبہ آذربائیجان اور بلاد موصل میں [illegible] پڑھا جاتا تھا کہ یہ واقعات پیش آئے۔

جیوش بیگ کی اطاعت جیوش بیگ معرکہ سے فرار ہو کر موصل پہنچا۔ موصل کے قریب و جوار سے رسد و غلہ جمع کیا فوجیں فراہم کیں جب اسے یہ خبر لگی کہ دونوں بھائیوں میں مصالحت ہو گئی اور سلطان محمود نہایت لطف و مہربانی سے پیش آیا تو یہ خیال کر کے کہ اب میں موجودہ حالت پر نہیں رہ سکتا شکار کھیلنے کے بہانہ سے آپ کی طرف روانہ ہوا اور نہایت تیزی سے مسافت طے کر کے سلطان محمود کی خدمت میں بمقام ہمدان حاضر ہوا۔ سلطان محمود نے اسے امان دی اور حسن اخلاق سے پیش آیا۔

اس شکست کی خبر دبیس کو عراق میں پہنچی۔ لوٹ مار شروع کر دی۔ افواج بھیجنا [illegible] نے [illegible] دیہات، قصبات اور شہروں کو ویران کر دیا۔ سلطان محمود نے ان لوگوں سے باز رہنے کے لیے لکھا لیکن دبیس نے کوئی توجہ نہ دی۔

موصل اور واسط پر آقسنقر کی گورنری: جیوش بیگ کو سلطان محمود نے اپنے دربار میں حاضر ہونے کے بعد اپنے بھائی طغرل اور اتابک کنتغدی کی طرف بھیج دینے کے لیے روانہ کر دیا۔ چنانچہ جیوش بیگ [illegible] کی طرف روانہ ہوا اور موصل بلا کسی حکمران کے رہ گیا۔ چونکہ آقسنقر برسقی نے اس جنگ میں نمایاں خدمات انجام دی تھیں۔ فنون جنگ سے اچھی طرح واقفیت رکھتا تھا، ہر کام میں مناسب مشورہ دیتا تھا اور اس کے بھائی ملک مسعود کو شکست کے بعد سمجھا بجھا کر واپس لایا تھا اس وجہ سے سلطان محمود پر اس کا ایک خاص اثر تھا اور اس کی قدر و منزلت کو وہ اپنا فرض سمجھتا تھا۔ موصل کی گورنری خالی ہونے پر آقسنقر برسقی کو اس کی سند حکومت عطا کی گیا اور جزیرہ کو موصل کے صوبے میں شامل کر دیا۔ ماہ صفر ۵۱۵ھ میں آقسنقر موصل کی جانب روانہ ہوا۔ اس کی روانگی کے بعد سلطان محمود نے اپنے تمام سرداران لشکر اور وزراء ملک کو تحریر کیا کہ تمام آقسنقر برسقی کی اطاعت کریں عیسائیوں سے جنگ کرنے اور ان سے بلاد اسلامیہ واپس لینے کی کوشش فرمائیں۔ آقسنقر برسقی موصل میں پہنچ کر ظلم و ستم کی بیخ کنی اور آبادی کی تدابیر کرنے لگا۔

۵۱۶ھ میں سلطان محمود نے واسط اور اس کے صوبے کی حکومت بھی آقسنقر برسقی کو مرحمت کی۔ عراق کا پولیس افسر مقرر کیا اور آقسنقر برسقی نے عماد الدین زنگی بن آقسنقر کو اس صوبہ کا اپنی طرف سے حاکم مقرر کیا۔ [illegible] ماہ شعبان میں آکر

[illegible] ترکی کو بُست کی طرف روانہ ہوا۔

[illegible]

جیوش بیگ کا قتل: آپ اوپر پڑھ آئے ہیں کہ سلطان محمود نے جیوش بیگ کو اپنے دربار میں حاضر ہونے کے بعد اپنے بھائی طغرل کی جنگ پر روانہ کیا تھا۔ اسی سلسلہ میں آذربائیجان کی حکومت کی نیابت کی۔ امراء اور ارکین دولت جیوش بیگ کی ترقی مراتب [illegible] سلطان محمود سے اس کی چغلی کرنے لگے۔ تو آخر کار سلطان محمود اس کے قتل پر تیار ہو گیا چنانچہ ماہ رمضان ۵۱۶ھ میں سلطان محمود نے اس کو باب تبریز پر حیات سے محروم کر دیا۔

جیوش بیگ ترکی النسل تھا۔ سلطان محمد کا آزاد غلام تھا۔ ذی دل تھا۔ نیک سیرت تھا۔ جس وقت اسے موصل کی سند حکومت دی گئی اس وقت اس صوبہ میں کردوں کا بہت زور شور تھا۔ سارے صوبہ میں جا بجا قلعے بنوائے تھے ان کے شر و فساد سے رعایا کا حال تنگ تھا۔ قافلے کسی صورت نہیں جا سکتے تھے۔ جیوش بیگ نے ان کے قلع قمع کرنے اور زیر کرنے پر [illegible] کردوں کے تمام قلعوں کو بزور تیغ فتح کر لیا۔ ہکاریہ، زوزان [illegible] ان کے توڑنے سے کرد بلند پہاڑوں اور دروں میں جا کر پناہ لی۔ امن و امان قائم ہوا قافلے بلا خوف آنے جانے لگے[1]۔

وزیر ابوطالب سمیری کا قتل: کمال ابوطالب سمیری وزیر السلطنت سلطان محمود کے ہمراہ ہمدان جانے کے لیے روانہ ہوا۔ بیچ حشم و خدم کے ساتھ جا رہا تھا۔ راستہ تنگ تھا۔ سواروں اور پیادوں کا اژدہام ہو رہا تھا کہ راستے میں ایک باطنی[2] تیغ کر کے [illegible] اس کا تعاقب کیا اور وزیر السلطنت تنہا رہ گیا۔ ایک دوسرا باطنی آ پہنچا اس نے وزیر السلطنت کو گھوڑے سے کھینچ کر زمین پر گرا لیا اور چند زخم لگائے۔ رکاب کے سوار اور پیادے دوڑے تو [illegible] نے آگے بڑھ کے روک دیا۔ ایک تیسرے باطنی نے پہنچ کر وزیر السلطنت کا کام تمام کر دیا۔ یہ واقعہ اس کی وزارت کے چوتھے سال کا ہے[3]۔

کمال ابوطالب نہایت بدخلق بے رحم ظالم [illegible] تھا۔ لوگوں [illegible] تھا اس کے مارے جانے کے بعد سلطان محمود نے جتنے ٹیکس اس نے لگائے تھے ان سب کو موقوف کر دیا۔

ملک طغرل کی اطاعت: ہم اوپر تحریر کر آئے ہیں کہ ملک طغرل نے بمقام [illegible] (موجودہ [illegible]) ۵۱۵ھ میں سلطان محمود سے بغاوت کی مخالفت کا اعلان کیا [illegible] کی ترکیب سے فتح [illegible] ملک طغرل نے کچھ زمانہ [illegible] اس کے ساتھ اتابک سنقری (کنتغدی) [illegible] ملک طغرل کی شان اطاعت [illegible] آذربائیجان پر قبضہ کرنے کی [illegible] اسی اثنا

---

[1] یہ واقعات ۵۱۶ھ کے ہیں۔ [illegible] تاریخ ابن خلدون جلد ۵ صفحہ [illegible]

[2] باطنی ایک فرقہ تھا جس کو فرقہ شیعہ میں گنے [illegible] حسن بن صباح اس فرقہ کا بانی ہے [illegible] علماء کو قتل کر کے مسلمانوں کو نقصان پہنچانا ان کا فرض [illegible] اس فرقہ کا [illegible] بہت سے قلعے ان کے قبضہ میں تھے۔

[3] یہ واقعہ [illegible] ۵۱۶ھ [illegible] تاریخ ابن خلدون جلد ۵ صفحہ [illegible]

میں اتابک کنتغدی ماہ شوال ۵۱۵ھ میں مر گیا۔ آقسنقر احمدیلی والی مراغہ کو کنتغدی کی موت کی خبر سن کر عہدہ اتابکی کا لالچ دامن گیر ہوا۔ ملک طغرل کی خدمت میں حاضر ہوا اور سلطان محمود کی جنگ پر ابھارنا شروع کیا۔ چنانچہ ملک طغرل آقسنقر زنگی کے ہمراہ مراغہ کی جانب روانہ ہوا اور اردبیل پہنچا۔ اہل اردبیل نے شہر میں داخل ہونے سے روک دیا۔ شہر پناہ کے دروازے بند کر لیے۔ ناچار تبریز کی طرف کوچ کیا تب یہ خبر سننے میں آئی کہ سلطان محمود نے امیر جیوش بیگ کو آذربائیجان روانہ کیا ہے اور اسی علاقہ کی سند حکومت عطا کی ہے اور امیر جیوش بیگ کوچ و قیام کرتا ہوا ایک بڑے لشکر کی افسری کے ساتھ مراغہ پہنچ گیا۔ ملک طغرل کے ہوش جاتے رہے۔ تبریز سے (خونج) کی جانب کوچ کر دیا۔ حوصلے پست ہو گئے۔ اپنے خیالات کی جانب سے تنگ ہو کر ابہر میں پہنچ گیا۔ امیر شیرگیر کے پاس آدمی بھیجا اور امداد کی درخواست کی۔

امیر شیرگیر کی گرفتاری و رہائی: امیر شیرگیر بعہد حکومت سلطان محمد ملک طغرل کا اتابک تھا۔ سعدی (کنتغدی) اتابک نے سلطان محمد کے انتقال کے بعد امیر شیرگیر کو گرفتار کر لیا تھا۔ سلطان سنجر نے اسے قید سے نجات دی۔ امیر شیرگیر قید سے رہا ہو کر اپنے مقبوضہ شہروں ابہر اور زنجان چلا آیا۔ امیر شیرگیر نے ملک طغرل کے خط کا جواب موافقت میں دیا اور اس کے ساتھ ساتھ ابہر کی طرف چلا۔ لیکن ان لوگوں کا جو قصد و ارادہ تھا پورا نہ ہوا۔ اراکین دولت نے متفق ہو کر سلطان محمود کی خدمت میں معذرت نامہ روانہ کیا اور ملک طغرل نے سلطان محمود کی اطاعت قبول کر لی۔ یہ لڑائی ختم ہو گئی اور فتنہ و فساد رفع ہو گیا۔

وزیر شمس الملک کا قتل: وزیر السلطنت شمس الملک بن نظام الملک کی قدر و منزلت سلطان محمود کی آنکھوں میں بے حد بڑھی ہوئی تھی اسی وجہ سے اراکین دولت محمودی ہمیشہ اسے نیچا دکھانے کی فکر میں لگے رہتے تھے۔ اتفاق یہ کہ شمس الملک کے چچا زاد بھائی شہاب ابوالمحاسن وزیر سلطان سنجر کا انتقال ہو گیا۔ سلطان سنجر نے اس کی جگہ ابو طاہر قمی کو عہدہ وزارت عطا کیا۔ نظام الملک کے خاندان کا جانی دشمن تھا۔ ابو طاہر نے شمس الملک وزیر السلطنت کی مخالفت پر سلطان سنجر کو کہہ سن کر ابھار دیا۔ سلطان سنجر نے سلطان محمود کو وزیر السلطنت شمس الملک کو معزول کرنے کا حکم بھیج دیا۔ سلطان محمود نے اسے گرفتار کر کے طغایرک کے حوالے کر دیا۔ طغایرک نے قلعہ خلخال میں قید کر دیا اور چند روز بعد مار ڈالا۔

مقتول وزیر شمس الملک کا بھائی نظام الدین احمد خلیفہ مسترشد باللہ عباسی کا وزیر تھا۔ خلیفہ مسترشد نے شمس الملک کی معزولی کی خبر پا کر نظام الدین احمد کو معزول کر کے جلال الدین ابو علی ابن صدقہ کو عہدہ وزارت عطا کیا۔

گرج اور قفچاق میں نفاق: عرصہ ہوا کہ ایک وفد ([illegible]) اہل دربند و شروان کا سلطان محمود کی بارگاہ میں فریادی صورت بنائے حاضر ہوا۔ گرج کے مظالم و زیادتی کی شکایت کی اور حمایت و امداد کا خواستگار ہوا۔ سلطان محمود فوج آراستہ کر کے ان کی امداد پر روانہ ہوا۔ گرج کے لشکر کے قریب پہنچا۔ لشکر گرج کی کثرت سے گھبرا گیا۔ وزیر السلطنت شمس نے واپس چلنے کی رائے دی۔ اہل شروان نے دست بستہ عرض کیا "گرج کو [illegible] موجب ہماری ہلاکت ہو گا

۱: تاریخ ابن خلدون میں [illegible] نہیں ہے۔ یہ واقعہ تاریخ کامل ابن اثیر سے نقل کیا ہے۔

مسلمانوں کی شامت آ جائے گی اور ان کے دل کمزور ہو جائیں گے۔ سلطان اپنے لشکرگاہ میں تھا مغرب ہی میں ہم لوگ سینہ سپر ہو کر لڑیں گے۔" سلطان محمود نے کوچ کا خیال چھوڑ دیا۔ خوف و فکر کی حالت میں رات گزار رہے تھے کہ اسی شب میں گرج اور چمک شروع ہو گئی۔ آندھی میں کتنے مرنے لگے کہ شدت ہونے پائی کہ لشکر کا یہ خیال کر کے کہ حریف کے مقابلہ میں ہمیں شکست ہوئی اور وہ ہم پر آ پڑا ہے بھاگ نکلا۔ سلطانی لشکر دشمنوں کے مقابلہ میں جا ٹھہرا۔ میدان حاصل کر کے ہمدان واپس آیا۔

برسقی کی معزولی: خلیفہ مسترشد باللہ عباسی اور دبیس بن صدقہ والی حلہ سے مقام مبارک (اطراف عراق) میں معرکہ آرائی ہوئی تھی، برسقی خلافت مآب کی رکاب میں تھا۔ اس واقعہ میں دبیس کو شکست ہوئی تھی جیسا کہ اس کے موقع پر بیان کیا گیا۔ دبیس شکست پا کر غزیہ (نجد) پہنچا۔ اہل غزیہ (عرب نجد) سے مدد و اعانت کا خواستگار ہوا لیکن انہوں نے صاف انکار کر دیا۔ منتفق کے یہاں پہنچا۔ یہی حال شہر کا منتفق نے امداد کا اقرار کیا۔ چنانچہ دبیس ان کے ہمراہ بصرے کی طرف روانہ ہوا۔ پہنچتے ہی بصرے کو لوٹ لیا۔ اکثر اہل بصرہ کو قتل و پامال کیا۔ سنان حاکم بصرہ کو مار ڈالا۔ خلیفہ مسترشد کو اطلاع ہوئی۔ برسقی پر سخت ناراضی کا اظہار کیا۔ تہدید آمیز فرمان بھیجا کہ "تمہاری سستی اور غفلت سے اہل بصرہ اس حال کو پہنچے ایسا مناسب ہے کہ اب بھی تم ان کی حمایت پر مستعد ہو جاؤ ورنہ اپنی جانب کی ناراضگی کی کوئی حد نہ ہوگی۔" برسقی فوجیں لے کر بصرہ کی حمایت پر روانہ ہوا۔ دبیس بصرہ چھوڑ کر بھاگ گیا۔ عیسائیوں کے پاس پہنچا اور ان کے ساتھ حلب کے محاصرہ پر آیا۔ والی حلب کی مستعدی سے عیسائیوں کے دانت کھٹے ہو گئے۔ ۵۱۸ھ میں ناکام واپس ہوئے۔ دبیس ان سے علیحدہ ہو گیا۔ ملک طغرل بن سلطان محمد کے پاس پہنچا، بہکانا شروع کیا۔ عراق پر فوج کشی اور قبضہ کی ترغیب دینے لگا جیسا کہ آپ ان واقعات کو اوپر پڑھ آئے ہیں۔

برقش زکوی کی تقرری: ان واقعات اور بعض ایسی ہی امور کی وجہ سے خلیفہ مسترشد باللہ عباسی کے آئینہ دل میں برسقی کی جانب سے غبار پیدا ہو گیا۔ سلطان محمود کو لکھ بھیجا کہ "برسقی کو عراق کی پولیس افسری سے معزول کر دو۔" سلطان محمود نے اس کے حکم کے مطابق برسقی کو عراق کی افسری پولیس سے برطرف کر دیا۔ عیسائیوں پر جہاد کی غرض سے موصل جانے کا حکم دیا۔ برقش زکوی کو عراق کی پولیس افسری عطا ہوئی۔ برقش زکوی کا نائب دارالخلافت بغداد پہنچ کر برسقی سے چارج لیا اور بغداد میں قیام پذیر ہوا۔

سلطان محمود نے اپنے چھوٹے لڑکے کو برسقی کے پاس کام سیکھنے کی غرض سے بھیج دیا۔ برسقی سلطان محمود کے لڑکے کو اپنے ہمراہ لیے موصل پہنچا۔ اہل موصل نے نہایت جوش اور مسرت سے استقبال کیا اور برسقی گورنری کے فرائض انجام دینے لگا۔

عماد الدین زنگی کی گورنری بصرہ: عماد الدین زنگی امیر برسقی کے حاشیہ نشین مصاحبوں سے تھا۔ جس وقت سلطان محمود کی بارگاہ سے برسقی کو واسط کی حکومت عطا ہوئی، برسقی نے عماد الدین زنگی کو اپنا نائب مقرر کر کے واسط روانہ کیا۔ ایک مدت تک عماد الدین زنگی واسط کا فرمانروا رہا۔ پھر جب برسقی دبیس کی گوشمالی کے لیے بصرہ آیا اور دبیس بصرہ چھوڑ کر چلا گیا تو برسقی نے عماد الدین زنگی کو واسط سے طلب کر کے بصرہ کی حکومت پر مامور کیا۔ عماد الدین زنگی نے نہایت خوبی سے

بصرہ کا نظم ونسق درست کیا، عرب کے لٹیروں کی دست برد سے اسے محفوظ رکھا مگر جب برسقی موصل کا گورنر ہوا تو منتظم اور کفایت شعار ہونے کی وجہ سے عماد الدین زنگی کو موصل طلب کیا۔ عماد الدین زنگی بار بار کی تبدیلی اور تقرری کو گوارا نہ کر سکا مستعفی ہو کر سلطان محمود کے دربار میں بمقام اصفہان حاضر ہوا۔ سلطان محمود عزت واحترام سے پیش آیا اور بصرے کی سند گورنری عطا کی۔ عماد الدین زنگی کی دلی خواہش یہی تھی۔ ۵۱۸ھ میں بصرہ کی حکومت پر واپس آیا۔

حلب پر برسقی کا قبضہ: عیسائیوں نے شہر صور[۱] کی تسخیر کے بعد دوسرے بلاد اسلامیہ کو تسخیر کرنے کے لیے بہت بڑے لشکر سے حملہ کیا۔ دبیس نے بھاگ جانے اور اس کی سازش نے سونے پر سہاگہ کا کام دیا۔ (یہ آپ کو یاد ہوگا کہ دبیس بصرہ سے شکست کے بعد عیسائیوں کے پاس چلا گیا تھا اور انہیں تسخیر حلب کی ترغیب دے کر حلب کے محاصرہ میں ان کے ساتھ آیا تھا) عیسائی فوجیں حلب پر آ اتریں۔ اہل حلب نے مدافعت پر کمر باندھی لیکن[۲] ...... بن ارتق والی حلب نے برسقی والی موصل سے امداد طلب کی۔ برسقی نے اس شرط سے امداد کا وعدہ کیا کہ قلعہ حلب میرے نائب کے حوالے کیا جائے۔ تاقی نے اس شرط کو منظور کیا۔ برسقی فوجیں مرتب کر کے حلب کی طرف روانہ ہوا۔ عیسائی فوجیں برسقی کی آمد کی خبر پا کر محاصرہ اٹھا کر کوچ کر گئیں۔ برسقی بلا جنگ وجدال کامیابی کے ساتھ حلب میں[۳] داخل ہوا، قبضہ کیا۔ اس کے بعد کفر طاب[۴] کو بھی عیسائیوں سے چھین لیا۔ قلعہ اعزاز پر چڑھ گیا۔ قلعہ اعزاز جوسلین عیسائی بادشاہ کے قبضہ میں تھا۔ برسقی نے اس پر محاصرہ ڈالا۔ عیسائیوں کو اس کی خبر لگی، چاروں طرف سے عیسائی مجاہدین جمعیت باندھ کر قلعہ اعزاز کے بچانے کے لیے آئے۔ وقت[۵]

---

[۱] شہر صور میں خلیفہ آمر باحکام اللہ عبیدی مصری کی حکومت کا سکہ چلتا تھا، یہاں عز الملک' نائب السلطنت امیر الجیوش افضل کا بیٹا والی حکم تھا۔ عیسائی بادشاہوں نے کئی بار اسے لڑا، محاصرہ کیا۔ ۵۰۶ھ میں بردویل فرانس سے صور کے فتح کرنے کے لیے بہت فوج روانہ کی۔ عز الملک نے اتابک طغتکین والی دمشق سے امداد طلب کی۔ اتابک طغتکین نے امیر مسعود کو اہل صور کی کمک پر مامور کیا۔ عیسائی فوجیں امیر مسعود کی آمد کی خبر پا کر بلا کسی لڑائی کے واپس گئیں۔ امیر مسعود صور میں داخل ہوا۔ عنان حکومت ہاتھ میں لی۔ خطبہ اور سکہ خلیفہ علوی مصری ہی کا جاری رکھا۔ خلیفہ آمر مصری اور امیر الجیوش افضل کو اس خبر سے بے حد مسرت ہوئی۔ ۵۱۵ھ تک مسعود صور پر بدستور والی رہا۔ امیر الجیوش افضل کے قتل کے بعد خلیفہ مصری نے مسعود کو فریب سے گرفتار کر کے دمشق واپس کر دیا اور ایک دوسرے شخص کو صور کی حکومت پر مامور کیا۔ عیسائیوں کو اس کی خبر لگی تو فوجیں فراہم کر کے ماہ ربیع الاول ۵۱۸ھ میں صور کا محاصرہ کر لیا۔ نہایت شدت سے لڑائی شروع کی۔ اتابک طغتکین والی دمشق نے صور کی حمایت پر کمر باندھی، بانیاس کی طرف بڑھا لیکن عیسائیوں نے [illegible] طغتکین نے خلیفہ مصری کو اس سے مطلع کیا، امداد کی درخواست کی، مصر سے کچھ نہ ہو سکا۔ صور والے محصور ہو گئے۔ ۲۳ جمادی الاول سنہ مذکورہ میں عیسائیوں نے صور پر قبضہ کر لیا۔ کامل ابن اثیر جلد ۱۰ صفحہ ۲۱۸، ۲۴۲ مطبوعہ لیدن۔

[۲] اصل کتاب میں ایسا ہی لکھا ہے۔

[۳] یہ واقعہ ۵۱۸ھ کا ہے۔ تاریخ کامل ابن اثیر جلد ۱۰ صفحہ ۲۲۴ مطبوعہ لیدن۔

[۴] کفر طاب ملک شام کا ایک شہر ہے ۵۱۸ھ میں برسقی نے اس پر عیسائیوں سے قبضہ حاصل کیا۔ تاریخ کامل ابن اثیر جلد ۱۰ صفحہ ۲۲۴ مطبوعہ لیدن۔

[۵] شہر کے قلعہ اعزاز میں ایک ہزار سے زیادہ مسلمان کام آئے۔ تاریخ کامل ابن اثیر جلد ۱۰ صفحہ ۲۲۴ مطبوعہ لیدن۔

اور قونیہ پر جنگ سے قبضہ کیا۔ بدرقی کو کامیابی نہ ہوئی ملطیہ واپس آیا۔ مسعود نے اپنے لڑکے کو ملطیہ کا حاکم مقرر کیا اور دریائے فرات عبور کر کے موصل پہنچا۔

ملک طغرل و دبیس کی روانگی عراق: جب سنجر کی فوج کی واپسی پر دبیس ان سے علیحدہ ہو گیا۔ ملک طغرل کی خدمت میں پہنچا ملک طغرل نے عزت و احترام سے ملاقات کی اپنے ہم نشینوں میں داخل کر لیا۔ دبیس کی چال تھی۔ تاہم توقع نہ چھوڑی قبضہ عراق کی ترغیب دی قبضہ دلانے کا ذمہ لیا چنانچہ ۵۲۶ھ میں دونوں عراق کی طرف روانہ ہوئے دقوقا پہنچے مجاہد الدین بہروز نے تکریت سے خلیفہ مسترشد باللہ عباسی کو ملک طغرل اور دبیس کے ارادہ سے مطلع کیا خلیفہ عباسی ان کی روک تھام کو مستعد ہو گیا۔ بتاریخ ۵ صفر ۵۲۶ھ میں جنگ کے ارادے سے دارالخلافت بغداد سے کوچ کیا۔ برنقش زکوی کو کوتوال بغداد کے ساتھ رہنے کا حکم دیا۔ خانقین میں پہنچ کر خیمہ زن ہوا۔ ملک طغرل اور دبیس اس سے مطلع ہو کر خراسان کا راستہ چھوڑ کر چلے۔ پیچھے اور خلافت مآب خانقین سے بغداد واپس آ گئے۔ وزیر السلطنت جلال الدین ابن صدقہ خلافت پناہی کے مقدمۃ الجیش کا سردار تھا۔

دبیس کی روانگی نہروان: ملک طغرل اور دبیس میں یہ طے پایا کہ دبیس جلد سے جلد نہروان پہنچ کر نہروان کا پل توڑ دے خلافت مآب کے لشکر کو عبور سے روکے اور جب ملک طغرل آ جائے تو اس کے ہمراہ بغداد پر حملہ کرنے کو بڑھے اس قرارداد کے مطابق نہروان کی جانب دبیس نے کوچ کیا اتفاق یہ کہ ملک طغرل بیمار ہو گیا۔ پانی زور کا برسا نقل و حرکت سے مجبور ہو گیا۔ دبیس تو کسی طرح بارش اور سردی سے کانپتا نہروان پہنچا۔ بھوک لگی تھی اونٹ کپڑے اور اشیاء خوردنی سے لدے دارالخلافت بغداد سے خلیفہ مسترشد باللہ عباسی کے پاس جا رہے تھے۔ دبیس نے انہیں لوٹ لیا۔ آسودہ ہو کر کھایا بھیگے کپڑے اتار ڈالے دوسرے کپڑے پہنے دھوپ میں لیٹ پاؤں پسار کے سو گیا۔

ملک طغرل اور دبیس کا ہمدان میں ظلم و جور: خلیفہ مسترشد باللہ عباسی کو ملک طغرل اور دبیس کے ارادے سے آگاہی ہوئی لشکر کو کوچ کا حکم دیا بغداد کی جانب روانہ ہوا۔ اثنائے راہ میں نہروان کے قریب جانب دبیس ملا دبیس آنکھیں نیچی کر کے زمین بوسی کرتے ہوئے دست بستہ معافی تقصیر کی درخواست کی۔ خلافت مآب نے قصور معاف کر دیا۔ اس کے بعد وزیر السلطنت جلال الدین ابن صدقہ خلافت مآب کے دربار میں حاضر ہوا۔ خلافت مآب کی رائے کی تحریک کی نہروان کے پل کو تیار کرانے میں مصروف ہوا۔ ابھی برنقش زکوی سے بحث کرنے لگا۔ خلافت مآب اور وزیر السلطنت کو غافل پا کر چلتا ہوا اور ملک طغرل سے جا ملا۔ خلافت پناہی بغداد کی جانب واپس ہو گئے۔ ملک طغرل اور دبیس ہمدان پہنچے ملک طغرل اور دبیس نے ہمدان پہنچ کر فساد مچا دیا لوٹ مار اور قتل و غارت گری کا بازار گرم کیا۔ بہت سے قصبات اور شہروں کو لوٹ لیا۔ خوار اور برباد کر دیا سب سے زیادہ لوگوں کو پریشان کیا۔ سلطان مسعود کو اس کی اطلاع ہوئی گوشمالی کی غرض سے لشکر بڑھا ملک طغرل اور دبیس سر پر پاؤں رکھ کر بھاگ نکلے خراسان میں سنجر کی خدمت میں حاضر ہوئے خلیفہ مسترشد باللہ عباسی اور برنقش زکوی کی اپنی شکایت کی۔

یرنقش زکوی کی ریشہ دوانی خلیفہ مسترشد باللہ عباسی کو یرنقش زکوی شحنہ بغداد کے افسر پولیس سے نفرت پیدا ہوئی [illegible] تنبیہ کی۔ یرنقش زکوی ماہ رجب ۵۲۰ھ میں بخوف جان بغداد چھوڑ کر سلطان محمود کے پاس چلا گیا۔ خلیفہ مسترشد باللہ عباسی کی طرف سے کان بھرنے شروع کیے اور یہ سمجھا دیا کہ خلیفہ مسترشد باللہ عباسی نے بے حد افواج مہیا کر لی ہے قوت دن بدن بڑھتی جاتی ہے اور وہ قریب معلوم ہوتا ہے کہ حضور والا سے لڑائی کا بہانہ ڈھونڈ کر کشیدگی کا اظہار کرے اور بیٹھے بٹھائے [illegible] اس وقت بادشاہ سلامت پر مقابلہ دشوار ہو جائے گا۔ سلطان محمود یہ سن کر [illegible] گیا اور عراق کی روانگی کا ارادہ کیا۔ خلیفہ مسترشد باللہ عباسی نے نرمی اور مہربانی سے روکنا چاہا اور یہ کہلا بھیجا کہ اس وقت آپ عراق کا ارادہ ترک کر دیجئے۔ اس اطراف کی ویرانی اور بربادی بے حد بڑھ گئی ہے جب [illegible] باقی ہے اور گرانی اور ارزانی سے تبدیل ہو جائے تو اس قصد کو پورا کیجئے گا۔

سلطان محمود کی بغداد کی جانب پیش قدمی سلطان محمود نے اصلیت کا کچھ خیال نہ کیا یرنقش زکوی کے پیدا کیے خیال کی اس نے تصدیق کر لی اور نہایت عجلت سے بغداد کی جانب کوچ کیا۔ خلیفہ مسترشد باللہ عباسی اپنے اہل و عیال اور اولاد خاندان کے ساتھ [illegible] دارالخلافت بغداد سے ماہ ذی القعدہ ۵۲۰ھ میں غربی بغداد کی طرف روانہ ہوا۔ اہل بغداد خلافت مآب کی جدائی کی تاب نہ لا سکے۔ زار زار رونے لگے۔

جنگ سلطان محمود و خلیفہ مسترشد باللہ پھر سلطان محمود نے جب [illegible] خلافت مآب کی خدمت میں دارالخلافت واپس جانے کا پیام بھیجا۔ خلافت مآب نے اس شرط پر [illegible] سلطان محمود واپس چلا جائے پیش کرنے سے انکار کیا۔ تب [illegible] بغداد کی جانب بڑھا۔ خلیفہ مسترشد غربی بغداد میں قیام پذیر ہوا اور [illegible] عفیف خادم کی افسری کے ساتھ [illegible] نائب السلطنت کو روکنے کی غرض سے واسط روانہ کیا۔ سلطان محمود کی طرف سے عماد الدین زنگی والی بصرہ مقابلہ پر آیا۔ عفیف کو شکست دی۔ عفیف کا لشکر پامال کیا گیا۔ بہتیرے قتل ہوئے قید کیے گئے۔ خلیفہ مسترشد نے کشتیوں کو جمع کیا اور قصر خلافت کے دروازے بند کرا دیئے اور دربان اور ارباب مناصب کو سرائے خلافت کی حفاظت پر متعین کیا۔

سلطان محمود کی بغداد میں آمد ۲۰ ذی الحجہ ۵۲۰ھ میں سلطان محمود اپنے لاؤ لشکر کے ساتھ بغداد میں داخل ہوا [illegible] خلیفہ مسترشد سے [illegible] صلح کا پیام کرتا رہا خلیفہ مسترشد انکار کرتا رہا۔ دونوں فوجوں میں ایک روز جنگ ہو گئی۔ سلطان محمود کی فوج [illegible] سرائے خلافت میں گھس کر تاج خلافت کو لوٹ لیا۔ یہ واقعہ یکم محرم ۵۲۱ھ کا ہے۔ باشندگان بغداد کو اس سے سخت غصہ اور اشتعال پیدا ہوا۔ جنگ چھڑ گئی۔ محلے کے لڑکے، جوان اور بوڑھے تلواریں لے کر [illegible] خلیفہ مسترشد باللہ عباسی بھی پردہ سے نکل آیا۔ آگے بلند آواز سے "[illegible]" پکارتے لگے [illegible] جنگ کرنے لگے [illegible] سلطان محمود کے لشکر کو [illegible] امراء اور وزراء کے مکانات کی لوٹ میں مصروف ہو گئے۔ سرائے خلافت کے تہ خانے میں ایک بڑا جماعت چھپے تھے ان لوگوں سے [illegible] سلطان محمود کے امراء کی ایک جماعت کو گرفتار کیا۔ عوام الناس نے سلطان محمود کے وزیروں، امیروں اور [illegible] مکانات کو لوٹ لیا۔ ایک گروہ [illegible] کیا۔ اس کے بعد مسترشد

باللہ عباسی نے شکست دی۔ جس کے بعد دبیس بن صدقہ اور طغرل نے ساتھ مل کر بغداد کی طرف پیش قدمی کی۔ سلطانی لشکر نے مقابلہ اور بغداد سے ان کو باہر نکلنے پر مجبور کر دیا۔ بغداد کے دروازے بند کر دیے۔ سلطان لشکر پر شب خون اور محاصرے کا تعاقب جاری رہا اور پھر ان سے نجات پائی۔

خلیفہ مسترشد اور سلطان محمود کی مصالحت اسی اثناء میں عماد الدین زنگی بصرہ سے ایک بڑا لشکر لیے ہوئے پہنچا اور سلطان محمود کی کمک کو پہنچ گیا۔ اہل بغداد کے چھکے چھوٹ گئے کیونکہ خطرے کے قتل و غارت شب خون کے منصوبے بنائے گئے۔ خلیفہ مسترشد باللہ عباسی نے اپنی طرف سے صلح کی بات چیت کی۔ صلح کا پیام بھیجا گیا اور یہ معاملہ طے ہوئی۔ سلطان محمود نے اہل بغداد کی خطا معاف کر دی۔ ۱۰ ربیع الآخر ۵۲۱ھ کو سلطان محمود نے خلیفہ مسترشد باللہ عباسی سے ملاقات کی اور رخصت ہو کر سلطان محمود نے عماد الدین زنگی کو عراق کا شحنہ اور ریاست واسط و بصرہ کے ساتھ بغداد کی پولیس افسری عطا فرمایا اور ہمدان کی جانب واپس ہوا۔

وزیر ابوالقاسم کی معزولی اور رہائی چونکہ وزیر السلطنت ابوالقاسم علی بن ناصر انساباذی نامی دولت سے سلطان محمود سے جو چاہتا تھا کہلوا لیتا اور اس کے ذریعے خلیفہ مسترشد باللہ عباسی سے معاملات کرتے رہتا تھا لیکن سلطان محمود اور خلیفہ مسترشد باللہ عباسی کے درمیان صلح کرانے میں اس نے کوشش کی۔ یہی اس کا جرم ٹھہرا۔ چنانچہ ماہ رمضان میں سلطان محمود نے وزیر السلطنت ابوالقاسم کو معزول کر کے قید کر دیا اور شرف الدین انوشیروان بن خالد کو بغداد سے طلب فرمایا اور شعبان ۵۲۱ھ میں اصفہان حاضر ہوا۔ سلطان محمود نے اسے عہدۂ وزارت عطا کیا۔ دس مہینے بعد معزول کر دیا گیا۔ بغداد واپس آیا اور تبدیلی ہی میں وزیر سابق ابوالقاسم قید ہی میں مبتلا رہا۔ جب سلطان سنجر عراق آیا تو اس نے وزیر ابوالقاسم کو قید سے نکال کر سلطان محمود کی وزارت پر دوبارہ مقرر کر دیا۔

عز الدین ابن برسقی کی وفات موصل پر قابض ہونے سے عز الدین ابن برسقی کا مرتبہ اور بڑھ گیا اور قوت و شوکت میں بھی معقول اضافہ ہو گیا۔ ۵۲۱ھ میں رحبہ کی طرف روانہ ہو کر سلطان محمود سے اجازت حاصل کر کے رحبہ پہنچا اور محاصرہ کیا اور قابض ہو گیا۔ حکومت کی ترتیب و تنظیم کے بعد بیمار ہو گیا۔ ... بعد ازاں پیچش کے مرض میں مبتلا ہو گیا۔ اسی کے بعد اس کا لشکر موصل واپس آیا۔

امارت موصل پر عماد الدین زنگی کا تقرر عز الدین کی وفات کے بعد سلطان محمود نے اس کے غلام جاولی کے قبضہ میں ... نے عز الدین کے چھوٹے بیٹے عز الدین کی نیابت کی خدمت پر مقرر کیا اور حکومت موصل کرنے کی غرض سے قاضی بہاء الدین ابو الحسن علی شہرزوری اور صلاح الدین محمد یاغی سیانی امیر جب مرتبہ کو ملنے کی غرض سے سلطان محمود کے دربار میں بھیجا۔ وہاں یہ دونوں نصیر الدین جقر (عماد الدین زنگی کا غلام تھا) کے پاس گئے (صلاح الدین اور نصیر الدین میں رشتہ داری تھی) نصیر الدین نے کہا: "تم لوگ جاولی کا ساتھ کیوں دیتے ہو، تم دونوں کی ترکات سے واقف ہو اور جتا دیا ہے کہ اس کی امارت بحیثیت نائب کے ختم ہو چکی۔ عماد الدین زنگی کو ... سے موصل کی

گورنری پر متعین کیے جانے کی درخواست کریں۔ ان مشوروں کے مطابق دونوں وزیر السلطنت شرف الدین انوشیروان بن خالد کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ عرض کیا ”جزیرہ اور شام پر عیسائیوں کا قبضہ ہو گیا ہے۔ حدود ماردین سے عریش مصر تک عیسائیوں کے قبضہ میں ہے۔ برسقی ایک شجاع اور بہادر شخص تھا وہ عیسائیوں کے فریب اور چالاکیوں سے خوب واقف تھا ہم ان کی روک تھام کے لیے کافی تھا۔ اب اس کا انتقال ہو گیا ہے۔ اس کی جگہ جو مقرر کیا گیا ہے وہ ایک بچہ کم رتبہ ہے۔ سو یہ موصل کی حکومت کے لیے ایک تجربہ کار شخص: زمین اور اور سیاست کا واقف کار شخص ہونا چاہیے جو عیسائیوں کو ان شہروں سے مار بھگائے۔ ہم لوگ آپ کی خدمت میں یہی عرض کرنے آئے ہیں۔ آئندہ آپ کو اختیار ہے“۔ وزیر السلطنت نے ان دونوں کی معروضات کو بارگاہ سلطانی میں پیش کیا۔ سلطان نے ان دونوں کو حاضر ہونے کا حکم دیا۔ حاضر ہونے کا مشورہ ہونے لگا اور انہیں دوستوں میں سے ایک گروہ نے عماد الدین زنگی کے حق میں رائے دی۔ قاضی بہاء الدین اور صلاح الدین نے بطور خوشنودی عماد الدین زنگی کی طرف سے بطور نذرانہ ایک بڑی رقم شاہی خزانہ میں داخل کی۔ سلطان نے کفایت شعاری اور شجاعت کی وجہ سے عماد الدین زنگی کو موصل کا گورنر مقرر کیا۔ اس کے علاوہ عراق کی پولیس افسری کا عہدہ جزیرہ والی حکومت کو عنایت کی۔

عماد الدین زنگی کی روانگی موصل: عماد الدین زنگی شاہی حکم لے کر موصل روانہ ہوا۔ پہلے بوازیج پہنچا، قبضہ کیا پھر موصل کی طرف کوچ کیا۔ جاولی کو اس کی آمد کی خبر لگی تو اپنی جان بچانے کی بابت اظہار اطاعت موصل سے نکل کر استقبال کیا اور اس کی رکاب میں موصل واپس آیا۔ عماد الدین زنگی ماہ رمضان ۵۲۱ھ میں داخل موصل ہوا۔ موصل کا نظم و نسق کرنے لگا۔ جاولی کو رحبہ کی حکومت دے کر رحبہ روانہ کیا۔ نصیر الدین جقر کو قلعہ موصل پر اور چند اور مقامات کا حاکم بنایا۔ صلاح الدین محمد یاغیسیانی کو امیر حاجب کا عہدہ عطا کیا اور قاضی بہاء الدین بن شہرزوری کو اپنی قلمرو کے علاقہ کا قاضی القضاۃ مقرر کیا۔ قاضی بہاء الدین کو وہاں وزارت کے علاوہ یہ بھی درجہ ملک کا صاحب تھے۔ ہر امر میں ان سے مشورہ لیتا۔ ان کے مشورے کے بغیر کچھ یا کوئی کام نہ کرتا تھا۔

زنگی کا جزیرہ ابن عمر پر قبضہ: زنگی نے موصل کے انتظام سے فارغ ہو کر قبضہ کی غرض سے جزیرہ ابن عمر کی طرف قدم بڑھایا۔ برسقی کا غلام جزیرہ کا فرمانروا تھا وہ مقابلہ پر آیا۔ جنگ تو ہوئی لیکن دونوں فریقوں کے درمیان دجلہ حائل تھا جس سے عماد الدین زنگی کو کامیابی نہ ہوئی تھی۔ عماد الدین زنگی نے اپنی فوج کو آں الاطراف حکم دیا۔ گھوڑے دجلہ میں ڈال دو اور کمال تیزی سے دجلہ عبور کر کے حریف سے جا لڑو۔ چنانچہ عماد الدین زنگی اور اس کے لشکر نے دجلہ میں گھوڑے ڈال دیے۔ رکاب سے رکاب ملانے بات کی بات میں دجلہ عبور کر کے دوسرے کنارہ پر قبضہ کر لیا۔ حریف کا ایک حصہ

---

[1] زنگی اس سے پہلے کا نام [illegible] دجلہ [illegible] کے درمیان [illegible] حملہ آور فوج کو [illegible] سے [illegible] حملہ آور [illegible] کر لیا۔ [illegible] ابن اثیر جلد [illegible] صفحہ [illegible]

زنگی کی فوج اور خونریز جنگ کے بعد حریف کو شکست ہوئی۔ تزیدہ میں داخل ہو کر شہر پناہ کا دروازہ بند کر لیا۔ زنگی نے اسے چاروں طرف سے محاصرہ کر کے سب پر حملہ شروع کر دیا۔ بالآخر محصورین نے امان کا جھنڈا بلند کیا یا امان کی درخواست پیش کی۔ قلعہ کی کنجیاں حوالہ کر دیں۔ عماد الدین زنگی نے قبضہ کر لیا۔

نصیبین کی مہم اس مہم سے فارغ ہو کر عماد الدین زنگی نے نصیبین کو سر کرنے کی غرض سے کوچ کیا۔ نصیبین حسام الدین تمرتاش بن ایلغازی والی ماردین کے قبضہ میں تھا۔ عماد الدین زنگی نے جب محاصرہ کیا تو حسام الدین نے اپنے چچا زاد بھائی رکن الدولہ داؤد بن سقمان (صقمان) بن ارتق والی آمد کو ان واقعات سے مطلع کیا۔ مدد کی درخواست کی۔ رکن الدولہ نے بذات خود امداد و حمایت پر کمر باندھی۔ فوجیں فراہم کرنے لگا۔ حسام الدین تمرتاش نے ماردین سے اہل نصیبین کو لکھا امیر داؤد اور میں دونوں آ رہے ہیں۔ بیس دن کے اندر تمہاری کمک پر پہنچ جائیں گے۔ عماد الدین زنگی کا لشکر نصیبین کا محاصرہ کیے تھا۔ قاصد جا نہیں سکتا تھا۔ اس وجہ سے یہ خط ایک پرند کے بازو میں باندھ کر نصیبین کی طرف چھوڑ دیا۔ اتفاق سے عماد الدین زنگی کی فوج میں سے کسی سپاہی نے اس پرند کو پکڑ لیا۔ بازو میں خط بندھا پایا۔ اسے عماد الدین زنگی کے پاس لایا۔ عماد الدین زنگی نے پڑھا۔ قلم خانہ سے لکھوا دیا "بیس روز کے بجائے سو یوم میں کمک کی مہلت ہے" اور پرند کے بازو میں باندھ کر چھوڑ دیا۔ اہل نصیبین نے حسام الدین کا خط پڑھا۔ عماد الدین زنگی کا خوف تو ہوا ہی۔ کچھ کر نہ سکے۔ بیس دن جوں توں انتظار کیا۔ صبر سے رہے۔ ان ایام میں عماد الدین زنگی نے بھی کوئی حملہ نہ کیا۔ اکیسویں دن اہل نصیبین نے امان کی درخواست کی۔ عماد الدین زنگی نے امان دے کر شہر پر قبضہ کر لیا۔

زنگی کا خابور و حران پر قبضہ فتح نصیبین کے بعد عماد الدین زنگی نے سنجار کا قصد کیا۔ اہل شہر نے مصالحت کر لی۔ عماد الدین زنگی نے سنجار پر قبضہ کر کے خابور کو سر کرنے کی غرض سے ایک لشکر روانہ کیا۔ خابور بھی سر ہو گیا۔ حران کی طرف بڑھا۔ اہل حران نے حاضر ہو کر اطاعت قبول کی۔ حران، سروج، بیرہ اور اس کے مضافات عیسائی حکمرانوں کے قبضہ میں تھے۔ جوسلین عیسائی والی رہا ان مقامات کا فرماں روا تھا۔ عماد الدین زنگی نے اس سے مراسلت کر کے عارضی صلح کر لی تاکہ مقبوضہ مفتوحہ علاقوں کا انتظام درست کر کے باطمینان تمام اس مہم کو پورا کرے جس کا اس نے ارادہ کیا تھا اور جس غرض سے اسے موصل کی گورنری عطا ہوئی تھی۔

قطلغ ابہ کا حلب پر قبضہ محرم ۵۲۲ھ میں عماد الدین زنگی نے فرات کو حلب کی جانب سے عبور کیا۔ عز الدین مسعود بن آقسنقر برسقی [illegible] حلب۔ اپنے باپ کے قتل کے بعد حلب میں ابتداءً قطلغ ابہ [illegible] سے

۱؎ یہ قلعہ [illegible] کے فاصلہ پر [illegible] واقع تھا۔ ابن خلدون نے اس کا نام [illegible] لکھا ہے۔

۲؎ حران، رہا، سروج [illegible] ان مقامات پر [illegible] جب سے عیسائیوں نے ملک شام اور جزیرہ پر [illegible] اس وقت سے [illegible] یہ مقامات ان کے قبضہ میں تھے۔ [illegible] مسلمان حکمرانوں کا [illegible] دونوں کی طرف سے عیسائیوں سے [illegible] صلح [illegible] ان کی [illegible] کا باعث ہوتے تھے۔

قرمان نامی ایک امیر مقرر کیا تھا۔ تھوڑے دنوں بعد ابن قرمان کے قطلغ ابہ کو مامور کیا۔ قطلغ ابہ عزالدین کا حکم لے کر حلب پہنچا تو ابن قرمان نے بیماری کا عذر کیا اور کہا کہ مجھے امیر عزالدین سے [illegible] ہے۔ جب تک میں اس امر کو [illegible] حلب کی حکومت سے دستبردار نہ ہوں گا۔ قطلغ ابہ اس امر کو حل کرنے کے لیے عزالدین مسعود کی خدمت میں واپس ہوا۔ [illegible] عزالدین مسعود کا انتقال ہو گیا تو حلب کی جانب [illegible] سرداران حلب نے قطلغ ابہ کی اطاعت قبول کی اور قرمان کو [illegible] قطلغ ابہ نے قلعہ حلب پر ماہ [illegible] ۱۱۱ھ میں قبضہ کیا۔ قبضہ کرتے ہی ظلم و تعدی بداخلاقی اور حرکات [illegible] کی دراز دستی شروع کر دی۔ [illegible] اس وجہ سے [illegible] کے دل اس سے برگشتہ ہو گئے۔

بدر الدولہ سلیمان اور قطلغ ابہ کی جنگ

بدر الدولہ سلیمان بن عبدالجبار بن ارتق حلب کا سابق فرمانروا، جس نے حکومت چھوڑ دی تھی موجود تھا۔ اہل شہر اس کے پاس گئے قطلغ ابہ کے مظالم کی شکایت کی اور اس کے ہاتھ پر امارت کی بیعت کر کے قطلغ ابہ پر حملہ کیا۔ [illegible] قلعہ بند ہو گیا۔ اہل حلب نے محاصرہ کیا [illegible] قطلغ ابہ سے مصالحت کرانے کے لیے آیا لیکن مصالحت نہ ہو سکی۔ [illegible] قبضہ کا موقع پیدا ہوا اہل حلب اور قطلغ ابہ کے باہمی جھگڑے سے فائدہ اٹھانا چاہا۔ [illegible] کو لے کر حلب آ پہنچا۔ اہل حلب نے [illegible] بادشاہ اپنی فوج سے [illegible] حلب کا محاصرہ کیے [illegible] ہے۔

حلب پر عماد الدین زنگی کا قبضہ

جب عماد الدین زنگی موصل جزیرہ اور شام کا حکمران ہوا تو اہل حلب اس کے مطیع ہو گئے۔ بدر الدولہ سلیمان اور قطلغ ابہ عماد الدین زنگی کی خدمت میں حاضر ہونے کے لیے موصل روانہ ہوئے [illegible] حلب کو [illegible] حکمران مقرر [illegible] عماد الدین کی طرف سے صلاح الدین یاغیسیانی ایک فوج لے کر حلب آیا۔ قلعہ پر قبضہ کیا۔ شہر کا انتظام درست کیا۔ اس کے بعد عماد الدین زنگی اپنے لشکر ظفر پیکر کے ساتھ حلب کی طرف روانہ ہوا۔ [illegible] پر قبضہ حاصل کرتا ہوا [illegible] کر کے بدر الدولہ سلیمان کے حوالہ کر دیا۔ بدر الدولہ سلیمان نے عماد الدین زنگی سے [illegible] عماد الدین زنگی نے حکومت حلب پر [illegible] کو مامور کیا۔

سلطان سنجر اور ملک طغرل

ملک طغرل اور دبیس سلطان سنجر کی خدمت میں بمقام [illegible] حاضر ہوئے۔ ان دونوں نے سنجر کو عراق پر قبضہ کی ترغیب دی اور [illegible] مسترشد باللہ عباسی خلیفہ بغداد اور سلطان محمود آپ کی روک تھام اور مقابلے پر متفق ہو گئے ہیں۔ سلطان سنجر ان کی ترغیب سے [illegible] عراق کی طرف روانہ ہوا [illegible] سلطان محمود کو طلب کیا (سلطان محمود اس وقت ہمدان میں تھا) سلطان محمود نہایت عجلت سے مسافت طے کر کے سلطان سنجر کی خدمت میں حاضر ہوا۔ سلطان سنجر [illegible] ۵۲۲ھ [illegible] سلطان سنجر کی خدمت میں

رہا۔ اس کے بعد سلطان سنجر خراسان کی جانب اور سلطان محمود ہمدان کی طرف واپس ہوئے۔ واپسی کے وقت سلطان سنجر نے سلطان محمود کو ہدایت کی کہ دبیس کو اس کے شہر کی طرف واپس کر دینا۔

سلطان محمود کی بغداد کو روانگی اس کے بعد سلطان محمود عراق روانہ ہوا۔ رفتہ رفتہ بغداد کے قریب پہنچا۔ وزیر السلطنت نے استقبال کیا۔ ماہ محرم ۵۲۱ھ میں دارالخلافت بغداد میں داخل ہوا۔ دبیس نے حاضر ہو کر ایک لاکھ دینار پیش کیے اور زنگی و موصل کی درخواست کی۔ عماد الدین زنگی تک یہ خبر پہنچی، ایک لاکھ دینار اور بہت سے تحفے و تحائف لے کر حاضر ہوا۔ شاہی دربار میں پیش کیے۔ سلطان محمود نے عماد الدین زنگی کو خلعت دی اور موصل واپس ہونے کا ارشاد فرمایا۔ نصف سنہ مذکورہ ماہ جمادی الآخر میں بغداد سے روانہ ہوا۔ مجاہد الدین بہروز کو بغداد کا افسر پولیس مقرر کیا اور حلے کی حکومت عنایت کی۔

سلطان محمود کی وفات سلطان محمود نے اپنی وفات سے قبل شوال ۵۲۵ھ میں بمقام ہمدان عزیز الدین ابو نصر احمد بن حامد مستوفی امیر المشرقین معروف بہ عزیز کو اور اس کے لڑکے کو جو وزیر السلطنت ابو القاسم درگزینی کے کہنے سے گرفتار کر کے قتل کرا دیا۔ اس کے بعد بیمار ہوا اور انتقال کر گیا۔[1]

---

[1] سلطان محمود کی مدت حکومت ۱۳ سال ۹ ماہ ۲۰ دن تھی۔ ابتدائی عمر ہی سے ... شوال ۵۲۵ھ میں وفات پائی۔ عمر ۲۷ سال تھی۔ ... باتیں سنتا اور یاد رکھتا۔ قدرت نے مزاج میں حلم و بردباری عطا کی تھی۔ ... کامل ابن اثیر جلد ۱۰ صفحہ ۲۶ مطبوعہ لیدن۔

باب : ۵

سلطان مسعود بن سلطان محمود

وزیر السلطنت ابوالقاسم اور داؤد: جب آقسنقر احمدیلی نے متفق ہو کر سلطان محمود کے بیٹے "داؤد" کو تخت حکومت پر بٹھایا بیعت کی صورتیں عمل درآمد آذربائیجان میں سلطان داؤد نے محاصرہ اٹھالیا۔ سلطان مسعود تبریز سے ہمدان چلا آیا۔ عماد الدین زنگی گورنر موصل سے بذریعہ خط و کتابت امداد کا خواستگار ہوا۔ عماد الدین زنگی نے امداد کا وعدہ کیا۔ خلیفہ مسترشد باللہ عباسی کے دربار خلافت میں عرض داشت بھیجی۔ بغداد میں اپنے نام کا خطبہ پڑھے جانے کی درخواست کی۔ سلطان داؤد نے بھی اس کے قبل اسی قسم کی درخواست دربار خلافت میں بھیجی تھی لیکن خلافت مآب نے دونوں کی درخواست نامنظور فرمائی اور یہ تحریر فرمایا کہ خطبہ میں صرف سلطان سنجر کا نام پڑھا جائے گا اور خفیہ طور پر سلطان سنجر کو لکھ بھیجا کہ تم کسی کے نام کو خطبہ میں داخل کرنے کی اجازت نہ دینا۔ صرف تمہارا ہی نام کا خطبہ پڑھا جائے گا۔ سلطان سنجر کو اس تحریر کی وجہ سے ایک بہترین موقع اقتدار کا مل گیا۔

سلجوق شاہ کی بغداد میں آمد سلطان مسعود کو عماد الدین زنگی کے وعدہ امداد سے بہت بڑی تقویت ہوئی۔ لشکر فراہم کر کے بغداد کی جانب کوچ کیا لیکن اس کے پہنچنے سے پہلے اس کا بھائی سلجوق شاہ دارالخلافت بغداد پہنچ گیا۔ شاہی محل سرا میں قیام کیا۔ اتابک قراجا ساقی والی فارس و خوزستان ایک بڑی فوج کے ساتھ اس کی رکاب میں تھا۔ خلیفہ مسترشد باللہ عباسی عزت و احترام سے پیش آیا۔ اپنی حمایت و امداد کا وعدہ اور حلف لے لیا۔

خلیفہ مسترشد اور سلطان مسعود میں مصالحت سلطان مسعود نے بغداد کی روانگی کے وقت عماد الدین زنگی کو بغداد آنے کے لیے لکھا تھا چنانچہ عماد الدین زنگی موصل سے بغداد روانہ ہوا اور سلطان مسعود کوچ و قیام کرتا عباسیہ خانقین پہنچا۔ خلیفہ مسترشد باللہ عباسی اور سلجوق شاہ کی فوجیں اس کے مقابلہ پر آئیں۔ اتابک قراجا ساقی عماد الدین زنگی کی مدافعت کے لیے روانہ ہوا۔ مقام معشوق میں مڈبھیڑ ہوئی۔ قراجا ساقی نے عماد الدین زنگی کو شکست دی۔ اس کے بہت سے ہمراہیوں کو گرفتار کر لیا۔ عماد الدین زنگی شکست کھا کر تکریت کی طرف بھاگا۔ نجم الدین ایوب[1] (جو ایوبیہ کا مورث اعلیٰ) نے تکریت سے دریا عبور کرنے کے لیے کشتیاں فراہم کیں۔ چنانچہ عماد الدین زنگی دجلہ عبور کر کے موصل چلا گیا۔ سلطان

---

[1] نجم الدین ایوب سلطان صلاح الدین یوسف فاتح بیت المقدس کا باپ ہے۔ اس حسن خدمت سے عماد الدین زنگی نے نجم الدین ایوب کو اپنے امراء کی جماعت میں داخل کر لیا تھا۔ ان کے بیٹے صلاح الدین یوسف کو ایک معرکہ میں ترقی کا موقع ملا۔ مترجم

مسعود کو یہ حالات معلوم ہوئے تو سلجوق شاہ کا مقدمۃ الجیش سلطان مسعود کے مقدمۃ الجیش سے لڑ گیا لڑائی ہوئی شکست ہو گئی سلجوق شاہ کی فوج بغداد پلٹ آئی بہت تنگی سے مسافت طے کر کے آیا۔ سلطان مسعود عماد الدین زنگی کی طلب سے ... بہت بڑا لشکر لے کر بغداد پہنچا خلیفہ مسترشد کی خدمت میں عماد الدین زنگی نے اپنا سفیر بھیج کر صلح کی ... کیا۔ قریب تھا کہ بغداد پہنچ جاتا کہ خلیفہ نے اس کی مدافعت کے لیے عراق روانہ ہوئی کامیابی کے بعد عراق خلافت مآب کے قبضہ میں آ گیا اور عماد الدین زنگی ... سلطان مسعود تخت حکومت کا مالک ہوا۔ خلافت مآب نے ... اور سلطان محمود سے جھگڑا کرتا رہا اور اس کا انتقال ماہ شوال ... میں ہمدان کے مکان میں ختم ہوا۔

خلیفہ مسترشد کی روانگی و واپسی

سلطان محمود کے انتقال کے بعد سلطان سنجر خراسان سے ہمدان و جبال کی طرف روانہ ہوا طغرل (ابن محمد سلطان محمود کا بھائی) اس کے ساتھ تھا۔ وزیر ... نے ... سلطان مسعود نے بھی ... کی غرض سے ... قراجا ساقی اور سلجوق شاہ ... خلیفہ مسترشد باللہ عباسی نے ان لوگوں کے ساتھ چلنے کا ارادہ ظاہر کیا ... سلطان مسعود اور سلجوق شاہ نے خلافت مآب کی خدمت میں قراجا ساقی کو روانہ کیا۔ چنانچہ خلیفہ مسترشد باللہ عباسی خانقین کی طرف روانہ ہوا۔ خانقین پہنچ کر قیام کیا سلطان سنجر کے ... عراق سے ... کر دیا گیا۔

جنگ سلطان سنجر و سلطان مسعود

چونکہ سلطان سنجر نے دبیس اور عماد الدین زنگی کو ... عماد الدین زنگی کو بغداد پر قبضہ کرنے کے لیے بھیجا تھا اس سبب سے دبیس اور عماد الدین زنگی بغداد کی طرف بڑھے۔ خلیفہ مسترشد باللہ عباسی کو ان کی خبر لگی ان دونوں سے جنگ کرنے کی غرض سے بغداد کی طرف واپس ہوا۔ سلطان مسعود اور اس کا بھائی سلجوق شاہ سلطان سنجر سے جنگ کے لیے روانہ ہوا۔ سلطان سنجر کی کثرت فوج نے آگے بڑھنے سے روک دیا۔ سلطان سنجر ایک شب و روز کی مسافت طے کر کے قریب پہنچ گیا سلطان مسعود نے ... خلیفہ مسترشد باللہ عباسی کے انتظار میں جنگ کو ملتوی کرنا چاہا ... جب اس نے دیکھا کہ جنگ کرنے کے بغیر چارہ نہیں ... دینور میں ... صف آرا ہوئے قراجا ساقی نے سلطان سنجر کے میمنہ پر حملہ کیا ... سلطان سنجر کی فوج نے ... قراجا ساقی کو گرفتار کر لیا۔ سلطان مسعود شکست کھا ... اس کے بہت سے امراء ... سلطان مسعود کے ... میدان جنگ سے پیچھے ہٹا ... بھاگ گیا ... یہ واقعہ ۸ ماہ رجب ۵۲۶ھ کا ہے۔

ابن اثیر میں سلطان سنجر نے ... طغرل (سلطان محمد کا بیٹا) ... ... سلطان سنجر ... کتاب ... گئے ہیں۔

ملک طغرل کی تخت نشینی: کامیابی کے بعد سلطان سنجر نے سلطان مسعود کے [illegible] قراجا ساقی [illegible] ہوا۔ سلطان سنجر کے حکم سے قتل کر دیا گیا۔ اس کے بعد سلطان مسعود حاضر ہوا۔ سلطان سنجر نے گلے سے لگایا، عزت کی اور گنجہ کی حکومت پر واپس بھیج دیا۔ [illegible] میں ملک طغرل بن سلطان محمد کے نام کا خطبہ پڑھا گیا، حکومت و سلطنت پر متمکن ہوا۔ سلطان محمود کے وزیر ابو القاسم انساباذی کو قلمدان وزارت [illegible] آخر ماہ رمضان ۵۲۶ھ میں [illegible] اور سنجر [illegible] کی جانب مظفر و منصور واپس ہوئے۔

ملک طغرل اور سلطان داؤد کی جنگ: آپ ابھی پڑھ چکے ہیں کہ سلطان سنجر نے کامیابی کے بعد اپنے بھتیجے ملک طغرل کو تخت حکومت پر متمکن کیا۔ ملک طغرل [illegible] ہی تھا [illegible] سلطان سنجر [illegible] والی [illegible] داؤد [illegible] [illegible] اور چند روز تک [illegible] معاملات کے سلجھانے میں مصروف رہا۔ ملک داؤد [illegible] آذربائیجان [illegible] حکومت کا دعویٰ [illegible] لشکر فراہم کرنے لگے۔ ملک طغرل کا [illegible] ہمدان کی طرف [illegible] ملک طغرل بن [illegible] تھے۔ ملک طغرل کو [illegible] اطلاع ہوئی تو فوج مرتب کر کے [illegible] ملک داؤد کے لشکر میں [illegible] جب [illegible] ترکمانوں نے [illegible] لوٹ لیا۔ آخر [illegible] ملک داؤد کو شکست [illegible] یہ واقعہ [illegible] رمضان ۵۲۶ھ کا ہے۔

ملک داؤد شکست کے بعد ماہ ذی القعدہ میں [illegible] بغداد پہنچا۔ جب [illegible] خلیفہ مسترشد [illegible] نے عزت و احترام سے [illegible] میں ٹھہرایا۔

سلطان مسعود اور سلطان داؤد: سلطان مسعود کا اپنے چچا سلطان سنجر سے شکست [illegible] سلطان مسعود کے [illegible] ملک طغرل کی تخت نشینی، سلطان داؤد کی لڑائی اور شکست، اس کے بعد سلطان داؤد کے بغداد جانے کے واقعات تم پڑھ آئے ہیں۔

جس وقت سلطان مسعود کو سلطان داؤد کی شکست اور [illegible] بغداد کا [illegible] معلوم ہوا [illegible] کر کے بغداد کا رخ کیا۔ سلطان داؤد نے اس کے [illegible] بغداد [illegible] ماہ صفر ۵۲۷ھ [illegible] سلطان مسعود دار الخلافت بغداد میں داخل ہوا [illegible] سلطان مسعود اور سلطان داؤد کے نام کا [illegible] بغداد میں خطبہ پڑھا گیا [illegible] خلیفہ مسترشد باللہ [illegible]

(بقیہ حاشیہ [illegible]) [illegible]

حاصل کرنے اور فوج بھیجنے کی درخواست کی خلافت مآب نے درخواست منظور فرمائی۔

فتح آذربائیجان چنانچہ سلطان مسعود اور سلطان داؤد ایک بڑی فوج کے ساتھ آذربائیجان کو سر کرنے کے لیے روانہ ہوئے مراغہ پہنچے آقسنقر احمدیلی نے [illegible] روز [illegible] اور ہمت سے تھوڑی جنگ کے بعد سلطان مسعود نے [illegible] صوبہ آذربائیجان پر قبضہ کر لیا حاکم آذربائیجان اور اس کی فوج بھاگ گئی۔ پھر آذربائیجان [illegible] ہوئے سلطان مسعود اور سلطان داؤد نے [illegible] کا محاصرہ ڈالا لڑائی ہوئی بالآخر سلطان مسعود فتح یاب ہوا۔ [illegible] کی ایک جماعت کام آگئی۔ باقی نکل کر بھاگ گئے۔

جنگ سلطان مسعود اور ملک طغرل آذربائیجان کے قبضہ سے فارغ ہو کر سلطان مسعود ملک طغرل سے جنگ کرنے کے لیے ہمدان روانہ ہوا۔ چنانچہ اسے شکست دے کر ماہ شعبان ۵۲۶ھ میں ہمدان پر قبضہ کیا۔ ملک طغرل رے چلا گیا۔ پھر رے سے اصفہان واپس آیا۔ اس کے بعد آقسنقر احمدیلی کو ہمدان میں فرقہ باطنیہ کے ایک شخص نے قتل کر ڈالا۔ کہا جاتا ہے کہ سلطان مسعود نے آقسنقر احمدیلی کو قتل کرایا۔

ملک طغرل کی شکست سلطان مسعود یہ سن کر کہ ملک طغرل اصفہان میں ہے [illegible] جنگ کی غرض سے اصفہان روانہ ہوا۔ ملک طغرل اصفہان چھوڑ کر فارس چلا گیا۔ سلطان مسعود نے اصفہان پر قبضہ کر لیا۔ ملک طغرل کے تعاقب میں بیضا تک پہنچا۔ ملک طغرل کے بعض سرداران لشکر نے تنگ آ کر سلطان مسعود سے امان حاصل کی۔ ملک طغرل اپنے ہمراہیوں سے متفکر ہو کر [illegible] سلطان مسعود سے جا ملیں رے کا راستہ اختیار کیا۔ اثنائے راہ میں [illegible] وزیر السلطنت ابوالقاسم انسابادی کو قتل کر ڈالا۔ ملک طغرل [illegible] سلطان مسعود کے مقابلہ میں صف آرائی کی۔ ایک دوسرے سے گتھ گئے [illegible] ملک طغرل کی فوج میدان جنگ سے بھاگ کھڑی ہوئی۔ [illegible] سرداران لشکر گرفتار ہو گئے سلطان مسعود کے سامنے پیش [illegible] سلطان مسعود نے رہا کر دیا اور ہمدان واپس آیا۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

معرکہ قزوین ملک طغرل پر فتح یاب ہونے کے بعد سلطان داؤد کو سلطان محمود کی [illegible] بغاوت کی اطلاع ہوئی تو وہ فوج مرتب کر کے آذربائیجان پہنچا اور سلطان داؤد کو قلعہ آذربائیجان میں محاصرہ کر لیا[1] . . . . ملک طغرل نے فوجیں مہیا کر کے سلطان مسعود کے بعض شہروں پر قبضہ کر لیا۔ سپہ سالاروں کو اپنی غرض سے ان شہروں کی حکومت پر متعین کیا۔ سلطان مسعود یہ سن کر آگے بڑھا [illegible] کوچ کا حکم دیا۔ قزوین میں مقابلہ ہوا۔ بوقت مقابلہ سلطان مسعود کے وہ سرداران لشکر جو ملک طغرل سے مل گئے تھے ملک طغرل کے لشکر میں آ ملے اسی وجہ سے سلطان مسعود کو شکست ہوئی یہ واقعہ

---

[1] تاریخ کامل ابن اثیر میں قلعہ آذربائیجان [illegible] منقول ہے دیکھو تاریخ کامل ابن اثیر جلد ۱۰ صفحہ ۲۴۸ مطبوعہ لیڈن۔

[2] کتاب [illegible]

رمضان ۵۲۶ھ کا ہے۔

سلطان مسعود کی بغداد میں آمد: شکست کے بعد سلطان مسعود نے خلیفہ مسترشد باللہ عباسی سے بغداد واپس آنے کی اجازت طلب کی خلافت مآب نے اجازت دے دی اس وقت سلجوق شاہ (سلطان مسعود کا بھائی) اقش سلاری نائب السلطنت کے ساتھ اصفہان میں قیام پذیر تھا سلطان مسعود کی شکست کی خبریں کر نہایت تیزی سے روانہ ہو کر کے سلطان محمود سے پیشتر بغداد پہنچ گیا خلیفہ مسترشد باللہ عباسی نے شاہی محل سرا میں ٹھہرایا۔ خلعت و انعام سے سرفراز کیا۔ اس کے بعد سلطان مسعود اس کے اکثر مصاحبین بحال پریشان بغداد پہنچے خلیفہ مسترشد باللہ عباسی نے لباس گھوڑے آلات حرب اور روپے دیئے۔ سلطان مسعود ۱۵ شوال سنہ مذکور میں محل سرائے شاہی میں داخل ہوا اور ملک طغرل نے ہمدان میں قیام کیا۔

خلیفہ مسترشد باللہ اور سلطان مسعود میں کشیدگی: چند روز بعد خلیفہ مسترشد باللہ عباسی نے سلطان مسعود کو ملک طغرل کی مدافعت اور جنگ کے لیے ہمدان جانے کا حکم دیا۔ بنفس نفیس اس مہم میں شریک ہونے کا وعدہ فرمایا لیکن سلطان مسعود نے کسی وجہ سے اس حکم کی تعمیل میں تاخیر سے کام لیا۔ مسعود کے بعض امراء اور سرداران لشکر خلیفہ مسترشد باللہ عباسی کے دامن دولت سے وابستہ ہو گئے جس پر سلطان مسعود کو ملک طغرل سے سازش کا شبہ ہوا۔ سلطان مسعود نے چند لوگوں کو گرفتار کر لیا۔ ان کے مال و اسباب کو لوٹ لیا۔ اس سے اوروں کو خوف پیدا ہوا سلطان مسعود کا ساتھ چھوڑ کر بھاگ گئے۔ خلیفہ مسترشد نے سلطان مسعود کو ان لوگوں کو واپس کرنے کا حکم دیا۔ سلطان مسعود نے اس حکم پر کوئی توجہ نہ دی۔ خلیفہ مسترشد کو اس سے اور رنجش پیدا ہو گئی۔ دونوں کے دلوں میں کدورت پیدا ہو گئی اور رنجش بڑھ گئی۔ خلیفہ مسترشد نے امداد و اعانت سے ہاتھ کھینچ لیا۔

ملک طغرل کی وفات: اسی اثناء میں ماہ محرم ۵۲۷ھ میں ملک طغرل کی وفات کی خبر پہنچی سلطان مسعود بغداد سے ہمدان روانہ ہوا شرف الدین نوشیرواں بن خالد کو قلمدان وزارت سپرد کیا۔ مسعود شرف الدین کو بغداد سے اپنے ہمراہ لیا تھا۔ رفتہ رفتہ وہیں آ گئے ہمدان اور جبل پر قابض ہو گیا۔

جنگ سلطان مسعود و خلیفہ مسترشد باللہ: آپ اوپر پڑھ آئے ہیں کہ خلیفہ مسترشد باللہ عباسی اور سلطان مسعود میں قیام بغداد کے زمانہ میں ان امراء کی بدولت رنجش پیدا ہو گئی تھی۔ جو سلطان مسعود کا ساتھ چھوڑ کر خلیفہ مسترشد باللہ عباسی کے دامن دولت سے وابستہ ہو گئے تھے پھر جب سلطان مسعود ملک طغرل کے انتقال کے بعد تو امرائے حکومت کی ایک جماعت جن میں یرنقش زکوی قزل قراسنقر خمارتکین والی ہمدان عبدالرحمن بن طغایرک اور دبیس بن صدقہ کا نام خصوصیت سے لیا جاتا ہے۔ سلطان مسعود سے علیحدہ ہو کر خوزستان چلی گئی۔ والی خوزستان "برسق بن برسق" نے ان لوگوں کی رائے سے موافقت کی اور ان کا ہمدرد بن گیا۔ ان لوگوں نے خلیفہ مسترشد باللہ عباسی سے امان کی درخواست کی۔ دربار خلافت میں حاضری کی اجازت چاہی خلیفہ مسترشد باللہ عباسی نے دبیس بن صدقہ کے علاوہ تمام امراء کو اجازت دی

امان دے کر سلطان مسعود کے پاس ابو بکر کی معرفت بھیج دیا۔ اس وجہ سے اتابک زنگی مسعود کا اپنے دل سے منحرف ہوا کہ ایسا نہ ہو کہ یہ لوگ مجھے گرفتار کر لیں علیحدہ ہو کر سلطان مسعود کی خدمت میں واپس ہو گئے۔ بغداد آئے اور خلیفہ مسترشد باللہ عباسی کو سلطان مسعود سے جنگ کرنے پر تیار کیا۔ خلیفہ مسترشد باللہ عباسی ان خود غرض امیروں کے کہنے میں آ گیا۔ ان دونوں کی باتوں پر توجہ دینے لگا۔ آخر رجب ۵۲۹ھ میں سلطان مسعود سے جنگ کرنے کے لیے بغداد سے کوچ کر دیا۔ [illegible] خراسان مرو [illegible] گئے۔ خلیفہ مسترشد باللہ عباسی نے امان دینے کا وعدہ کیا۔ لشکر کا [illegible] پھر وہاں سے روانہ ہوا۔ اس سے خلیفہ مسترشد باللہ عباسی روانگی میں تاخیر کرتے تھے۔ لیکن سلطان مسعود نے ایک بڑی فوج جمع کی انعامات اور طرح طرح کے [illegible] بانٹ ملنے۔ چنانچہ خلیفہ مسترشد باللہ عباسی کو راستے ہی میں شعبان کے مہینہ میں دینور پہنچ کر [illegible] اپنی فوج لیے بارگاہ خلافت میں حاضر ہوا۔ اس وقت خلیفہ مسترشد باللہ عباسی کی فوج کی تعداد سات ہزار سے کچھ زیادہ تھی۔ ادھر عراق میں تین ہزار فوج اپنے غلام "اقبال" کے ساتھ چھوڑ آئے تھے کہ عراق [illegible] اس نے خیر خواہوں کے ذریعہ بارگاہ خلافت میں خط روانہ کیا۔ خلافت مآب ہوشیاری سے پیش آئے۔

ان واقعات کی اطلاع سلطان مسعود کو ہوئی چودہ ہزار کی جمعیت سے مقابلے کے لیے روانہ ہوا۔ خلیفہ مسترشد باللہ عباسی کے لشکر کا ایک گروہ دوسری طرف علیحدہ ہو گیا۔ سلطان داؤد بن سلطان محمد نے آذربائیجان سے کہلا بھیجا کہ آپ دینور میں قیام فرمائیے جب تک میں فوج لے کر آ جاؤں تو مقابلہ کیجئے۔ خلیفہ مسترشد باللہ عباسی نے توجہ نہ کی۔ جنگ کے ارادے سے کوچ کیا۔ [illegible] کے مقام پر [illegible] خلافت مآب کی [illegible] بھی روانہ ہوئی۔ اتفاق وقت سے میمنہ نے بھی ساتھ چھوڑ دی۔

خلیفہ مسترشد باللہ کی گرفتاری: ۱۰ رمضان ۵۲۹ھ کو بمقام دایمرگ دونوں حریف صف آرا ہوئے۔ خلیفہ مسترشد باللہ عباسی کی فوج کا میسرہ سلطان مسعود سے مل گیا۔ میمنہ کو شکست ہوئی۔ خلیفہ مسترشد باللہ عباسی نے اپنی جگہ سے حرکت نہ کی گرفتار ہو گئے۔ خلیفہ مسترشد باللہ عباسی کے ساتھ وزیر (شرف الدین علی بن طراد زینبی) قاضی القضاۃ، خلافت مآب کے خزانچی (ابن طلحہ) ابن الانباری خطیب، فقہاء اور شہود گرفتار ہوئے۔ خلافت مآب ایک خیمہ میں ٹھہرائے گئے۔ ان کا لشکر غارت ہو گیا۔ وزیر اور بعض امراء قلعہ سرجہان بھیج دیئے گئے۔ بقیہ کو بغداد واپس کیا۔ سلطان مسعود ہمدان کی جانب روانہ ہوا۔ امیر بک [illegible] کو بغداد کا پولیس افسر مقرر کر کے روانہ کیا۔ آخر ماہ رمضان میں وارد بغداد ہوا۔ شہر کے بدمعاشوں کا ایک گروہ [illegible] ان لوگوں نے خلیفہ مسترشد باللہ عباسی کا مال و اسباب لوٹ لیا۔ [illegible] جمع ہو کر ہنگامہ برپا کیا۔ بہت سے عوام الناس مارے گئے۔

خلیفہ مسترشد باللہ اور سلطان مسعود کی مصالحت: اس کے بعد سلطان مسعود ماہ شوال ۵۲۹ھ میں ہمدان سے مراغہ روانہ ہوا۔ خلیفہ مسترشد باللہ عباسی نظر بند ہمراہ تھا۔ مصالحت کا سلسلہ جاری ہونے لگا۔ آخر ان شرائط پر مصالحت ہو گئی۔

---

۱ [illegible] کامل ابن اثیر [illegible] مطبوعہ لیدن۔

(۱) خلیفہ مسترشد باللہ عباسی فوج فراہم نہ کرے۔

(۲) خانہ نشین رہے۔ جنگ کے لیے کبھی سرائے خلافت سے باہر قدم نہ نکالے۔

خلیفہ مسترشد باللہ کا قتل خلیفہ مسترشد باللہ عباسی سلطان مسعود سے رخصت ہوا۔ سلطان مسعود نے اظہار قدرت کے لیے طاعت قبول کی۔ خلافت کے لیے سواری مقرر تھی وہ علیحدہ ہو گئے۔ فرقہ باطنیہ کا ایک گروہ خلیفہ مسترشد باللہ عباسی کے خیمہ میں گھس کر [illegible] زخم کاری [illegible] سے قتل کر ڈالا۔ یہ دیکھ کر [illegible]۔ مقتول خلیفہ کے ساتھ چند مصاحب بھی قتل ہوئے۔ باطنیہ تمام کا تعاقب کیا گیا سب کے سب مار ڈالے گئے۔ یہ واقعہ (۱۷) ذیقعدہ ۵۲۹ھ کا ہے۔ تقریباً ۱۸ سال خلافت کی۔ فصیح اللسان، خوش نویس، عالی ہمت اور متقی تھا۔ ۴۳ سال کی عمر پائی۔

خلیفہ راشد باللہ کی تخت نشینی خلیفہ مسترشد باللہ عباسی کے قتل کے بعد سلطان مسعود نے [illegible] پہلی خبر بغداد کو بھیجی کہ مقتول خلیفہ کے بیٹے ابوالمنصور کو حسب وصیت ولی عہدی تخت خلافت پر متمکن کر کے عام بیعت لی جائے۔ چنانچہ [illegible] کے آٹھویں دن ابوجعفر منصور تخت نشین ہوا۔ اراکین دولت، ممبران خاندان خلافت اور وزراء نے بیعت کی اور راشد کا لقب اختیار کیا۔

اقبال (خادم خلیفہ مسترشد باللہ عباسی) کو جب خلیفہ مقتول کے قتل کی خبر پہنچی تو وہ اس وقت بغداد میں مقیم تھا جیسا کہ [illegible] لکھا گیا دریائے دجلہ کی غربی جانب سے [illegible] تکریت پہنچ کر مجاہد الدین بہروز کے پاس قیام پذیر ہوا۔

خلیفہ راشد باللہ و سلطان مسعود خلیفہ راشد باللہ عباسی کے تخت نشین ہونے کے بعد سلطان مسعود نے برنقش زرکش کو خلافت مآب کے پاس بھیجا۔ خلیفہ مسترشد باللہ عباسی کی قرارداد صلح کے مطابق چار لاکھ دینار کا مطالبہ کیا۔ خلیفہ راشد باللہ عباسی نے جواب دیا کہ [illegible] ہمارے پاس اب کچھ نہیں ہے۔ جس قدر زر نقد موجود تھا وہ مقتول خلیفہ مسترشد کے ساتھ تھا وہ سب لوٹ لیا گیا۔ اس کے بعد خلیفہ راشد باللہ عباسی نے فوج فراہم کی۔ [illegible] شہر پناہ کی تعمیر میں مصروف ہوا۔ برنقش زرکش اور [illegible] نے اتفاق کر کے سرائے خلافت پر حملہ کیا۔ خلیفہ راشد کا لشکر مقابلہ پر آیا۔ باشندگان بغداد نے بھی راشد کے لشکر کا ساتھ دیا۔ [illegible] برنقش زرکش [illegible] شہر بغداد سے خراسان کی طرف نکل گئے [illegible] برنقش زرکش نے [illegible]۔

ابو عبداللہ اور حسن اقبال کی گرفتاری و رہائی واقعات بالا کا [illegible] تھا کہ سلطان [illegible] ماہ صفر ۵۳۰ھ [illegible] بغداد [illegible] سرائے شاہی میں [illegible] اس کے بعد [illegible] الدین زنگی [illegible] موصل [illegible] سلطنت [illegible] برنقش [illegible] اصفہان [illegible]

---

(۱) عرب میں دستور تھا کہ جس شخص کی بے عزتی کرتے تھے اس کے کان [illegible] کاٹ [illegible]۔

(مترجم)

[illegible] میں داخل ہوئے۔ خطبہ بغداد سے [illegible] آخر انقلاب [illegible] خلیفہ [illegible] عباسی [illegible] خلیفہ راشد باللہ عباسی نے [illegible] ابو عبداللہ حسین [illegible] کو گرفتار کر کے قتل کیا اور اس کا مال [illegible] ہو گئی اور سلطنت [illegible] ابوالراجی [illegible] الدین زنگی سے ملنے آیا [illegible] اجازت [illegible] خیال ہوا۔ خلیفہ راشد باللہ عباسی اور عمادالدین زنگی کے معاملات [illegible] مصالحت ہو گئی۔ اس کے بعد قاضی القضاۃ زینبی بھی عمادالدین زنگی کی خدمت میں حاضر ہوئے [illegible] اور اسی وقت سے عمادالدین زنگی کے ہمراہ بغداد سے موصل چلے گئے۔ قاضی [illegible] عمادالدین زنگی [illegible] اکرام کیا [illegible] عمادالدین زنگی کے پاس رہے۔

سلطان داؤد کا خطبہ مصالحت کی منزل کے بعد خلیفہ راشد باللہ عباسی نے شہر پناہ کی تعمیر شروع کی۔ [illegible] عمادالدین زنگی [illegible] خلیفہ راشد باللہ [illegible] سلطان مسعود کا خطبہ موقوف کر دیا۔ سلطان داؤد کا خطبہ جاری ہوا۔ سلطان داؤد نے [illegible] بغداد [illegible] مرتب کر کے سلطان مسعود سے جنگ کرنے کے لیے بغداد [illegible]

سلطان مسعود کی جانب پیش قدمی اس کے بعد [illegible] سلطان مسعود نے [illegible] عمادالدین زنگی [illegible] جنگ [illegible] باہم مصالحت [illegible] بغداد [illegible] کے لیے [illegible] اختیار کیا۔ [illegible] سلطان مسعود [illegible] کر کے سلطان داؤد اور زنگی سے جنگ [illegible] عمادالدین زنگی نے [illegible] سلطان [illegible] جانب [illegible] خلیفہ راشد باللہ عباسی [illegible] بغداد [illegible] بغداد [illegible] سلطان مسعود سے جنگ [illegible] بغداد میں قلعہ بند ہو کر سلطان مسعود سے جنگ کرنے کے لیے [illegible] سلطان مسعود کا [illegible] خلیفہ راشد باللہ [illegible] تھے۔ [illegible] راشد باللہ عباسی نے ان امراء کی [illegible] سلطان مسعود کی طرف [illegible] واللہ تعالیٰ اعلم۔

سلطان مسعود کا محاصرہ بغداد اس کے بعد سلطان مسعود نے بغداد کا محاصرہ کر لیا [illegible] الدین [illegible] عمادالدین زنگی [illegible] سلطان مسعود کے [illegible] سلطان مسعود نے بغداد [illegible] تمام [illegible] بغداد [illegible] سلطان مسعود [illegible] عمادالدین زنگی [illegible]

پہنچ گیا۔ سلطان مسعود بغداد کی جانب لوٹ چلا۔ دجلہ عبور کر کے غربی بغداد کی طرف سے عبور کیا۔ پھر بغداد سے روانگی کا سبب یہ ہوا کہ حامیوں نے بغداد میں لڑائی چھیڑ دی۔ بد انتظامی پیدا ہو گئی اور سب آذربائیجان کی جانب واپس ہو گئے۔

خلیفہ راشد کی معزولی عماد الدین زنگی طرف بغداد میں تھا خلیفہ راشد بغداد سے عماد الدین زنگی کے پاس چلا آیا اور اس کے ہمراہ موصل چلا گیا۔ جب بغداد اپنے حامیوں سے خالی ہو گیا تو ۱۵ ذیقعدہ ۵۳۰ھ کو سلطان مسعود نے چند لشکر کے ساتھ بغداد میں داخل ہوا۔ فتنہ و فساد فرو ہو گیا۔ عوام الناس کو اطمینان حاصل ہوا۔ قضاۃ، فقہا اور علماء شہر دربار میں طلب کیے گئے۔ خلیفہ راشد باللہ عباسی کی معزولی کا استفتاء کیا۔ قضاۃ و علماء سے بیعت دریافت کی۔ سلطان مسعود نے خلیفہ راشد باللہ عباسی کا وہ تحریری عہد نامہ پیش کیا جو خلیفہ راشد باللہ عباسی نے اپنے قلم خاص سے یہ لکھا تھا ”اگر میں لشکر جمع کروں یا سلطان مسعود فوج فراہم کروں یا سلطان سے جنگ کرنے کے لیے باہر نکلوں یا سلطان کے کسی امیر پر حملہ کروں یا جنگ کروں تو سمجھا جائے کہ وہ خلافت سے معزول کر دیا گیا“ فقہا اور قضاۃ نے خلیفہ کی معزولی کا فتویٰ دیا۔ ارکان خلافت نے بھی خلیفہ راشد باللہ عباسی کے عیوب ظاہر کیے اور معزولی سے اتفاق کیا۔ یہ ارکان خلافت وہ تھے جو خلیفہ مسترشد باللہ کے زمانہ میں خلیفہ کے ساتھ قید کیے گئے تھے اور اب بیعت توڑنے کی وجہ سے خلافت مآب سلطان مسعود کے پاس رہے۔ جیسا کہ ہم خلافت عباسیہ کے تذکرہ میں خلیفہ مسترشد باللہ عباسی کے حالات ہم لکھ آئے ہیں۔ چنانچہ خلیفہ راشد باللہ عباسی کی معزولی کے بعد ابو عبداللہ محمد بن خلیفہ مستظہر باللہ کی خلافت کی بیعت لی گئی۔ المقتفی لامر اللہ کا لقب دیا گیا۔ یہ حالات تفصیل کے ساتھ اوپر گزر چکے ہیں۔

سلطان داؤد اور سلجوق شاہ کی جنگ اس کے بعد سلطان مسعود نے قراسنقر کو ایک فوج کے ساتھ سلطان داؤد کے تعاقب پر روانہ کیا۔ مراغہ کے قریب مقابلہ ہوا۔ شکست کھا کر سلطان داؤد کا لشکر بھاگا۔ قراسنقر نے آذربائیجان پر قبضہ کر لیا اور سلطان داؤد نے خوزستان جا کر پناہ لی۔ ترکمانوں کا ایک گروہ جمع ہو گیا۔ سلطان داؤد نے انہیں جمع کر کے تستر کا محاصرہ ڈالا۔ اس کا چچا سلجوق شاہ ان دنوں واسط میں تھا۔ سلطان مسعود کے حکم سے سلجوق شاہ نے سلطان داؤد سے جنگ کے لیے تستر پر دھاوا کیا۔ سلطان داؤد نے سلجوق شاہ کو شکست دی۔

شرف الدین انوشیروان کی معزولی ۵۳۰ھ میں سلطان مسعود نے وزیر السلطنت شرف الدین انوشیروان بن خالد کو معزول کر کے کمال الدین ابو البرکات کو قلمدان وزارت عطا کیا۔ پھر یہ خبر پہنچی کہ معزول خلیفہ راشد باللہ عباسی نے موصل چھوڑ دیا ہے۔ سرداران عراق جو بغداد میں موجود تھے اپنے تبعین کو واپس جانے کی اجازت دی۔ صدقہ بن دبیس والی حلہ نے اپنی بیٹی کا عقد کیا اسی اثنا میں جاولی سلاری اور سنقر خمارتگین افسر پولیس ہمدان سرداران لشکر کو لے کر حاضر ہوا۔ یہ سب سلطان داؤد کے ساتھ تھے۔ سلطان مسعود نے ان لوگوں سے خوشنودی ظاہر کی۔ بغداد کی پولیس افسری پر مامور کیا اور ۵۳۱ھ میں ہمدان کی جانب واپس ہوا۔

جنگ سلطان مسعود و سلطان داؤد چونکہ امیر بوزابہ والی خوزستان، امیر عبدالرحمن طغرل، جب طغان اور سلطان

داؤد بن سلطان محمود، سلطان مسعود کی جانب سے مطمئن نہ تھے اور جنگ کا خطرہ پیش نظر تھا اور امیر منکبرس والی فارس بھی اس خطرے سے بے فکر نہ تھا۔ اس وجہ سے یہ سب فارس میں جمع ہوئے اور متفق ہو کر سلطان مسعود سے جنگ کا عہد و پیمان کیا۔ پھر ان لوگوں نے یہ خبر پا کر کہ معزول خلیفہ راشد باللہ عباسی موصل سے مراغہ چلا آیا ہے۔ معزول خلیفہ کو خط لکھا اور سلطان مسعود کے مقابلے میں اتفاق و اتحاد کا پیام دیا۔ دوبارہ تخت خلافت پر متمکن ہونے کا وعدہ کیا۔ معزول خلیفہ نے اس رائے کو پسند فرمایا اور درخواست کو قبولیت کا درجہ عنایت کیا۔ یہ خبریں سلطان مسعود تک پہنچیں، قصبہ سے باہر آخر ماہ شعبان ۵۳۰ھ میں روانہ ہوا۔ امیر منکبرس جنگ کے دوران گرفتار ہو گیا۔ سلطان مسعود نے مروا ڈالا۔ سوار فتح مند گروہ نے لوٹ مار شروع کر دی غارت گری کے لیے لشکر منتشر ہو گیا۔

سلطان مسعود کی شکست

امیر بوزابہ اور عبدالرحمن طغایرک لشکر کے قریب تھے۔ ان کو موقع مل گیا۔ دونوں نے متفق ہو کر سلطان مسعود پر حملہ کر دیا۔ سلطان مسعود کی رکاب میں اس وقت نہایت قلیل لشکر رہ گیا تھا۔ اس نے اسے شکست ہوئی اس کے سرداران لشکر کا ایک گروہ جس میں صدقہ بن دبیس والی حلہ، محمد بن ابو العباس، بعد ازاں ایک قراسنقر والی آذر بائیجان جنگ کے بعد گرفتار ہو گئے تھے۔ امیر بوزابہ نے ان سب کو جیل میں ڈال دیا۔ جب اسے امیر منکبرس کے قتل کی خبر کی تصدیق ہوئی تو سب کو مار ڈالا۔ شکست کے بعد سلطان مسعود نے آذربائیجان کا عزم کیا۔ سلطان داؤد نے ہمدان پہنچ کر قبضہ کر لیا۔ معزول خلیفہ راشد بھی آ گیا۔ امیر بوزابہ نے چونکہ ان میں بڑا تھا ان سب کو مرکز فارس جانے کی رائے دی۔ چنانچہ سب کے سب امیر بوزابہ کے ساتھ فارس پہنچے امیر بوزابہ نے فارس پر قبضہ کر لیا۔

سلجوق شاہ کی بغداد پر فوج کشی

سلجوق شاہ اس وقت واسط میں تھا جب اسے یہ خبر ملی کہ اس کا بھائی سلطان مسعود آذربائیجان چلا گیا ہے تو دارالخلافت پر قبضہ کرنے کے لیے بغداد روانہ ہوا۔ بقش شحنہ بغداد اور نظر خادم امیر الحاج مقابلہ کے لیے تیار ہو گئے۔ اوباش اور بدمعاشوں کی بن آئی۔ کھلم کھلا لوٹ مار اور غارت گری شروع کر دی۔ جسے جہاں پایا لوٹ لیا۔ بقش شحنہ بغداد سلجوق شاہ کی مدافعت سے فارغ ہو کر بغداد آیا۔ بہتیروں کو سزائیں دیں۔ بہت سوں کو گرفتار کر کے قتل کیا اور ان کی لاشیں بازاروں میں پھینک دیں۔ اس کے بعد بقش نے ظلم و بدمعاشی شروع کر دی۔ عوام اور روساء کو بدمعاشی اور غارت گری کا الزام لگا کر گرفتار کرنے لگا (جیسا کہ پولیس کا دستور ہے) غلہ کی گرانی ہوئی۔ لوگوں کو اپنی عزت کی پڑی۔ اکثر باشندگان بغداد وطن چھوڑ کر موصل وغیرہ چلے گئے۔

صدقہ بن دبیس کے مارے جانے کے بعد حلہ کی حکومت پر سلطان مسعود نے اس کے بھائی محمد بن دبیس کو مقرر کیا۔ مہلہل بن ابو العسکر مقتول کے بھائی محمد بن دبیس کو نائب بنایا جیسا کہ ان کے حالات میں اوپر ہم لکھ آئے ہیں۔

قتل خلیفہ راشد باللہ عباسی

امیر بوزابہ فارس پر قبضہ حاصل کر کے خراسان کی جانب واپس ہوا۔ معزول خلیفہ راشد باللہ عباسی، ملک داؤد اور خوارزم شاہ نے جزیرہ کا قصد کیا۔ جزیرہ پہنچ کر مار دھاڑ اور غارت گری شروع کر دی۔ سلطان مسعود اس سے مطلع ہو کر عراق کو ان کی دست برد سے بچانے کے لیے فوجیں لے کر روانہ ہوا۔ ملک داؤد سلطان مسعود کی روانگی سے مطلع ہو کر آذربائیجان لوٹ آیا۔ خوارزم شاہ تو اپنے دارالسلطنت واپس گیا۔ معزول خلیفہ راشد باللہ عباسی نے [illegible]

کی امداد سے مایوس ہو کر پھر اصفہان کا راستہ لیا۔ یہاں چند فدائی اسماعیلیوں نے جو معزول خلیفہ راشد باللہ عباسی کی خدمت میں تھے ۲۶ رمضان ۵۳۲ھ میں ان کا کام تمام کر دیا۔ اصفہان کے بیرون دفن ہوا۔

وزارت کمال الدین محمد ۵۳۳ھ مذکور میں سلطان مسعود نے وزیر السلطنت ابوالبرکات بن سلامہ خراسانی (درگزینی) کو معزول کر کے کمال الدین محمد بن خازن کو عہدۂ وزارت سے ممتاز کیا۔ کمال الدین عادل، خوش خلق اور عالی ہمت تھا۔ بہت سے ٹیکس معاف کر دیے، ظلم و ستم کو جڑ سے اکھاڑ پھینکا، سلطان مسعود کی تمام حکومت کی بیت المال کو خزانہ سے بھر دیا، امیروں کی دست درازی روک دی تھی اور تمام مجرموں کو سزا دی، پیادوں اور بہت سے ٹیکس جو لیا جاتا تھا ظاہر ہے جنہیں کو وہ برداشت کرتے تھے اس سے سلطان مسعود کی نگاہوں میں وزیر السلطنت بے حد عزیز ہو گیا۔ جو ترکی امرا کو ناگوار گزرے۔ وزیر السلطنت اور امرا کے مابین دولت کے اندر بگاڑ اور رنجش پیدا کر دی۔

وزیر کمال الدین محمد کا قتل: چنانچہ یہ سب وقت بے وقت سلطان کے کان بھرنے لگے۔ ان سب سے زیادہ دشمن قراسنقر والی آذربائیجان سے رہا نہ گیا۔ اس نے سلطان مسعود کو بغاوت کی دھمکی دی۔ سلطان مسعود بادشاہی اس سے بے حد متاثر ہو کر بغاوت کے خوف سے وزیر السلطنت کمال الدین کے قتل کا حکم دے دیا۔ سلطان مسعود نے چند افراد اور بادل ناخواستہ وزیر السلطنت کمال الدین کو قتل کر کے سر کو قراسنقر کے پاس بھیج دیا۔ قراسنقر کی ناراضگی خوشی اور رضامندی سے تبدیل ہوئی۔ یہ واقعہ ۵۳۳ھ کا ہے۔ سات مہینے وزارت کی۔

وزارت ابوالعز طاہر: کمال الدین وزیر السلطنت کے قتل کے بعد قلمدان وزارت ابوالعز طاہر بن محمد بروجردی وزیر قراسنقر کے سپرد کیا گیا۔ عز الملک خطاب ملا ہوا تھا۔ پہلی وزارت سے امور سلطنت میں جو خلل پیدا ہوا تھا سلطان مسعود اس کو رفع نہ کر سکا۔ امیروں نے ملک کو دبا لیا۔ نتیجہ یہ ہوا کہ سلطان مسعود شاہ شطرنج کی طرح صرف نام کا بادشاہ رہ گیا۔

بقش سلاحی کا قتل: اس کے بعد سلطان مسعود کے حکم سے بقش سلاحی امیر پولیس کو قتل کیا گیا۔ یہ بہت بڑا ظالم، کینہ ور اور ناصبی تھا۔ سلطان مسعود نے اسے گرفتار کر کے مجاہد الدین بہروز کی زیر نگرانی تکریت کے قلعہ میں قید کیا۔ چند دنوں بعد اس کے قتل کا حکم صادر ہوا۔ جلاد جوں ہی قتل کے ارادے سے گیا اور قتل کرنا چاہا بقش سلاحی نے پیچھے ہٹ کر مع زنجیر دریا میں کود پڑا۔ ڈوب کر مر گیا۔ سر کاٹ کر سلطان مسعود کی خدمت میں روانہ کیا گیا۔ سلطان مسعود نے مجاہد الدین بہروز کو تکریت سے طلب کر کے بغداد کی شحنگی (انسپکٹر جنرل پولیس کا عہدہ) عطا کی۔ مجاہد الدین بہروز نے نہایت خوش اسلوبی سے اس عہدہ کے فرائض انجام دیے۔ ۵۴۳ھ میں سلطان مسعود نے اسے بھی معزول کیا۔ قزل امیر آخور سلطان محمود کا غلام تھا (یہ دو بار بصرہ کا حاکم) اسی خدمت پر مامور ہوا تھا۔ واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم بحقیقہ۔

محمد خوارزم شاہ سلطان سنجر اور خوارزم شاہ کی جنگ سے ملوک خوارزم کی حکومت کی داستان شروع ہوتی ہے اور اسی زمانہ سے ان کی حکومت و سلطنت کا آغاز ہوتا ہے۔ محمد خوارزم شاہ کی ابتدائی حکومت کا حال ہم اوپر تحریر کر آئے ہیں۔ محمد بن

[illegible] سلطان [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]

جنگ سلطان سنجر و آتسز

[illegible] سلطان سنجر [illegible] خوارزم [illegible] غیاث الدین سلیمان شاہ [illegible]

آتسز کا بلاد خوارزم پر قبضہ

[illegible] سلطان سنجر [illegible] خوارزم [illegible] آتسز [illegible] سلیمان شاہ [illegible] آتسز [illegible] خوارزم [illegible]

اتابک قراسنقر

[illegible] سلطان مسعود [illegible] سلطان مسعود [illegible]

قراسنقر کا بلادِ فارس پر قبضہ

[illegible] فارس [illegible] سلطان مسعود [illegible]

فارس پر بجبرہ قبضہ ہو گیا۔

قراسنقر کی وفات: اس واقعہ کے بعد اتابک قراسنقر والی آذربائیجان و اران نے شہر اردبیل میں وفات پائی۔ اتابک قراسنقر ملک طغرل کا مملوک (غلام) تھا۔ اس کی جگہ جاولی الطغرلی کو آذربائیجان کی حکومت عطا ہوئی۔

چاولی داگی کی بلاد فارس پر فوج کشی: ۵۳۹ھ میں سلطان مسعود نے امیر اسمٰعیل چاولی داگی کو ایک بڑے لشکر کے ساتھ امیر بوزابہ کی سرکوبی اور بلاد فارس پر قبضہ کرنے کی غرض سے روانگی کا حکم دیا۔ چنانچہ چاولی داگی فارس کے ارادے سے روانہ ہوا۔ مجاہد الدین بوزابہ نے دو چاولی داگی نے کوئی پیش قدمی نہ کی، جلد کوچ کرنے کا تہیہ کیا۔ مجاہد الدین نے بعض کشتیوں کو بےکار کر دیا اور بعض کو جلا دیا۔ چاولی داگی نے مجبوراً ساحل کی طرف قدم بڑھایا۔ اس سے کمی واقعت پر کرمانی کی واسط کی جانب بڑھا۔ طرطائی مقابلہ پر آیا۔ لڑائی ہوئی طرطائی کی فوج میدان جنگ سے بھاگ کھڑی ہوئی۔ چاولی داگی نے واسط میں داخل ہو کر دست غوب تاراج کیا تھا۔ بہ ابراہیم کے قریب ... کے مقامات لوٹ لیا۔

شکست کے بعد طرطائی بغداد پہنچا۔ چاولی داگی امداد کے لیے تیار ہو گیا۔ ادھر چاولی داگی کی فوج چاولی داگی سے علیحدہ ہو کر طرطائی سے مل گئی۔ چاولی داگی مجبوراً مقابلہ سے بھی چھوڑ کر تستر چلا گیا۔ سلطان مسعود کی خدمت میں معذرت نامہ بھیجا۔ سلطان مسعود نے قبول فرمایا۔

جنگ سلطان سنجر اور ترکان خطا: ان واقعات کا خلاصہ جو تاریخ ابن اثیر میں ہیں یہ ہے کہ آتسز بن محمد نے خوارزم پر قبضہ حاصل کرنے کے بعد ترکان خطا کو (جو اس وقت تک دائرہ اسلام میں داخل نہیں ہوئے تھے اور بڑے بہادر ترکوں کے بڑے جنگجو سے تھے) سلطان سنجر کے سمرقند ماوراء النہر پر قبضہ کرنے کی تحریک کی اور ملک کا سبز باغ دکھا دیا۔ سلطان سنجر کی کمزوری کو ظاہر کیا، امداد اور ساتھ دینے کا وعدہ کیا۔ تب مختصر ترکان خطا تین لاکھ سوار اپنی جمعیت سے سلطان سنجر کے ملک کو تسخیر کرنے کے لیے روانہ ہوئے۔ سلطان سنجر بھی ایک بڑی فوج لے کر مقابلہ کے لیے نکلا۔ نہر کو عبور کر کے ۵۳۶ھ میں ترکان خطا سے جنگ ہوئی۔ بڑے گھمسان کی لڑائی ہوئی۔ خونریزی کی کوئی حد نہ رہی۔ آخر کار سلطان سنجر کو شکست ہوئی۔ ایک لاکھ فوج کٹ گئی جس میں چار ہزار عورتیں تھیں۔ سلطان سنجر کی بیوی کو دشمنوں نے گرفتار کر لیا۔ سلطان سنجر بحال پریشان ترمذ پہنچا اور ترمذ سے بلخ کا راستہ لیا۔

سلطان سنجر کی شکست کے بعد آتسز نے شہر مرو پر حملہ کیا۔ بزور تیغ گھس کر غارت گری اور پامالی شروع کر دی۔ فقہا، علماء اور روسائے شہر کی ایک جماعت کو گرفتار کر لیا۔

سلطان مسعود کی طلبی: سلطان سنجر کو اس شکست سے بے حد صدمہ ہوا۔ اس وقت تک کسی لڑائی میں اس کا علم سرنگوں نہیں ہوا تھا۔ اپنے بھتیجے سلطان مسعود کو لکھ بھیجا کہ تم اپنی فوج کے ساتھ رے آ کر قیام پذیر ہو تاکہ امداد حاصل کی جائے۔ چنانچہ عباس والی رے بغداد چلا گیا اور سلطان مسعود اپنے چچا سنجر کے حکم کے مطابق بغداد سے رے آ گیا۔

ستق قراخان کا قبول اسلام: بعض مورخین نے لکھا ہے کہ بلاد ترکستان میں کاشغر، بلاساغون، ختن اور طراز

[illegible]

قدر خان کا خروج و قتل [illegible]

ترکان قارلق کا غلبہ [illegible]

[illegible]

حسن تگین کی گورنری سمرقند: سلطان سنجر نے ارسلان خان کی جگہ سمرقند کی حکومت پر قلج طمغاج ابوالمعالی حسن بن علی بن عبدالمومن معروف بہ حسن تگین کو متعین کیا حسن تگین خاندان سلطنت خانیہ سے تھا۔ ارسلان خان سے نہ تخت دور کر دیا تھا اس کا زمانہ حکومت دراز نہیں ہوا تھوڑے دن بعد مر گیا۔ سلطان سنجر نے محمود بن ارسلان خان سابق حکمران سمرقند کو تخت حکومت پر متمکن کیا۔ یہ ارسلان خان وہی ہے جس کے قبضہ سے سلطان سنجر نے سمرقند نکالا تھا اور محمود بن ارسلان سلطان سنجر کی بہن کا لڑکا تھا۔

گورخان شاہ چین کی کاشغر پر فوج کشی: اس سے پہلے ۵۲۲ھ میں گورخان چینی بادشاہ چین نے ملک گیری کے شوق میں ایک بڑی فوج لے کر حدود کاشغر پر دھاوا کیا۔ چینی زبان میں "گور" کے معنی "اعظم" اور "خان" کے معنی "ملک" کے ہیں یعنی "اعظم الملک"۔ [illegible] والی کاشغر "احمد بن حسن خان" نے مقابلہ و مدافعت کی۔ لیکن اس جنگ میں [illegible] جنگ کے بعد گورخان کو شکست ہوئی اس کے ہمراہیوں کا ایک بڑا گروہ کام آ گیا۔

گورخان اور خاقان محمود کی جنگ: اس واقعہ کے کچھ عرصہ بعد ترکان قرلغ کا ایک گروہ چین سے نکل کر [illegible] ترکستان کی خدمت میں آ گیا تھا۔ ارسلان خان محمد بن سلیمان نے انہیں اپنی سرحد پر حفاظت کی غرض سے ٹھہرا رکھا تھا اور خدمت کے عوض جاگیریں دی تھیں اور وظائف مقرر کر رکھے تھے اتفاق سے ارسلان خان محمد بن سلیمان ان سے کسی بات پر ناراض ہو گیا [illegible] کے لیے ایک لشکر [illegible] کرنے لگے۔ محمود ارسلان خان کے ساتھ ہو کر [illegible] جنگ سے [illegible] کی تعریف کر دی۔ چنانچہ وہ سب اہل و عیال کے ساتھ بلاساغون چلے گئے۔ جب [illegible] گورخان شاہ چین نے بلاساغون کی طرف قبضہ اور تاراج کی غرض سے قدم بڑھایا تو ترکان قرلغ جو ارسلان خان سے ناراض ہو کر بلاساغون میں آ رہے تھے گورخان سے مل گئے اس کے لشکر کی تعداد بڑھ گئی سیلاب کی طرح ماوراء النہر کی طرف بڑھا۔ خاقان محمود بن ارسلان خان محمد رمضان ۵۳۱ھ میں اس طوفان کو روکنے کے لیے مقابلہ پر آیا۔ شدید جنگ کے بعد خاقان محمود کو شکست ہوئی۔ سمرقند واپس آیا۔ اس سے گورخان کا رعب و داب بڑھ گیا۔ ماوراء النہر اور اہل بخارا ان کے مظالم کے شکار ہونے لگے۔

جنگ گورخان اور سلطان سنجر: خاقان محمود نے سلطان سنجر کی خدمت میں عریضہ بھیجا واقعات لکھے اور امداد کی درخواست کی۔ سلطان سنجر کو اس سے سخت صدمہ ہوا لشکر کی فراہمی اور اسباب جنگ مہیا کرنے کا حکم دیا۔ خراسان [illegible] (علاقہ غور) اور ماژندران کے حاکمین اپنی اپنی فوجیں لے کر سلطان سنجر کے پاس آ گئے۔ فوج کی جمعیت ایک لاکھ سے زیادہ ہو گئی۔ آخر ۵۳۶ھ میں نہر عبور کر کے چینی بادشاہ سے لڑنے کے لیے بڑھے۔ محمود خان نے ترکان قارلغیہ کے مظالم اور زیادتیوں کی شکایت پیش کی۔ سلطان سنجر نے ان کی گوشمالی کا قصد کیا۔ ترکان قارلغیہ نے گورخان بادشاہ چین کے پاس جا کر پناہ لی۔ گورخان نے سلطان سنجر کو ترکان [illegible] سفارش کا خط لکھا۔ سلطان سنجر نے کوئی توجہ نہ کی بلکہ جواب میں لکھا اسلام کی دعوت دی اور اسلام قبول نہ کرنے کی صورت میں جنگ [illegible]

ناواقفی تھی۔ [illegible] گورخان [illegible] جواب [illegible] کہ سلطان سنجر کے ایلچی کو [illegible] سے نکال دیا۔ [illegible] مرتب کر کے سلطان سنجر سے جنگ [illegible] کے لئے [illegible] ان لوگوں کا مقام [illegible] ماوراء النہر ۵۳۶ھ میں [illegible] شاہ [illegible] کی طرف سے ترکان قراخطائی [illegible] میدان میں آئے [illegible] سے [illegible] گھمسان کی لڑائی ہوئی۔ سلطانی فوج میدان جنگ سے بھاگ کھڑی ہوئی۔ مسلمانوں کا ایک [illegible] ترکستان [illegible] اور سلطان سنجر کی [illegible] ترکان خطا [illegible] ہو گئے۔

گورخان کی وفات

۵۳۷ھ میں گورخان بادشاہ [illegible] مر گیا۔ اس کی بیٹی تخت حکومت پر متمکن ہوئی۔ تھوڑے دن بعد یہ بھی مر گئی اور اس کی ماں [illegible] گورخان کی بیوی حکمران [illegible] ترکان خطا کی حکومت و سلطنت چلتی رہی۔ یہاں تک کہ علاء الدین محمد خوارزم شاہ نے ۶۱۲ھ میں ترکان خطا سے ماوراء النہر [illegible] حاصل کیا۔

سلطان سنجر اور خوارزم شاہ کی مصالحت

سلطان سنجر کی شکست کے بعد اتسز (خوارزم شاہ) نے [illegible] ۵۳۶ھ میں سرخس کی طرف قدم بڑھایا۔ [illegible] سرخس سے فارغ [illegible] مرو شاہجہان کا قصد کیا۔ امام احمد باخرزی نے حاضر ہو کر باشندگان مرو شاہجہان کی سفارش کی [illegible] اور خوارزم شاہ مرو شاہجہان سے [illegible] ابوالفضل کرمانی اور [illegible] کو طلب کیا۔ اس [illegible] امام الانبی [illegible] خوارزم شاہ [illegible] جو اس وقت مرو شاہجہان میں تھے [illegible] شہر سے نکال دیا۔ [illegible] خوارزم شاہ نے [illegible] قتل [illegible] کیا [illegible] بہت سے علماء [illegible] کئے۔

شوال [illegible] خوارزم شاہ نیشاپور کی جانب [illegible] علماء فقہا [illegible] (خوارزم شاہ) کے دربار میں حاضر ہوا [illegible] نظام [illegible] کی طرف سے [illegible] ہم لوگ [illegible] مرو شاہجہان [illegible] آپ کی حکومت [illegible] خوارزم شاہ نے اس درخواست کو قبول [illegible] سلطان سنجر کا نام [illegible] خطبہ [illegible] موقوف کر دیا [illegible] اپنے نام کا خطبہ پڑھے جانے کا حکم دیا۔

اس کے بعد خوارزم شاہ [illegible] مسلسل جاری رہا [illegible] ترکان خطا [illegible] سلطان سنجر [illegible] کی [illegible] خوارزم شاہ [illegible] ۵۳۸ھ کا دور آیا سلطان سنجر کو ایک [illegible] ترکان خطا کی جنگ سے [illegible] خوارزم شاہ سے جنگ کرنے کے لئے [illegible] خوارزم شاہ [illegible] سلطان سنجر [illegible] محاصرہ [illegible] اتسز (خوارزم شاہ) نے [illegible] جنگ کے [illegible] شہر سے [illegible] اس کے بعد اتسز (خوارزم شاہ) نے [illegible] اطاعت [illegible] تمام [illegible] اپنے ساتھ

[illegible] کی حکومت پر قائم [illegible]۔ سلطان [illegible] نے [illegible] مصالحت کر لی چنانچہ [illegible] میں [illegible]
[illegible] آیا۔

سلطان مسعود اور اتابک زنگی کی مصالحت [illegible] میں سلطان [illegible] [illegible] موصل [illegible] سے [illegible] کر [illegible] کی [illegible] [illegible] اتابک زنگی [illegible] موصل کے [illegible] سلطان [illegible] اس سے [illegible] [illegible] اتابک زنگی کی [illegible] اتابک زنگی نے [illegible] کی معرفت [illegible] سلطان [illegible] راضی ہو گیا [illegible] مصالحت ہو گئی۔

اس [illegible] کی وجہ سے سلطان [illegible] نے اتابک سے مصالحت کی۔ [illegible] (اتابک زنگی کا بیٹا) [illegible] سلطان [illegible] خدمت [illegible] کے پاس چلا آیا [illegible] اتابک زنگی نے [illegible] سلطان [illegible] خدمت [illegible] حضور کی خدمت میں [illegible] حضور کی بارگاہ میں [illegible] حضور کے [illegible] سلطان [illegible] اتابک زنگی کی [illegible] نہایت خوشی سے یہ مصالحت قبول کیا۔

بوزابہ کی بغاوت [illegible] سلطان مسعود [illegible] سلطان محمود [illegible] سلطان مسعود [illegible] کی جانب [illegible] سلطان [illegible] سلطان مسعود [illegible] لوگوں کی سازش میں [illegible] سلطان مسعود [illegible] [illegible] اپنے بھائی سلطان مسعود کے پاس چلا آیا [illegible] مصالحت کی [illegible] عبدالرحمٰن [illegible] حکومت کے [illegible] سلطان [illegible] کی جگہ [illegible] کی۔

[illegible] کی معزولی و قتل [illegible] وزارت [illegible] سلطان مسعود نے [illegible] وزارت سے [illegible]

مرزبان بن عبداللہ نے یزدجردی کا تمام مال و اسباب ضبط کر لیا اور جیل میں ڈال دیا۔ پھر جب ۵۳۸ھ کا دور آیا اور امیر بوزابہ وغیرہ سے مصالحت ہو گئی تو امیر بوزابہ کو ایک حد تک سلطان مسعود پر قابو مل گیا اور اس کی حکومت و سلطنت پر سے غلبہ حاصل ہوا۔ اسی کا نتیجہ یہ تھا کہ ابوالفتح بن دراست مرزبان کے بجائے عہدۂ وزارت پر پھر مامور ہوا۔

عبدالرحمن طغایرک: عبدالرحمن طغایرک سلطان مسعود پر بے حد قابو یافتہ ہو گیا تھا۔ اس حد تک نوبت پہنچ گئی تھی کہ سلطان مسعود مثل شاہ شطرنج کی طرح صرف تخت حکومت کا مالک تھا۔ باقی تمام امور کے سیاہ و سفید کا اختیار عبدالرحمن طغایرک کے قبضہ میں تھا۔ اس نے بک ارسلان معروف بہ ابن خاص بک (ابن پلنگری) کو سلطان مسعود کی خدمت سے روک دیا۔ بک ارسلان سلطان مسعود کا خادم خاص اور پروردہ تھا۔ سلطان مسعود کی اس پر نظر عنایت رہا کرتی تھی خلوت اور جلوت میں سلطان مسعود کی خدمت میں رہتا تھا۔ طغایرک نے اس خیال سے کہ سلطان مسعود سے علیحدہ ہو جائے۔ بک ارسلان کو کسی شہر کا امیر مقرر کر کے بھیجنے کا ارادہ کیا۔ سلطان مسعود کو اس سے بے حد صدمہ ہوا۔

قتل طغایرک: بک ارسلان اور بعض سرداران فوج کو تنہائی میں طلب کر کے طغایرک کے قتل کا حکم دیا۔ کسی سردار کی ہمت نہ پڑی۔ زنگی جاندار نے اس کام کا بیڑا اٹھایا۔ بک ارسلان نے اس سے موافقت کی۔ دیکھا دیکھی سرداران لشکر کا ایک گروہ بھی تیار ہو گیا۔ اس کے بعد ایک روز طغایرک اپنے جاہ و حشم کے ساتھ بمقام جنزہ ہوا خوری کو نکلا۔ زنگی جاندار نے بڑھ کر وار کیا۔ طغایرک گھوڑے سے زمین پر آ رہا۔ بک ارسلان نے لپک کر طغایرک کا کام تمام کر دیا۔ سرداران لشکر نے جو اس کام کی انجام دہی کے لیے آمادہ تھے طغایرک کے ہمراہیوں کو شور و شغب سے روک دیا۔

امیر عباس والی رے کا قتل: اس واقعہ کی اطلاع سلطان مسعود کو دی گئی۔ سلطان مسعود اس وقت بغداد میں تھا۔ امیر عباس والی رے بھی اپنی فوج کے ساتھ بغداد میں ٹھہرا ہوا تھا۔ امیر عباس اس واقعہ سے برافروختہ ہو گیا اور سلطان مسعود سے بدلہ لینے کا موقع ڈھونڈنے لگا۔ سلطان مسعود نے تالیف قلب کی نرمی اور مہربانی سے پیش آیا۔ امیر عباس کا غصہ فرو ہو گیا۔ سلطان مسعود نے امیر عباس کے قتل کی بھی تدبیر شروع کی بعض سرداران لشکر اور ارکین دولت کو امیر عباس کے قتل پر آمادہ و تیار کیا چونکہ سرداران لشکر اور امیران دولت امیر عباس کے غلبہ حکومت سے تنگ آ گئے تھے قتل پر آمادہ ہو گئے۔ امیر تتمش اور ترسون نصف نے قتل کا بیڑا اٹھایا۔ ایک روز سلطان مسعود نے امیر عباس کو محل سرائے شاہی میں طلب فرمایا۔ امیر تتمش اور ترسون نصف نے چند آدمیوں کو محل سرائے کی کوٹھریوں میں چھپا دیا۔ امیر عباس محل سرائے شاہی کے دروازے پر پہنچا۔ دستہ فوج جاں نثاران نے صرف امیر عباس کو اندر داخل ہونے کی اجازت دی اس کے ہمراہیوں کو روک دیا۔ امیر تتمش اور ترسون امیر عباس سے باتیں کرتے ہوئے لے گئے جہاں پر اس کے قتل کے لیے آدمیوں کو چھپا رکھا تھا۔ دفعۃً وہ سب نکل پڑے اور امیر کا کام تمام کر دیا۔ اس کے خیمہ اور اسباب کو لوٹ لیا۔ اس واقعہ سے تمام شہر میں واویلا اور ایک شور برپا ہو گیا۔ لیکن پھر خاموشی اور سکون کا عالم ہو گیا۔ یہ واقعہ ۵۴۱ھ ماہ ذیقعدہ میں پیش آیا۔

امیر عباس، سلطان محمود کا آزاد غلام تھا، عادل، نیک سیرت، فرقہ باطنیہ پر کچھ ایسا رعب بٹھا رکھا تھا۔ رعایا آپ سے بے حد خوش تھی۔

[illegible]

امیر بوزابہ کی اصفہان پر فوج کشی

[illegible]

امیر بوزابہ کا خاتمہ

[illegible]

امرا کی یلغار و نواحی بغداد کی بربادی

[illegible]

بغداد کی بربادی: اہل بغداد نے امراء سلجوقیہ کے لشکر کو بغداد سے نکال دیا اور دوبارہ حملہ آور ہوئے۔ بغداد کی [illegible] اور [illegible] بھاگ گئے۔ آبادی ویران ہو گئی اور اکثر حصہ جلا دیا گیا تھا۔ محلہ [illegible] کئے [illegible] غارتگری سے [illegible] اور [illegible] امراء سلجوقیہ درگاہ خلافت کے سامنے آئے [illegible] خلیفہ مقتفی عباسی اور امراء [illegible] چاہتے [illegible] بغداد سے ہمدان کی طرف کوچ کر گئے اس کے بعد مسعود [illegible] واپس آیا ایرانی غارتگروں نے ہمدان تک [illegible] شروع کیں۔ لوٹ مار اور قتل عام کیا۔

خلیفہ مقتفی اور سلطان مسعود: ان غارتگریوں کے بعد سے امراء منتشر ہو گئے اور عراق [illegible] مقتفی اور امرائے [illegible] ایرانی [illegible] نے ۵۴۳ھ میں پھر بغداد کا رخ کیا۔ ملک شاہ ابن [illegible] اور سلطان مسعود ان کے ساتھ تھا۔ خلیفہ مقتفی [illegible] سے ملک شاہ کا مقابلہ [illegible] خلیفہ مقتفی نے [illegible] سلطان مسعود [illegible] حال سے [illegible] سلطان مسعود [illegible] اپنے چچا سلطان سنجر کی وجہ سے [illegible]۔

سلطان سنجر اور سلطان مسعود میں کشیدگی و مصالحت: سلطان سنجر نے ایک اصلاح کی بابت سلطان مسعود کو لکھا [illegible] سلطان [illegible] امراء [illegible] لشکر [illegible] ناراضگی اور بد [illegible] مناسب [illegible] خدمت سے علیحدہ [illegible] اور اگر [illegible] تو [illegible] جائیں گے۔ سلطان مسعود نے یہ بات مختلف [illegible] سے ٹال دی [illegible] سنجر [illegible] سلطان [illegible] آیا [illegible] سلطان مسعود نے [illegible] صلح [illegible] راضی [illegible]۔

ہمدان کا تاراج: [illegible] خلیفہ مقتفی عباسی نے سلطان مسعود [illegible] ہمدان کو لوٹ [illegible] ابن [illegible] گرفتار کر لیا۔ اس کے بعد سلطان مسعود نے چچا سلطان سنجر سے [illegible] بغداد [illegible] شوال [illegible] میں بغداد پہنچا [illegible] ہمدان [illegible] کو [illegible] سلطان مسعود [illegible]۔

مسعود کی وفات: [illegible] ۵۴۷ھ میں بمقام ہمدان سلطان مسعود نے وفات پائی۔ [illegible] سلطنت [illegible] اس کی حکومت کے زمانے [illegible] کا ستارہ اقبال [illegible] کے بعد زوال شروع ہوا اس کے مرنے [illegible] سلطنت سلجوقیہ [illegible] آ گئی۔

! سلطان مسعود بن سلطان محمد [illegible] ۵۰۲ھ میں پیدا ہوا [illegible] ۴۵ برس کی عمر پائی۔ [illegible] خوش [illegible] ساتھ [illegible] سے [illegible] سلطنت [illegible] کے [illegible] کتب تواریخ میں [illegible] ہم نے [illegible] ایک [illegible] سلجوقیہ [illegible]۔

باب : ۶

سلجوقیوں کا دور زوال

سلطان محمد بن سلطان محمود

سلطان مسعود نے اپنے برادرزادہ ملک شاہ ابن سلطان محمود کو اپنا ولی عہد بنایا تھا اسی بنا پر اس کے مرنے کے بعد امیر خاص بک نے ملک شاہ کو تخت حکومت پر متمکن کیا بیعت کی شاہی نوبت نے بھی سلامی دی۔

سلطان مسعود کی وفات کی خبر دارالخلافت بغداد پہنچی۔ مسعود بلال افسر پولیس بغداد تکریت بھاگ گیا۔ خلیفہ مقتفی لامر اللہ عباسی کے حکم سے افسر پولیس بغداد اور امراء سلطان مسعود کے مکانات مع مال اسباب ضبط کر لیے گئے۔ اس کے بعد سلطان ملک شاہ نے ایک فوج سالار کرد کی ماتحتی میں حلہ روانہ کی سالار کرد نے حلہ پر قبضہ کر لیا۔ مسعود بلال افسر پولیس بغداد یہ سن کر تکریت سے حلہ آیا۔ سالار کرد سے ملا۔ اس کی ہاں میں ہاں ملائی اور دوستی کا اظہار کیا یہاں تک کہ سالار کرد اور مسعود بلال سے بے تکلفی کے مراسم پیدا ہو گئے ایک روز موقع پا کر سالار کرد کو گرفتار کر کے دریا میں ڈبو دیا اور حلہ پر قابض ہو گیا۔ خلیفہ مقتفی لامر اللہ عباسی کو اس کی اطلاع ہوئی تو ایک لشکر تیار کیا وزیر السلطنت عون الدین ابن ہبیرہ کو حلہ پر فوج کشی کا حکم دیا۔ مسعود بلال فرات عبور کر کے مقابلہ پر آیا لڑائی ہوئی شکست کھا کر بھاگا۔ وزیر السلطنت نے حلہ پر قبضہ کر کے ایک فوج کوفہ کی طرف اور ایک فوج واسط کی جانب بھیجی کوفہ اور واسط بھی سر ہو گیا۔ اسی اثناء میں سلطان ملک شاہ کا لشکر واسط پہنچا وزیر السلطنت کی فوج نے واسط چھوڑ دیا۔ شاہی لشکر نے قبضہ کر لیا۔ خلیفہ مقتفی عباسی کو اس کی خبر لگی تو بنفس نفیس فوج لے کر واسط کی طرف کوچ کیا۔ شاہی لشکر یہ خبر پا کر واسط سے کترا کر نکل گیا۔ خلافت مآب نے واسط پر قبضہ کر کے حلہ کی جانب کوچ کیا اور حلہ سے ۲۸ ماہ ذی القعدہ کو واپس ہو کر دارالخلافت بغداد واپس آیا۔

ملک شاہ کی گرفتاری: امیر خاص بک نے جس نے سلطان ملک شاہ کو تخت حکومت پر متمکن کیا تھا، سب سے پہلے بیعت کی تھی انفرادی اور خود مختار حکومت کی ہوس پیدا ہوئی۔ چند مہینے حکومت کے بعد ملک شاہ کو گرفتار کر کے جیل میں ڈال دیا محمد بن سلطان محمود کو خوزستان سے بلا کر تخت حکومت پر بٹھایا، جامع مسجد میں اس کے نام کا خطبہ پڑھا گیا نذریں گزرانی گئیں تحفے اور نذرانے پیش کیے چونکہ سلطان محمد کو امیر خاص بک کی حرکات کی اطلاع ہو چکی تھی اور لوگوں نے اس کی بدعہدی اور شرارت کی شکایت کی تھی۔ اس وجہ سے سلطان محمد کے پہنچنے کے دوسرے دن جب وہ دربار میں حاضر ہونے کے لیے آیا تو سلطان محمد نے اپنے دست مبارک سے قتل کیا اس کے ساتھ زنگی جاندار کو بھی موت کا پیالہ پلایا جس نے سلطان کی ترقی

[illegible]

امیر تاش کی [illegible] [illegible]

[illegible]

ترکان خاتون [illegible]

ترکان خاتون اور امیر قتلغ کی جنگ [illegible]

سلطان [illegible] کی گرفتاری [illegible]

مرو [illegible] اسی حسرت کے ساتھ [illegible] ہو گیا۔

ترکان غز کا خراسان پر قبضہ ترکان غز نے فتح جنگ کے بعد مرو دارالسلطنت کو مارا، باقی رہا سہا خراسان کے ساتھ [illegible] حکومت کی [illegible] خراسان [illegible] حکومت تھی۔ [illegible] سلطان سنجر نے [illegible] سلطنت [illegible] سلطان سنجر [illegible] حکومت سے علیحدہ ہو گیا [illegible] اور ترکان غز پورا خراسان پر قابض ہو گئے۔

ترکان غز کا ظلم و جور ترکان غز نے قبضہ کے بعد ظلم و جور کا کوئی دقیقہ نہ اٹھا رکھا [illegible] اور ترکوں کا [illegible] خراسان [illegible] امرا [illegible] ظلم [illegible] غارت گری سے [illegible] نہ تھے [illegible] خراسان [illegible] مقبول و مستقل تھے۔ اس وجہ سے ترکوں کے ظلم اور غارت گری سے محفوظ رہے۔

امیر قماج اور امیر زنگی میں منافقت [illegible] خلافت [illegible] ترکوں [illegible] ان کی وجہ سے [illegible] ترکوں نے [illegible] کے ساتھ [illegible] ان کے بعد [illegible] امیر زنگی [illegible]

[illegible] ترکوں کے ہاتھوں [illegible]

مضى بلدي كان يحيى الفوز من فيه — يحيى بالفضل [illegible]
مضى ابن يحيى الذي قد كان [illegible] — لاهل [illegible]
خلا خراسان من علم و من ورع — [illegible] في الآفاق [illegible]
[illegible] — [illegible]

ملخصاً من الکامل لابن اثیر جلد ۱۱ صفحہ ۱۱ مطبوعہ لیڈن

ملازمت میں بھرتی کر لیا۔ امیر قماج والئ بلخ اور امیر زنگی میں ایک مدت سے عداوت کا سلسلہ چلا آ رہا تھا۔ امیر زنگی نے ترکمان غزوں کو لے کر امیر قماج پر چڑھائی کی۔ امیر قماج نے ترکوں کو ملانا چاہا چنانچہ بوقت مقابلہ ترکمان غز نے امیر زنگی کو دھوکا دیا۔ امیر زنگی کو شکست ہوئی۔ امیر زنگی اور اس کا لڑکا گرفتار ہو گیا۔ امیر قماج نے دونوں کی زندگی کا خاتمہ کرایا اور ترکمان غز کو امیر زنگی کے مقبوضہ علاقے جاگیر میں دے دیئے۔

سلطان سنجر اور حسین غوری حسین بن حسین غوری نے تسخیر بلخ کا ارادہ کیا۔ امیر قماج مقابلہ پر آیا۔ ترکوں کا یہ گروہ زمانہ سابق کی مخالفت پر تلا ہوا تھا۔ ترکوں نے حسین غوری کا پلہ بھاری دیکھ کر امیر قماج کا ساتھ چھوڑ دیا۔ حسین غوری کی فوج میں مل گئے۔ امیر قماج کو شکست ہوئی۔ حسین غوری نے بلخ پر قبضہ کر لیا۔ سلطان سنجر کو اس واقعہ کی خبر ہوئی تو لشکر آراستہ کر کے بلخ پر حملہ کیا۔ حسین غوری کو شکست ہوئی بلخ چھوڑ کر بھاگ گیا۔ شکست کے بعد دربار سلطان سنجر میں حاضر ہوا معذرت کی اور اطاعت اور باجگزاری کا اقرار کیا۔ سلطان سنجر نے غور کی حکومت پر بحال کر دیا اور ترکمان غز اطراف طخارستان میں بدستور حکومت پر رہے۔ سلطان سنجر نے ان سے کوئی تعارض نہ کیا۔

امیر قماج کا خاتمہ چونکہ امیر قماج کا دل ان ترکوں سے صاف نہ تھا۔ گذشتہ واقعہ میں بمقابلہ حسین غوری، دھوکہ دینے کی وجہ سے ناراض تھا اس وجہ سے امیر قماج نے انہیں اپنے مقبوضہ شہروں سے نکل جانے کا حکم دیا۔ ترکمان غز نے مقابلہ کی تیاری کی۔ ہر طرف سے ترکوں کے گروہوں کو جمع کیا اور ارسلان بوقہ ترکی کو امیر لشکر بنا کر [illegible] بلخ پر چل پڑے۔ امیر قماج بھی لشکر آراستہ کر کے مقابلہ کے لیے بڑھا۔ نہایت شدید لڑائی ہوئی۔ تمام دن لڑائی کا سلسلہ جاری رہا۔ آخر کار امیر قماج کی فوج میدان جنگ سے بھاگ کھڑی ہوئی۔ امیر قماج اور اس کا لڑکا گرفتار کر لیے گئے۔ ترکمان غز نے انہیں مار ڈالا اور اطراف بلخ پر قابض ہو گئے۔ مدارس اور خانقاہوں کو تاراج کر دیا۔ دیہات، قصبات اور شہر ویران ہو گئے۔

ترکوں کی مرو میں غارت گری سلطان سنجر نے ان واقعات سے مطلع ہو کر لشکر فراہم کیں۔ [illegible] امیر قماج کے قتل [illegible]۔ مورخین نے ۵۴۸ھ میں بڑھنے کا عزم کیا۔ ان کی روانگی کے بعد [illegible] ایک بڑی فوج سے [illegible]۔ ترکوں نے [illegible] اطاعت و فرمانبرداری کا اقرار کرتے ہوئے معاوضہ [illegible] کی درخواست کی۔ سلطان سنجر نے درخواست منظور کی [illegible] ترکوں کے سر پر پہنچ گیا۔ [illegible] شکست [illegible] کی طرف [illegible] سلطان سنجر [illegible] ترکوں نے [illegible] سلطان سنجر [illegible] ترکوں کا رعب [illegible] غالب ہو گیا [illegible]۔ ترکوں نے مرو میں داخل ہو کر قتل و غارت گری اور پامالی شروع کر دی [illegible] علماء اور فقہاء کو شہید کیا۔

ف سنہ ۵۴۸ھ میں سلطان سنجر کے [illegible] شکست ہوئی [illegible] ترکوں نے [illegible] سلطان [illegible] سلطان سنجر [illegible] (بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر)

جس وقت سلطان سنجر کو ترکوں نے گرفتار کر لیا اور اپنی عادت کے موافق سلطان سنجر کو تخت پر بٹھایا دو مہینہ تک فرمانبرداری ظاہر کی اس کے بعد اپنی عادت قدیم پر پھر ہاتھ بڑھایا۔ اہل مرو نے مدافعت پر کمر باندھی [illegible] ہونے لگی ترکوں کی [illegible] کے چاروں طرف سے گھیر کر قتل عام کر ڈالا! بچے بوڑھے الگ کر دیے۔ ترکوں نے پہلے سے زیادہ پامال کیا قتل اور غارت گری کی کوئی حد نہ رہی۔

طوس کی بربادی سلطان سنجر کی گرفتاری کے بعد وزیر السلطنت طاہر بن فخر الملک بن نظام الملک اور تمام امراء خراسان سلطان سنجر سے علیحدہ ہو کر نیشاپور چلے گئے۔ سلیمان شاہ بن سلطان محمود کو بلا کر تخت حکومت پر متمکن کیا۔ چنانچہ ماہ [illegible] ۵۴۸ھ [illegible] شاہ کے نام کا خطبہ پڑھا گیا۔ [illegible] ہو گیا اور ترکوں پر حملہ کرنے کے لیے بڑھا۔ ترک بھی مقابلے کے ارادے سے نکلے۔ فریقین نے مرو کے باہر صف آرائی کی۔ ایک دوسرے سے تیغ زنی ہونے لگی۔ [illegible] ترکوں سے مرعوب ہو رہا تھا۔ میدان جنگ سے بھاگ نکلا۔ نیشاپور میں پناہ گزیں ہونے کا قصد کیا۔ ترکوں نے تعاقب شروع کیا [illegible] ترکوں نے طوس میں داخل ہو کر [illegible] قتل کیا۔ مسجدیں [illegible] ترکوں کے مظالم سے گھبرا رہے ہیں۔

نیشاپور کی بربادی و قتل عام طوس کو پامال کر کے ماہ شوال ۵۴۹ھ میں ترکوں نے نیشاپور کو پامال کیا [illegible] نیشاپور میں [illegible] مقتولوں سے بھر گیا اور علماء کا ایک گروہ جو [illegible] ترکوں نے

---

[1] ایک [illegible] سلطان سنجر [illegible] علماء [illegible] نے [illegible] تاریخ [illegible] ۱۴۸ [illegible] ہیں۔

[2] طوس میں سلطان [illegible] کے زمانہ [illegible] امام محمد غزالی کی [illegible] نیک [illegible] تاریخ [illegible] ۱۷۹ [illegible]

[3] ماہ شوال ۵۴۹ھ میں ترکوں نے [illegible] کیا [illegible] مقتول ہو [illegible] قتل [illegible] علماء [illegible] امام محمد بن یحییٰ [illegible] طالب علم [illegible] شعر [illegible] کے [illegible] جاتے ہیں [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] عبدالرحمٰن [illegible] امام [illegible] قاضی [illegible] عبدالحمید [illegible] سلطان [illegible] اسلام [illegible] تاریخ [illegible] ہیں۔

[illegible]

[illegible] کی وفات [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

اینانج کا رے پر قبضہ: اینانج بھی سلطان سنجر کا ایک قدیم غلام تھا۔ جس وقت ترکمان غزوں کی غارتگری کا دور شروع ہوا اینانج خراسان سے رے چلا گیا اور رے پر قابض ہو گیا۔ رے سلطان سنجر کے ماتحت علاقوں میں سے تھا۔ اینانج نے سلطان محمد شاہ بن محمود والی ہمدان و اصفہان وغیرہ کی خدمت میں عریضہ بھیجا۔ نذرانے و تحائف پیش کیے تاکہ سلطان محمد شاہ سے اینانج کو حکومت رے پر بحال رکھے۔ سلطان محمد شاہ کی وفات کے بعد اینانج نے پھر پاؤں نکالے۔ رے کے سرحدی شہروں پر قبضہ کر لیا۔ اس سے اینانج کی شان و شوکت بڑھ گئی۔ فوج کی تعداد اور بھی بڑھ گئی۔ جب سلیمان شاہ نے ہمدان وغیرہ کی عنان حکومت اپنے قبضہ اقتدار میں لی تو اینانج نے دربار شاہی میں حاضر ہو کر اطاعت و فرمانبرداری قبول کی۔ جس سے اس کی عزت بھی دوبالا ہوئی اور قوت میں ترقی ہو گئی۔ رے اور اس کے قرب و جوار پر اس کی خود مختار حکومت باقی رہ گئی۔ سلیمان شاہ جس زمانہ میں خراسان کا گورنر تھا اس زمانہ سے اینانج سے مانوس و واقف تھا۔

سلطان سلیمان شاہ بن سلطان محمد: سلیمان شاہ بن سلطان محمد بن ملک شاہ اپنے چچا سلطان سنجر کے پاس رہتا تھا۔ سلطان سنجر نے اسے اپنا ولی عہد مقرر کیا تھا۔ خراسان میں اس کے نام کا خطبہ پڑھا جاتا تھا۔ جس وقت غزوں کا طوفان فتنہ و فساد برپا ہوا اور سلطان سنجر گرفتار کر لیا گیا اراکین دولت اور امراء خراسان نے سلیمان شاہ کو تخت حکومت پر متمکن کیا۔ سلیمان شاہ غزوں کا مقابلہ نہ کر سکا۔ خوارزم کے پاس چلا گیا۔ خوارزم شاہ نے اپنی بھتیجی (اتسز کی لڑکی) سے سلیمان شاہ کا عقد کر دیا۔ لگانے بجھانے والوں نے لگا بجھا دیا۔ خوارزم شاہ کو سلیمان شاہ کی طرف سے بدگمانی پیدا ہو گئی۔ اپنے ملک سے نکال دیا۔ مجبوراً سلیمان شاہ اصفہان پہنچا۔ اصفہان کے فرماں روا نے اصفہان میں داخل نہ ہونے دیا۔ تو کاشان کا راستہ لیا۔ سلطان محمد شاہ بن سلطان محمود نے ایک امیر کو کاشان میں فوج دے کر بھیج دیا۔ جس نے سلیمان شاہ کو شہر میں جانے سے روک دیا۔ بحالت پریشانی خوزستان کی طرف چلا۔ ملک شاہ نے خوزستان کی ناکہ بندی کر لی۔ سلیمان شاہ نجف چلا گیا اور وہیں قیام پذیر ہوا۔

سلطان سلیمان شاہ کی بغداد میں آمد: سلیمان شاہ نے نجف میں قیام کرنے کے بعد خلیفہ مقتفی عباسی کی خدمت میں عریضہ بھیجا۔ اپنے حالات لکھے اور بغداد آنے کی اجازت طلب کی۔ خلافت مآب نے کہلا بھیجا کہ "تم اپنی بیوی کو بطور ضمانت بغداد بھیج دو تو ہم تم کو بغداد آنے کی اجازت دیں۔" چنانچہ سلیمان شاہ نے اپنی بیوی کو چند لونڈیوں اور خادموں کے ساتھ بغداد بھیج دیا۔ خلافت مآب نے زوجہ سلیمان شاہ کو عزت و احترام سے ٹھہرایا اور سلیمان شاہ کو بغداد داخل ہونے کی اجازت دی۔ وزیر السلطنت ابن ہبیرہ، قاضی القضاۃ بغداد اور نقباء نے سلیمان شاہ کا استقبال کیا۔ خلیفہ مقتفی عباسی نے خلعت عنایت کیا۔ سلیمان شاہ نے باطمینان بغداد میں قیام اختیار کیا۔ یہاں تک کہ [illegible] کا دور آیا۔ سلیمان شاہ کو ایوان کے دربار میں حاضری کا حکم دیا گیا۔ قاضی القضاۃ، دیگر ارکان خلافت اور اراکین دولت کے روبرو سلیمان شاہ نے خلیفہ مقتفی عباسی کی اطاعت و فرمانبرداری کی قسم کھائی۔ کسی حالت میں عراق سے تعرض نہ کرنے کا اقرار کیا۔ خلیفہ مقتفی عباسی نے اس بنا پر بغداد میں سلیمان شاہ کے نام کا خطبہ پڑھے جانے کی اجازت دی۔ اس کے باپ کے تمام خطابات دے کے خلعت شاہانہ سے سرفراز فرمایا۔ تین ہزار سواروں کی جمعیت ساتھ کی۔ امیر دوران امیر حاجب وابن طلحہ کو سلیمان شاہ کا حاجب مقرر کیا۔

سلیمان شاہ کی سلطان محمد پر فوج کشی: ماہ ربیع الاول سنہ مذکور میں سلیمان شاہ اس شان و شوکت سے بلاد جبل کی طرف روانہ ہوا اور خلیفہ مقتفی عباسی نے حلوان کی جانب کوچ کیا۔ خلیفہ مقتفی نے ملک شاہ بن سلطان محمود سلجوقی کو فرمان بھیجا۔ ملک شاہ دو ہزار سواروں کی جمعیت سے حاضر ہوا۔ خلیفہ مقتفی نے حکم دیا کہ "تم سلیمان شاہ کے معاون و مددگار رہو میں تمہیں سلیمان شاہ کے بعد تاج و تخت کا وارث مقرر کرتا ہوں" چنانچہ اور مجھے سے ایک دامر [illegible] کی امداد و اعانت کی قسم دلائی خلیفہ مقتفی بغداد لوٹ آیا اور آ [illegible] کر سب [illegible] فرمائے۔ ایلدگز والی گنجہ و اران بھی ان لوگوں سے آملا۔ سب کے سب متفق ہو کر سلطان محمد سے جنگ کرنے کو نکلے۔

سلیمان شاہ کی شکست و گرفتاری: سلطان محمد کو اس کی اطلاع ہوئی تو قطب الدین مودود بن زنگی والی موصل اور اس کے نائب زین الدین علی کوچک کو پیام بھیجا اتفاق اور امداد کی درخواست کی۔ قطب الدین مودود اور زین الدین علی نے سلیمان شاہ کے مقابلے میں ہمدردی و اعانت کا بیڑا اٹھایا۔ سلطان محمد کو اس سے بے حد تقویت ہوئی۔ لشکر آراستہ کر کے اپنے چچا سلیمان شاہ کے مقابلے کے لیے کوچ کیا۔ ماہ جمادی الاولیٰ میں جنگ شروع ہوئی۔ دونوں فریق جی توڑ کر لڑے۔ سلیمان شاہ کی فوج میدان جنگ سے بھاگ کھڑی ہوئی۔ سلطان محمد کامیاب ہوا۔ سلیمان شاہ گرتا پڑتا شہر زور کے راستے بغداد روانہ ہوا۔ شہر زور پر والی موصل کا قبضہ تھا۔ زین الدین علی کی طرف سے امیر بوزان اس شہر کا حاکم تھا۔ زین الدین علی اور امیر بوزان نے سلیمان شاہ کو گرفتار کر لیا اور عزت سے تا موصل لے جا کر قید کر دیا۔ سلطان محمد کو اس واقعہ سے مطلع کیا اور آئندہ بھی ہر کام میں ہمدردی و اعانت کا وعدہ کیا۔ سلطان محمد نے اس سے مسرت ظاہر کی اور شکر گزار ہوا۔

سلطان سنجر کا فرار: سلطان سنجر کی گرفتاری اور [illegible] حالات سلجوقیہ کا خاتمہ جرجان کے بیشتر [illegible] میں ہونے اور خاقان محمود بن محمد کا حکمران بننے کے حالات آپ پڑھ آئے ہیں۔ قصہ مختصر ابو الحسن محمد نے غزوں کی روک تھام کی اور اتسز بن محمد بن انوشتکین نے خوارزم میں ان کی مدافعت پر کمر باندھی فریقین میں متعدد لڑائیاں ہوئیں آخر کار ہر ایک فریق نے ملک خراسان کا کچھ نہ کچھ حصہ دبا لیا [illegible] کی تہ ماند تک یا اس کے ساتھ تھے وہ امرا بھی بھاگ گئے جو اس کے ساتھ تھے۔ [illegible] پہنچا [illegible] مجبور کر کے مرو میں داخل ہو گیا جو اس کا دارالحکومت تھا جمادی الاولیٰ ۵۴۸ھ سے ماہ رمضان ۵۵۱ھ تک قید رہا اس کے بعد [illegible] پر [illegible] ہو گئے۔

[illegible] ترکمان [illegible] جو سلطان سنجر کی حراست کرتا تھا۔ اتفاق سے [illegible] ترکمان کے خیمے میں پھوٹ پڑ گئی۔ اس سے سلطان سنجر اور اس کے ہمراہیوں کو بھاگنے کا موقع مل گیا۔ واللہ اعلم [illegible] کر گئے۔

سلطان محمد کا محاصرہ بغداد: سلطان محمد بن محمود نے اپنے چچا مسعود کے بعد اپنی تخت نشینی کے شروع زمانے میں مقتفی عباسی کی خدمت میں درخواست نامہ بھیجا۔ حسب دستور سلاطین سلجوقیہ عراق و بغداد میں اس کا خطبہ پڑھے جانے کی

درخواست کی تھی چونکہ خلافت مآب کو اطلاع مل چکی تھی جو قابل وثوق ہے کہ اس سے فریب کا خطرہ ہو گیا تھا۔ درخواست کو نامنظور فرمایا۔ سلطان محمد اس سے برگشتہ ہو کر ہمدان چلا گیا پھر عراق کے ارادے سے روانہ ہوا قطب الدین والی موصل اور اس کے نائب زین الدین نے محاصرہ بغداد میں امداد کا وعدہ کیا چنانچہ سلطان محمد ماہ ذی الحجہ ۵۵۱ھ میں بغداد پہنچا خلیفہ مقتفی نے بھی لشکر فراہم کر کے کامل مستعدی سے مقابلہ کیا تھا سلطان نے گرد و پیش کا محاصرہ کیا اور قبضہ کر لیا۔ خلیفہ مقتفی کی حمایت اور عون الدین ابن ہبیرہ نے شہر بغداد کی حفاظت ربیع الاول ۵۵۲ھ تک محاصرہ جاری رکھا یہاں تک کہ کوئی شخص شہر سے نکل نہ سکتا تھا۔ اس قسم کے خوف سے باشندگان غربی بغداد نے مال و اسباب کو تمام خلافت میں انعام کئے اور غربی بغداد کو خالی کر دیا۔

سلطان محمد کی مراجعت ہمدان۔ خلیفہ مقتفی عباسی نے سلطنت بغداد کے چاروں طرف سے بالائی طرف کی دیوار دریا کی طرف سے سلطان محمد نے جب وہ شہر پر ان سے جنگ میدان میں ہار گئیں اس نے شہر کی فوج کو حکم دیا۔ خلیفہ مقتفی نے اپنی فوج اور باشندگان بغداد کو مسلح کر کے مقابلہ پر آیا اتنے میں زین الدین کوچک لشکر لے کر موصل سے سلطان محمد کے پاس آیا۔ تاریخ اسی ماہ ذی الحجہ میں جنگ ہوئی بغداد میں لڑائی ہوتی رہی دو دن تک لڑائی ہوئی۔ زین الدین کوچک اور ان کا لشکر جنگ کی غرض سے ادب ملحوظ رکھتے ہوئے لڑائی کرتا رہا۔ بعض مورخین لکھتے ہیں کہ سلطان نور الدین محمود زنگی نے اپنے بھائی قطب الدین والی موصل اور خلیفہ کے تعلقات میں جنگ کی رکاوٹ کی اس سبب سے زین الدین نائب قطب الدین کا نائب تھا جنگ میں شریک نہیں کرتا تھا۔ انہی دنوں میں سلطان محمد کو یہ خبر پہنچی کہ اس کا بھائی ملک شاہ ایلدگز والی آذربائیجان اور ملک ارسلان بن ملک طغرل بن محمد ہمدان کے قصد سے روانہ ہو گیا ہے اس بنا پر سلطان محمد بغداد کا محاصرہ چھوڑ کر بہت تیزی سے ۲۴ ربیع الاول ۵۵۲ھ میں ہمدان کی طرف لوٹ گیا اور زین الدین کوچک موصل واپس آ گیا۔

ملک شاہ اور امیر سنقر کی جنگ۔ ملک شاہ ایلدگز اور ملک ارسلان نے ہمدان کا محاصرہ کر لیا تھا۔ یا ابھی تک کچھ کرنے نہ پائے تھے کہ سلطان محمد کی آمد کی خبر مشہور ہوئی محاصرہ اٹھا کر اتابک ایلدگز چلے گئے اور چونکہ ان سے ہمدان کی تکمیل کامیاب نہ ہوا محاصرہ اٹھا لیا اتابک نے قسمت آزمائی کا ارادہ کیا وہ رے کو لوٹتے ہوئے کا محاصرہ کر لیا۔ سلطان محمد نے امیر سنقر بن قماز کو ایک بڑی فوج کے ساتھ اتابک کے تعاقب پر روانہ کیا۔ لیکن امیر سنقر رے اس وقت پہنچا جب ملک شاہ اور اس کے ہمراہی محاصرہ اٹھا کر بغداد جا رہے تھے۔ امیر سنقر سے شاہراہ میں مڈبھیڑ ہو گئی۔ ملک شاہ نے امیر سنقر کو شکست دی اس کے لشکر کو لوٹ لیا۔ سلطان محمد اس کی خبر پا کر بغداد کی طرف روانہ ہوا۔ سلطان پہنچا تو یہ سن کر کہ ایلدگز بغداد چلا گیا ہے ملک شاہ اتابک الغ اور چند لوگوں نے پیام بھیجا اور کہا کہ ہمدان پر سلطنت کا قبضہ ہے اور سلطان کے نام کا خطبہ پڑھا گیا تھا۔ ان کا اصل منشا یہ تھا۔ بالخصوص جب ایلدگز اور ملک شاہ کو یہ خبر ہوئی تو وہ اپنے اپنے شہروں کو چلے گئے۔ سلطان محمد نے بغداد کا جانا ملتوی کیا اور ان کے تعاقب کے ارادے سے ہمدان کی جانب واپس ہوا۔ رہا ان کا مقصد حاصل نہ ہوا تھا۔

وفات سلطان سنجر: اس کے بعد سلطان سنجر حکمران خراسان نے [illegible] ربیع الاول [illegible] میں سفر آخرت اختیار کیا۔ اپنے بھائی برکیارق کے زمانے سے خراسان کا حکمران ہوا تھا، اس کے بھائی سلطان محمد نے اسے ولی عہد مقرر کیا، سلطان محمد کے مرنے کے بعد تخت سلطنت پر جلوہ افروز ہوا۔ سلاطین نے اس کی اطاعت کو ذریعہ عزت سمجھا، ممالک اسلامیہ کے منبروں پر اس کے نام کا خطبہ پڑھا جاتا تھا۔ [illegible] سال تک سلطان کے لقب سے پڑھا گیا۔ اس کے پیچھے کئی برس تک خطبوں میں ملک کے لقب سے یاد کیا جاتا رہا۔ آخر عمر میں چند سال ترکوں کی قید میں رہا۔ قید سے رہائی کے بعد وفات پائی۔ بغداد اور عراق سے اس کے نام کا خطبہ موقوف کر دیا گیا۔ جان کنی کے وقت سلطنت خراسان پر اپنے بھتیجے [illegible] محمود بن محمد بن بغرا خان [illegible] کو ولی عہد کر کے اور اپنا جانشین مقرر کیا۔ چنانچہ محمود نے جرجان میں حکومت اختیار کی۔ ترکوں نے مرو اور خراسان کو [illegible] اور [illegible] خراسان کے اس حصہ پر جو نیشاپور سے متصل تھا قابض ہو گیا۔ اسی صورت سے مؤید تک حکومت کا سلسلہ قائم رہا۔ اس کے بعد ترکوں نے سلطان محمود کو [illegible] سمجھا [illegible] قائم [illegible] بنانے کے لیے بلایا۔ سلطان محمود ترکوں سے مطمئن نہ ہوا اور اپنی جگہ اپنے بیٹے [illegible] کو ترکوں کے پاس بھیج دیا۔ ایک مدت تک ترکوں نے اس کی اطاعت کی پھر خود سلطان محمود ترکوں کے پاس چلا گیا جیسا کہ تم آئندہ پڑھو گے۔

امیر اینانج: اینانج جیسا کہ آپ اوپر پڑھ آئے ہیں سلطان سنجر کا غلام تھا۔ جب ترکوں نے فتنہ و فساد برپا کیا اور ارکان دولت [illegible] متفرق ہو گئے اور سلطان سنجر نے وفات پائی، مؤید نے نیشاپور وغیرہ پر قبضہ کر لیا تھا اس وجہ سے لشکر خراسان [illegible] امرائے لشکر سنجر [illegible] امراء کی ایک جماعت مؤید سے منحرف ہو گئی۔ انہی میں امیر اینانج بھی تھا۔

جنگ اینانج اور مؤید: امیر اینانج کی [illegible] اور بیہقی [illegible] خوارزم شاہ کے پاس جانے کا قصد کر رہا تھا [illegible] مؤید [illegible] سے مؤید کی مخالفت کے [illegible] چونکہ ان کی [illegible] کے لیے [illegible] اینانج [illegible] شکست [illegible] مؤید کے سامنے [illegible] اپنے یہاں سے اینانج کو نکال دیا۔

---

۱ سلطان سنجر بن ملک شاہ [illegible] جلد [illegible] صفحہ [illegible] مطبوعہ لیدن۔

۲ اصل کتاب میں [illegible] لکھا ہے۔

اینانج کی اطاعت: سلطان محمود اور مؤید نے اپنی اطاعت کا پرچم بلند کیا غارت گری بند ہونے اور سلامت روی سے رہنے کی ہدایت کی اینانج نے زمانہ کی شدت اپنی بے ذوقی رفتار پر قائم رہا۔ سلطان محمود اور مؤید ماہ صفر ۵۵۴ھ میں مرزبان کے لیے روانہ ہوئے اینانج یہ خبر پا کر بھاگ گیا۔ سلطان محمود اور مؤید نے تعاقب کیا۔ رستم شاہ مازندران نے سلطان محمود اور مؤید کی خدمت میں نیاز مندی کا عریضہ بھیجا۔ نذرانے اور تحائف پیش کیے۔ سلطان محمود اور مؤید نے اسے قبول کیا۔ اینانج نے یہ رنگ دیکھ کر اظہار اطاعت کی غرض سے اپنے لڑکے کو بطور ضمانت سلطان محمود کی خدمت میں بھیج دیا۔ سلطان محمود کا مقصد پورا ہو گیا۔ پھر چند دنوں تک مؤید کے ساتھ واپس آیا۔ اینانج نے بیان دہستان وغیرہ کے صوبہ پر قبضہ کر لیا۔

جنگ مؤید و سنقر عزیزی: سنقر عزیزی سلطان سنجر کے اراکین دولت میں سے تھا۔ اس کا دل بھی مؤید سے صاف نہ تھا۔ جس وقت مؤید جنگ اینانج میں مشغول و مصروف ہوا تو سنقر عزیزی سلطان محمود بن محمد کے لشکر سے علیحدہ ہو کر ہرات چلا گیا اور قبضہ کر لیا۔ ہرات میں ترکوں کا ایک گروہ رہتا تھا۔ اس نے سنقر کو حسین بادشاہ غور کی سے مل جانے اور اس کے تحت حکومت کے زیر اثر حکومت کرنے کی رائے دی چونکہ سلطان محمود کی حکومت کمزور پڑ رہی تھی۔ اور گورنران صوبہ جات ملک کو دبائے جاتے تھے سنقر کے دماغ میں یہ بات نہ آئی خود مختار حکومت کا شوق پیدا ہوا۔ مؤید کو اس کی اطلاع ہوئی فوجیں آراستہ کر کے ہرات پر یلغار کیا۔ پہنچتے ہی کا محاصرہ کیا۔ سنقر کے ہمراہی ترک مؤید سے مل گئے اطاعت قبول کر لی اور سنقر کو دھوکہ سے مار ڈالا۔ سلطان محمود کا ہرات پر قبضہ ہو گیا۔ سنقر کے لشکر کا باقی ماندہ حصہ اینانج کے پاس چلا گیا طوس اور اس کے نواح میں غارت گری کا بازار پھر گرم ہو گیا لوٹ مار، تباہی اور بربادی کی کوئی حد نہ رہی۔ واللہ اعلم۔

مؤید اور ترکوں کی جنگ: ترکوں نے پہلے بگاڑ کے بعد سے آپ اوپر چڑھ آنے تک بلخ میں قیام اختیار کیا خراسان کی غارت گری اور لوٹ سے دست کش ہو گئے اور تمام گروہ نے سلطان محمود بن خان محمد کی حکومت کی اطاعت قبول کر لی۔ مؤید اس کی دولت و حکومت کا مدار المہام تھا۔ شعبان ۵۵۴ھ میں ترکوں کے ہاتھ میں پھر کھجلی پیدا ہوئی بلخ سے مرو کی طرف غارت گری کے لیے بڑھے۔ سلطان محمود اس وقت سرخس میں تھا۔ مؤید تھوڑی سی فوج لے کر ترکوں کی روک تھام کے لیے روانہ ہوا۔ ایک مقام پر مقابلہ ہو گیا جس میں مؤید کو کامیابی ہوئی تعاقب کرتا ہوا مرو پہنچا۔ ترکوں کا ایک بڑا گروہ کام آ گیا بہت سامان و اسباب مؤید کے ہاتھ لگا مظفر و منصور سرخس واپس آیا۔

ترکوں کی سرخس میں غارت گری: اس کے بعد مؤید اور سلطان محمود نے ترکوں کی گوشمالی پر کمر باندھی فوجیں مرتب کر کے سرخس سے نکلے۔ ۵ شوال سنہ مذکور میں ترکوں سے مقابلہ ہوا تھا۔ ابتدائی دو تین مرتبہ ترکوں سے مقابلہ ہوا تین بار لڑائی ہوئی ہر مرتبہ ترکوں کو شکست ہوئی۔ چوتھی لڑائی میں ترکوں کا لشکر کامیاب ہوا۔ سلطان محمود اور مؤید میدان جنگ سے بھاگ کھڑے ہوئے ایک بڑا گروہ کام آ گیا۔ ترک مرو میں داخل ہوئے۔ اہل مرو کے ساتھ نرمی سے پیش آئے علماء اور ائمہ وقت کی تعظیم و تکریم کی اس کے بعد سرخس اور طوس کی طرف بڑھے اور غارت گری کا بازار گرم کیا دیہات

قصبات و شہر ویران ہو گئے (اس واقعہ میں ترکوں نے مقتولوں کی تعداد اور [illegible] تک پہنچ گئی تھی) [illegible] سے فارغ ہو کر وہ چلے آئے۔

جلال الدین محمد بن سلطان محمود: سلطان محمود بن محمد کی شکست کے بعد جب ان میں مقابلے کی قوت نہ رہی تو انہوں نے آخری حربے کا انتظار کیا۔ [illegible] میں ترکوں نے حملہ کر کے بادشاہ [illegible] کی غرض سے [illegible] سلطان محمود نے جان کے خوف سے [illegible] کر دیا۔ جب ترکوں نے اس کے بیٹے جلال الدین محمد کو بادشاہت کے لیے بلایا۔ سلطان محمود سے ترکوں نے [illegible] جلال الدین محمد کو [illegible] ترکوں نے بڑی آؤ بھگت کی اور عزت و احترام سے بادشاہ بنایا۔ یہ واقعہ ماہ [illegible] کا ہے۔

سلطان محمود کی روانگی خراسان: جلال الدین محمد [illegible] جرجان سے [illegible] روانہ ہوا۔ تمام امراء خراسان [illegible] کرتا ہوا نیشاپور پہنچا۔ امیر مؤید [illegible] حکومت پر متمکن کیا۔ امیر مؤید نے [illegible] کہ سلطان محمود [illegible] کی اطاعت و حمایت کی۔ [illegible] سلطان محمود نے [illegible] قیام [illegible] ہوا۔

طوس کی تباہی: چونکہ اہل طوس نے ترکوں کی اطاعت نہ کی تھی اس وجہ سے ترکوں نے آخر [illegible] میں نیشاپور سے طوس کا قصد کیا [illegible] طاقت کے [illegible] ترکوں نے طوس میں داخل ہو کر قتل و غارت گری کا بازار گرم کیا [illegible] نیشاپور [illegible] جلال الدین محمد بن سلطان محمود [illegible] ماہ شوال [illegible] میں [illegible] ملک مؤید [illegible] فخر الدین محمد [illegible] سے ترکوں کا [illegible] سلطان محمود کی خدمت میں حاضر ہو [illegible] داخل ہوئے۔

مؤید کا محاصرہ نیشاپور: آپ [illegible] سلطان محمود [illegible] ہمراہ [illegible] سلطان محمود کی روانگی کے بعد [illegible] ترکوں سے [illegible] ترک سپاہی [illegible] نیشاپور پہنچا۔ پھر سلطان محمود ترکوں کے ساتھ [illegible] پہنچا تو مؤید نیشاپور چھوڑ کر چلا گیا۔ ترکوں نے نیشاپور میں داخل ہو کر [illegible] فوراً [illegible] نیشاپور [illegible] مؤید نے [illegible] محاصرہ [illegible] آیا۔

ملک شاہ کی غارت گری: جس وقت سلطان محمد بن سلطان محمود [illegible] بغداد سے واپس ہوا خلیفہ [illegible] نے اس کے نام کا خطبہ موقوف کر دیا۔ سلطان محمد ہمدان پہنچ کر بیمار ہو گیا۔ اس کا بھائی ملک شاہ قم اور قاشان کی طرف بڑھا اور [illegible] قم اور قاشان [illegible] ایک ہنگامہ برپا کر دیا۔ سلطان محمد نے ملک شاہ کو [illegible] مگر ملک شاہ [illegible] اصفہان [illegible] کا پیام بھیجا۔ [illegible] انہوں نے معذرت کا جواب دیا "ہماری [illegible] آپ کے بھائی سلطان محمد کی اطاعت کا طوق پڑا ہوا ہے۔ ہم اس عہد اقرار اور قسم کو کیونکر توڑ سکتے ہیں آپ اپنے بھائی سے [illegible]" [illegible] سلطان محمد [illegible] ملک شاہ [illegible]

ملک شاہ کا خوزستان پر قبضہ: جب ملک شاہ نے [illegible] قریب [illegible] خوزستان [illegible] بھائی سلطان محمد کی خدمت میں [illegible] ملک شاہ [illegible] ملک شاہ نے خوزستان پر قبضہ کر کے فارس کی طرف قدم بڑھایا۔ [illegible]

سلطان محمد کی وفات: سلطان محمد نے [illegible] ملک شاہ [illegible] میں وفات پائی۔ سلطان محمد [illegible] خلیفہ [illegible] بغداد [illegible] ملک شاہ [illegible] حکومت [illegible]

[illegible]

بٹھا دیا۔

سلیمان شاہ: مرنے کے وقت سلطان محمد نے اپنے لڑکے کو جو نہایت کم سن تھا سپہ سالار احمد علی کے سپرد کیا اور کہا اس بچے کو تمہارے سپرد کرتا ہوں اسے تم اپنا [illegible] سمجھو اور اس کی پرورش و پرداخت کرتے رہنا [illegible] فوج نے بچے کی حفاظت کرنے کی اس وصیت کی بنا پر سپہ سالار علی سلطان محمد کے لڑکے کو [illegible] لے آیا [illegible] سلیمان شاہ [illegible] مرحوم سلطان محمد کا چچا زاد تخت حکومت پر بٹھا دیا اور اس کے ہاتھ پر حکومت و سلطنت کی بیعت کی۔

زین العابدین [illegible] کی بیعت: سلطان محمد کی وفات کے بعد [illegible] نے [illegible] زین العابدین [illegible] [illegible] کے پاس سلیمان شاہ [illegible] سے استقبال کیا [illegible] ایک [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] کے ساتھ [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] حکومت و سلطنت کی بیعت کی۔

وفات خلیفہ معتضد و خلافت متوکل: خلیفہ معتضد [illegible] [illegible] ۷۶۳ھ [illegible] [illegible] [illegible] سال خلافت کر کے سفر آخرت اختیار کیا، ان خلفاء کو [illegible] کوئی قوت حاصل [illegible] [illegible] سلطان [illegible] کے [illegible] [illegible] میں [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] اس وقت خلیفہ معتضد [illegible] سلاطین [illegible] کے [illegible] [illegible] [illegible] کے انتقال کے بعد [illegible] [illegible] متوکل [illegible] تخت خلافت پر [illegible] [illegible] [illegible] حکومت میں اپنے باپ کے قدم بقدم چلا [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] کہ اس نے باپ کے زمانے میں [illegible] [illegible] واقعات [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] ہیں۔

تیمور کا سمرقند پر قبضہ: آپ پڑھ آئے ہیں کہ جب ترکان [illegible] (۷۶۲ھ) [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] خان [illegible] بادشاہ [illegible] کے لیے [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] لیکن اپنے بیٹے الیاس [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] کے بعد [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]

---

[1] سلطان محمد کے مرنے کے بعد [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] سلطان محمد مرحوم [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] سلیمان شاہ [illegible] سلطان محمد مرحوم کا چچا زاد [illegible] کے ساتھ [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] سلطنت [illegible] سلیمان شاہ کے [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] صفحہ ۱۹۹ [illegible] [illegible]۔

غلطی یہ کی کہ [illegible] مقابلہ [illegible] شہر چھوڑ کر بھاگ گیا ہے۔ محمود [illegible] داخل ہوا [illegible] [illegible] واپس [illegible] [illegible] [illegible] اور [illegible] [illegible] خوارزم [illegible] [illegible] محمود [illegible] کا [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] کی طرف [illegible] [illegible] جانب [illegible] [illegible] اور [illegible] کے ساتھ [illegible] ہے۔

قلعہ [illegible] کی تسخیر: [illegible] قبضہ حاصل کرنے کے بعد [illegible] کی حفاظت [illegible] [illegible]

[illegible] کا قتل: [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] ایک شخص [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] ہو گئے [illegible] [illegible] [illegible] ہو گئے۔

منوچہر اور محمود کی مصالحت: [illegible] محمود [illegible] اس وقت تک [illegible] کے ساتھ [illegible] واقعات [illegible] منوچہر نے [illegible] صلح [illegible] [illegible] [illegible] اس وجہ سے [illegible] محمود [illegible] اور منوچہر کے درمیان مصالحت ہو گئی لڑائی اور جھگڑے کا خاتمہ ہو گیا۔

ترکمانوں پر حملہ: [illegible] [illegible] ترکوں کا ایک گروہ [illegible] [illegible] [illegible] خوارزم شاہی فوج نے ان پر حملہ کیا [illegible] شکست [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] خراسان [illegible] [illegible] سلطان محمود کے [illegible] [illegible] خوارزم شاہ [illegible] ترکوں کے [illegible] [illegible]

[illegible]

ہے۔ [illegible] بحر خزر کے ساحل پر [illegible] ان کے مقابلہ کی طاقت نہ تھی۔ شاہ مازندران نے [illegible] مدد کی درخواست کی۔ شاہ مازندران [illegible] لشکر لے کر [illegible] ترکوں کے مقابلے پر آیا۔ خراسان و ہندوستان میں گھمسان کی لڑائی ہوئی۔ شاہ مازندران [illegible] ترکوں کے مقابلے [illegible] ہندوستان میں گھمسان کی لڑائی ہوئی۔ شاہ مازندران نے بھی پانچ مرتبہ شکست دی۔

شاہ مازندران اور ترکوں کی جنگ [illegible] شاہ مازندران [illegible] ترکوں [illegible] سے [illegible] بے خبری سے شاہ مازندران نے [illegible] پر حملہ کیا [illegible] شاہ مازندران کی فوج میدان جنگ سے بھاگ کھڑی ہوئی [illegible] شکست خوردہ فوج کو نہایت بری طرح پامال کیا۔ شاہ مازندران [illegible] ہندوستان میں [illegible] قتل و غارت گری شروع کر دی [illegible] کے ساتھ بھی [illegible] ظلم [illegible] سے پیش آئے [illegible] دوسرے مقامات دشمنوں میں چلے گئے۔ یہ واقعات [illegible] کے ہیں۔

[illegible] پر فوج کشی اس واقعہ کے بعد [illegible] نے [illegible] چڑھائی کی جو [illegible] پر قبضہ کیے ہوئے تھا۔ [illegible] کے مقابلہ میں شکست [illegible] بھاگ گیا [illegible] میں داخل ہو گیا [illegible] کے مال [illegible] ادا [illegible] جس سے [illegible] کی قوت بڑھ گئی۔

ملک شاہ کی وفات ملک شاہ [illegible] اپنے بھائی [illegible] کی وفات کے بعد [illegible] سے اصفہان آیا۔ [illegible] ترکمانی [illegible] فارس [illegible] اصفہانی نے اطاعت قبول کی [illegible] اظہار اطاعت کی غرض سے [illegible] کیا۔ اس کے بعد ملک شاہ نے [illegible] بغداد کو اپنا [illegible] بنانے کا ارادہ کیا [illegible] اور سلطان [illegible] (ملک شاہ کا چچا) کی طرف [illegible] سے طلب کر کے [illegible] بادشاہ تسلیم کیا۔ ملک شاہ اصفہان [illegible] خلیفہ مقتدی باللہ عباسی کی خدمت میں عرض داشت [illegible] بغداد [illegible] چلے جانے کی درخواست کی اور [illegible] کہ اگر میری درخواست [illegible] تو [illegible] مطابق تمام خدمات کی انجام دہی [illegible] اور اگر خلافت مآب نے منظور نہ فرمایا تو [illegible] آپ کی اطاعت سے علیحدہ ہو جاؤں گا۔ وزیر السلطنت عبید اللہ [illegible] بھی [illegible] ناگوار گزرا [illegible] کے ذریعہ سے ملک شاہ کو زہر دلا دیا۔ ملک شاہ مر گیا [illegible] معلوم ہوا [illegible] اس واقعہ سے [illegible] ان کے [illegible] کا اقرار کیا۔

---

[1] [illegible] الاثیر

ملک شاہ کے مرنے کے بعد اہل اصفہان نے ملک شاہ کے ارکین دولت اور فوج کو شہر سے نکال دیا۔ سلیمان شاہ کو اپنا بادشاہ تسلیم کیا۔ خطبہ میں اس کا نام داخل کیا۔ [illegible] لوٹ آیا۔ جن شہروں پر ملک شاہ نے قبضہ کر لیا تھا ان پر قابض ہو گیا۔

سلیمان شاہ اور شرف الدین گرد باز: سلیمان شاہ تخت سلطنت پر قبضہ کرنے کے بعد لہو ولعب میں مصروف ہو گیا۔ شب و روز شراب پی کر مست پڑا رہتا تھا۔ رمضان المبارک کا احترام نہ کیا۔ مسخرے اور [illegible] شراب دور [illegible] میں کھڑے رہتے تھے۔ ان حرکات سے [illegible] امراء اور ارکین دولت سخت ناراض ہو گئے۔ شرف الدین گرد باز خادم سے شکایت کی۔ شرف الدین گرد باز نے بہت سمجھایا لیکن [illegible] سلیمان شاہ کی نسبت بد دیانتی کا [illegible] تھا۔ اس نے ارکین دولت کو [illegible] موقع کا منتظر رہا۔

سلیمان شاہ اور شرف الدین کی کشیدگی: ایک روز سلیمان شاہ ہمدان کے باہر اپنے کسی سرائے میں معمول سے زائد پی کر مست ہو گیا تھا۔ اس کے ہم نشین پاس بیٹھے ہوئے تھے اور مسخرے [illegible] تھے۔ اتفاقاً کسی ضرورت سے شرف الدین گرد باز حاضر ہوا۔ [illegible] سلیمان شاہ کو نصیحت کی۔ سلیمان شاہ [illegible] ہم نشینوں کو اشارہ کر دیا۔ [illegible] شرف الدین گرد باز [illegible]۔ جب سلیمان شاہ کا نشہ اترا تو اپنے کیے پر پچھتایا۔ شرف الدین گرد باز سے معذرت کی۔ شرف الدین گرد باز نے معذرت قبول کر لی [illegible] سلیمان شاہ کو اس سے [illegible] شرف الدین گرد باز نے شاہ [illegible] کے لیے [illegible] حاضر ہوا۔

سلیمان شاہ کا قتل: شرف الدین گرد باز کو اس کی حرکت کا رنج اور غصہ ہو گیا اور تمام ارکان دولت کو بلا کر سلیمان شاہ کی معزولی کا مشورہ کیا۔ سب نے بالاتفاق سلیمان شاہ کو معزول کرنے کی تجویز کی۔ شرف الدین گرد باز نے [illegible] کہ سلیمان شاہ نے تم ترکوں کو گرفتار کر کے قتل کرا دیا۔ سلیمان شاہ نے [illegible] جواب دیا کہ میں نے [illegible] حکومت قائم رکھنے کی غرض سے یہ قتل کیا ہے۔ اس میں میری کوئی غرض نہیں ہے۔ اس کے بعد سلیمان شاہ [illegible] سلیمان شاہ اور وزیر سلطنت ابوالقاسم محمود بن عبدالعزیز [illegible] دونوں مع خواص گرفتار کر لیے گئے۔ یہ واقعہ ربیع الثانی ۵۵۶ھ کا ہے۔ وزیر سلطنت اور خواص کو [illegible] قتل کر دیے گئے۔ سلیمان شاہ کو بھی چند روز قید رکھ کر قید حیات سے آزاد کر دیا گیا۔

ملک ارسلان شاہ کی تخت نشینی: اس کے بعد شرف الدین گرد باز نے ایلدگز والی اران و آذربائیجان کو لکھا۔ مضمون یہ تھا کہ "سلیمان شاہ کے ناپاک وجود سے دنیا پاک ہو گئی ہے۔ جس قدر جلد ممکن ہو تم ملک ارسلان شاہ کو لے کر ہمدان آ جاؤ۔ تخت سلطنت خالی ہے۔ ارکان دولت بیعت کرنے کے لیے تیار ہیں۔" [illegible]

[illegible]

ایلدگز اتابک [illegible]

ایلدگز اور ایناج میں اتحاد [illegible]

کشمکش آقسنقر و ایلدگز [illegible]

محمود بن ملک شاہ [illegible]

[illegible] کر لیا۔ جب ایلدگز نے ارسلان کو تخت نشین کیا اور دربار خلافت میں اس کا نام خطبہ میں داخل کرنے کی درخواست کی تو وزیر السلطنت ابن ہبیرہ [illegible] ایلدگز کے [illegible]

جنگ ایلدگز و اینانج ایلدگز کو [illegible] اینانج نے [illegible] اصفہان [illegible] ایلدگز نے [illegible] مجھے خلیفہ مستنجد باللہ نے تمہارے [illegible] ایلدگز [illegible]

اینانج کی شکست و مصالحت [illegible] ایلدگز نے [illegible] ایلدگز ہمدان واپس آ گیا۔

مؤید کے کارنامے [illegible] نیشاپور [illegible]

حکومت لی۔

ان مفسد پردازوں نے مسجد جامع اور کتب خانوں کی بے حرمتی کی۔ یہ سب مقامات بھی ان کی غارت گری اور تباہی کی نذر ہوئے۔ کئی چیزوں کو جلا دیا اور کئی چیزوں کو [illegible] دیا اور [illegible] قتل کیا۔ [illegible] قید ہو کر قتل کیے گئے۔

اس کے بعد محمود شاہ دوبارہ چلا آیا۔ اس نے شہر پناہ درست کرایا۔ اور [illegible] کی مرمت کرائی حفاظت کی غرض سے [illegible] اور وہیں قیام اختیار کیا۔ [illegible] میدان ہو گیا۔

شاہ طہماسپ کی از سر نو تقرری شاہ طہماسپ [illegible] نے قزوین میں [illegible] تاج پوشی کی [illegible] کے خلاف [illegible] شاہ طہماسپ [illegible] نے [illegible] محمود [illegible] کے بعد شاہ طہماسپ قزوین ہو گیا [illegible] نے [illegible] لیکن [illegible] کیا۔ جب [illegible] نے [illegible] شہر کی [illegible] کرائی۔ [illegible] ویران ہو گیا۔ [illegible] شاہ طہماسپ [illegible] خان محمود [illegible] قزوین [illegible] کے [illegible] کر لیا۔ اس کے بعد [illegible] خان محمود [illegible] شہرستان [illegible] اور وہیں قیام اختیار کیا۔ [illegible] شاہ طہماسپ [illegible] ہو گئے۔ جب [illegible] کامیابی کی صورت نظر نہ آئی تو [illegible] دیہات قصبات اور شہروں کو لوٹ لیا۔

خان محمود و جلال محمد کا انجام جب خان محمود [illegible] محمود نے رمضان [illegible] عزت و احترام سے [illegible] اس کے بعد [illegible] قتل کیا [illegible] باپ اور [illegible] کے ساتھ [illegible] خان محمود کے ساتھ جلال محمد کو گرفتار کر لیا گیا تھا چنانچہ دونوں بحالت قید موت کے گھاٹ اتار دیئے گئے۔ محمود نے خطبہ میں [illegible] کے بعد اپنا نام شامل کرایا اور [illegible] کا اعلان کیا۔

شہرستان پر قبضہ ماہ شعبان [illegible] محمود نے شہرستان اور [illegible] کے [illegible] کی۔ [illegible] شہرستان کا محاصرہ کیا۔ اہل شہر نے تنگ ہو کر [illegible] محمود کی فوج نے شہرستان لوٹ لیا [illegible] لیکن [illegible] محمود نے [illegible] سے روک دیا اور [illegible] کے [illegible] حکومت [illegible] ہو گئے۔ [illegible]۔

مہم قلعہ [illegible] شہرستان کی مہم سے [illegible] محمود نے قلعہ [illegible] کا قصد کیا۔ [illegible] تھا اس نے قلعہ بندی کر لی۔ محمود [illegible] کا محاصرہ کیے رہا۔ [illegible] چونکہ اہل [illegible] اور [illegible] سے

۱۔ [illegible]

تک آ گئے تھے کہ مصر و ہر جگہ میں مؤید کا قبضہ تھا۔ اینانج نے اس کا محاصرہ کر کے تھوڑا سا دالان دے کے قصبہ کی چابیاں حوالہ کر دیں۔ مؤید نے بوشنج کو بھی ان میں شامل کر دیا۔ کرمان کی طرف بڑھا۔ اہل کرمان نے اطاعت قبول کی۔

فتح اسفرائن: اسفرائن کے فتح کرنے کے لیے فوج روانہ کی۔ والیٔ اسفرائن عبدالرحمن بن محمد قلعہ بند ہو گیا۔ مؤید کی فوج نے محاصرہ کر لیا۔ آخر کار عبدالرحمن نے کنجیاں قلعہ کی دے دیں اور اپنے آپ کو اس کے حوالہ کر دیا۔ مؤید نے اسے پابہ زنجیر شادیاخ بھیج دیا جہاں جیل میں ڈال دیا گیا اور اسی سنہ ۵۵۸ھ میں مار ڈالا گیا۔ فتح اسفرائن کے بعد مؤید نے قہندز اور نیشاپور کے گرد و نواح پر قبضہ کر لیا۔ حکومت و سلطنت مستحکم ہو گئی۔ جیسا کہ اس سے پہلے سنجر کا قبضہ تھا اسی طرح قائم ہو گیا۔ اپنے شہروں و دیوان کر کے خطبہ دین کو نام سے آراستہ کیا۔

بوشنج و ہرات پر فوج کشی: اس کے بعد مؤید کو بوشنج اور ہرات کے فتح کرنے کا خیال پیدا ہوا۔ فوجیں مرتب کر کے محاصرہ کر لیا۔ یہ دونوں مقامات ملک محمد بن حسین بادشاہ غور کے قبضہ میں تھے چنانچہ ملک محمد نے فوجی امداد پر فوجیں روانہ کیں۔ مؤید نے یہ خبر پا کر محاصرہ اٹھا لیا۔ بوشنج اور ہرات جیسے کہ ملک محمد کے قبضہ میں تھے اسی کے قبضہ میں رہے۔

غز کی شہرانی پر فوج کشی: غز نے ماہ شعبان ۵۵۶ھ میں شہرانی (اسم بازار) پر چڑھائی کی اور بزور تیغ اسے فتح کر کے پامال کیا۔ بہت سے مارے گئے اور بہت گرفتار کر لیے گئے۔ شہرانی میں ابو القاسم بن منصور والی نسا کے ایک بڑی فوج کی کثیر تعداد مجاہدین کی تھی۔ وہ جامع دونوں کی گرد قیام کرتا ہوا غز کے مقابلہ پر پہنچا۔ جنگ چھڑ گئی۔ شمشیر زنی کا ہنگامہ ہوا انجام کو شکست ہوئی۔ مسلمانوں کا ایک بڑا گروہ گرفتار کر لیا گیا اور بہت سے تہ تیغ جنگ میں مارے گئے۔

جنگ ایتاخ و غز: اس کے بعد ماہ شعبان ۵۵۶ھ میں تین ہزار غز سے غز نے بلاد اسلام پر حملہ کیا اور (صوبہ آذربائیجان) اور بادغیس اور اصفہان کا کچھ حصہ۔ ایتاخ کو اس کی اطلاع ہوئی تو دس ہزار سوار مرتب کیں اور غز سے بدلہ لینے کے لیے ترکی یا شاہ ملک بن ابراہیم بن سلمان والی ثعلبہ اور محمد سعد اور شہر دار کی امداد کے لیے آ گئے تھے۔ یہاں تک کہ جنگ آ مور طلب کیں گئے۔ ماہ صفر ۵۵۷ھ میں غز کے شہروں میں واپس ہو کر میدان جنگ میں مرد آزما ہوا۔ غز سینہ سپر ہو کر لڑے لیکن ناکامیاب رہے۔ ملک سعد کو جو لشکر اسلام کے میسرہ پر تھا، بے قرار ہو کر میمنہ اور قلب کے ہمراہ لیے گئے امراء کو کرخ تک لے آئے۔ ایک امیر ابو المشرف پر سلام ہو گیا۔ لشکر اسلام ایک ہی مرتبہ میں شکست کھا گیا۔ غز نے لشکر اسلام پر حملہ کیا اور ملک سعد کے خیمہ تک پہنچ گئے۔ لشکر اسلام پیچھے ہٹا۔ اب غز کو یقین ہو گیا کہ انہیں ہی کامیابی ہو گی۔ امیر زادوں نے کمین گاہ سے نکل کر حملہ کیا۔ غز شکست کھا کر بھاگے۔ لشکر اسلام نے تلواروں پر رکھ لیا۔ وہ ٹکڑے تھا کہ تاب نہ لا کر بھاگ گئے اور بہت سے غز مارے گئے اور بے شمار قید کر لیے گئے۔ لشکر اسلام مظفر و منصور مال غنیمت لے کر واپس ہوا۔

[illegible] کا قبضہ [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] کا اخراج اور [illegible] [illegible]

[illegible]

[illegible] [illegible]

[illegible]

امیر ایتکین کا قتل: امیر ایتکین کے [illegible] ہوئے تھے کہ [illegible]
آئے۔ اہل ہرات نے [illegible] ایک شخص کو [illegible] بنایا تھا [illegible] الزام لگایا [illegible]
[illegible]

شاہ خوارزم ارسلان اور ترکمن: آپ اوپر پڑھ آئے ہیں کہ [illegible]
[illegible]

شاہ خوارزم ارسلان کی وفات: [illegible]
[illegible]

[illegible] کا محاصرہ ہمدان: [illegible]
[illegible]

[illegible]

جنگ آقسنقر و ایلدگز: [illegible]
[illegible]

بہلوان کو ایک بڑے لشکر کے ساتھ آقسنقر سے جنگ کرنے کے لیے روانہ کیا۔ سخت جنگ کے بعد آقسنقر کو شکست ہوئی مراغہ میں قلعہ بند ہو گیا بہلوان مراغہ کا محاصرہ کر کے روزانہ جنگ سے آقسنقر کو تنگ کرنے لگا آقسنقر نے مجبور ہو کر صلح کا پیام بھیجا۔ فریقین میں نامہ وپیام ہونے لگا۔ باہم مصالحت ہو گئی۔ بہلوان اپنے باپ ایلدگز کے پاس ہمدان واپس آ گیا۔

جنگ زنگی وشملہ: چونکہ زنگی بن دکلا والیٔ فارس نے اپنی فوج کے ساتھ سختی اور بداخلاقی کا برتاؤ شروع کر دیا تھا۔ جا و بے جا انہیں دباتا تھا اس وجہ سے فوج نے اکثر شملہ کو والیٔ خوزستان سے خط وکتابت کر کے امیر بنانے کے لیے بلایا۔ چنانچہ شملہ فوج لے کر فارس کی طرف روانہ ہوا۔ زنگی اس سے مقابلہ کرنے کے لیے نکلا۔ دونوں نے خوب خوب زور آزمائی کی باہم تیغ وتبر ہوئے آخر زنگی کو شکست ہوئی اگر دو شہر اتابک کے پاس جا کر پناہ لی شملہ نے فارس پر قبضہ کر لیا۔

شملہ کی پسپائی ومراجعت: قبضہ فارس کے بعد شملہ کا دماغ بھی پھر گیا اہل فارس پر طرح طرح کے مظالم کرنے لگا۔ اس کا بھتیجا ترسنا لوٹ مار کرنے لگا۔ دیہات اور قصبات کو ویران کر دیا۔ کوئی فریادرس تھا اور نہ کوئی والی۔ اہل فارس کو اس سے نفرت پیدا ہو گئی۔ مظفر الدین کا گروہ زنگی کے پاس پہنچا۔ شملہ کی زیادتیوں کی شکایت کی۔ زنگی کو دوبارہ لینے کا موقع مل گیا تھوڑی سی فوج فراہم کر کے فارس پر چڑھ آیا۔ شملہ فارس چھوڑ کر خوزستان چلا گیا۔ یہ واقعات ۵۶۴ھ کے ہیں۔

جنگ ایلدگز واینانج: اینانج متصرف رے۔ لڑائیوں اور جھگڑوں کے بعد یہ امر طے پایا تھا کہ ایلدگز فریق غالب کو سالانہ خراج جو باہم مقرر ہوا تھا ادا کرتے رہے چند روز بعد جب اینانج کی قوت ذرا بڑھ گئی تو فوجی مصارف کا بہانہ کر کے خراج دینا بند کر دیا ایلدگز نے اینانج پر چڑھائی کر دی اینانج مقابلہ پر آیا گھمسان کی لڑائی ہوئی۔ اینانج شکست کھا کر بھاگا۔ قلعہ طبرک میں قلعہ بند ہو گیا۔ ایلدگز نے محاصرہ کیا۔ مدتوں محاصرہ کیے رہا مگر کامیابی کی کوئی صورت نظر نہ آئی ایلدگز نے اینانج کے غلاموں کو ملانے کی فکر کی۔ سمجھا بجھا کر جاگیر دینے کا وعدہ کر کے ان کو اینانج کے قتل پر تیار کر دیا۔ چنانچہ ان نمک حراموں نے ایک روز موقع پا کر اینانج کا کام تمام کر دیا۔ پھر کیا تھا ایلدگز نے رے اور طبرک پر قبضہ کر لیا۔ علی بن عمر باغی کو گورنری عطا کی اور ان نمک حراموں کا زبانی شکریہ ادا کیا نہ انعام دیا اور نہ جاگیر دی۔ جو وعدہ کیا تھا۔ مجبوراً یہ سب منتشر ہو گئے۔ جو غلام اینانج کے قتل کا بانی مبانی تھا وہ خستہ اور پریشان خوارزم شاہ کے پاس پہنچا۔ چونکہ خوارزم شاہ اور اینانج میں اتحاد تھا اس وجہ سے اس نمک حرامی کی پاداش میں خوارزم شاہ نے اس غلام کو سولی دے دی۔ ع

نتیجہ کار بد کا کار بد ہے

ملک طغرل کی وفات: ۵۶۵ھ میں ملک طغرل بن قاورت بیگ والیٔ کرمان نے سفر آخرت اختیار کیا اس کا بڑا بیٹا ارسلان شاہ کرمان کا حکمران ہوا۔ ملک طغرل کا چھوٹا لڑکا بہرام شاہ جھگڑ پڑا سلطنت وحکومت کا دعویٰ کیا۔ ارسلان شاہ نے جنگ کی اور اسے شکست دی۔ بہرام شاہ بدحال وپریشان مؤید کے پاس نیشاپور پہنچا۔ مؤید نے اپنی وزارت اور فوج سے اس کی مدد کی۔ چنانچہ اپنے بھائی ارسلان شاہ سے لڑنے کے لیے روانہ ہوا۔ اس لڑائی میں ارسلان شاہ کو شکست ہوئی بہرام شاہ

نے کرمان پر قبضہ کر لیا اور ارسلان شاہ امداد کی غرض سے ایلدگز کے پاس اصفہان پہنچا۔

ارسلان شاہ کی وفات ایلدگز نے ایک فوج اس کی امداد پر متعین کی۔ ارسلان شاہ کرمان کی جانب لوٹا ایلدگز کی فوج نے پہنچتے ہی لڑائی کا بیڑہ گاڑ دیا اور کرمان کو بہرام شاہ کے قبضہ سے نکال کر ارسلان شاہ کے سپرد کر دیا۔ بہرام شاہ فرار کی صورت بنا کے مرتا کھپتا نیشاپور میں مؤید کے پاس پہنچا اور وہیں ٹھہر گیا اتفاق یہ کہ اس واقعہ کے بعد ارسلان شاہ کا انتقال ہو گیا بہرام شاہ کرمان واپس آیا اور قابض ہو گیا۔

خلافت مستضی بامر اللہ اس کے بعد مستنجد باللہ عباسی خلیفہ بغداد نے وفات پائی۔ اس کا بیٹا مستضی بامر اللہ تخت خلافت پر متمکن ہوا چونکہ ہم خلفاء عباسیہ کے حالات بالتفصیل اوپر لکھ آئے ہیں اس وجہ سے یہاں پر ان خلفاء کے اور حالات نہیں لکھنا چاہتے مستنجد اور مستضی کے ذکر سے خلفاء کے حالات اس وجہ سے تحریر کیے گئے ہیں کہ دو خلفاء زمانہ خلافت مستضی عباسی سے تخت خلافت پر متمکن ہونے والے بادشاہ طغرل کے عہد تک خود مختار تھے۔ ان پر کسی سلطان کا اثر اور دباؤ نہ تھا۔ سلطان مسعود سلجوقی کی وفات کے بعد سلاجقہ کی قوت کمزور پڑ گئی۔ ان کی حکومت کے ٹکڑے ٹکڑے ہو گئے مشرق اور مغرب میں چھوٹی چھوٹی حکومتیں قائم ہو گئیں اس سے خلفاء عباسی کو بغداد اور اس کے ممالک متعلقہ میں خود مختاری و حکومت حاصل ہو گئی۔ اس سے پیشتر خلفاء عباسیہ کے مقبوضات میں سلاطین سلجوقیہ کا خطبہ پڑھا جاتا تھا۔ لیکن امراء سلاجقہ کی باہمی نااتفاقی و جھگڑا پیدا ہونے کا باعث ہوا حکومت حاصل کرنے کی غرض سے باہم تیغ و تبر ہوئے۔ چنانچہ بعد کے خلفاء عباسی نے ان کے ممالک پر قبضہ کر لیا اور تنہا ان کے مالک ہو گئے خلافت کے علاوہ حکومت و سلطنت بھی انہی کے قبضہ اقتدار میں رہی۔ یہاں تک کہ خلیفہ مستعصم عباسی کی حکومت و خلافت کا ہلاکو کے ہاتھوں خاتمہ ہو گیا۔

خوارزم شاہ کی وفات جس وقت خوارزم شاہ (ارسلان) کی تسخیر ترکوں سے شکست کھا کر خوارزم واپس آیا مریض تھا جیسا کہ آپ اوپر پڑھ آئے ہیں ۵۶۸ھ میں اس نے وفات پائی۔ اس کا چھوٹا بیٹا سلطان شاہ نے قبائے حکمرانی زیب بدن کیا۔ اس کا بڑا بھائی علاؤالدین تکش خوارزم میں موجود نہ تھا۔ یہ خبر پا کر ترکان قطا کے پاس چلا گیا۔ امداد کی درخواست کی ترکان قطا نے اس کی امداد پر کمر باندھی۔ خوارزم آئے اور قبضہ پا لیا۔ سلطان شاہ گرتا پڑتا مؤید کے پاس نیشاپور پہنچا۔ علاؤالدین تکش کے مقابلہ میں امداد چاہی مؤید اپنا لشکر آراستہ کر کے خوارزم روانہ ہوا۔ علاؤالدین تکش مقابلہ پر آیا۔ دونوں فریق جی کھول کر لڑے مؤید کو شکست ہوئی۔ جنگ کے دوران مؤید گرفتار ہو گیا۔ پابہ زنجیر علاؤالدین تکش کے سامنے پیش کیا گیا اور قتل کر دیا گیا۔

امارت کی مؤید کا زوال: شکست کے بعد مؤید کا لشکر نیشاپور واپس آیا اور اس کے بیٹے طغان شاہ ابو بکر بن مؤید کو حکمران بنایا۔ طغان شاہ اور سلطان علاؤالدین تکش میں جو واقعات رونما ہوئے ان کو ہم ان کی حکومتوں کے تذکرے میں تحریر کریں گے مؤید کے قتل کا واقعہ اور طریقہ سے بھی بیان کیا گیا ہے اسے بھی ہم اسی مقام پر لکھیں گے۔

اس کے بعد خوارزم شاہ (تکش) نے ۵۷۶ھ میں نیشاپور پر چڑھائی کی اور اس کا محاصرہ کیا دوسری مرتبہ طغان شاہ

[illegible]

[illegible] کی وفات [illegible]

[illegible] پر قبضہ [illegible]

خلیل کی وفات [illegible]

[illegible] پر قبضہ [illegible]

سلطان طغرل کی تخت نشینی۔ ۵۷۱ھ میں سلطان ارسلان شاہ سلجوقی جو جہان پہلوان بن ایلدگز کی اتالیقی میں تھا اور اس زمانہ میں برائے نام سلطان تھا، ہمدان میں انتقال کر گیا۔ اس کا بیٹا سلطان طغرل تخت حکومت پر جلوہ افروز ہوا۔

وفات محمد بن پہلوان۔ اس کے بعد محمد بن پہلوان اتابک نے ۵۸۲ھ میں وفات پائی اور اس کا بھائی قزل ارسلان حکمران ہوا۔ یہ بڑا عادل سلطان تھا۔ اس کے زمانہ حکومت میں رعیت نہایت خوشحال تھی۔ تمام ملک عراق میں امن و امان کا دور دورہ تھا۔ اس کے مرنے کے بعد ہی اصفہان میں حنفیوں اور شافعیوں کے درمیان اور رے میں اہل سنت والجماعت اور شیعوں کے درمیان جھگڑا اٹھ کھڑا ہوا۔ بالآخر نوبت قتل و غارت تک پہنچی اور آتش زنی کا بازار گرم ہوا جس سے کئی مقامات جلا دیئے گئے۔

قزل ارسلان اور سلطان طغرل۔ جس وقت سلطان طغرل بالغ ہو گیا تو اس نے منصب سلطانی کا تقاضا کیا [illegible] ارسلان کے قبضہ میں تھی۔ [illegible] سلطان طغرل [illegible] قزل ارسلان کی مجلس [illegible] تھا اور [illegible] سلطان طغرل اس کے قبضہ سے نکل گیا [illegible] ہمدان [illegible] اراکین دولت اور فوج کا [illegible] سلطان طغرل [illegible] خراسان کے بعض مقامات پر قبضہ کر لیا۔ قزل ارسلان سے لڑائی [illegible] پے در پے [illegible] مطلب [illegible] تھے۔ قزل ارسلان نے دربار خلافت بغداد [illegible] مخالفت [illegible] سلطان طغرل سے ہوشیار رہیں [illegible] سلطان طغرل سے فارغ ہو کر [illegible] سلطان طغرل نے بھی اپنا [illegible] خلافت [illegible] قزل ارسلان کی درخواست کو [illegible] جواب [illegible] کیا اور [illegible] دار الحکومت [illegible] میں [illegible] دیا۔

وزیر جلال الدین عبید اللہ کی شکست و گرفتاری۔ ۵۸۴ھ میں خلیفہ ناصر لدین اللہ عباسی نے ایک فوج قزل ارسلان کی مدد پر وزیر السلطنت جلال الدین عبید اللہ بن یونس کی ماتحتی میں سلطان طغرل کے مقابلہ کے لیے روانہ کی۔ [illegible] عراق میں پہنچ کر [illegible] ہمدان کے قریب [illegible] قزل ارسلان وقت پر نہ پہنچا [illegible] سلطان طغرل نے [illegible] وزیر السلطنت کو شکست دی۔ سلطان طغرل نے لشکر بغداد [illegible] وزیر السلطنت گرفتار ہوا۔ لشکر بغداد بحالت پریشان بغداد واپس آیا۔

جنگ سلطان طغرل و قزل ارسلان۔ آپ اوپر پڑھ چکے ہیں کہ سلطان طغرل اور قزل ارسلان کے درمیان لڑائیاں ہوتی رہیں [illegible] قزل ارسلان کو کامیابی ہوئی۔ سلطان طغرل گرفتار ہو کر [illegible] قید [illegible] قزل ارسلان کا قبضہ ہو گیا [illegible] قزل ارسلان [illegible] سلطان [illegible] تھا [illegible]

کو گرفتار کر کے پھانسی دے دی۔ قزل ارسلان خود فرمانروا بن گیا، ہمدان لوٹ لیا۔ ۵۸۶ھ میں اپنے نام کا خطبہ پڑھا، بادشاہت کا اعلان کیا اور بغداد سے پروانۂ سلطنت طلب کی۔

قتل قزل ارسلان: اس کے بعد ایک روز شب کے وقت بحالت خواب کسی نے قزل ارسلان کا کام تمام کر دیا۔ بہت جستجو کی گئی قاتل کا پتہ نہ چلا۔ اس کے متعلقین کی ایک جماعت کو اس شبہ سے کہ یہی قتل کے مرتکب ہوئے ہیں گرفتار کر لیا گیا۔

قزل ارسلان کریم، حلیم، عادل، نیک سیرت اور خوش خلق تھا۔ برائی کا بدلہ لینے کو زیادہ دوست رکھتا تھا۔ اس کے مرنے کے بعد قتلغ بن پہلوان (قزل ارسلان کا بھتیجا) ہمدان سمیت تمام شہروں پر جو قزل ارسلان کے قبضہ میں تھے قابض ہو گیا۔

ہمدان پر سلطان طغرل کا قبضہ: قزل ارسلان کے قتل ہونے کے بعد سلطان طغرل اس قلعہ سے جس میں قزل ارسلان نے اسے قید کر رکھا تھا، نکل کر پھر بادشاہ بن بیٹھا۔ جب ہمدان پر قبضہ کرنے کے لیے بڑھا، قتلغ بن پہلوان نے مزاحمت کی مگر باہم ایک دوسرے سے مقابلہ ہوتے ہی قتلغ شکست کھا کر رے چلا گیا اور سلطان طغرل نے ہمدان پر قبضہ کر لیا۔

رے پر خوارزم شاہ کا قبضہ: قتلغ نے رے پہنچ کر علم بغاوت بلند کر کے خوارزم شاہ علاء الدین تکش کو اپنی امداد پر بلا بھیجا۔ چنانچہ ۵۸۸ھ میں خوارزم شاہ رے کی جانب روانہ ہوا اور جب قریب رے پہنچا تو قتلغ کو خوارزم شاہ کی طرف سے شبہ پیدا ہوا، اپنے کیے پر ندامت ہوئی مگر اب چارہ کار کیا تھا، رے کے کسی قلعہ میں بیٹھ رہا۔ خوارزم شاہ نے رے اور قلعہ طبرک پر قبضہ کر لیا۔ سلطان طغرل سے مصالحت کر لی۔ اسی اثناء میں سلطان برادر خوارزم شاہ کی نقل و حرکت کی خبر لگی جیسا ان کے واقعات کے سلسلہ میں بیان کیا جائے گا۔ خوارزم شاہ رے پر اپنی جانب سے ایک حاکم مقرر کر کے ۵۸۸ھ میں خوارزم واپس آیا۔

سلطان طغرل اور خوارزم شاہ: خوارزم شاہ کی واپسی کے بعد سلطان طغرل نے رے کی جانب پیش قدمی شروع کی۔ خوارزم شاہی فوج پر جو رے میں متعین تھی، شب خون مارا۔ قتلغ پریشان ہو کر بھاگ نکلا، خوارزم شاہ کی خدمت میں امداد کا وعدہ و پیام بھیجا، معذرت کی۔ اتفاق سے جس وقت قتلغ کا قاصد خوارزم شاہ کے دربار میں حاضر ہوا اسی وقت خلیفہ عباسی کا ایلچی بھی فرمان لیے ہوئے پہنچ گیا۔ خلافت مآب نے سلطان طغرل کی زیادتیوں کی شکایت تحریر کی تھی اور لکھا تھا کہ تم ان شہروں پر قبضہ کر لو تاکہ امن و امان قائم ہو جائے۔ خوارزم شاہ نے خلافت مآب کے فرمان کو سر اور آنکھوں پر رکھا اور نیشاپور سے رے روانہ ہوا۔ قتلغ نے اس کی اطاعت کو اپنی عزت کا باعث سمجھا اور اس کے ساتھ ہو لیا۔

جنگ سلطان طغرل و خوارزم شاہ: سلطان طغرل کو اس کی خبر لگی، لشکر جمع ہونے کا انتظار کیے بغیر مقابلہ پر آ گیا۔ ماہ ربیع الاول ۵۹۰ھ میں قریب رے دونوں فریقوں کی مڈبھیڑ ہوئی۔ سلطان طغرل نے بڑھ کر خوارزم شاہ پر حملہ کیا، لڑتا ہوا خوارزم شاہ کے قلب لشکر تک پہنچ گیا۔ خوارزم شاہی فوج نے چاروں طرف سے گھیر لیا۔ زخمی ہو گیا تھا، گھوڑے سے زمین پر آ رہا۔ کسی سپاہی نے سر اتار لیا۔ خوارزم شاہ نے رے، ہمدان اور تمام شہروں پر قبضہ کر لیا۔ ہمدان اور اس کے صوبہ پر قتلغ بن پہلوان کو مامور کیا اور بعض شہروں میں اپنے غلاموں کو جاگیریں دیں، میانجق کو ان کا سردار بنایا۔ سلطان طغرل کے

مارے گئے۔ [illegible] ملک شاہی حکومت کا سلسلہ منقطع ہو گیا۔

خوارزم شاہ اور خلیفہ ناصر [illegible] خلیفہ ناصر [illegible] عباسی [illegible] اصفہان و [illegible] خوارزم شاہ [illegible] حالات میں [illegible] خلیفہ ناصر عباسی کی [illegible] [illegible] اور خوارزم شاہ [illegible] کی [illegible] نے [illegible] خلیفہ [illegible] کی [illegible] سے [illegible]۔

[illegible] کے [illegible] حکومت [illegible] قبضہ [illegible] حکومت [illegible] خلیفہ [illegible] کے لیے [illegible] کیا۔

اتابک ابن پہلوان: اتابک [illegible] حکومت [illegible] [illegible] اتابک کے [illegible]

قتل اتابک [illegible]

[illegible]

[illegible] خوارزم شاہ [illegible] خلیفہ [illegible] حکومت [illegible] خلافت [illegible]

[illegible]

[illegible] کی بیوی [illegible] کا نام [illegible] تھا اپنا [illegible] بنایا۔ تکش کو جب قوت حاصل ہوئی تو حکومت کے [illegible] تمام لوگوں سے [illegible] اور اسے قتل کرنے کا [illegible] پر ظلم [illegible] خلاف تھے [illegible] جلوائی [illegible] سیاہ و سفید کرنے کا مالک بنی ہوئی تھی۔

ازبک اور والئ اربل: آپ نے ابھی پڑھا ہے کہ [illegible] ازبک تخت حکومت پر متمکن ہوا [illegible] کی وفات [illegible] ایک ظلم [illegible] ازبک [illegible] کی بات [illegible] والئ اربل نے ازبک کے [illegible] علاء الدین قرا سنقر احمدیلی والی مراغہ [illegible] طلب کی۔ ازبک کے تمام [illegible] والی مراغہ [illegible] ازبک نے [illegible] کیا [illegible] اصفہان [illegible] علاء الدین [illegible] قرا سنقر والی مراغہ [illegible] ازبک [illegible] مراغہ پہنچ [illegible] والی مراغہ نے اپنے [illegible] ایک قلعہ [illegible] آ گئے۔

خوارزم شاہ کا مازندران پر قبضہ: [illegible] مازندران کے مرنے کے بعد اس کا بڑا لڑکا حکمران [illegible] اپنے چھوٹے بھائی کو اپنے [illegible] علاقہ سے نکال دیا تھا [illegible] اپنے بھائی خوارزم شاہ کی طرف سے جرجان کا حاکم تھا۔ خوارزم [illegible] سے اس نے امداد کی درخواست کی۔ خوارزم شاہ نے [illegible] اپنے بھائی [illegible] کو امداد [illegible] متعین کیا [illegible] مازندران [illegible] معلوم ہوئی [illegible] مازندران جو اپنے باپ کے بعد حکمران ہوا تھا، مر گیا ہے اور اس کا چھوٹا بھائی مازندران پر حکومت کر رہا ہے۔ [illegible] نے [illegible] مسافت طے کر کے مازندران [illegible] سابق والی [illegible] جس نے خوارزم شاہ سے امداد کی درخواست کی تھی مازندران پر حکومت کرنے لگا۔ سابق والی مازندران کا چھوٹا لڑکا قلعہ [illegible] میں قلعہ بند [illegible] مال و اسباب [illegible] کے قبضہ میں تھا۔ چھوٹے بھائی سے [illegible] خطبہ خوارزم شاہ [illegible] چھوٹے بھائی نے [illegible] قبضہ کر لیا۔

ازبک کا مراغہ پر قبضہ: [illegible] میں علاء الدین قرا سنقر احمدیلی والی مراغہ [illegible] وفات [illegible] اس کے خادم نے عنان حکومت اپنے ہاتھ میں لے لی اور اس نے ایک کمسن بچہ کو حکومت کی کرسی پر متمکن کیا [illegible] اس بچہ کو [illegible] باغیوں کو شکست ہوئی [illegible] الدین قرا سنقر کا کمسن بچہ [illegible] ایک سال کے بعد [illegible] بھی [illegible] گیا۔ اس کے مرنے سے خاندان قرا سنقر احمدیلی کی حکومت کا خاتمہ [illegible] ازبک [illegible] سے [illegible] خاندان قرا سنقر کے تمام علاقوں پر قبضہ کر لیا [illegible] قلعہ [illegible] قرا سنقر کا خادم قلعہ بند تھا۔ خزانہ اور مال و اسباب اسی قلعے میں تھے۔

ایغمش اور منگلی: ایغمش کے ابتدائی حالات اور حکومت حاصل کرنے کے واقعات آپ اوپر پڑھ آئے یہاں دوبارہ لکھنے کی ضرورت نہیں ہے جس وقت اس کا قدم استقلال کے ساتھ حکومت پر جم گیا ہمدان اصفہان اور رے اور بلاد جبلیہ پر قابض ہو گیا کثیر التعداد فوج بھی جمع ہو گئی شان و شوکت بھی بڑھ گئی تو خود مختار حکومت کا مدعی ہوا۔ حوصلہ اس قدر بڑھا کہ اپنے آقا و محسن بہلوان (جس نے اس کو ریاست و حکومت عطا کی تھی) کے لڑکے ازبک پر چڑھائی کر دی ازبک اس وقت آذربائیجان میں تھا۔ بہلوان کے غلاموں سے ایک شخص منگلی نامی ایغمش کے روک تھام کے لیے اٹھا ممالک بہلوانیہ کا ایک بڑا گروہ ساتھ ہو گیا۔ بات کی بات میں کثیر فوج فراہم ہو گئی اس واقعہ میں ایغمش کو شکست ہوئی منگلی نے تمام شہروں پر قبضہ کر لیا۔

ایغمش شکست کھا کر بغداد پہنچا خلافت مآب نے اس کی آمد پر مسرت کا اظہار کیا۔ عزت و احترام سے ملاقات کی۔ یہ واقعہ ۶۰۸ھ کا ہے ایغمش نے بغداد میں قیام اختیار کیا۔

قتل ایغمش: خلافت مآب نے ایغمش کو خلعت دیا لواء حکومت عطا کیا جس قدر بلاد اس کے قبضہ میں تھے ان کی سند حکومت مرحمت فرمائی فوجی امداد دینے کا وعدہ کر کے ۶۱۰ھ میں رخصت کیا۔ ایغمش بغداد سے ہمدان کی جانب واپس ہوا اور بغدادی افواج کے انتظار میں سلیمان بن برجم امیر ایوانیہ ترکمان کے پاس قیام کیا۔ سلیمان نے خفیہ طور سے منگلی کو ایغمش کے حالات لکھ بھیجے اور ایک روز موقع پا کر ایغمش کا کام تمام کر دیا۔ سر اتار کر منگلی کے پاس بھیج دیا۔ ایغمش کے تمام ہمراہی منتشر ہو گئے۔ منگلی نے ایغمش کے تمام مقبوضہ شہروں پر قبضہ کر لیا۔

منگلی کی سرکشی: خلافت مآب کو اس واقعہ سے سخت ناراضگی پیدا ہوئی۔ منگلی کو تہدید آمیز اور ناراضگی کا خط لکھا۔ منگلی نے کچھ بھی سماعت نہ کی۔ خلافت مآب نے اس کے آقا ازبک بن بہلوان والی آذربائیجان کو اس کی شکایت لکھی فوج کشی کی ترغیب دی امداد کا وعدہ کیا۔ جلال الدین اسمٰعیلی والی قلعہ موت کو ازبک کی موافقت اور اس کے ساتھ ہو کر منگلی سے لڑنے کا پیام بھیجا اور باہم یہ قرار پایا کہ کامیابی کے بعد مساوی طور پر تینوں فریقوں میں ممالک مفتوحہ تقسیم کر دیئے جائیں گے۔ خلافت مآب نے فوج کی روانگی کا حکم دیا اپنے غلام سنقر معروف بہ وجہ السبع کو سپہ سالار مقرر کیا مظفر الدین کوکبری بن زین الدین علی کوچک والی اربل و شہرزور کو بھی شریک جنگ ہونے کا حکم صادر کیا اور میدان جنگ کا سپہ سالار اعظم اسی کو مقرر فرمایا۔

منگلی کی شکست و فرار: چنانچہ یہ فوجیں ٹڈی دل بادل کی طرح ہمدان کی طرف بڑھیں۔ منگلی میں مقابلے کی قوت نہ تھی ہمدان چھوڑ کر بھاگ نکلا پہاڑوں میں جا کر چھپ گیا۔ حملہ آوروں نے تعاقب کیا دامن کوہ پر پڑاؤ ڈالا۔ پہاڑ کی چوٹی پر منگلی تھا اور نیچے حملہ آور فوج تھی۔ لڑائی شروع ہو گئی۔ ازبک کی فوج میدان جنگ سے بھاگ کھڑی ہوئی۔ منگلی پہاڑ کی چوٹی پر چلا گیا۔ رات ہوئی تو ازبک اپنے مورچے میں واپس آیا صبح کو پھر دونوں حریف باہم تیغ و سپر ہو گئے۔ اس جنگ میں منگلی کو شکست ہوئی۔ میدان جنگ سے بھاگ کر پہاڑ کی چوٹی پر چڑھ کے ٹھہرا رہا تو غنیم کی فوج چارے کی وجہ سے بھاگ

جو اب صرف اس کی قسمت میں شکست لکھی تھی۔ جوں ہی وہ رخصت ہوئے [illegible] [illegible] عالم میں پھیلانے لگے۔ [illegible] [illegible] کی طرف آکر بھاگ گیا تو یہ ملک منتشر و متفرق ہو گئے۔ پھر کچھ عرصہ سلطان خالی رہ گیا۔ [illegible] [illegible] [illegible] کے تمام علاقہ پر قبضہ کرنے کے سبب آزاد ہو گیا اور حصہ [illegible] کر لیا۔

[illegible] کا خاتمہ: [illegible] [illegible] میں [illegible] [illegible] [illegible] بھائی کے [illegible] [illegible] کیا۔ [illegible] نے قبضہ کر کے [illegible] کی طرف توجہ کی۔ [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] کر لیا اور [illegible] کے پاس بھیج دیا اور [illegible] میں حکومت ختم ہو گئی یہاں تک کہ [illegible] میں [illegible] کے ہاتھوں اس کی [illegible] [illegible] ہو گئے خوارزم شاہ نے ان شہروں پر قبضہ کر لیا۔ [illegible] [illegible] [illegible] آپ پڑھ چکے [illegible] [illegible] [illegible] والی [illegible] [illegible] [illegible] خوارزم شاہ کے خاندان اور [illegible] کی حکومت [illegible] فارس اور تمام [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]

جلال الدین محمد منکبرنی کا آغاز: اس کے بعد [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] کے [illegible] [illegible] خراسان اور عراق عجم پر قبضہ کر لیا۔ [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] چنگیز خان کا [illegible] ہو گیا [illegible] خان کے حکم سے [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] خراسان آیا۔ [illegible] جلال الدین محمد بن [illegible] [illegible] میں [illegible] سے واپس آیا۔ عراق عجم اور [illegible] پر قابض ہو گیا آذربائیجان پر قبضہ کر کے [illegible] [illegible] آذربائیجان اور اران چھوڑ کر چلا گیا جلال الدین نے قبضہ کر کے [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]۔ جلال الدین نے [illegible] پر بھی قبضہ کر لیا [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] خاندان کی حکومت ختم ہو گئی [illegible] [illegible] [illegible] تمام علاقے پر قبضہ کر [illegible] [illegible] جلال الدین محمد [illegible] [illegible] جیسا کہ آپ کے [illegible] [illegible] پڑھ چکے۔

سلاطین سلجوقیہ کے حالات ختم ہو گئے۔ اب ہم [illegible] [illegible] [illegible] کے [illegible] لکھنے کی جانب توجہ کرتے ہیں جو سلاطین [illegible] کی دولت و حکومت سے پیدا ہوئی تھی۔ [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]۔

باب : ۷

ملوک خوارزم محمد بن انوشتگین و اتسز بن محمد

انوشتگین غرچی: حکمرانانِ خوارزم کا جدِ اعلیٰ امیر "انوشتگین" ترکی النسل اور ترکستان کے رہنے والے ایک شخص کا غلام تھا اسی مناسبت سے انوشتگین غرچی کہا جاتا ہے۔ امرائے سلجوقیہ میں سے بلکابک نامی ایک سردار نے اسے خرید لیا۔ چونکہ انوشتگین میں غیر معمولی شجاعت اور عقل و فراست تھی اسی سبب سے امیر بلکابک اسے بہت زیادہ عزیز رکھتا تھا۔ انوشتگین کا بیٹا محمد اپنے باپ کی طرح شجاعت اور دانائی میں یکتا نکلا۔ انوشتگین نے اسے نہایت عمدہ تعلیم دلائی۔ چنانچہ آداب اور اخلاق کے زیور سے مزین و آراستہ ہو کر سنِ شعور کو پہنچا اور سلجوقیہ میں مل جل گیا۔ بعض صوبجات کی حکومت پر متعین ہوا۔ نہایت کفایت شعار اور منتظم تھا تھوڑے ہی دنوں میں شہرۂ آفاق ہو گیا۔

ارسلان ارغون: جب سلطان برکیارق ابن سلطان ملک شاہ نے عنانِ حکومت اپنے ہاتھ میں لی اور ارسلان ارغون (برکیارق کا چچا) مخالفت پر تلا اور خراسان پر قبضہ کر لیا تو ۴۹۰ھ میں برکیارق نے فوجیں اپنے بھائی سنجر کی سرکردگی میں ارسلان ارغون کے سر کرنے کے لیے روانہ کیں پھر اس فوج کے بعد خود بھی روانہ ہوا۔ اثنائے راہ میں ارسلان ارغو کے مارے جانے کی خبر ملی۔ ارسلان ارغو کو اس کے ایک غلام نے تنگ ہو کر مار ڈالا تھا جیسا کہ آپ اوپر پڑھ آئے ہیں۔ برکیارق نے اس خبر سے مطلع ہو کر ارادہ تبدیل نہ کیا بلکہ اطرافِ خراسان اور ماوراء النہر کو ایک سرے سے دوسرے تک چھان ڈالا۔ ارسلان ارغو کے ہاتھوں سے حکومت چھین لی۔ اپنے بھائی سنجر کو امیر کیا۔

محمد بن سلیمان کی بغاوت: محمد بن سلیمان میر امیران نے جو کہ برکیارق کا قرابت مند تھا بغاوت و مخالفت کا جھنڈا بلند کیا۔ سنجر نے مقابلے پر کمر باندھی اور کامیاب ہوا۔ محمد بن سلیمان کو گرفتار کر کے اس کی آنکھوں میں نیل کی سلائیاں پھروا دیں۔ برکیارق خوارزم پر اکنجی شاہ کو والی مقرر کر کے خراسان سے عراق واپس آیا (زبان فارسی میں "شاہ" سلطان کو کہتے ہیں خوارزم کو شاہ کی جانب مضاف کر کے حسب عادت مضاف الیہ کو مضاف پر مقدم کر دیا۔ اکنجی شاہ ہو گیا)۔

قودن کی بغاوت اور قتل: برکیارق کی واپسی کے بعد سردارانِ لشکر میں سے امیر قودن اور امیر بارقطاش جو کسی وجہ سے موکبِ شاہی کے ساتھ خراسان میں گئے تھے بغاوت اور مخالفت پر تیار ہو گئے اور اکنجی شاہ والی خوارزم پر جب کہ وہ سلطان برکیارق کی خدمت میں باریاب ہونے جا رہا تھا مقام مرو میں حملہ کر دیا اور اسے مار ڈالا اور خوارزم پر قبضہ کر لیا

سلطان بنایا۔ [illegible] کی [illegible] ہوئی یہ وہ زمانہ تھا جب عراق [illegible] اور [illegible] ابوالفضل بن نظام الملک کے بجائے [illegible] کی بڑی [illegible] امیر داذ حبشی بن التونتاق کو فوج کا سپہ سالار بنا کر قودن و یارقتاش سے جنگ کے لیے [illegible] روانہ کیا۔ امیر داذ حبشی [illegible] کی طرف روانہ ہوا امیر داذ حبشی [illegible] ہوئے پہلی [illegible] یارقتاش نے [illegible] قودن [illegible] یارقتاش نے [illegible] ایک دوسرے سے [illegible] ہوئے یارقتاش گرفتار ہوا اور قودن نے [illegible] گرفتار [illegible] قودن [illegible] تک پہنچ [illegible] بخارا [illegible] والی بخارا نے گرفتار کر لیا [illegible] چند روز قید [illegible] رہا کر دیا [illegible] سلطان سنجر کی خدمت میں پہنچا۔ سلطان سنجر نے [illegible] عزت سے [illegible] یارقتاش [illegible] امیر داذ [illegible] سمجھا [illegible]

محمد بن انوشتگین یارقتاش اور قودن کی شکست کے بعد [illegible] خراسان کا بادشاہ [illegible] امیر داذ [illegible] خوارزم کی حکومت [illegible] امیر داذ حبشی نے حکومت [illegible] کے لیے محمد ابن انوشتگین کو منتخب کیا محمد انوشتگین نے نہایت خوبی سے خوارزم کا انتظام [illegible] کیا [illegible] دوستی رکھتا تھا علماء اور فضلاء سے اس کی مجلس بھری رہتی تھی عادل [illegible] رعایا کے ساتھ نرمی اور ملاطفت کا برتاؤ کرتا تھا ان وجوہ سے اس کا ذکر تمام عالم میں پھیل گیا اور شان و شوکت بڑھ گئی۔ سلطان سنجر نے خراسان پر قبضہ حاصل کرنے کے بعد محمد ابن انوشتگین کو نہ صرف خوارزم کی حکومت پر بحال رکھا بلکہ [illegible] وقار [illegible] مراتب [illegible] ہوتے گئے۔

محمد بن انوشتگین کا خوارزم پر قبضہ جن دنوں محمد بن انوشتگین خوارزم میں موجود نہ تھا [illegible] کیا ہوا تھا [illegible] طغرل تگین [illegible] کے اطراف سے ایک ترکی بادشاہ فوج [illegible] چڑھ آیا اور اکنجی کا لڑکا [illegible] جو خوارزم کے سابق بادشاہ [illegible] اسے [illegible] بار [illegible] محمد بن انوشتگین واپس آیا [illegible] سلطان سنجر کی خدمت میں [illegible] فوج فراہم کر کے خوارزم کو بچانے کی غرض سے روانہ ہوا ترکی بادشاہ اور طغرل تگین محمد کے [illegible] سن کر بھاگ گئے۔ ایک دوسرے سے جدا ہو کر ہر ایک نے ایک ایک سمت کا راستہ لیا محمد بن انوشتگین کی قدر و منزلت اور بڑھ گئی۔

اتسز بن محمد بن انوشتگین باپ کے بعد قطب الدین محمد بن انوشتگین والیٔ خوارزم کا [illegible] وفات [illegible] گیا۔ اس کا لڑکا اتسز جانشین ہوا۔ یہ اپنے باپ کے قدم بقدم چلا آغاز زمانہ حکومت محمد ابن انوشتگین میں یہ بار [illegible] لشکر کا سپہ سالار مقرر ہو کر دشمنوں کے مقابلہ پر گیا تھا اور کامیاب ہوا تھا۔ [illegible] اس کی مردانگی شجاعت اور سیاست [illegible] نے اس کی شہرت [illegible] کی زبان پر اس کی لیاقت شجاعت اور مہارت جنگ کا [illegible] سلطنت و حکومت [illegible] ہوئی سلطان سنجر نے اپنے دربار میں طلب [illegible] کے مخصوص مصاحبوں میں داخل کر لیا [illegible] اپنے [illegible] تھا [illegible] عظیم [illegible] کے بجائے [illegible]

خروج کر دیا۔ اس وقت سے یہ حقیقت [illegible] اتسز [illegible] خوارزم [illegible] حکومت کا [illegible] کیا ہے کہ اس نے خوارزم میں اپنی حکومت قائم کر لی ہے۔

جنگ سلطان سنجر اور اتسز بن محمد سلطان سنجر کو اس [illegible] اتسز کی [illegible] کی خبر ملی تو خوارزم پر چڑھائی کی۔ اتسز بھی جنگ پر آمادہ ہوا۔ [illegible] میدان [illegible] سلطان سنجر [illegible] اتسز کو شکست ہوئی۔ اتسز کا بیٹا اور اس کے بہت سے سردار، مصاحب سلطان سنجر کے ہاتھ آئے اور خوارزم پر قبضہ کر کے غیاث الدین سلیمان شاہ ابن سلطان محمد (اپنے بھتیجے) کو حکومت عنایت کی اور ایک وزیر و حاجب مقرر کر کے ۵۳۳ھ میں مرو واپس آیا چونکہ اہل خوارزم اتسز سے بہت خوش اور اس کے ممنون احسان تھے اور غیاث الدین سلیمان شاہ [illegible] کے ساتھ اچھا نہ تھا اس وجہ سے سلطان سنجر کی واپسی کے بعد ہی اتسز نے اہل خوارزم کے کہنے سے دوبارہ چڑھائی کر دی۔ اہل خوارزم نے نہایت خوشی سے قبضہ دیا۔ سلیمان شاہ اپنے چچا سلطان سنجر کے پاس چلا گیا اور اتسز نے خوارزم پر مستقل [illegible] کر لیا۔

جنگ سلطان سنجر و ترکان خطا ۵۳۶ھ میں سلطان سنجر اور ترکان خطا سے معرکہ آرائی ہوئی۔ اس جنگ کے [illegible] یہ تھے کہ سلطان سنجر نے اتسز بادشاہ خوارزم کے بیٹے کو قتل کر ڈالا تھا اس سے اتسز کو غصہ [illegible] پیدا ہوا۔ خوارزم واپس آنے کے بعد اتسز نے ترکان خطا کو سلطان سنجر کی مخالفت اور اس کے مقبوضات پر قبضہ کی ترغیب دی تاکہ سلطان سنجر کی توجہ ترکان خطا کی جنگ کی طرف لگ جائے اور اتسز کے مقبوضات [illegible]۔ چنانچہ ترکان خطا نے جو مذہب اسلام سے کوئی تعلق نہ رکھتے تھے سلطان سنجر کے مقبوضہ شہروں کی طرف پیش قدمی کی۔ بعض مورخین کا خیال ہے کہ محمود بن محمد [illegible] ماوراء النہر کا بادشاہ تھا [illegible] (کیونکہ [illegible] سلطان سنجر تھا) ترکان خطا نے محمود کو برے طور سے شکست دی۔ محمود شکست کھا کر سمرقند واپس آ رہا تھا۔ [illegible] سلطان سنجر کو یہ واقعات [illegible] ترکان خطا کے مقابلہ کی [illegible] امداد و اعانت کی درخواست کی۔ سلطان سنجر [illegible] لشکر لے کر ترکان خطا سے جنگ کرنے کے لیے چلا اور [illegible] ماہ صفر ۵۳۶ھ میں ترکان خطا سے [illegible] ہوئی سلطان سنجر کو شکست ہوئی بے شمار مسلمان مارے گئے [illegible] بیان کی جاتی ہے اسی واقعہ میں سلطان سنجر کی [illegible]۔ سلطان سنجر شکست کھا کر خراسان کی جانب [illegible] ہوا اور [illegible] ترکان خطا نے ماوراء النہر پر قبضہ کر لیا [illegible] سے قتل کیا۔ ان واقعات کو [illegible] تفصیل کے ساتھ سلطان سنجر کے حالات میں لکھ آئے ہیں۔

سرخس، مرو اور نیشاپور پر اتسز کا قبضہ سلطان سنجر کی شکست کے بعد اتسز [illegible] نے خراسان کا قصد کیا سلطان سنجر ترکان خطا کے مقابلے میں شکست کھا کر [illegible] کوئی [illegible] اتسز نے سرخس پر قبضہ کر لیا، امام محمد [illegible] اتسز نے [illegible] احترام سے ملاقات کی اور ان سے چند نصائح [illegible] اور قبول کیا اس کے بعد اتسز نے مرو [illegible] کی طرف قدم بڑھایا۔ امام احمد باخرزی [illegible] آپ [illegible] فوج کے ساتھ مرو کے [illegible]

ان پر حملہ کرنے سے ناحق خونریزی ہوگی" اتسز نے امام احمد کی سفارش قبول کی اور شہر مرو کے باہر پڑاؤ کیا۔ عوام الناس پر شامت سوار ہوئی انہوں نے خوارزمی فوج کے سپاہیوں سے جھگڑ کے کسی کو قتل کیا اور کسی کو گرفتار کر کے قید کر دیا۔ اتسز کے مصاحب بطور دوست شہر میں گئے تھے کھینچ کر باہر نکال دیا۔ اتسز کو اس سے غصہ پیدا ہوا حملہ کا حکم دے دیا۔ چنانچہ ۱۷ ربیع الاول ۵۳۶ھ میں مرو کے عوام اتسز سے لڑائی ہوئی بہت سے مارے گئے جن میں اکابر علماء مرو کی ایک جماعت بھی تھی۔ کئی روز تک قتل عام کا بازار گرم رہا۔ علماء اور فقہاء کا ایک بڑا گروہ بطور وفد اتسز کی خدمت میں اہل مرو کی طرف تقصیر کی معافی کے لیے حاضر ہوا۔ اتسز نے اپنے لشکر کو اہل مرو کے قتل عام سے منع کر دیا اور ان کی خطائیں معاف کر دیں۔ نیز سلطان سنجر کے ارکان امراء اور سرداروں کے مال و متاع کو قبضہ کر لیا اور سلطان سنجر کا خطبہ موقوف کر کے اپنے نام کا خطبہ پڑھنے کا حکم دیا۔ جس وقت خطیب کی زبان سے اتسز بادشاہ خوارزم کا نام نکلا۔ اہل نیشاپور کا دل بھر آیا۔ انتقام اور مقابلہ کا جوش پیدا ہوا۔ لیکن آخری نتیجے نے روک دیا۔ خاموش ہو گئے۔

صوبہ بیہق کا تاراج۔ مرو پر قبضہ کے بعد اتسز نے صوبہ بیہق کو برباد کرنے کے لیے ایک فوج روانہ کی۔ پانچ یوم کے محاصرہ کے بعد شہر فتح ہو گیا تمام صوبہ کو تاخت و تاراج کر کے بیہقی کا خزانہ لیا گیا۔ نیز بہت سے اہل شہر قید کر دیے گئے چونکہ ترکمان غز اتسز کی پشت پناہی پر تھے اور دور دراز تک یہی کرتے تھے۔ اس وجہ سے سلطان سنجر ان افعال سے تنگ تھا اتسز بادشاہ خراسان میں گویا اس کا حریف نہ ہوتا تھا۔ صبر کا عادی سنجر اپنے ان پروردہ کے ہاتھ سے مسلمانوں اور بلاد اسلامیہ کی بربادی کو دیکھ رہا تھا۔

اس کے بعد ۵۴۸ھ میں ترکمان غز جو ماوراء النہر سے دارالاسلام میں آ چکے تھے۔ وہ سلطان سنجر سے لڑ کر کامیابی کے ساتھ خراسان پر قابض ہو گئے۔ ترکوں کا یہ گروہ وحشی جنگجو تھا۔ پہلے غزنی کے بعد ماوراء النہر آ کر مقیم ہوا تھا اور مذہب اسلام کا پابند تھا جب ترکان خطا ماوراء النہر پر مسلط و قابض ہوئے تو ترکان غز ماوراء النہر سے نکل کر اطراف بلخ میں جا کر قیام اختیار کیا۔ لوٹ مار کا بازار گرم ہو گیا۔ دن رات قافلے لوٹ لیتے تھے۔ دیہات اور قصبات کو تاراج کرتے تھے۔ سلطان سنجر نے ان کے خاتمہ پر کمر باندھی۔ فوجیں فراہم کیں۔ معرکہ آرا ہوا لیکن مقابلہ میں سنجر کو شکست ہوئی۔ بھاگا۔ گرفتار کر لیا گیا۔ اس کی گرفتاری اور شکست سے اس کی حکومت کا شیرازہ بکھر گیا جو کسی طرح سے پھر درست نہ ہو سکا۔ گورنران صوبجات نے اپنے اپنے صوبہ کو دبا لیا۔ مستقل اور خود مختار حکمران بن گئے۔ ان کی زندگی بھی غلاموں سے کچھ ہاتھ پاؤں نہ مارے۔ جس کا جہاں سینگ سمایا چلا گیا اور مملکت سلجوقیہ کے حصے بخرے کر لیے۔ اتسز بھی خوارزم وغیرہ کے صوبہ پر قابض ہو کر خود مختاری کا اعلان کیا۔ جس نے اس کی اولاد و احفاد آ کر حکمران ہوئی پھر جب سلاطین سلجوقیہ تہی دست ہو گئے اور دنیا بگڑی اور ضعف حکومت پر ادبار کی گھٹائیں چھا گئیں تو اتسز کی اولاد نے خراسان اور عراق پر بھی قبضہ کر لیا۔ ان لوگوں کی بہت بڑی حکومت ہوئی تھی بالتفصیل ان کی دولت و حکومت کے کسی حصے میں بیان کریں گے انشاء اللہ تعالیٰ واللہ ولی التوفیق بعونہ و کرمہ۔

ارسلان بن اتسز۔ اتسز بن محمد انوشتگین والی خوارزم نے نصف ۵۵۱ھ میں ساٹھ سال حکومت کر کے سفر آخرت اختیار کیا۔ نہایت عادل، نیک سیرت تھا۔ رعایا کے ساتھ نرمی اور مہربانی کا برتاؤ کرتا تھا۔ ارسلان بن اتسز خوارزم کا

حکمران ہوا۔ ترکی حکومت پر متمکن ہو کر اپنے بھائی کی آنکھوں میں سلائی پھروا دی۔ جب سلطان سنجر تاتاریوں کی قید سے نکل کر چلا آیا تو ارسلان نے فوراً [illegible] اطاعت [illegible] باجگزاری کا عہد کیا۔ سلطان سنجر نے خوارزم کی [illegible] حکومت عطا کی۔ اس کے بعد [illegible] کے خلاف [illegible] خوارزم شاہ کی طرف سے [illegible] ارسلان مقابلہ کے لیے گیا۔ تھوڑی ہی مسافت طے نہ ہوئی کہ ایک مہلک مرض سامنے آ کھڑا ہوا [illegible] واپس آیا [illegible] ارسلان [illegible] تاکہ حکومت [illegible] کے قریب [illegible] کا حکم دیا [illegible] خطا [illegible] فوج سے مقابلہ ہوئی [illegible] ارسلان نے [illegible] شکست [illegible] [illegible] واپس گئے

باب ۸

علاؤالدین تکش بن ارسلان

محمود بن ارسلان: ارسلان کے بعد سلطان شاہ [illegible] بادشاہ خوارزم کی [illegible] تھی اس کی وجہ سے ترکان [illegible] کے تمام [illegible] انتقال ہو گیا۔ اس کا چھوٹا بیٹا [illegible] تخت حکومت [illegible] سلطنت و حکومت کا انتظام [illegible] علاؤالدین تکش [illegible] خوارزم میں موجود نہ تھا [illegible] بھائی کی حکومت [illegible] ختا کے پاس چلا گیا [illegible] درخواست کی [illegible] خوارزم [illegible] بادشاہ ختا [illegible] علاؤالدین تکش کی امداد کی غرض سے خوارزم کی طرف روانہ ہو گیا۔

مؤید کی گرفتاری و قتل: سلطان شاہ [illegible] خوارزم [illegible] علاؤالدین تکش [illegible] ختا کی [illegible] سلطان شاہ کے ساتھ [illegible] علاؤالدین تکش [illegible] مؤید کی فوج نے [illegible] مؤید کو گرفتار کر کے علاؤالدین تکش کے سامنے پیش کیا گیا۔ علاؤالدین تکش نے قتل کا حکم [illegible] سلطان شاہ [illegible] علاؤالدین تکش نے [illegible] سلطان شاہ [illegible] علاؤالدین تکش نے قتل کر دیا [illegible] قبضہ کر کے خوارزم واپس آ گیا۔

سلطان شاہ [illegible] چند روز قیام کر کے سلطان غیاث الدین غوری کے پاس چلا گیا اور وہیں قیام اختیار کیا۔

ترکان ختا کی علاؤالدین تکش پر فوج کشی: ترکان ختا نے علاؤالدین تکش سے [illegible] علاؤالدین تکش [illegible] خوارزم [illegible] قتل [illegible] ختا کا [illegible] سلطان شاہ [illegible] غیاث الدین غوری سے رخصت [illegible] ختا [illegible] علاؤالدین تکش [illegible] اپنے بھائی [illegible]

کی شکایت کی امداد کا خواہاں ہوا اور یہ ظاہر کیا کہ اہل خوارزم مجھ سے زیادہ مانوس ہیں۔ میری صورت دیکھ کر علاء الدین تکش کا ساتھ چھوڑ دیں گے علاء الدین تکش سے بدلہ لینے کا یہ موقع اچھا ہے۔ اس نے آپ کے ساتھ بھی بدعہدی کی ہے بادشاہ خطا پہلے ہی سے خار کھائے بیٹھا تھا فوراً تیار ہو گیا۔ ایک بڑی فوج لے کر خوارزم پر چڑھ آیا محاصرہ کیا۔ علاء الدین تکش قصر بند ہو گیا۔ مدافعت کی تدبیریں کرنے لگے فوج نے علاء الدین تکش کے حکم سے نہر کا پانی جاری کر دیا پشتوں کے بند کھول دیئے گئے سیلاب عظیم برپا ہو گیا۔ خطا کے ڈیرے بہہ گئے بادشاہ خطا کا لشکر ڈوبتے ڈوبتے بچا۔ محاصرہ اٹھا کر ناکام واپس ہوا۔ بادشاہ خطا نے سلطان شاہ کو اس دھوکہ دینے پر بے حد ملامت کی۔ سلطان شاہ نے ندامت سے سر جھکا لیا۔

سلطان شاہ کا سرخس اور مرو پر قبضہ: اس کے بعد سلطان شاہ نے بادشاہ خطا کے سپہ سالار اعظم سے کہا: "آپ میری معیت میں ایک فوج مرو کے قبضے کے لیے روانہ کیجئے میں قبضہ کا ذمہ دار ہوں۔ دینار غزی اس زمانہ سے مرو پر قابض ہے جن دنوں تاتاریوں اور سلطان سنجر میں جھگڑا ہو رہا تھا۔ دینار غزی ایک کمزور آدمی ہے۔" سپہ سالار نے فوج کو روانگی کا حکم دیا۔ سلطان شاہ نے سرخس کی طرف قدم بڑھایا اور ان تاتاریوں سے جو اس پر قابض تھے مڈبھیڑ ہوئی۔ نہایت بے دردی سے انہیں قتل و پامال کیا۔ دینار غزی نے سرخس چھوڑ کر ایک قصر میں پناہ لی۔ سلطان شاہ نے مرو کا قصد کیا۔ اہل مرو نے مدافعت پر کمر باندھی لڑائی ہوئی۔ آخر کار سلطان شاہ نے اس پر بھی بزور تیغ قبضہ حاصل کر لیا اور وہیں قیام اختیار کیا۔ بادشاہ خطا کی فوج بادل ناخواستہ واپس آئی۔ لیکن سلطان شاہ خراسان میں تاتاریوں (ترکمان غز) سے برسر پیکار رہا۔ اکثر مقامات پر قابض ہو گیا۔

طغان شاہ بن مؤید: دینار غزی نے آئے دن کی لڑائی سے تنگ آ کر سرخس طغان شاہ بن مؤید والی نیشاپور کے حوالے کر دیا۔ طغان شاہ نے اپنی طرف سے قراقوش نامی ایک امیر کو سرخس کی حکومت عطا کی۔ طغان شاہ نیشاپور چلا گیا۔ سلطان شاہ اس سے مطلع ہو کر سرخس پر چڑھ آیا۔ قلعہ کا محاصرہ کر لیا۔ طغان شاہ کو اس کی خبر لگی۔ فوج مرتب کر کے محاصرہ اٹھانے کے لیے سرخس آ پہنچا۔ جونہی دونوں فوجوں کا مقابلہ ہوا طغان شاہ جنگ سے جی چرا کر نیشاپور بھاگ آیا۔ یہ واقعہ ۵۷۶ھ کا ہے قراقوش نے ہتھیار ڈال دیئے۔ قصر خالی کر کے اپنے آقا طغان شاہ کے پاس نیشاپور چلا گیا۔ سلطان شاہ نے سرخس پر قبضہ کر لیا۔ اس کے بعد طوس کو بھی لے لیا۔ نیشاپور کی زمین بھی طغان شاہ پر سلطان شاہ کی آئے دن کی لڑائیوں سے تنگ ہو گئی یہاں تک کہ ۵۸۱ھ میں طغان شاہ مر گیا۔

سنجر شاہ بن طغان شاہ: طغان شاہ کے مرنے پر اس کا بیٹا سنجر شاہ حکمران ہوا۔ منکلی تکین (سنجر کے دادا کا غلام) کو حکومت سنجر پر غلبہ حاصل ہو گیا۔ سیاہ و سفید کا مالک و مختار بن گیا۔ یہ امراء اور اراکین دولت کو ناگوار گزرا۔ اکثر امراء ترک رفاقت کر کے سلطان شاہ کے پاس سرخس چلے گئے۔ دینار غزی آ کر ان غز کا ایک گروہ اپنے ساتھ لے کر کرمان چلا گیا اور اس پر قبضہ کر لیا۔ منکلی تکین نے حکومت و دولت پر قابو پا کر خوب رنگ کھیلے۔ نیشاپور کے عام باشندوں پر طرح طرح کے مظالم کرنے لگا۔ اراکین دولت کو بلا کسی جرم کے قتل کر ڈالا۔ اس سے ایک شور مچ گیا۔

علاء الدین خلجی [illegible]

علاء الدین خلجی [illegible]

غیاث الدین [illegible]

دوسرے کے مقابلہ پر پڑاؤ ڈالے رہے فریقین تھوڑی تھوڑی کمک کر کے میدان میں آتے تھے اور لڑتے تھے۔

صلح نامہ کی مخالفت: سلطان شاہ اور سلطان غیاث الدین میں مصالحت کی خط و کتابت ہو رہی تھی آخر کار قطب الدین ینالتگین اور بادشمن اور یہ دونوں کے کہنے سے سلطان شاہ کو سے صلح کرنے پر آمادہ ہوا مجاہد الدین مسعود والی بامیان اور والی سجستان نے اس سے مخالفت کی جنگ پر آمادہ ہوئے غیاث الدین ان لوگوں کو جنگ سے روکتے رہے۔ اتنے میں سلطان شاہ کا ایلچی غیاث الدین کے دربار میں معاہدہ صلح لکھوانے کے لیے حاضر ہوا امرا غوری اور سرداران لشکر موجود تھے۔ اگرچہ یہ سب معاہدہ صلح کے مخالف تھے لیکن غیاث الدین کے دباؤ سے کوئی دم نہیں مارتا تھا دل ہی دل میں پیچ و تاب کھا رہے تھے۔ مجد الدین علوی جو غیاث الدین کی ناک کا بال بنا ہوا تھا اور اس کا اثر اس قدر تھا کہ بلا اجازت جو چاہتا کر گزرتا غیاث الدین دم نہ مارتا اٹھ کر غیظ و غضب کے لہجہ میں بولا "اس طرح سے صلح ہرگز نہ کی جائے گی میں ایک چھوٹا سا سلطان شاہ کا بندہ ہوں گا۔ ایسا شخص چاہئے کہ گلا کاٹ لیا" پکڑ کے پھاڑ ڈالے اور پرچہ کو پھاڑ کر پھینک دیا۔ پھر ایلچی سے مخاطب ہو کر کہا "جا اپنے بادشاہ سلطان شاہ سے کہہ دے کہ سلطان معظم غیاث الدین نے صلح کر لی ہے۔ لیکن غوری جرنیل تجھ سے تیغ و شمشیر ہونے کے لیے تیار ہیں" اس کے علاوہ وہ تو ہم ہو گئے میں آیا بات سست کہی کہ غیاث الدین کی طرف مخاطب ہوا "حضور والا! جن غلاموں کو ہم نے تلوار کے زور سے اپنا خون بہا کر ملک غزنی لیا آپ اسے تحریر سے ضائع کیا ہے۔ یاد رہے کہ ملک اس شخص کو دے دیں جسے ان کے بھائی نے نکال دیا ہے جو تمام عمر ادھر ادھر مارا پھرتا ہے اور جب ہم اسے اپنے مقبوضہ شہر دے دیں تو اس کا بھائی بادشاہ خوارزم غوری اور پھر وطن کا طالب اور قوی ہو گا غلطی سے ہم تباہ ہوں گا۔ غیاث الدین نے تمام جنگی اقرار کی۔ شہاب الدین کی اور شہاب الدین نے فوج کو تیاری کا حکم دیا ایلچی واپس آیا

جنگ شہاب الدین غوری اور سلطان شاہ: سلطان شاہ کو جب ان واقعات سے مطلع کیا غوری لشکر نے پیش قدمی کی مرو الرود میں پہنچ کر جنگ چھیڑ دی۔ سلطان شاہ کا لشکر سینہ سپر ہو کر مقابلہ پر آیا ہنگامہ کارزار گرم ہو گیا سلطان شاہ کی فوج میدان جنگ سے بھاگ کھڑی ہوئی اور اس کی ایک بہت بڑی تعداد گرفتار کر لی گئی۔ سلطان شاہ بیس سواروں کے ساتھ جان بچا کر مرو پہنچا اس کے بعد بقیۃ السیف فوج بھی مرو آ گئی۔ غیاث الدین نے قیدیوں کو رہا کر دیا۔ اس واقعہ کی خبر علاء الدین تکش کو پہنچی فرط مسرت سے اچھل پڑا سلطان شاہ سے بدلہ لینے پر تیار ہو گیا اور فوراً ایک فوج مرو کی طرف روانہ کی تاکہ سلطان شاہ مرو سے نکل کر بادشاہ خطا کے پاس نہ جا سکے اور خود ایک فوج لے کر سلطان شاہ کی گرفتاری اور جنگ کی غرض سے روانہ ہوا کسی ذریعہ سے سلطان شاہ کو اس کی خبر لگ گئی ہاتھوں کے طوطے اڑ گئے سیدھا غیاث الدین غوری کی طرف روانہ ہوا غیاث الدین غوری نے بڑی آؤ بھگت سے عزت و احترام سے اپنے محل سرا میں اتارا اور اس کے ہمراہ امرا ارکان دولت کو جو جس مرتبہ کا تھا اس کے ہم چشم کے یہاں ٹھہرایا۔

علاء الدین تکش اور غیاث الدین: موسم سرما ختم ہونے کے بعد علاء الدین تکش نے غیاث الدین غوری کو ایک مراسلہ بھیجا "جس میں سلطان شاہ کی ان زیادتیوں کو جو اس نے حکومت غوری کے مقابلے میں کی تھیں تحریر کیا تھا اور یہ بھی لکھا تھا کہ اسے گرفتار کر کے میرے پاس بھیج دیجئے" اور مراسلہ غیاث الدین کے بڑے بھائی کو بھیجا لکھا تھا کہ "اگر

سلطان غیاث الدین میرے مراسلہ کا خیال نہ کرے گا اور سلطان شاہ کو گرفتار کر کے میرے پاس نہ بھیجے گا تو میں اپنی جان کی پروا کیے بغیر غیاث الدین کے مقبوضہ ملک بھی تنگ کر دوں گا۔'' اتفاق سے اسی وقت علاء الدین تکش کا ایلچی غیاث الدین کے دربار میں پہنچا۔ اسی وقت گورنر ہرات کا قاصد بھی اس خط کے ساتھ جو علاء الدین تکش نے اسے لکھا تھا حاضر ہوا۔ غیاث الدین نے دونوں مراسلات کو غور سے پڑھ کر علاء الدین تکش کو جواب تحریر کیا: ''یہ امر بعید ہے کہ میں سلطان شاہ کو گرفتار کر کے تمہارے پاس بھیج دوں۔ وہ میرا مہمان ہے اس لیے میرے پاس آ کر پناہ طلب ہے۔ بہتر یہ ہے کہ ممالک خوارزم کا نصف حصہ سلطان شاہ کو دے دو، خوارزم میں میرے نام کا خطبہ پڑھو، میری شہنشاہی اقتدار کو تسلیم کرو اور میرے بھائی شہاب الدین سے اپنی بہن کا نکاح کر دو۔''

علاء الدین تکش کی فوج کشی کی دھمکی خوارزم شاہ (علاء الدین تکش) اس خط کو پڑھ کر بہت دیر تک سکوت میں رہا۔ پھر اپنے امراء و اراکین دولت سے مشورہ کر کے ہرات پر فوج کشی کی دھمکی دی۔ غیاث الدین نے جواب میں اپنے بھتیجے ابو غازی (ابن غازی) اور بہاء الدین والی سجستان کی سرکردگی میں غوری فوج کو خوارزم کی طرف بڑھنے کا حکم دیا۔ ان دونوں سپہ سالاروں کے ساتھ سلطان شاہ کو بھی روانہ کیا اور مؤید والی نیشاپور کو لکھا کہ ان کی حمایت و امداد اپنا فرض اولین سمجھ کر بروقت تیار رہو۔ (مؤید کی لڑکی غیاث الدین کی زوجہ تھی) مؤید نے فوجیں جمع کر کے نیشاپور کے باہر خوارزم کے راستے پر پڑاؤ کیا۔ خوارزم شاہ (علاء الدین تکش) لشکر غوری سے مقابلے کے لیے خوارزم سے روانہ ہوا۔ اثناء راہ میں یہ خبر ملی کہ مؤید نیشاپور سے روانہ ہو کر خوارزم کے راستے پر قیام پذیر ہے۔ دل میں خطرہ پیدا ہوا اور خوارزم واپس جا کر مال و اسباب اور خزانے لے کر دریائے جیحون عبور کر کے بادشاہ خطا کے پاس چلا گیا اور خوارزم کو خالی کر دیا۔

وفات سلطان شاہ اہل خوارزم کو اس سے سخت رنج ہوا۔ سارے شہر کا وفد سلطان شاہ اور ابو غازی کی خدمت میں حاضر ہو کر اطاعت و فرمانبرداری کا اقرار کیا۔ گورنر مقرر کرنے کی درخواست کی۔ اسی اثناء میں آخر ماہ رمضان ۵۸۹ھ کو فوت ہو گیا۔ سلطان شاہ کی موت سے تمام آرزوئیں دل کی دل ہی میں رہ گئیں اور مراجعت کا عزم اختیار کیا۔ ابو الغازی سلطان شاہ کے امیروں اور مصاحبوں کے ساتھ ہو کر غیاث الدین کے پاس واپس آیا۔ غیاث الدین نے سلطان شاہ کے سرداروں کو اپنی خدمت میں رکھ لیا اور جاگیریں مرحمت فرمائیں۔

علاء الدین تکش اور غیاث الدین غوری میں مصالحت علاء الدین تکش اپنے بھائی سلطان شاہ کی خبر موت سن کر خوارزم واپس آیا۔ مرو، سرخس اور طوس پر شحنہ (انچارج جنرل پولیس) مقرر کیا۔ حرمیل امیر ہرات نے ایک دستہ فوج بھیج دیا جس نے علاء الدین تکش کے شحنوں کو سرخس اور مرو میں گھسنے نہ دیا اور یہ کہا کہ ''جب تک سلطان غیاث الدین کی اجازت نہ ہوگی سرخس اور مرو کی سرزمین میں قدم نہیں رکھ سکتے۔'' خوارزم شاہ (علاء الدین تکش) نے غیاث الدین کی خدمت میں پیام صلح بھیجا، سسرالی رشتہ قائم کرنے کی درخواست کی، ایلچی کے ساتھ بطور تحفہ قیمتی سامان اور [illegible]

---

۱ اصل کتاب میں نام نہیں لکھا ہے ایک جگہ چھوڑ کر صرف علوی جوری لکھا ہے۔ میں نے تاریخ کامل سے ضیاء الدین لکھا ہے۔ دیکھو تاریخ کامل ابن اثیر جلد ۱۱ صفحہ ۲۵۰ مطبوعہ لیڈن (مترجم)

روانہ کیا۔ ان دونوں نے غیاث الدین کو لکھا اور یہ طے کر لیا کہ خوارزم شاہ سے مصالحت کر لی۔ اس وجہ سے زیادہ ضرر ہوتا ہے کہ دو مسلمانوں کی حمایت کرنے سے ترکوں اور بادشاہ خطا کے مقابلہ سے دو اسلامی سلطنتوں کو کمزور کرتا ہے اور اگر بادشاہ سلامت مصالحت خلاف مصلحت سمجھتے ہیں تو ہم دونوں کو حکومت بنا دیں تاکہ خطا کے کافر ترکوں سے بلاد اسلامیہ محفوظ ہو۔ بالآخر ان کی چنانچہ غیاث الدین نے علاء الدین تکش سے مصالحت کر لی اور اس کے بھائی کے زیر مقبوضہ بلاد واپس کے حوالہ کر دیا۔

ترکان خوارزم کی فوج کی مدد میں چلی گئی۔ یا الحق اور غارت گری کا بازار گرم کر دیا۔ دل برداشتہ ہو گئے تھے دیہات، قصبات اور شہروں کو تاراج کرنے پر کمر باندھ لی۔ علاء الدین تکش (خوارزم شاہ) نے ترکوں کی فوج سرخس، مرو، نیشاپور اور رودبار کے شہر [illegible] لوٹ لیا۔ حفاظت پر فوج کو متعین کیا تاکہ ان کا منہ توڑ جواب دیا۔

جنگ علاء الدین تکش اور مؤید ترکوں کے فسادات کا سد باب کر کے طوس کو مرکز بنا کے خفیہ [illegible] طوس پر مؤید کا قبضہ تھا۔ علاء الدین تکش کے متعلق یہ پانی کے [illegible] کے لیے روانہ ہوا۔ علاء الدین تکش نے اس سے مطلع ہو کر طوس سے ہاتھ کھینچ لیا۔ خوارزم کی طرف واپس ہوا۔ راستہ میں جس قدر کنوئیں اور چشمے تھے سب کا پانی خراب کر دیا۔ فوج جب آب [illegible] پانی نہ ملنے سے سخت پریشان ہوا۔ جس وقت کہ میدان میں پہنچا اور فوج پیاس کی شدت سے بیتاب ہوئی علاء الدین تکش نے پلٹ کر حملہ کر دیا۔ مؤید کی فوج مقابلہ نہ کر سکی، شکست کھا گئی اور مؤید گرفتار ہو گیا۔ علاء الدین تکش کے سامنے پیش ہوا۔ علاء الدین تکش نے قتل کر دیا اور مظفر و منصور خوارزم واپس آ گیا۔

علاء الدین تکش کی نیشاپور پر فوج کشی نیشاپور میں مؤید کے قتل کے بعد اس کا بیٹا طغان شاہ حکمران ہوا۔ آخر دو بار علاء الدین تکش (خوارزم شاہ) نے نیشاپور پر چڑھائی کی، محاصرہ کیا۔ طغان شاہ نے نیشاپور سے نکل کر مقابلہ کیا۔ شکست میں شکست کھائی اور گرفتار ہو گیا۔ علاء الدین تکش نے نیشاپور اور طغان شاہ کے تمام مقبوضہ علاقوں پر قبضہ کر لیا۔ طغان شاہ اور اس کے اہل و عیال اور امراء کو خوارزم لے آیا اور وہیں ٹھہرایا۔ علامہ ابن اثیر نے لکھا ہے۔ یہ روایت مجمل واقعہ کا خلاصہ ہے جسے آپ اوپر پڑھ آئے ہیں۔ اگر ان دونوں روایتوں میں تطبیق کا امکان ہوتا تو ہم ضرور تطبیق کی کوشش کرتے۔ ہم نے دونوں روایتوں کو اس وجہ سے لکھ دیا ہے کہ ناظرین پڑھ کر اپنی رائے میں فیصلہ کر لیں کہ کونسی روایت صحیح اور قابل اعتماد ہے۔ مسافت بعیدہ کی وجہ سے ہم تحقیق نہیں کر سکے واللہ اعلم۔

جنگ سلطان طغرل اور قتلغ ہم اوپر سلاطین سلجوقیہ کے حالات میں لکھ آئے ہیں کہ ارسلان شاہ بن طغرل ایلدگز اور اس کے بیٹے پہلوان کی کفالت میں تھا۔ سلطنت کا کاروبار ملک کا حکمران ایلدگز اور اس کے بیٹے پہلوان کے قبضہ میں تھا۔ پہلوان کے بعد اس کا بھائی قزل ارسلان بن ایلدگز حکمران ہوا۔ اس نے سلطان طغرل کو قید کر دیا اور [illegible] ایک سال کے بعد اس کا بھتیجا قتلغ ینانج بن پہلوان حکمران ہوا۔ قتلغ نہایت کمزور طبیعت تھا۔ سلطان طغرل کو رہا کر دیا جس سے قزل بھاگا۔ ۵۸۸ھ میں قتلغ ینانج نے قزل سے قتلغ کو شکست ہوئی۔ رے کو چھوڑ کر بھاگا۔ خوارزم شاہ نے علاء الدین تکش سے امداد کی درخواست کی۔ علاء الدین تکش خوارزم شاہ فوجیں لے کر امداد پر آیا۔ قتلغ کو اپنے اس فعل پر ندامت ہوئی۔ ایک قلعہ میں قلعہ بند ہو گیا۔ خوارزم شاہ نے رے پر قبضہ کر لیا۔ [illegible] جب اسے یہ خبر پہنچی کہ

یہاں سلطان شاہ نے مرو کی طرف پیش قدمی کر رہا تھا۔ اور قلعہ [illegible] کی [illegible] کے خوارزم [illegible] ہوا۔ [illegible] خبر سنتے ہی [illegible] خوارزم نے مقابلہ کیا اور سلطان شاہ کو [illegible] کر دیا۔ خوارزم شاہ کو اس سے بے حد مسرت ہوئی۔ خوارزم [illegible] ہوئے [illegible]

خوارزم شاہ کا قلعہ سرخس پر قبضہ۔ اس کے بعد ۵۸۶ھ میں سلطان شاہ [illegible] کے لیے مرو [illegible] کا محاصرہ کرنے [illegible] قلعہ [illegible] سلطان شاہ کی [illegible] تھا [illegible] خوارزم شاہ نے قبضہ کر لیا اور سلطان شاہ نے [illegible] خوارزم [illegible] سلطان [illegible] علاؤ الدین تکش خوارزم سے طالب [illegible] خوارزم شاہ [illegible] ۵۸۹ھ [illegible]

سلطان طغرل کی رے پر فوج کشی۔ ۵۹۰ھ میں سلطان طغرل سلجوقی نے [illegible] خوارزم شاہ [illegible] وقت خلیفہ ناصر [illegible] خلافت [illegible] سلطان طغرل سلجوقی کی [illegible] سلطان طغرل سلجوقی [illegible] طغرل [illegible] خوارزم شاہ [illegible] سلطان طغرل [illegible] ۲۴ ربیع الاول ۵۹۰ھ [illegible] خوارزم شاہ [illegible] سلطان طغرل [illegible] سلجوقی [illegible] ہو گئی۔

خوارزم شاہ اور مؤید الدین۔ وزیر السلطنت مؤید الدین بن القصاب کو خلیفہ ناصر عباسی نے خوارزم شاہ کی [illegible] بغداد سے روانہ کیا تھا۔ [illegible] خوارزم شاہ نے [illegible] مؤید الدین [illegible] خوارزم شاہ [illegible] خوارزم شاہ [illegible] ہمدان اور اس کے تمام مقبوضات کی حکومت [illegible] خوارزم [illegible]

وزیر مؤید الدین کا خوزستان پر قبضہ۔ خوارزم شاہ کی واپسی کے بعد [illegible]

[illegible]

وزیر مؤید الدین کا ہمدان پر قبضہ [illegible]

وزیر مؤید الدین کی [illegible]

قتلغ ایانج کی وفات [illegible]

وزیر مؤید الدین کی وفات [illegible]

سیف الدین طغرل [illegible]

بلاد اران کے حکمرانوں کے مظالم سے تنگ آ کر دوبارہ خلافت میں چلے جانے کی تحریک کی تھی۔ خلافت مآب نے تھوڑی سی فوج اصفہان بھیجی۔ یہاں کے لوگ بہت خوش اور مطمئن ہو کر قبضہ دلا گئے کیونکہ خوارزمیوں کے مظالم بہت زیادہ ہو چکے تھے۔ جب بغدادی لشکر اصفہان کے قریب پہنچا۔ خوارزم شاہی فوج نے اصفہان چھوڑ دیا اپنے بادشاہ کے پاس چلی گئی۔ سیف الدین طغرل نے قبضہ کر لیا۔

وجہ کار سے پر قبضہ اس کے بعد پہلوان کے غلاموں نے جمع ہو کر اپنے سرداروں میں سے منکلی نامی ایک سردار کو امیر بنایا اور رے کی طرف قبضہ کرنے کے لیے بڑھے۔ رے پر قبضہ کر کے اصفہان پر حملہ آور ہوا اور [illegible] نے کیا اس سے لڑنے کے لیے بڑے بادشاہت کی حمایت دارالخلافت بغداد میں یا دیوان کا عریضہ بھیج کر [illegible] کا فرمان اور اس کے ملاقات کی درخواست طلب کی۔ اصفہان، ہمدان، زنجان اور قزوین پر خلافت کو قبول کرنے کے لیے لکھا۔ خلافت مآب نے اس تحریر و درخواست کو منظور فرما کر حکم نامہ روانہ فرمایا۔

ملک شاہ بن علاء الدین تکش ہم اوپر لکھ آئے ہیں کہ خوارزم شاہ (علاء الدین تکش) نے اپنے بیٹے ملک شاہ کو ۵۸۹ھ میں نیشاپور کی حکومت عطا کی تھی خراسان بھی اسی کی گورنری میں شامل کی تھی اور اپنے بعد تخت و تاج کا وارث قرار دیا تھا چنانچہ ۵۹۳ھ تک ملک شاہ نیشاپور پر حکومت کرتا رہا۔ اسی سنہ کے ماہ ربیع الاول میں مر گیا۔ ایک لڑکا جس کا نام ہندوخان تھا چھوڑ گیا۔ خوارزم شاہ نے اپنے دوسرے بیٹے قطب الدین محمد کو نیشاپور کی حکومت پر مامور کیا۔ اسی کو خوارزم شاہ نے اس سے پہلے مرو کی گورنری دی تھی۔

خوارزم شاہ اور خلیفہ ناصر جس وقت خوارزم شاہ نے رے، ہمدان اور اصفہان پر قبضہ کر لیا ابن قصاب اور [illegible] بغداد پر [illegible] خلیفہ ناصر عباسی کی خدمت میں خطبہ میں نام داخل کرنے کی درخواست کی۔ خلیفہ ناصر عباسی کو یہ بات بری معلوم ہوئی۔ غیاث الدین غوری بادشاہ غزنی کو لکھ بھیجا کہ بدستور واقعات کا تقاضا ہے کہ تم خوارزم شاہ پر حملہ کر کے اس کے مقبوضات پر قبضہ کر لو تاکہ خوارزم شاہ عراق کا ارادہ ترک کر دے۔ غیاث الدین غوری نے خوارزم شاہ کو ملک چھین لینے اور جنگ کی دھمکی دی۔ خوارزم شاہ فکرمند ہو گیا۔ اپنے [illegible] ہوئے خاندان کا حکمران بن بیٹھا تھا بلکہ [illegible] تھی اور ملک ترکستان [illegible] کے بادشاہ خطا سے خط و کتابت شروع کی غیاث الدین غوری کے مقابلے میں امداد چاہی اور یہ لکھا کہ [illegible] غیاث الدین غوری بلخ و خوارزم پر اسی طرح قبضہ کرنے کا ارادہ رکھتا ہے اور بلخ پر قبضہ کر لیا ہے۔ اس وقت بادشاہ خطا کو سخت خطرہ پیش آئے گا اور سارا ملک پر قبضہ رکھنا دشوار ہو جائے گا۔

شاہ خطا کی بلخ پر فوج کشی اس عرصے میں بادشاہ خطا نے مملکت غوری پر چڑھائی کر دی۔ بہاء الدین سام والی بامیان کو [illegible] بلخ [illegible] چھوڑ دینے [illegible] آمادہ [illegible] غور [illegible] کا [illegible] ادھر خوارزم شاہ نے ہرات کی طرف [illegible] تک پہنچ گئے اور [illegible]

[illegible]

خوارزم شاہ کی اطاعت [illegible] سلطان غیاث الدین [illegible]

جنگ خوارزم شاہ اور شاہ خطا [illegible]

سیستان کی بغاوت [illegible]

[illegible]

خوارزم شاہ کا محاصرہ قلعہ موت: اس کے بعد خوارزم شاہ نے ملحدوں کے شہر کی طرف توجہ کی۔ قزوین کے قریب ان کا ایک قلعہ تھا، اسے گھیر لیا۔ ملحدوں نے قلعہ موت بھی [illegible] خوارزم شاہ نے بھی اس پر محاصرہ کیا۔ صدر الدین محمد بن وزان رئیس شافعیہ [illegible] خوارزم شاہ [illegible] ان کی بیحد قدر و منزلت تھی۔ [illegible] کا محاصرہ کر کے خوارزم کی جانب واپس آ رہا تھا [illegible] ملحدوں نے خوارزم شاہ کے وزیر نظام الملک مسعود بن علی کو دھوکے سے قتل کر دیا۔ خوارزم شاہ نے اپنے بیٹے قطب الدین محمد کو ان سے جنگ کرنے کے لیے روانہ کیا۔ قطب الدین محمد نے قلعہ ترشیز کا محاصرہ کیا۔ ملحدوں نے جنگ سے تنگ آ کر [illegible] ایک لاکھ دینار تاوان جنگ دینے کا اقرار کیا۔ قطب الدین محمد نے [illegible] لڑائی جاری رکھی۔ اتنے میں اس کے باپ (خوارزم شاہ) کی علالت کی خبر پہنچی۔ مصالحت کر لی اور تاوان (ایک لاکھ دینار) وصول کر کے خوارزم واپس آ گیا۔

علاء الدین تکش کی وفات: ماہ رمضان ۵۹۶ھ میں خوارزم شاہ [illegible] بیمار ہوا [illegible] مرض کی شدت ہو گئی اپنے بیٹے قطب الدین محمد بن تکش کو [illegible] قطب الدین محمد [illegible] باپ [illegible]

قطب الدین محمد بن علاء الدین تکش: اس وقت خوارزم شاہ کے قبضہ میں خوارزم کے علاوہ اکثر بلاد جبل اور زیادہ حصہ خراسان کا تھا۔ اس کے مرنے کے بعد قطب الدین محمد [illegible] قطب الدین محمد نے باگ حکومت [illegible] علاء الدین کا لقب [illegible] اپنے باپ کا جنازہ خوارزم [illegible]

علاء الدین تکش کا کردار: خوارزم شاہ علاء الدین تکش [illegible] عادل [illegible] بہادر تھا [illegible] سے واقف تھا، فقیہ اور فقہ مذہب امام ابو حنیفہ کا [illegible] غیاث الدین غوری بادشاہ غزنی اور خوارزم شاہ میں عداوت و مخالفت بہت دنوں سے قائم تھی۔ لیکن خوارزم شاہ کی قدر و منزلت کے خیال سے جب اس کی موت کی خبر [illegible] غیاث الدین غوری نے [illegible] کا دربار [illegible] دیا۔

[illegible]

باب : ۹

علاؤ الدین محمد بن تکش اور تاتار

تخت نشینی: خوارزم شاہ قطب الدین محمد نے تخت حکومت پر متمکن ہو کر اپنے [illegible] علاء الدین تکش کی موت کے وقت [illegible] [illegible] قطب الدین محمد نے [illegible] خوارزم کی حکومت [illegible] علاء الدین تکش [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]

جنگ علاء الدین تکش اور [illegible] خان: [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]

غیاث الدین غوری اور [illegible]: [illegible] غیاث الدین غوری [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] شہاب الدین غوری [illegible]

شہاب الدین غوری کی مرو پر فوج کشی: جس وقت [illegible] غیاث الدین غوری [illegible]

کر کے مرو حوالے کر دیا۔ غیاث الدین غوری کو خوارزم شاہ کے مقبوضات خراسان پر قبضے کی طمع دامن گیر ہوئی جیسا کہ آپ ابھی اوپر پڑھ آئے ہیں غیاث الدین نے اپنے بھائی شہاب الدین کو خراسان پر قبضہ کرنے کے لیے بلا بھیجا۔ غیاث الدین نے اپنے نائب عمر بن محمد مرغنی کو (حاکم) ہرات سے خراسان پر چڑھائی کرنے کی بابت مشورہ کیا۔ عمر بن محمد مرغنی نے مخالفت کی۔ راستے میں شہاب الدین غزنی، غور اور سجستان کی فوجیں لیے ہوئے آ گیا۔ ماہ جمادی الاول ۵۹۷ھ میں خوارزم شاہ کے مقبوضہ علاقوں پر قبضہ کرنے کے لیے بڑھا۔ طالقان کے قریب جعفر ترکی والی مرو کا خط موصول ہوا، لکھا تھا کہ "جس قدر جلد ممکن ہو مرو پر آ کر قبضہ کر لیجیے۔ خوارزم شاہیوں میں اس قدر طاقت نہیں ہے کہ وہ مقابلہ کر سکے" شہاب الدین نے اپنے بھائی غیاث الدین سے اجازت لے کر مرو پر دھاوا کیا۔ خوارزمی سپاہ جو اس وقت مرو میں تھی مقابلہ پر آئی۔ اہل مرو بھی خوارزمی فوج کے ساتھ لڑنے کے لیے نکلے لڑائی ہوئی۔ شہاب الدین غوری نے انہیں مغلوب کر کے اپنی فوج کو شہر میں داخل کر دیا۔ ہاتھیوں کا جھنڈ لے کر شہر پناہ کے ڈھانے کو بڑھا۔ اہل شہر نے یہ رنگ دیکھ کر اطاعت قبول کی۔ شہر پناہ کا دروازہ کھول دیا۔ جعفر ترکی شہاب الدین کی خدمت میں حاضر ہوا۔ مرو فتح کرنے کے بعد غیاث الدین غوری مرو میں داخل ہوا۔ جعفر ترکی کو ہرات بھیج دیا اور مرو ہندو خان ملک شاہ کے حوالے کر دیا جیسا کہ اس سے وعدہ کیا تھا۔

سرخس اور طوس کی تسخیر: مرو کو سر کر کے غیاث الدین غوری نے سرخس کا قصد کیا۔ سرخس صلح و امان سے فتح ہو گیا۔ اپنے چچا زاد بھائیوں میں سے زنگی بن مسعود کو سرخس کی حکومت دی نسا اور ابیورد کو بھی اس کے ساتھ شامل کر دیا۔ طوس کی طرف قدم بڑھایا۔ تین دن کے محاصرہ و جنگ کے بعد اہل طوس نے امان کی درخواست کی۔ شہاب الدین نے انہیں امان دی اور طوس پر قبضہ کر لیا۔

جنگ غیاث الدین اور علی شاہ ابن خوارزم شاہ: اس کے بعد علی شاہ بن خوارزم شاہ تکش (علاء الدین محمد کا نائب تھا) والی نیشاپور کے پاس شہر حوالہ کرنے اور اطاعت و فرماں برداری کا پیام بھیجا۔ علی شاہ نے شہر حوالہ کرنے اور اطاعت و فرماں برداری سے انکار کیا۔ غیاث الدین نے محاصرہ کا حکم دے دیا۔ نیشاپور میں لڑائی کا بازار گرم ہو گیا۔ ایک طرف غیاث الدین نے حملہ کیا۔ دوسری جانب سے اس کا بھائی شہاب الدین اپنی رکاب کی فوج لے کر بڑھا..... بالآخر کاٹ ڈالنے، کھیتیاں برباد کر دینے، دیہات اور قصبات کو اجاڑ دینے، قتل و غارت کا ہنگامہ برپا ہو گیا۔ بزور تیغ نیشاپور میں غوری فوجیں داخل ہو گئیں۔ الامان الامان کا شور برپا ہوا۔ امان دی گئی علی شاہ گرفتار ہو کر غیاث الدین غوری کی خدمت میں پیش کیا گیا۔ غیاث الدین غوری نے نہایت تپاک سے لیا۔ عزت و احترام سے پیش آیا۔ اور امراء خوارزمیہ کا سردار بنا کر ہرات کی طرف روانہ کیا۔

امارت خراسان پر ضیاء الدین محمد کا تقرر: خراسان کی حکومت پر اپنے چچا زاد بھائی اور داماد ضیاء الدین محمد بن علی غوری کو مامور کیا۔ نیشاپور کو مرکز حکومت بنانے کا حکم دیا۔ علاء الدین کے خطاب سے مخاطب کیا۔ سرداران غور کی ایک جماعت کو علاء الدین کی خدمت میں رہنے کا اشارہ کیا۔ اہل نیشاپور کے ساتھ حسن سلوک سے پیش آیا۔ جس کا جو مال و اسباب لوٹ لیا گیا تھا اس کا کافی معاوضہ دیا۔ انعامات دیے جا رہے تھے، ان کاموں سے فارغ ہو کر ہرات گیا اور علی

شاد کو اپنے بھائی شہاب الدین غوری کے سپرد کیا۔

قرامطیوں کا قتل عام: شہاب الدین غوری نے ہرات سے قہستان کی طرف کوچ کیا۔ رفتہ رفتہ ایک گاؤں میں پہنچا۔ جہاں کے رہنے والے اسمٰعیلیہ مذہب رکھتے تھے۔ کسی نے یہ خبر دی کہ اس گاؤں کے رہنے والے اسمٰعیلیہ فرقہ کے ہیں۔ شہاب الدین نے ان کے قتل کا حکم دے دیا۔ پھر کیا تھا جتنے لڑنے والے تھے مار ڈالے گئے لڑکے اور عورتیں لونڈی اور غلام بنائے گئے۔ مال و اسباب لوٹ لیا گیا۔ مکانات منہدم کر دیئے گئے گاؤں ویران ہو گیا۔ اس کے بعد ایک دوسرے قلعہ کی طرف قصد کیا جو قہستان کے نواح میں تھا۔ یہ قلعہ بھی فرقہ اسمٰعیلیہ کا تھا۔ چند دن کے محاصرہ کے بعد امان کے ساتھ فتح ہوا۔ سرداران غوریہ میں سے ایک سردار کو اس کا حاکم مقرر کیا۔ بدعات دور ہو گئیں شعائر اسلام قائم ہو گئے۔ اسی اثناء میں والی قہستان کا خط سلطان غیاث الدین کی خدمت میں موصول ہوا۔ لکھا تھا "آپ کے بھائی شہاب الدین نے ہمارے مقبوضات میں دست درازی شروع کر دی ہے۔ متعدد مقامات کو سر کر لیا ہے۔ ہم نے کوئی بدعہدی نہیں کی، پھر کیا وجہ ہے کہ آپ کے بھائی نے عہد شکنی پر کمر باندھی ہے۔" سلطان غیاث الدین نے اپنے بھائی شہاب الدین کے پاس اپنے ایک معتمد علیہ امیر کے ذریعہ کہلا بھیجا کہ فرقہ اسمٰعیلیہ کے مقبوضات پر دست اندازی نہ کرو۔ محاصرہ اٹھا کر میرے پاس چلے آؤ۔ اس وقت شہاب الدین فرقہ اسمٰعیلیہ کے ایک قلعہ کا محاصرہ کیے ہوئے تھا۔ بھائی کا پیام پا کر پیچ و تاب کھانے لگا۔ پھر تعمیل حکم سے انکار کر دیا[1]۔ غیاث الدین کے فرستادہ امیر نے کہا "آپ کو سلطان کے حکم کی تعمیل کرنا ہوگی اگر آپ تعمیل نہ کریں گے تو میں آپ کو تعمیل حکم پر مجبور کروں گا" امیر نے یہ کہہ کر شہاب الدین کے خیمہ کی طنابیں کاٹ دیں۔ شہاب الدین کو اس سے حد درجہ کا غصہ پیدا ہوا مگر بھائی کا حکم تھا خاموش ہو گیا۔ محاصرہ اٹھا کر ہندوستان کا راستہ لیا۔

علاء الدین محمد بن تکش کی نیشاپور پر فوج کشی: جس وقت علاء الدین محمد بن تکش معروف بہ خوارزم شاہ تک یہ خبر پہنچی کہ غیاث الدین اور شہاب الدین غوری کی فوجیں خراسان سے واپس چلی گئیں اور شہاب الدین اپنے بھائی سے ناراض ہو کر ہندوستان چلا گیا ہے اسی وقت غیاث الدین کے پاس خط روانہ کیا اور جن شہروں پر غوری فوج نے قبضہ کر لیا تھا ان کی واپسی کا مطالبہ کیا۔ واپس نہ کرنے کی صورت میں یہ دھمکی دی کہ میں ترکان خطا سے امداد حاصل کر کے آپ کے مقابلہ پر آؤں گا۔ اس وقت آپ پر عرصۂ زمین تنگ ہو جائے گا۔ چونکہ سلطان غیاث الدین عارضۂ نقرس میں مبتلا تھا نقل و حرکت نہ کر سکتا تھا۔ جواب کے بھیجنے میں شہاب الدین کی واپسی کے انتظار میں تاخیر کی۔ خوارزم شاہ نے علاء الدین غوری نائب سلطان غیاث الدین کو جو نیشاپور میں تھا شہر خالی کرنے کے لیے لکھا اور جنگ کی دھمکی دی۔ علاء الدین غوری نے غیاث الدین کو اس سے مطلع کیا۔ غیاث الدین نے جواب میں لکھا "تم گھبراؤ نہیں نیشاپور میں قدم جمائے رکھو میں تمہیں کافی طور پر مدد دوں گا" خوارزم شاہ نے آخر (۱۵ ذی الحجہ) ۵۹۶ھ میں فوجیں فراہم کر کے نیشاپور کی طرف قدم بڑھایا۔ کوچ و قیام کرتا ہوا نیشاپور کے قریب پہنچا۔

---

[1] اصل کتاب میں جگہ خالی ہے۔

نیشاپور کا محاصرہ: جب وہاں (غیاث الدین کا آزاد کردہ غلام) ایبہ چھوڑ کر چلا گیا غیاث الدین کے پاس بھاگ گیا تو خوارزم شاہ نے مرو، سرخس اور ابیورد پر قبضہ کر لیا۔ نیشاپور پر حملہ کیا۔ نیشاپور میں علاء الدین غوری تھا۔ محاصرہ طول پکڑ گیا۔ دو مہینے تک جنگ کا سلسلہ قائم رہا۔ آخر کار علاء الدین غوری نے غیاث الدین کی امداد سے نا امید اور محاصرہ جنگ سے تنگ آ کر امان کی درخواست کی اور غوریوں کو کسی قسم کی ایذا نہ پہنچانے کی خوارزم شاہ سے قسم لی۔ شہر حوالے کر دیا خوارزم شاہ نے ان لوگوں کے ساتھ اچھا برتاؤ کیا کسی قسم کی ایذا و تکلیف نہ دی۔

علاء الدین غوری کی روانگی ہرات: خوارزم شاہ نے شہر پر قبضہ کرنے کے بعد علاء الدین غوری سے کہا "میں تم کو قسم دیتا ہوں کہ سلطان غیاث الدین سے میری صلح کرا دیجئے" علاء الدین غوری نے سینہ ٹھونک کر کہا "میں آپ کی خدمت کرنے کو حاضر ہوں آپ مطمئن رہیے۔" لیکن علاء الدین غوری، غیاث الدین کے پاس فیروز کوہ نہ گیا بلکہ ہرات چلا گیا۔ وجہ یہ تھی کہ علاء الدین غوری کو غیاث الدین کی جانب سے امداد نہ پہنچنے کی وجہ سے ملال پیدا ہو گیا تھا ہرات میں علاء الدین غوری کی جاگیر اور املاک تھے۔ حسین بن خرمیل جو کہ امرائے غور میں کا ایک بڑا شخص تھا نیشاپور ہی میں رہ گیا۔ خوارزم شاہ نے اس کی بے حد عزت افزائی کی اور اپنے ممنون احسان بنا لیا۔

علاء الدین محمد کا محاصرہ سرخس: جب نیشاپور سے فارغ ہو کر خوارزم شاہ نے سرخس کا قصد کیا۔ امیر زنگی سرخس کا گورنر تھا اور غیاث الدین کے قرابت داروں میں سے تھا۔ چالیس دن تک محاصرہ کیے رہا۔ تب دونوں طرف سے لڑائی ہوتی رہی۔ شدت محاصرہ سے رسد کی آمد بند ہو گئی اہل شہر رسد ختم ہو جانے سے زندگی سے تنگ آ گئے۔ امیر زنگی نے خوارزم شاہ کے پاس کہلا بھیجا "آپ شہر پناہ کا دروازہ چھوڑ دیجئے تاکہ اطمینان کے ساتھ ہم شہر خالی کر کے نکل جائیں۔" خوارزم شاہ اس فریب میں آ گیا شہر پناہ کے دروازے سے محاصرہ اٹھا لیا امیر زنگی نے رسد اور دوسری ضروریات کا کافی ذخیرہ شہر میں بھر لیا۔ کمزور اور ناتوانوں کو جو محاصرہ سے تنگ آ گئے تھے شہر سے باہر کر دیا۔ خوارزم شاہ سے کہلا بھیجا "اب آپ تکلیف نہ اٹھائیے ہمارا اور آپ کا فیصلہ جنگ سے ہو گا۔" خوارزم شاہ کو بے حد ندامت ہوئی۔ محاصرہ اٹھا کر چلا ہو گیا۔ لیکن روانگی کے وقت چند سرداران لشکر کو محاصرہ پر چھوڑ گیا۔

علاء الدین محمد کی مراجعت خوارزم: خوارزم شاہ کی روانگی کے بعد محمد بن خریک گورنر طالقان امیر زنگی کی کمک پر روانہ ہوا۔ خوارزمی فوجیوں نے یہ خبر پا کر سرخس چھوڑ دیا۔ چنانچہ امیر زنگی اور محمد بن خریک مرو روذ پہنچ کر مرو روذ اور اس کے نواح کا خراج وصول کیا۔ خوارزم شاہ نے تین ہزار سوار اپنے ماموں کی ماتحتی میں روانہ کیے۔ محمد بن خریک پانچ سو سوار کی جمعیت سے مقابلہ پر آیا۔ خوارزمی فوج میدان جنگ سے بھاگ نکلی بہت سے بری طرح سے پامال ہوئے بہت سے قید کر لیے گئے۔ مال و اسباب لوٹ لیا گیا۔ خوارزم شاہ کو اس واقعہ کی خبر لگی۔ ہمتوں نے جواب دے دیا کامیابی کی امید نہ رہی غالب کا پہلو نظر نہیں آیا ناچار خوارزم واپس ہوا۔

حسین بن محمد مرغنی کی گرفتاری: خوارزم شاہ نے خوارزم پہنچ کر غیاث الدین کی خدمت میں صلح کرنے کا مراسلہ

[illegible]

ہرات پر خوارزم شاہ کی فوج کشی [illegible]

امیر حاجی کی گرفتاری [illegible]

طالقان پر شب خون [illegible]

خوارزم شاہ کی مراجعت [illegible]

[illegible]

بھی جانبر نہیں ہوا' شہاب الدین بھی ہندوستان سے غزنی آ رہا ہے' گھبرا گیا' لینے کے دینے پڑ گئے۔ اس خوف سے کہ مبادا میں ایسے محاصرہ میں نہ آ جاؤں کہ جس سے خلاصی ناممکن ہو ہرات کا محاصرہ اٹھا لیا اور محمد غوری سے صلح کر کے مرو چلا آیا۔ یہ واقعہ ماہ رجب ۵۹۸ھ کا ہے۔

معرکہ مرو: اس کے بعد شہاب الدین ہندوستان سے واپس ہو کر غزنی پہنچا۔ خوارزم شاہ نے خراسان میں جو کچھ دست درازی کی تھی اس سے مطلع ہوا تو فوجیں آراستہ کر کے غزنی سے بلخ آیا بلخ سے خوارزم شاہ سے جنگ کے لیے بامیان پہنچا' اس کے ہراول سے خوارزم شاہ کی مرو میں مڈبھیڑ ہو گئی۔ دونوں حریف جی توڑ کر لڑے جانبین کے بہت سے آدمی کام آ گئے۔ خوارزم شاہ نے مرو چھوڑ دیا' خوارزم کا راستہ اختیار کیا' امیر سنجر والی نیشاپور کو اس الزام میں کہ اس نے غیاث الدین سے سازش کر لی ہے قتل کر ڈالا۔

جنگ محمد بن خربک و منصور ترکی: خوارزم شاہ کی شکست کے بعد شہاب الدین طوس چلا آیا اور اس خیال سے کہ موسم سرما گزر جانے پر خوارزم پر حملہ کیا جائے قیام کر دیا۔ اس اثناء میں یہ خبر گوش گزار ہوئی کہ غیاث الدین (اس کے بھائی) کا انتقال ہو گیا ہے طوس سے ہرات واپس آیا۔ خوارزم پر حملہ کا ارادہ ترک کر دیا۔ مرو کی حکومت پر محمد بن خربک کو مامور کیا' خوارزمی سرداروں کی ایک جماعت ۶۰۱ھ میں مرو پر حملہ آور ہوئی[1] ...... محمد بن خربک نے ان پر شبخون مارا' گنتی کے چند افراد جانبر ہو سکے' خوارزم شاہ کو اس کی خبر لگی غصہ سے کانپ اٹھا' منصور ترکی کو ایک بڑی فوج کے ساتھ محمد بن خربک کو جنگ میں لانے کی غرض سے روانہ کیا' مرو سے دس کوس کے فاصلہ پر دونوں حریفوں نے صف آرائی کی۔ نہایت سخت لڑائی ہوئی' خوارزمیوں نے غوری فوج کو شکست دی۔ پسپا ہو کر مرو میں داخل ہو گئی' شہر پناہ کے دروازے بند کر لیے۔ خوارزمی لشکر نے محاصرہ کیا۔ پندرہ روز کے محاصرہ و جنگ کے بعد محصور غوریوں نے امان کی درخواست کی۔ خوارزمیوں نے امان دینے اور قتل نہ کرنے کا حلف اٹھایا۔ محصور غوریوں نے شہر پناہ کے دروازے کھول دیے۔ خوارزمیوں نے سب کو مار ڈالا۔

شہاب الدین کو اس خبر سے نہایت صدمہ ہوا مگر چارہ کار کچھ نہ تھا۔ خوارزم شاہ سے صلح کا نامہ و پیام کیا۔ لیکن صلح نہ ہو سکی' ہرات کی حکومت پر اپنے ہمشیرزادہ البرغانی کو فیروز کوہ بلاد غور اور صوبجات خراسان کی حکومت پر ملک علاؤ الدین بن ابی علی غوری کو مامور کر کے ۶۰۱ھ میں غزنی واپس آیا۔ اور غزنی سے ہندوستان پر جہاد کرنے کی غرض سے لاہور روانہ ہوا۔

خوارزم شاہ اور حسین بن خرمیل: شہاب الدین کی واپسی کے بعد خوارزم شاہ نے دوبارہ تصرف میں ہرات پر پھر فوج کشی کی۔ البرغانی ہمشیرزادہ شہاب الدین مقابلے کے لیے تیار ہوا' آخر شعبان تک برابر محاصرہ اور جنگ کا سلسلہ جاری رہا' دونوں طرف کی ایک بڑی جماعت کام آ گئی۔ نامی گرامی سرداروں کی زندگی کا خاتمہ ہو گیا لیکن لڑائی کا سلسلہ کسی طرح ختم نہ ہوتا تھا۔ حسین بن خرمیل' خوزستان میں تھا جہاں پر اس کی جاگیر تھی' خوارزم شاہ کو دھوکہ اور فریب دہی

---

[1] بیاض بالاصل

کی غرض سے پیام بھیجا کہ " آپ ایک فوج خراسان بھیج دیجئے تاکہ شہاب الدین کا خاتمہ ہو اور [illegible] اس کے حوالہ کر دوں " [illegible] ترکی سردار تھے ترکستان روانہ کیے " [illegible] حسین بن خرمیل نے اطاعت کی بات [illegible] خوارزم شاہ کی [illegible] فوج [illegible] خوارزم شاہ [illegible] اس کی خبر پا کر [illegible]

خوارزم شاہ کا ہرات پر قبضہ [illegible] ہرات کے پاس پیام بھیجا کہ [illegible] اطاعت تسلیم [illegible] اور تمام اہل ہرات کو امان [illegible] اس کے بعد [illegible] سے [illegible] خوف سے [illegible] شہاب الدین [illegible] خوارزم شاہ کی خدمت میں [illegible] خوارزم شاہ نے امان [illegible] چنانچہ [illegible] اطاعت [illegible] خوارزم شاہ کی خدمت میں حاضر ہوئے [illegible] خوارزم شاہ کی خدمت میں پہنچے [illegible] عزت و توقیر [illegible] خوارزم شاہ نے [illegible] قبضہ کر لیا [illegible]

شہاب الدین غوری کی خوارزم پر فوج کشی جس وقت شہاب الدین کو اس امر کی اطلاع پہنچی کہ خوارزم شاہ نے ہرات کا محاصرہ کر [illegible] بھائی [illegible] بھانجا تھا [illegible] ہندوستان سے واپس ہوا [illegible] خوارزم کی طرف [illegible] خوارزم شاہ [illegible] شہاب الدین [illegible] شہاب الدین کے پہنچنے [illegible] طرف سے [illegible] شہاب الدین پہنچا [illegible] طرف سے [illegible] پانی [illegible] خوارزم [illegible] اسی وقت [illegible] خوارزم [illegible] دونوں طرف سے [illegible] شہاب الدین غوری [illegible] خوارزم کی [illegible] شہاب الدین [illegible]

جنگ شہاب الدین غوری اور ترکان خطا خوارزم شاہ [illegible] ترکان خطا [illegible] شہاب الدین کے مقابلہ پر [illegible] شہاب الدین [illegible] شہاب الدین [illegible] ترکان خطا [illegible] شہاب الدین [illegible] ترکان خطا [illegible] شہاب الدین [illegible]

مال و اسباب لوٹ لیا تھا۔

شہاب الدین کی مراجعت غزنی: اس واقعہ سے سارے ملک میں شہاب الدین کے مرنے کی خبر مشہور ہو گئی۔ حسین بن خرمیل والی طالقان نے شہاب الدین کی وہی عزت کی جو اس کے شایان شان تھی اور اسی نیازمندی سے ملا جیسا کہ اسے ملنا چاہیے تھا۔ سب تکلیفیں دور کر کے تمام ضروریات مہیا کر دیں۔ شہاب الدین چند روز آرام کر کے غزنی روانہ ہوا۔ روانگی کے وقت حسین بن خرمیل کو اس خیال سے کہ مبادا خوارزم شاہ سے مل جائے اور اس کا مطیع نہ ہو جائے اپنے ساتھ لیا اور امیر حاجب کا عہدہ عنایت کیا۔

شہاب الدین کے مرنے کی خبر سے امراء اور سرداران غوریہ میں سخت اختلاف پیدا ہو گیا۔ مفسدہ پردازوں کی بن آئی۔ چاروں طرف ایک ہنگامہ برپا ہو گیا جیسا کہ ہم اوپر ملوک غوریہ کے حالات کے ضمن میں تحریر کر آئے ہیں۔ شہاب الدین نے نہایت مستعدی اور سرگرمی سے غزنی اور ہندوستان کی محافظت کی اور ہنگاموں کو فرو کیا اور خوارزم شاہ کی گوشمالی کی طرف دوبارہ متوجہ ہوا۔

شہاب الدین غوری کی شکست کی وجہ: ترکان خطا کے مقابلہ میں شہاب الدین کی شکست کا ایک سبب اور بھی تھا جسے ہم اوپر بیان کر آئے ہیں اور وہ یہ ہے کہ جس وقت شہاب الدین خوارزم سے ترکوں کی سرکوبی کے لیے چلا۔ اثنائے راہ میں ایک ایسا میدان پڑ گیا کہ جہاں پر پانی کا نام و نشان نہ تھا اگر کہیں پر پانی موجود بھی تھا تو نہایت قلیل تھا۔ اسی وجہ سے شہاب الدین نے اپنی فوج کی متعدد ٹکڑیاں کر کے دوسرے راستوں سے روانہ کیا۔ ترکان خطا راستوں کی ہیئت سے واقف تھے۔ روکے دوسرے سرے پر کھڑے ہو گئے جوں جوں شہاب الدین کا لشکر متفرق طور پر آتا گیا مستعدی سے کاٹ ڈالتے گئے اور جو جان بر ہو جاتا تھا وہ غزنی بھاگ جاتا تھا۔ لوٹ کر شہاب الدین کے پاس نہ آ سکتا تھا۔ لہٰذا ایک کو دوسرے کی خبر نہ ہوئی آخر میں شہاب الدین ساقہ کے ساتھ اس دشت سے ہو کر گزرا ترکان خطا بلائے ناگہانی کی طرح ٹوٹ پڑے۔ چار روز تک مسلسل لڑائی ہوتی رہی شہاب الدین نہایت استقلال اور ثابت قدمی سے لڑتا رہا۔

شہاب الدین غوری اور ترکان خطا میں مصالحت: پانچویں روز والی سمرقند نے جو مسلمان تھا لیکن ترکان خطا کا مطیع تھا اور انہی کے لشکر میں تھا۔ پوشیدہ طور پر شہاب الدین کو پیام دیا کہ جب تک ترکان خطا آپ سے خائف نہ ہوں گے جنگ سے باز نہ آئیں گے۔ انہیں ڈرانے کے لیے یہ تدبیر کیجئے کہ اپنے لشکر کے ایک حصہ کو آج شب میں کسی طرف بھیج دیجئے۔ صبح کو سواران لشکر گھوڑے اڑاتے ہوئے میدان جنگ میں متعدد ٹکڑیوں کی صورت میں مختلف راستوں سے آ جائیں میں ان دشمنان اسلام کو یہ فریب دوں گا کہ شہاب الدین کی کمک پر تازہ دم فوج آ گئی ہے اب تمہاری خیر نہیں ہے۔ مناسب ہے کہ صلح کر لو۔ چنانچہ شہاب الدین نے ایسا ہی کیا اور والی سمرقند نے ترکان خطا کو ڈرایا دھمکایا۔ ترکان خطا مصالحت پر راضی ہو گئے۔ باہم صلح ہو گئی۔ شہاب الدین کو اس خوفناک اور جان لیوا واقعہ سے نجات مل گئی یہ واقعہ ۶۰۱ھ کا ہے اس کے بعد ہی شہاب الدین نے وفات پائی۔

حسین بن خرمیل کی سازش [illegible] خراسان کا گورنر شہاب الدین غوری [illegible] سلطان [illegible] تھا [illegible] اور [illegible] حکومت غیاث الدین [illegible] قوت [illegible] (شہاب الدین) [illegible] تاج الدین [illegible] الدین محمد [illegible] نے [illegible] حسین بن خرمیل ان واقعات [illegible] [illegible] [illegible] تھا۔ [illegible] لوگوں سے [illegible] خوارزم شاہ [illegible] حسین [illegible] اور [illegible] سازش [illegible] غوری [illegible] خوارزم شاہ [illegible] حکومت [illegible] بھیج دیا۔ [illegible] خوارزم شاہ [illegible] حسین بن خرمیل [illegible] حکومت [illegible] خوارزم شاہ سے سازش [illegible] غیاث الدین محمود [illegible] حسین بن خرمیل [illegible] سے [illegible] کر دی۔

علی بن عبدالخالق حسین بن خرمیل [illegible] سرداروں [illegible] سے مشورہ کیا۔ علی بن عبدالخالق [illegible] نے [illegible] کہ آپ کے لئے مناسب یہ ہے کہ آپ غیاث الدین محمود کی حکومت کی اطاعت قبول کر لیجئے [illegible] دیجئے۔ حسین بن خرمیل نے جواب دیا مجھے اندیشہ ہے کہ غیاث الدین محمود میرے خلاف کوئی کارروائی کرے لہذا آپ فیروزکوہ میں حاضر ہو کر میری طرف سے [illegible] اطاعت [illegible] اطمینان دلا دیجئے۔ علی بن عبدالخالق [illegible] غیاث الدین محمود کے پاس چلا [illegible] غیاث الدین محمود کو اصل واقعہ سے مطلع کر دیا۔

گورنر مرو کا قتل غیاث الدین محمود نے اپنے گورنر مرو [illegible] حاضری [illegible] قتل [illegible] غیاث الدین محمود کی اطاعت [illegible] تو ہم بھی تمہارے [illegible] غیاث الدین محمود نے [illegible] قتل [illegible] غیاث الدین محمود نے [illegible]

---

۱ [illegible] شہاب الدین [illegible] شہاب الدین [illegible] شہاب الدین [illegible]

کی جاگیر دی۔

امیران بن قیصر کی معزولی: اس کے بعد غور و طالقان "امیران بن قیصر" کو طلبی کا فرمان روانہ کیا اس نے بھی حاضری سے انکار کیا۔ غیاث الدین نے طالقان کی حکومت اپنے باپ کے غلام "سونج" معروف بہ امیر شکار کو عنایت کی۔ حسن بن حرمیل کو جمعیت پوری کرنے کے خیال سے ابوزکریا کی معرفت خلعت روانہ کیا۔ حکومت ہرات کی سند بھیجی اپنے نام کا خطبہ پڑھنے کا حکم دیا۔ حسن بن حرمیل خوارزم شاہ کے لشکر کے انتظار میں حیلوں سے وقت گزارتا رہا۔ یہاں تک کہ نیشاپور سے خوارزم شاہ کا لشکر آ گیا۔

خوارزم شاہ کی پیش قدمی اور مراجعت: اس کے بعد خوارزم شاہ بھی اپنے جاہ و حشم کے ساتھ آ پہنچا بلخ سے چار کوس کے فاصلہ پر پڑاؤ کر کے جنگ شروع کر دی۔ حسن بن حرمیل کو اپنے کیے پر پشیمانی ہوئی سمجھ گیا کہ خوارزم شاہ کی نیت بخیر نہیں ہے۔ حسن بن حرمیل بڑا چالاک اور سیاست دان تھا۔ کسی ذریعہ سے خوارزمی لشکر کو یہ باور کرا دیا کہ "حسن بن حرمیل نے غیاث الدین محمود سے مصالحت کر لی ہے اور اس کا مطیع ہو گیا ہے درحقیقت غیاث الدین محمود نے اسے ہرات کی گورنری پر بحال رکھا ہے۔" لشکر خوارزم اپنا خیمہ اٹھا کر خوارزم شاہ کے پاس چلا گیا۔ حسن بن حرمیل نے بہت سے نذرانے اور تحائف انہی لشکریوں کی معرفت خوارزم شاہ کی خدمت میں روانہ کیے۔

حسن بن حرمیل کی املاک کی ضبطی: غیاث الدین محمود نے یہ خبر پا کر کہ خوارزم شاہ کا لشکر ہرات آ گیا ہے حسن ابن حرمیل کی جو کچھ جاگیر، مال و اسباب اور خزانہ تھا ضبط کر لیا۔ اس کے ہوا خواہوں اور ہمراہیوں کو گرفتار کر کے جیل میں ڈال دیا۔ حسن ابن حرمیل نے بھی اس امر کو محسوس کر کے کہ اہل ہرات کا میلان سلطان غیاث الدین محمود کی جانب ہے بلحاظ مصلحت کے خوف سے غیاث الدین محمود کی اطاعت کا اظہار کیا مگر جب اہل شہر کو یہ معلوم ہوا کہ غیاث الدین حسن ابن حرمیل سے ناراض ہے اور اس نے اس کی جاگیر، مال اسباب اور خزانہ ضبط کر لیا۔ متفق ہو کر غیاث الدین کی خدمت میں عرض داشت بھیجی کہ شہر حوالہ کر دینے کا اقرار کیا۔ حسن ابن حرمیل نے اس سے اور اپنی جاگیر و مال ضبط ہو جانے کی خبر سے مطلع ہو کر رؤسائے شہر کو جمع کیا اپنے کیے پر پشیمانی ظاہر کی، معافی چاہی اور یہ کہا کہ میں نے خوارزم شاہ کے لشکر کو واپس کر دیا ہے میں یہ چاہتا ہوں کہ اظہار اطاعت کی غرض سے ایک عرض داشت سلطان غیاث الدین محمود کی خدمت میں روانہ کروں۔ تم لوگ بھی میرے بیان کی تصدیق میں ایک عریضہ بھیج دو۔ رؤسائے شہر نے اس رائے کو پسند کیا جیسا کہ حسن ابن حرمیل نے کہا اور چاہا عرضیاں بابت لکھ کر حسن ابن حرمیل کے قاصد کی معرفت روانہ کیں۔

خوارزم شاہ کا ہرات پر قبضہ: حسن ابن حرمیل نے قاصد کو در پردہ ہدایت کر دی تھی کہ تم فیروز کوہ کی جانب روانہ ہو لیکن جب شب کی سیاہ چادر سے دن کی روشنی چھپ جائے تو دوسری راہ سے نیشاپور پہنچ جانا اور خوارزم شاہ کے لشکر کو ہرات واپس لے آنا۔ چنانچہ قاصد نے ایسا ہی کیا۔ چوتھے دن قاصد اور خوارزم شاہ کا لشکر واپس آ گیا۔ حسن ابن حرمیل نے شہر پناہ کا دروازہ کھول دیا۔ خوارزم شاہ کا لشکر نقارہ بجاتا ہوا شہر میں داخل ہو گیا۔ حسن ابن حرمیل نے ان [illegible]

غیاث الدین محمود کی ہوا خواہی میں زیادہ حصہ لیا تھا گرفتار کر لیے۔ آنکھوں میں نیل کی سلائیاں پھروا دیں۔ قاضی صاعد کو شہر بدر کر دیا۔ حکومت غوری کے ہوا خواہوں کو علاوہ قتل کی سزا دی۔ ان حالات سے پریشان ہو کر گرتے پڑتے غیاث الدین محمود کی خدمت میں فیروز کوہ چلے گئے۔ شہر ہرات پر خوارزم شاہ کا قبضہ ہو گیا۔

جنگ غیاث الدین محمود اور حسین ابن خرمیل غیاث الدین محمود کو ان واقعات کی خبر لگی۔ فوراً ایک فوج علی ابن ابو علی کی ماتحتی میں حسین ابن خرمیل کی گوشمالی اور ہرات کو خوارزمی لشکر کے قبضے سے نکال لینے کی غرض سے ہرات روانہ کی۔ امیر امیران والی طالقان بھی اس مہم میں تھا اور ہراول کا کمان افسر تھا۔ چونکہ غیاث الدین محمود نے اسے معزول کر دیا تھا اس وجہ سے ناراض تھا۔ حسین ابن خرمیل سے سازش کر لی اور بوقت مقابلہ میدان جنگ چھوڑ دینے کا وعدہ کیا۔ حلف اٹھایا۔ چنانچہ حسین ابن خرمیل نے غیاث الدین محمود کے ہراول پر حملہ کیا۔ امیر امیران دو چار ہاتھ لڑ کر میدان جنگ سے بھاگ نکلا۔ اس کا فرار ہونا تھا کہ غوریوں کا سارا لشکر تتر بتر ہو گیا۔ بہت سے سرداران لشکر گرفتار کر لیے گئے۔

حسین ابن خرمیل کی بادغیس پر فوج کشی اس کامیابی کے بعد حسین ابن خرمیل نے بادغیس اور دیگر مقبوضات غوریہ پر دست درازی شروع کی تمام علاقہ پامال کر دیا۔ غیاث الدین محمود بنفس نفیس ہرات کے سر کرنے پر تیار ہوا لیکن غزنی کی مہم اور علاء الدین والی بامیان کی پیش قدمی نے روک دیا اور خوارزم شاہ نے صوبہ ہرات پر بلخ تک قبضہ کر لیا۔

خوارزم شاہ نے شہاب الدین کے مارے جانے کے بعد تمام سرداران غوریہ کو جو زمانہ جنگ خوارزم میں گرفتار ہو گئے تھے رہا کر دیا اور انہیں اختیار دے دیا چاہیں تو خوارزم میں ٹھہریں اور اگر چاہیں تو اپنے وطن میں جا رہیں یا چلے جائیں۔ محمد بن بشیر غوری غوریوں کا ایک سردار تھا اسے خلعت دیا۔ جاگیر دی۔ اس کے علاوہ اور غوریوں کو بھی کافی زاد راہ اور مال و اسباب عنایت کیا۔

خوارزم شاہ کا محاصرہ بلخ اس کے بعد بلخ کی تسخیر پر اپنے بھائی علی شاہ کو مامور کیا۔ عمر بن حسین غوری مقابلہ پر آیا۔ مدافعت پر کمر باندھی۔ علی شاہ کو بڑھنے نہ دیا۔ بلخ سے چار کوس کے فاصلے پر پڑاؤ ڈالا۔ اپنے بھائی خوارزم شاہ کو اس کی اطلاع کی۔ امداد کا خواستگار ہوا چنانچہ خوارزم شاہ بقصد تسخیر بلخ کے سر کرنے کے لیے روانہ ہوا۔ بلخ پہنچ کر محاصرہ کر لیا اور لڑائی شروع کر دی۔ والی بلخ بہاء الدین والی بامیان کی اولاد کی امداد کے بھروسہ اور انتظار میں اپنے حریف سے تیغ و سپر ہوتا رہا۔ چونکہ والی بامیان مہم غزنی میں مصروف تھا۔ والی بلخ کی مدد نہ کر سکا۔ چالیس دن تک خوارزم شاہ محاصرہ کیے رہا لیکن زور و جبر کامیابی نصیب نہ ہوئی۔ محمد بن بشیر غوری کو عمر بن حسین غوری والی بلخ کے پاس پیام صلح دے کر بھیجا۔ مال و اسباب دینے کا وعدہ کیا اور کہلا بھیجا کہ ”ہمارا شاہی اقتدار تسلیم کر لو“ والی بلخ بہت بہادر شخص تھا۔ صاف جواب دے دیا۔

بلخ پر خوارزم شاہ کا قبضہ خوارزم شاہ نے ہرات واپس جانے کا ارادہ کیا۔ ابھی روانگی کی نوبت نہ آئی تھی کہ یہ خبر مشہور ہوئی کہ بہاء الدین والی بامیان کی اولاد کو جو غزنی سر کرنے گئی تھی۔ تاج الدین یلدز نے گرفتار کر لیا۔ خوارزم شاہ نے محمد بن بشیر غوری کو دوبارہ والی بلخ کے پاس بھیجا کہ جس کے بھروسہ پر تم بھولے تھے وہ تو گرفتار ہو گیا۔ اب تمہارے لیے مناسب یہ ہے کہ تم ہمارا شاہی اقتدار تسلیم کر لو اور مطیع ہو جاؤ۔ والی بلخ نے بدل ناخواستہ خوارزم شاہ کی اطاعت قبول کی۔

خوارزم شاہ کے نام کا خطبہ پڑھنے کا اقرار کیا۔ خوارزمی دربار میں اہلِ ہرات کی طرف سے جو وفد حاضر ہوا تو خوارزم شاہ عزت و احترام سے پیش آیا۔ غلطی سے کرت کی حکومت پر حصول لکھا، یہ واقعہ دوبارہ بیان ہو چکا ہے۔

خوارزم شاہ کا جوزجان پر قبضہ اس کے بعد خوارزم شاہ نے جوزجان پر قبضہ کیا۔ علی بن ابو علی نے شہر حوالے کر دیا۔ چونکہ جوزجان ابن خرمیل کی جاگیر میں تھا اس لیے خوارزم شاہ نے اس کی عنان حکومت ابن خرمیل کو عنایت کی۔

علی بن ابو علی شہر حوالے کرنے کے بعد فیروز کوہ چلا گیا۔ غیاث الدین والی فیروز کوہ نے اس کو بلایا اور بہت سختی سے کہا کہ علی بن ابو علی نے مقابلہ کیے بغیر دشمن کو شہر حوالے کر دیا۔ آخر کار قید کر دیا گیا، اس کے بعد غیاث الدین کی سفارش سے علی بن ابو علی کی جان بچ گئی۔

خوارزم شاہ نے جوزجان پر قبضہ کرنے کے بعد حسین والی غور کو شیخ الاسلام کے ساتھ بلا بھیجا اور جب وہ خوارزم شاہ کے دربار میں حاضر ہوا تو گرفتار کر کے پابزنجیر خوارزم روانہ کر دیا اور خود شیخ کی قیادت میں ترمذ کی جانب متوجہ ہوا۔

ترکان خطا کو ترمذ کی حوالگی: خوارزم شاہ نے بلخ پر قبضہ کر کے ترمذ کی طرف توجہ کی۔ اس زمانہ میں ملک زادہ (عمر بن حسین والی بلخ کا لڑکا) ترمذ پر حکمرانی کر رہا تھا۔ خوارزم شاہ نے محمد بن علی بن بشیر کو ملک زادہ کے پاس بھیجا اور یہ کہلا بھیجا "تمہارا باپ (عمر بن حسین) میرے خاص الخاص امراء میں داخل ہو گیا ہے۔ اس کا شمار میرے اکابرینِ دولت میں ہے۔ اس نے بلخیوں کا معاملہ مجھے سپرد کر دیا ہے۔ میں نے اسے خوارزم بھیج دیا اور اس وجہ سے وہ نہیں بھیجا گیا بلکہ اس سے میرا مقصود یہ ہے کہ اہلِ خوارزم پر بھی اس کی عزت و توقیر کا اظہار ہو جائے۔ تم میرے بھائی ہو، ترمذ کیا حقیقت ہے میں تمہیں بہت بڑا صوبہ عطا کر دوں گا۔ تم بے خوف ہو کر میرے پاس حاضر ہو جاؤ۔" ملک زادہ نے اس امر کو محسوس کر کے کہ ایک طرف سے خوارزم شاہ کا محاصرہ ہے اور دوسری جانب ترکان خطا کا ٹڈی دل امڈا چلا آتا ہے اور میرے حامی و مددگار (ملوک بامیان) بھی قتل یا قید ہو گئے ہیں۔ امان کی درخواست کی اور خوارزم شاہ سے امان لے کر ترمذ حوالے کر دیا۔ خوارزم شاہ نے ترمذ ترکان خطا کو دے دیا۔ یہ سب اس وقت تک حالتِ کفر میں تھے۔

خوارزم شاہ کے اس فعل پر لوگوں نے بہت تعجب کیا لیکن اس میں راز یہ تھا کہ ترمذ پر ترکان خطا کو قبضہ دے دینے سے ملک خراسان کا فتح کرنا آسان ہو جائے گا اور ملک خراسان کو فتح کرنے کے بعد ترکان خطا کو ان کے ملک سے نکالنا بھی آسان ہوگا۔ چنانچہ ایسا ہی ظہور میں آیا۔ اور اسی وقت لوگوں پر یہ خیال ہو گیا کہ خوارزم شاہ نے ترکان خطا کو ترمذ کسی مصلحت سے حوالے کیا تھا۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

خوارزم شاہ کا طالقان پر قبضہ خوارزم شاہ نے ترمذ پر قبضہ حاصل کرنے کے بعد طالقان کا قصد کیا۔ طالقان کی عنانِ حکومت سونج امیر شکار کے قبضہ اقتدار میں تھی۔ یہ غیاث الدین محمود کا گورنر تھا۔ خوارزم شاہ نے اپنی حکومت کی اطاعت کا پیام بھیجا۔ سونج نے انکاری جواب دیا۔ فوجیں مرتب کر کے میدان جنگ میں آ گیا۔ جس وقت دونوں فوجوں کا مقابلہ ہوا، سونج گھوڑے سے اتر پڑا، آلاتِ حرب پھینک کر زمین بوسی کی رسم ادا کی۔ رحم کی درخواست کی۔ خوارزم شاہ یہ خیال کر کے کہ شاید سونج نشہ میں ہے، متعجب ہوا اور طالقان میں داخل ہو کر اس کے مال و اسباب پر قبضہ کر

لیا اور اپنی طرف سے اپنے ہمراہیوں میں سے ایک شخص کو قلعہ [illegible] کا حکمران بنایا۔

اس کے بعد خوارزم شاہ نے قلعہ جات [illegible] اور [illegible] پر دھاوا کیا۔ حسام الدین علی بن ابی علی حاکم قلعہ جات مذکور خوارزمیوں کا مقابلہ پر آیا مگر ناکام رہا۔ خوارزم شاہ کو [illegible] وہاں کی مہم سے دست کش ہو کر ہرات چلا گیا۔

خوارزم شاہ نے ہرات کے باہر پڑاؤ کیا۔ غیاث الدین کا ایلچی تحفے تحائف لے کر آیا [illegible] اس سے لوگوں کو سخت تعجب ہوا۔

اسفزار پر قبضہ ابن خرمیل خوارزمی لشکر لیے اسفزار پہنچا۔ ماہ صفر ۶۰۲ھ میں امان مصالحت کے ساتھ اسے فتح کر لیا۔ حرب بن محمد بن ابراہیم والی سجستان کو خوارزم شاہ کی اطاعت کا فرمان لکھ کر بھیج دیا (حرب بن محمد خلف کی اولاد سے تھا) اور سبکتگین کے زمانہ حکومت میں سجستان کی عنان حکومت ان کے قبضہ میں [illegible] سے [illegible] کیا۔ [illegible]

قاضی صاعد کی گرفتاری خوارزم شاہ نے زمانہ قیام ہرات میں قاضی صاعد بن افضل خوارزم شاہ کے دربار میں حاضر ہوئے۔ انہیں ابن خرمیل نے گذشتہ سال ہرات سے نکال دیا تھا اور غیاث الدین کی خدمت میں چلے گئے تھے۔ ایک سال بعد واپس ہوئے۔ ابن خرمیل نے خوارزم شاہ سے کہا کہ یہ غوریوں سے ملے ہوئے ہیں اور [illegible] سردار ہیں۔ خوارزم شاہ نے گرفتار کر کے قلعہ زوزن میں قید کر دیا۔ ابو بکر بن محمد سرخسی کو عہدہ قضا پر مقرر کیا۔ صفی ابو بکر ابن محمد سرخسی ہرات کے عہدہ قضا پر قاضی صاعد کے زمانے میں ان کی طرف سے بطور نائب مامور تھے۔

مازندران کی مہم: حسام الدین اردشیر والی مازندران کے انتقال پر اس کا بڑا لڑکا اس کی حکومت پر [illegible] اپنے منجھلے بھائی کو نکال دیا اس کی بجائے [illegible] جرجان چلا گیا۔ جرجان میں ملک علی شاہ اپنے بھائی خوارزم شاہ بن تکش کی طرف سے حکومت کر رہا تھا اس سے درخواست کی اور بڑے بھائی کے مظالم کی شکایت کی۔ ملک علی شاہ نے اپنے بھائی خوارزم شاہ کو تمام واقعات لکھ بھیجے۔ خوارزم شاہ نے مازندران پر فوج کشی کی اجازت دے دی۔ چنانچہ ملک علی شاہ ۶۰۲ھ میں جرجان سے مازندران کی تسخیر کے لیے روانہ ہوا۔ اسی اثناء میں حسام الدین اردشیر کا بیٹا جس نے اپنے منجھلے بھائی کو نکالا تھا وفات پا گیا تھا اور اس کا چھوٹا بھائی مازندران پر حکومت کر رہا تھا۔ ملک علی شاہ [illegible] مازندران پہنچا۔ منجھلا بھائی بھی ساتھ تھا۔ [illegible] مازندران [illegible] گئے اور جو [illegible] مازندران کا [illegible] میں قلعہ بند ہو گیا۔ ملک علی شاہ نے تمام [illegible] خوارزم شاہ کے نام کا خطبہ پڑھا جانے لگا۔ ملک علی شاہ جرجان واپس آیا اور والی مازندران کو [illegible] علاوہ [illegible] مازندران پر خوارزم شاہ کی حکومت کی [illegible] میں حکومت کرنے لگا۔

ترکان خطا (۶۰۳ھ) ہم ان واقعات کو کہ جس وقت سلطان محمد بن تکش خوارزم شاہ کو شکست ہوئی تھی [illegible] ہمارا [illegible] بیان کرتے ہیں۔

ترکان خطا جنہیں اب ہم تاتاریوں کے نام سے موسوم کریں گے ایک وحشی خانہ بدوش گروہ تھا جو شہروں میں سکونت اختیار نہیں کرتا تھا بلکہ جنگل اور کھلے میدانوں میں خیموں میں قیام کرتا تھا۔ خیموں کو یہ لوگ خرگاہ کہتے تھے۔ [illegible] ان کا مذہب تھا یہ زیادہ تر اطراف ارزکند بلاساغون اور کاشغر میں رہتے تھے۔

سلطان سمرقند و بخارا الملوک خانیہ میں سے تھا جن کے آباؤ اجداد مذہب اسلام سے مشرف ہو چکے تھے اور قدیم خاندان شاہی سے تھے۔ سلطان سمرقند و بخارا "خان خاناں" کے لقب سے یاد کیا جاتا تھا جس کے معنی "سلطان السلاطین" کے ہیں۔

تاتاریوں کی اطاعت سے بیزاری: تاتاریوں نے ماوراء النہر اور اکثر اسلامی علاقوں پر خراج مقرر کر رکھا تھا۔ [illegible] ایک تو ایک مصیبت مسلمانوں پر تاتاریوں کے ہاتھوں نازل ہوا کرتی تھی۔ سلطان سمرقند و بخارا کو یہ گوارا نہ ہوا مسلمانوں کی ذلت، مزید اسلام پر تاتاری کافروں کا غلبہ اور تسلط ناپسند ہوا۔ خوارزم شاہ کی خدمت میں پیام بھیجا۔ تاتاریوں کے مظالم کی فریاد کی اور اس امر کا اقرار کیا کہ جس قدر خراج تاتاریوں کو ان صوبوں سے ملتا ہے۔ اسی قدر آپ کو ادا کیا جائے گا۔ نیز یہ کہ آپ کے نام کا خطبہ پڑھا جائے گا اور سکہ مسکوک ہوگا۔ اس امر کے اطمینان کے لیے کہ تعمیل حکم کا وعدہ [illegible] جائے گا۔ سمرقند اور بخارا کے مشہور امراء اور رؤسا کو خوارزم شاہ کی خدمت میں حلف دینے اور [illegible] اس کی خدمت میں رہنے کے لیے بھیج دیا۔ خوارزم شاہ کو اس سے اطمینان ہو گیا۔ فوج کو تیاری کا حکم دیا اور اپنے ساتھ [illegible] کا انتظام کیا۔

معرکہ غور مابین خوارزم شاہ و غیاث الدین محمود: اپنے [illegible] شاہ کی وفات کے بعد [illegible] امیر کزلک خان کو جو [illegible] اور دولت غوریہ کا ایک بااثر امیر تھا [illegible] حکومت عطا کی اور ایک بہت بڑی فوج اس کی رکاب میں متعین کی۔ امیر شمس الدین ابوبکر کو [illegible] کی حکومت پر مامور کیا۔ امیر [illegible] الدین [illegible] کا پیشرو تھا بڑا ہوشیار تھا۔ ترقی کرتے کرتے گورنری کے عہدہ تک پہنچ گیا تھا [illegible] کو شہر [illegible] کی حفاظت سپرد کی۔ ہرات کی حکومت پر حسین بن خرمیل کو بدستور قائم رکھا۔ ایک ہزار [illegible] کو ہرات میں رہنے کا حکم دیا۔ [illegible] غیاث الدین محمود سے مخالفت [illegible] جس قدر [illegible] اور [illegible] ان کے قبضہ میں تھے ان پر اس کے شاہی اقتدار کو تسلیم کر لیا۔

خوارزم شاہ کی گرفتاری: اس کے بعد اپنی فوج جمع کر کے خوارزم گیا۔ یہاں سے بھی ایک بڑا لشکر مرتب کر کے جیحون کو عبور کیا۔ سلطان سمرقند اور بخارا سے ملا اور [illegible] تاتاریوں پر دھاوا کر دیا۔ [illegible] لڑائیاں ہوئیں۔ مدتوں سلسلہ جنگ جاری رہا کبھی تاتاری غالب آ جاتے تھے اور کبھی خوارزم شاہ کو کامیابی حاصل ہو جاتی تھی۔ آخرکار مسلمانوں کو شکست ہوئی۔ خوارزم شاہ کو تاتاریوں نے گرفتار کر لیا۔ لشکر اسلام [illegible] خوارزم واپس آیا۔ یہ خبر مشہور ہوئی کہ خوارزم شاہ میدان جنگ میں مارا گیا۔ اس خبر کا مشہور ہونا تھا کہ سارے ملک خراسان میں تلاطم پیدا ہو گیا۔ ہر ایک گورنر کو خود مختاری کا سودا سمایا۔

گورنروں کی خود مختاری: کزلک خان والیٔ نیشاپور ہرات کا محاصرہ کیے تھا والیٔ زوزن بھی شریک محاصرہ تھا۔ تاتاری خبر پا کر ان سرداروں نے محاصرہ اٹھا لیا اور اپنے اپنے علاقوں میں واپس آ گئے۔

کزلک خان والیٔ نیشاپور نے نیشاپور کا شہر پناہ درست کرایا۔ شہر سے فوجیں فراہم کیں نیز سامان خورد و نوش اور آلات حرب جمع کر کے خود مختار حکومت کا اعلان کر دیا۔

خوارزم شاہ کا فرار: جس وقت خطائیوں نے خوارزم شاہ کو گرفتار کیا تھا اس کے ساتھ ایک امیر کبیر ابن مسعود بھی گرفتار ہو گیا تھا۔ ابن مسعود نے خوارزم شاہ کی قید سے خلاصی کی یہ صورت نکالی کہ اس نے اپنے کو سلطان خوارزم شاہ ظاہر کیا اور خوارزم شاہ کو اپنا خادم۔ خطائی جس نے ان دونوں کو گرفتار کیا تھا اس دھوکے میں آ گیا۔ چنانچہ ابن مسعود سلطان خوارزم شاہ بن کر شاہی اعزاز سے پیش آنے لگا۔ چند روز بعد ابن مسعود نے جو سلطان خوارزم شاہ بنا ہوا تھا خطائی سے کہا "میرے گھر والوں کو میری فکر ہو گی۔ مجھ کو خیال ہے اگر تم اجازت دو تو میں اپنے خادم کو خوارزم بھیج دوں۔ اپنی خیریت سے اپنے اہل و عیال کو مطلع کر دوں اور روپیہ منگوا لوں تم کو بھی دوں اور خود بھی روز روز کی اس تنگی سے نجات پاؤں۔" خطائی اس چکر میں آ گیا۔ اجازت دے دی۔ ابن مسعود نے ایک خط لکھ کر خوارزم شاہ کو جو بظاہر خادم بنا ہوا تھا خوارزم روانہ کر دیا۔ خوارزم شاہ کوچ و قیام کرتا ہوا خوارزم پہنچا۔ اہل خوارزم نے بے حد خوشی منائی۔ سارے ملک میں خوارزم شاہ کے آنے کا جشن برپا کیا۔

ادھر کچھ عرصہ سے خوارزم شاہ کے بھائی علی شاہ نے جو طبرستان میں اور کزلک خان نے نیشاپور میں خود مختاری کا اعلان کر دیا تھا اس سے مطلع کیا گیا۔ ان دونوں کو جب خوارزم شاہ کی قید سے نجات پانے اور بخیریت خوارزم آنے کی خبر ہوئی۔ تو دونوں کے ہاتھ سے ہمتیں نکل گئیں۔ کزلک خان عراق چلا گیا اور علی شاہ نے غیاث الدین محمود کی خدمت میں جا کر پناہ لی۔ غیاث الدین محمود نے عزت و احترام سے ٹھہرایا۔

خوارزم شاہ نے نیشاپور کی اصلاح کی جانب توجہ کی۔ خوارزم سے نیشاپور پہنچا۔ شہر کی حالت پر نظر کر کے اپنی طرف سے ایک گورنر مقرر کیا۔ اس کے بعد ہرات گیا۔ اس وقت تک امیر ذوالفقار ہرات کا محاصرہ کیے تھے مگر وہاں حسین خرمیل گزشتہ انقلابات سے واقف نہیں ہوئے وہ ان میں کسی قسم کی تبدیلی واقع نہ ہوئی انقلابات زمانہ کے یہ واقعات تفصیل سے لکھے گئے ہیں۔

ابن خرمیل کی گرفتاری: خوارزم شاہ کا لشکر (جو ہرات میں ابن خرمیل کے پاس تھا) طرح طرح کی زیادتیاں کرنے لگا۔ ابن خرمیل کو اس سے یہ خیال پیدا ہو گیا کہ کہیں ہرات خوارزم شاہ کے قبضہ میں نہ چلا جائے۔ تاتاریوں سے [illegible] ابن خرمیل نے خوارزم شاہ کے سردار لشکر کو گرفتار کر کے قید کر دیا۔ خوارزم شاہ کی خدمت میں ان کے افعال و کردار کی شکایت لکھ بھیجی اور معذرت کی۔ خوارزم شاہ نے ابن خرمیل کو مصلحت وقت کے خیال سے ابن خرمیل کو لکھ بھیجا "جو کچھ تم نے کیا وہ سب ٹھیک ہے تم میرے خیر خواہ ہو میرے پاس بھیج دو مجھے تاتاریوں کے مقابلہ میں اس سے بہت زیادہ فائدہ ہوگا۔" اس کے جواب میں امیر [illegible] بن طغرل [illegible] امداد بھیجنے کے لیے لکھا ہوں امید

[illegible]

ملک جرنیل کا قتل: [illegible]

شمس الدین ... کی واپسی ہرات [illegible]

خوارزم شاہ کا ہرات پر قبضہ [illegible]

کو مقرر کر کے خوارزم واپس آیا۔ ہرات کے فتح ہونے سے سارا خراسان قبضہ میں آ گیا۔

غیاث الدین محمود اور علی شاہ کا قتل: خوارزم شاہ نے خوارزم میں پہنچ کر اپنے ماموں امیر ملک کو جو ہرات کو فیروزکوہ دار الحکومت سلاطین غوریہ کے سر کرنے کا فرمان بھیجا۔ اس وقت فیروزکوہ کے تخت حکومت پر غیاث الدین محمود بن غیاث الدین رونق افروز تھا۔ خوارزم شاہ کا بھائی علی شاہ بھی فیروزکوہ میں غیاث الدین محمود کے یہاں پناہ گزین اور مقیم تھا چنانچہ امیر ملک ایک بڑی فوج لے کر فیروزکوہ روانہ ہوا۔ غیاث الدین محمود ان کی آمد کی خبر پا کر گھبرا گیا۔ اظہار اطاعت کی غرض سے امیر ملک کی خدمت میں اطاعت نامہ بھیجا۔ جان کی درخواست کی۔ امیر ملک نے درخواست منظور کر لی۔ غیاث الدین محمود اور علی شاہ برادر خوارزم شاہ امیر ملک سے ملنے آئے۔ امیر ملک نے دونوں کو گرفتار کر کے بار حیات سے سبکدوش کر دیا۔ یہ واقعہ ۶۱۲ھ کا ہے۔

فتح فیروزکوہ: فیروزکوہ کے فتح ہو جانے سے خوارزم شاہ محمد بن تکش کا پورے ملک خراسان پر قبضہ ہو گیا اور سلطنت و حکومت غوریہ کا سلسلہ ختم ہو گیا۔ سلاطین غوریہ کی حکومت بڑی اور بہترین حکومتوں میں شمار تھی۔ واللہ تعالیٰ ولی التوفیق۔

جنگ خوارزم شاہ اور تاتار: خراسان کے معرکوں سے فارغ ہو کر خوارزم شاہ نے تاتاریوں سے بدلہ لینے کا قصد کیا۔ فوجیں جمع کیں۔ اپنے امراء و مصاحبین والی سمرقند عثمان کو ساتھ لے کر دریائے جیحون عبور کیا۔ تاتاریوں کا ٹڈی دل بھی مقابلہ پر آیا۔ اس وقت تاتاریوں کا بادشاہ طائیکو نامی ایک شخص تھا۔ [illegible] نہایت تجربہ کار جنگ آزمودہ سرد و گرم زمانہ دیکھے ہوئے تھا۔ ہر لڑائی میں مظفر و منصور ہوتا تھا۔ الغرض دونوں حریفوں کا مقابلہ ہوا۔ متعدد لڑائیاں ہوئیں۔ جس کی نظیر صفحۂ تاریخ پر نظر نہیں آتی۔ بالآخر تاتاریوں کو شکست ہوئی۔ ایک بڑا گروہ میدان جنگ میں کام آ گیا۔ بے شمار گرفتار کر لیے گئے۔ تاتاریوں کا بادشاہ بھی پکڑا گیا۔ خوارزم شاہ نے اس کی بہت عزت کی۔ اپنے برابر تخت پر بٹھایا۔

طائیکو شاہ تاتار کی گرفتاری: چونکہ جنگ کے بعد خوارزم شاہ نے طائیکو تاتاری بادشاہ کو خوارزم روانہ کر دیا اور خود بدولت ماوراء النہر کی طرف بڑھا۔ یکے بعد دیگرے شہروں پر قبضہ کرتا ہوا جب اوترار تک پہنچ گیا تو ہر ایک میں اپنی طرف سے ایک ایک شخص کو حاکم مقرر کر کے خوارزم واپس آیا۔

خوارزم پہنچ کر والی سمرقند سے اپنی بہن کا عقد کر دیا اور بہ عزت و احترام سمرقند واپس جانے کی اجازت دی اور جیسے کہ سمرقند میں تاتاریوں کی طرف سے ایک سیاسی افسر رہتا تھا۔ اسی طرح سے اپنی طرف سے ایک افسر کو مقرر کیا۔ واللہ یؤید بنصرہ من یشاء۔

والیٔ سمرقند کی بغاوت: والیٔ سمرقند نے اپنے مرکز حکومت میں پہنچ کر ایک ہی سال میں نہایت ناشکری کی۔ [illegible] زندگی بھر کے لئے [illegible] خوارزم شاہ [illegible] آزادی [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] اپنی بیوی [illegible] خوارزم شاہ کی بیٹی [illegible] کے قتل کے ارادہ سے [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] امداد کا خواہاں ہوا۔

فتح سمرقند: ان واقعات کی خبر [illegible] خوارزم شاہ [illegible] [illegible] [illegible] چنانچہ [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]

خوارزم شاہ نے سمرقند [illegible] [illegible] خوارزم شاہ [illegible] آیا۔

ترکوں کا بلاساغون میں قیام: ہم اوپر بیان کر چکے ہیں کہ ایک گروہ ترکستان اور [illegible] چلا گیا تھا [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]

شاہ چین اور تاتار: [illegible] بادشاہ اعظم ترک [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]

سلطان سنجر نے [illegible] خراسان اور [illegible] سے لے لیا۔ [illegible] ہجری میں [illegible] اور [illegible] ان کے [illegible] سلطان سنجر [illegible] شکست [illegible] سلطان سنجر [illegible] ہوگیا۔ [illegible] نے [illegible] سلطان سنجر [illegible] پر قبضہ کر لیا۔

اس کے بعد [illegible] بادشاہ [illegible] مر گیا۔ اس کی [illegible] تخت [illegible] ہوئی [illegible] اس کی ماں [illegible] اس کا بیٹا [illegible] حکومت [illegible] اس وقت سے [illegible] ترکوں [illegible] خوارزم شاہ علاؤالدین محمد [illegible] ہیں۔

کشلی خاں [illegible] تاتاریوں کی قوت اور [illegible] کشلی خاں [illegible] خوارزم شاہ [illegible] کشلی خاں [illegible] تاتاریوں [illegible] خوارزم شاہ [illegible] آپ [illegible] آپ [illegible]

تاتاریوں کی بربادی خوارزم شاہ نے [illegible] خوارزم شاہ کی طرف [illegible] خوارزم شاہ [illegible] دونوں فریق [illegible] تاتاریوں [illegible] تاتاریوں کو شکست ہوئی۔ [illegible] خوارزم شاہ [illegible] ہے۔

خوارزم شاہ اور کشلی خاں [illegible] کے بعد خوارزم شاہ نے کشلی خاں بادشاہ [illegible] تاتاریوں کے [illegible] خوارزم شاہ اور کشلی خاں [illegible] تاتاریوں کے [illegible] اور مال و اسباب [illegible] خوارزم شاہ [illegible] کشلی خاں [illegible] خوارزم شاہ [illegible] خوارزم شاہ [illegible]

[illegible] خاں نے [illegible] قبضہ کر لیا۔ [illegible] قوت سے [illegible] پیدا ہوا [illegible] جب [illegible] خاں [illegible] وہاں [illegible] آباد تھے [illegible] خوش ہوا [illegible] ان سے [illegible] اچھا [illegible]۔

ترکوں میں اختلاف اس کے بعد ترکوں میں اختلاف پیدا ہو گیا۔ ان میں سے ایک گروہ [illegible] خاں کے خلاف اٹھ کھڑا ہوا [illegible] سے موسوم تھا اس گروہ کا سردار [illegible] خاں تھا [illegible] اور ان کی لڑائیوں میں [illegible] کے حالات [illegible] بیان کیے ہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

یلدوز تاج الدین [illegible] بیان کر چکے ہیں کہ [illegible] محمد [illegible] نے اپنے باپ کے [illegible] میں سے ایک [illegible] تاج الدین [illegible] سے پیار کرتے تھے [illegible] کی حفاظت اور [illegible] قسمت نے [illegible] خدمت [illegible] ترقی کر کے [illegible] کیا [illegible] غیاث الدین [illegible] کے عہد سے [illegible] خدمت میں حاضر [illegible] کرمان کا علاقہ [illegible] دیا [illegible]۔

یلدوز تاج الدین کا کرمان اور [illegible] پر قبضہ [illegible] کی [illegible] عہد حکومت [illegible] تاج الدین [illegible] کرمان فتح کر لیا۔ اس کے بعد [illegible] حکومت [illegible] غزنی کے [illegible] تاج الدین [illegible] ہو گیا۔

[illegible] کی اطاعت [illegible] کا مرکز تھا [illegible] اور [illegible] کے [illegible] تھے۔ [illegible] کو [illegible]

[illegible]

خوارزم شاہ کا غزنی پر قبضہ

خوارزم شاہ نے [illegible] بامیان [illegible] پر قبضہ [illegible] کے بعد [illegible] حکومت کی اطاعت [illegible]

تاج الدین [illegible] غزنی [illegible]

[illegible]

قتلغ تگین کا انجام

[illegible] خوارزم [illegible] آیا۔

آخری [illegible] جنگ

[illegible]

ازبک بن محمد کا اصفہان پر قبضہ

[illegible]

سب سے بڑھ کر اس علاقہ پر (اغلمش) قابض تھا۔ ایک مدت تک علاء الدین محمد بن تکش خوارزم شاہ کے نام کا خطبہ پڑھتا رہا اس کے بعد ایک باطنی نے اسے مار ڈالا۔ ازبک بن محمد بن ایلدگز والیٔ تبریز کا لالچ بڑھا اور اس نے اصفہان سے ہمدان اور جبال کے بہت سے مقامات پر قبضہ کر لیا۔ سعد بن زنگی اتابک فارس بھی جو سعد بن دکلا کے نام سے موسوم تھے اپنے مقبوضہ ممالک پر قناعت نہ کر سکے اور حکومت کا شوق چرایا۔ چنانچہ انہوں نے فوجیں مرتب کر کے اصفہان کی جانب بڑھا اور کل اصفہان کی ریاست اور ہمدان سے ازبک کو نکال دیا اور اس علاقہ پر سعد زنگی نے قبضہ پایا۔

خوارزم شاہ کی ماوراء النہر پر فوج کشی۔ اس علاقہ کی ابتری کی خبر خوارزم شاہ کو جو اس وقت ماوراء النہر میں تھا پہنچی تو اس نے بھی فوجیں فراہم کر کے ۶۱۴ھ میں کوچ کیا اور ایک فوج ان باغیوں اور ترکوں کی سرکوبی کی غرض سے روانہ کی۔ فوج نے کوچ کر کے بغیر کسی روک ٹوک کے سے پیش قدمی کی۔ اس کا مقدمۃ الجیش رے کے قریب پہنچ گیا۔ سعد زنگی رے کے باہر اپنے ساتھیوں سمیت خیمہ زن تھا۔ خوارزمی لشکر کے ہراول سے مقابلہ ہوا تو سعد زنگی یہ سمجھا کہ معمولی فوج ہے آ گئی ہے اور لڑ پڑا لڑنے کا فیصلہ اور لڑائی شروع ہو گئی۔ جب اسے یہ معلوم ہوا کہ یہ خوارزم شاہ کی فوج ہے تو سعد زنگی نے بھاگنا چاہا لیکن خوارزمی لشکر نے گرفتار کر لیا۔

ازبک کی اطاعت۔ اس واقعہ کی خبر ازبک کو اصفہان پہنچی۔ خوارزم شاہ کے خوف سے تبریز کی طرف بھاگنا چاہا۔ ہمدان کا راستہ پکڑا۔ خوارزم شاہ کی فوج اور ہمدان کی راہ سے ... واقعہ پیش آیا۔ ازبک نے اطاعت کے اظہار کی غرض سے خوارزم شاہ کے دربار میں بھیجا۔ خوارزم شاہ نے ان کی معذرت قبول کر لی۔ ازبک نے ... خوارزم شاہ کے ... میں داخل کر دیا۔

سعد زنگی کی رہائی و اطاعت۔ ادھر نصرت الدین ابوبکر نے جو سعد زنگی کا بیٹا تھا اپنے باپ کی گرفتاری کا حال سن کر ملک کے تخت پر قبضہ کر لیا۔ اپنے باپ کی معزولی کا اعلان کر کے حکومت اپنے ہاتھ میں لے لی۔ ادھر خوارزم شاہ نے سعد زنگی کو ان شرائط پر رہا کر دیا کہ اصطخر خوارزم کے حوالے کر دے اور ہر سال مال کا ایک حصہ بطور خراج ادا کیا کرے۔ چنانچہ ان شرائط ... کی غرض سے ... خوارزمی فوج اصطخر پر قبضہ لینے کے لیے سعد زنگی کے ہمراہ روانہ کی گئی۔ جب اصطخر پہنچے تو معلوم ہوا کہ نصرت الدین ابوبکر اپنے باپ کے خلاف حکومت کر رہا ہے اور جنگ کرنے کے لیے تیار ہے۔ سعد زنگی کے بعض امراء نے نصرت الدین ابوبکر کو گرفتار کر لیا۔ باپ کی خدمت میں حاضر ہوا تو سعد زنگی نے اس کو قید کر دیا اور حکومت کو اپنے ہاتھ میں لے کر خوارزم شاہ کو بادشاہ تسلیم کر لیا۔ اس کے نام کا خطبہ جاری کیا ... ہمدان اور قزوین تک جا پہنچا۔ اصفہان ... خوارزم شاہ کا قبضہ ہو گیا۔ اس کے صاحب اور مراتب کی قابلیت ... امیر ... کو ہمدان کی حکومت پر مامور کیا اور اپنے بیٹے رکن الدین کو وہاں کا حاکم بنایا۔ جلال الدین ... کو ... ولی عہد مقرر کیا۔

خوارزم شاہ اور خلیفہ ناصر الدین اللہ۔ جس وقت سلطان علاء الدین محمد بن تکش کو خوارزم کی حکومت و سلطنت پر بیٹھا

[illegible]

[illegible]

شیخ شہاب الدین سہروردی کی سفارت خوارزم شاہ نے شیخ شہاب الدین سہروردی کی [illegible]

[illegible]

خوارزم شاہ کی مراجعت [illegible]

[illegible]

قطب الدین اوزلاغ شاہ کی ولی عہدی [illegible]

[illegible]

[illegible]

وزیر محمد بن احمد کی روایت: وزیر السلطنت محمد بن احمد نسوی منشی کاتب جلال الدین منکبرنی نے اس کے اور اس کے باپ علاء الدین محمد بن تکش کے حالات میں لکھا ہے کہ خوارزم شاہ نے ولی عہدی کے دروازے پر پانچ نمازوں کے بعد نوبت بجانے کی اجازت دی تھی جو ہر نماز کے بعد بجائی جاتی تھی۔ اس نوبت کو ذوالقرنین کے نام سے موسوم کرتے تھے۔ یہ نقارے تعداد میں ستائیس تھے۔ سونے اور چاندی کے بنے تھے جواہرات کی جڑاؤ کاری کی۔ میں نے اس کی بیان کردہ امور کی روایت کو اس وجہ سے ترجیح دی ہے کہ یہ ان دونوں کے حالات سے اوروں کی نسبت زیادہ واقف ہے۔

غیاث الدین پیر شاہ کی گورنری: کرمان، مکران اور کیش پر مؤید الملک قوام الدین کا قبضہ تھا اور یہی ان مقامات کا واحد مستقل حکمران تصور کیا جاتا تھا۔ سلطان خوارزم شاہ کی واپسی عراق کے بعد مؤید الملک قوام الدین نے سفر آخرت اختیار کیا۔ خوارزم شاہ نے اپنے بیٹے غیاث الدین پیر شاہ کو اس کی جگہ مقرر کیا جیسا کہ آپ ابھی اوپر پڑھ آئے ہیں۔

مؤید الملک قوام الدین: مؤید الملک قوام الدین ایک معمولی بازاری آدمی تھا۔ قسمت نے یاوری کی بادشاہت کے درجہ تک پہنچ گیا۔ اس کی ماں نصرت الدین محمد بن ابو بکر زوزنی کے محل سرا میں دایہ کی خدمت پر مامور تھی۔ مؤید الملک وہیں پیدا ہوا وہیں تربیت پائی، سن شعور کو پہنچا تو نصرت الدین کی خدمت میں رہنے لگا۔ چند روز بعد نصرت الدین نے اسے بطور سفیر سلطان خوارزم شاہ کے دربار میں حاضر ہونے کو بھیجا۔ ادھر سلطان خوارزم شاہ سے کہا "کہ نصرت الدین فرقہ باطنیہ کا پیرو ہے۔" ادھر دربار خوارزمی سے واپس ہوا تو نصرت الدین کو سلطان کی سطوت اور جلال سے ڈرایا، اخیر کار نصرت الدین کو سلطان کی طرف سے خطرہ پیدا ہوا تو فرقہ ملحدہ (اسمعیلیہ) سے دوستانہ تعلقات پیدا کر کے قلعہ زوزن میں قلعہ نشین ہو گیا۔ مؤید الملک نے اس خبر کو دربار شاہی تک پہنچا دیا۔ سلطان سنتے ہی آگ بگولا ہو گیا نصرت الدین کو معزول کر کے مؤید الملک کو اپنی نیابت کا عہدہ عنایت فرمایا۔ آخر کار نصرت الدین مؤید الملک کے دام فریب میں پھنس گیا۔ قلعہ کا دروازہ کھول دیا۔ مؤید الملک نے حراست میں لے لیا۔ پابہ زنجیر سلطان خوارزم شاہ کی خدمت میں بھیج دیا۔ سلطان نے اس کی آنکھوں میں گرم سلائیاں پھروا دیں۔

مؤید الملک کا خطاب: اس کے بعد مؤید الملک کو کرمان کی فکر دامن گیر ہوئی۔ اس وقت کرمان میں ملک دینار کے خاندان کا ایک شخص حکومت کر رہا تھا۔ مؤید الملک نے سلطان سے اس کے خلاف مدد چاہی۔ سلطان نے خراسان سے فوجیں بھیج دیں اور مالی امداد بھی دی۔ مؤید الملک نے کرمان پہنچ کر قبضہ کر لیا۔ خوارزم شاہ کو اس سے بے حد مسرت ہوئی اور اس حسن خدمت اور کارگزاری کے صلے میں مؤید الملک کا خطاب دیا اور کرمان کو جاگیر میں دے دیا۔

مؤید الملک کی وفات: سلطان خوارزم شاہ کی واپسی عراق کے وقت شاہی اونٹنی کم ہو گئی۔ مؤید الملک نے چار قطار بختی اونٹنیاں حاضر کر دیں۔ سلطان بے حد خوش ہوا۔ اتفاق سے اسی زمانہ میں مؤید الملک کی موت کا پیغام آ گیا۔ دنیا کی ساری تمنائیں لیے ہوئے دنیا سے چل بسا۔ خوارزم شاہ نے اس کے مقبوضہ صوبہ پر اپنے بیٹے غیاث الدین کو مامور کیا جیسا کہ

[illegible]

[illegible]

ترکان خاتون [illegible]

ترکان خاتون کا رقیب [illegible]

چنگیز خان کی سفارت [illegible]

[illegible]

[illegible] [illegible]

چنگیزیوں کے سفیر کا قتل [illegible]

جنگ خوارزم شاہ و چنگیز خان [illegible]

[illegible] کا واقعہ [illegible]

بظاہر یہ معلوم ہوتا تھا کہ اہل قلعہ اس کی خونریزی کے ہاتھوں بچ جائیں گے لیکن ایسا نہ ہوا۔ اس نے ان کے ساتھ بدعہدی کی اور قلعہ پر قبضہ کر کے سب کو گرفتار کر لیا اور قتل کا حکم دے دیا۔ بخارا کے بعد سمرقند کی باری آئی۔ اہل سمرقند بھی اسی کشتی پر سوار کر کے مار دیے گئے۔ ان کے ساتھ بھی اہل بخارا کا سا برتاؤ کیا گیا۔ یہ واقعات ۶۱۹ھ کے ہیں۔

اس کے بعد سلطان خوارزم شاہ کی ماں کے چند قرابت مندوں نے غداری کی۔ کہتے ہیں کہ انہوں نے چنگیز خان کو لکھا کہ خوارزم اور خراسان پر قبضہ کرنے کی تحریک کی اور ایک خط جس شخص کی معرفت روانہ کیا اس نے یہ خط سلطان کی خدمت میں پیش کر دیا۔ سلطان نے غور سے پڑھا، اپنی ماں اور اس کے قرابت مندوں کی طرف سے مشتبہ و بدگمان ہو گیا۔

علاء الدین والی قندھار کی علیحدگی: جس وقت سلطان خوارزم شاہ کو اترار، بخارا اور سمرقند پر چنگیز خان کے قبضہ کر لینے کی خبر موصول ہوئی اور گورنر بخارا چند اشخاص کے ساتھ جان بچا کر سلطان کی خدمت میں پہنچا، اسی وقت سلطان خوارزم شاہ نے جیحون کو عبور کیا۔ تاتاریوں کا گروہ (جو اس کی رکاب میں تھا) اور علاء الدین والی قندھار سلطانی رکاب سے علیحدہ ہو کر واپس چلے گئے۔ اس سے لوگوں کے دل ٹوٹ گئے، خوف و ہراس کی کوئی انتہا نہ رہی۔

خوارزم شاہ کا تعاقب چنگیز خان نے بیس ہزار سواروں کو خوارزم شاہ کے تعاقب پر مامور کیا۔ یہ مغربی تاتاری کہلاتے ہیں وجہ تسمیہ یہ ہے کہ انہیں چنگیز خان نے خراسان کے مغربی علاقہ کو تاراج کرنے کے لیے بھیجا تھا۔ چنانچہ انہوں نے مغربی خراسان کو تہس نہس و تاراج کیا، لوٹ مار کرتے بلاد عجم تک پہنچ گئے۔ جس طرف سے گزرے کھیتوں اور باغات کو ویران، آبادی کو برباد اور جنگل میدان کر دیا۔ سلطان خوارزم شاہ بحال پریشان نیشاپور پہنچا لیکن مغربی تاتاریوں کے تعاقب نے نیشاپور میں بھی قیام نہ کرنے دیا۔ عراق کی طرف چلا گیا اور مال و اسباب کو ایک قلعہ میں امانت کے طور پر رکھ گیا۔

خوارزم شاہ کا خزانہ نسائی نے اپنی کتاب میں لکھا ہے کہ میر تاج الدین بسطامی نے مجھ سے بیان کیا ہے کہ جس وقت خوارزم شاہ کوچ و قیام کرتا عراق تک پہنچا مجھے حاضری کی اجازت دی۔ اس کے روبرو دس صندوق موتیوں سے بھرے ہوئے رکھے تھے جن کی قیمت کوئی نہیں لگا سکتا تھا۔ ان میں سے دو صندوقوں میں جو قیمتی جواہرات بھرے تھے جن کی قیمت ملک عراق کی قیمت کے برابر ہوگی۔ مجھے سلطان نے قلعہ اردہن میں بطور امانت رکھوانے کو حکم دیا۔ قلعہ اردہن نہایت مضبوط قلعہ تھا چنانچہ میں نے اس حکم کی تعمیل کی اور قلعہ میں پہنچا دیے۔ اس کی رسید لے کر شاہی دربار میں حاضر کر دی۔ اس کے بعد جب چنگیز خان نے عراق کو فتح کیا تو ان صندوقوں کو بھی لے لیا۔

وزیر عماد الملک کا خاتمہ قصہ مختصر خوارزم شاہ نیشاپور سے مازندران کی طرف گیا اور مغربی تاتاری اس کے تعاقب میں تھے۔ مجبوراً مازندران کو چھوڑ کر ہمدان کے نواح میں چلا گیا۔ مغربی تاتاریوں نے یہاں بھی چھاپہ مارا۔ خوارزم شاہ کسی طرح بچ کر بلاد جبل پہنچا۔ اس کا وزیر عماد الملک بن[1] اس واقعہ میں ساتھ تھا، غرض ایک گاؤں میں قیام پذیر ہوا جیسا کہ اس کی قلبی عادت تھی، صلوٰۃ و تسبیح اور تلاوت قرآن میں مصروف ہوا۔

---

[1] اصل کتاب میں اس مقام پر جگہ خالی ہے۔

سلطان محمد بن تکش کی وفات چنگیز خانی تاتاریوں نے خوارزم شاہ کو یہاں بھی چین سے نہ بیٹھنے دیا اور دوبارہ تعاقب کیا۔ وہاں قرار نہ ہوا تو کشتی پر سوار ہو کر دریا عبور کر گیا۔ [illegible] تاتاری [illegible] ناکام واپس ہوئے۔ خوارزم شاہ نے دریائے طبرستان کے ایک جزیرے میں پہنچ کر اقامت اختیار کی۔ وہیں رہتے رہتے مرض الموت نے آ گھیر لیا۔ اہالیان مازندران تیمارداری کرتے تھے۔ اس موقع پر [illegible] نے کہا تھا کہ اگر قدرت نے ساتھ دیا اور خوارزم شاہ واپس ہو گیا تو [illegible] کی [illegible] پر [illegible] کرے گا۔ لیکن خوارزم شاہ کو اس کا موقع نہ ملا۔ سنہ ۶۱۷ھ میں موت کی آغوش میں ہمیشہ کے لیے سو گیا۔ اور اسی جزیرے میں دفن کر دیا گیا۔ اکیس سال حکومت کی۔ جلال الدین منکبرنی (خوارزم شاہ کا بیٹا) نے [illegible] خاندان کی تمام [illegible] کو جو خوارزم شاہ سے متعلق تھیں [illegible] کیا۔

باب : ۱۰

جلال الدین منکبرس بن علاؤ الدین محمد

خوارزم شاہ نے وفات کے وقت اپنے بڑے بیٹے جلال الدین منکبرس کو اپنا ولی عہد مقرر کیا اور اپنے چھوٹے بیٹے قطب الدین اولاغ شاہ کو ولی عہدی سے برطرف کر دیا۔

مادر خوارزم شاہ: ترکان خاتون (مادر خوارزم شاہ) کو خوارزم میں ان واقعات کی خبر موصول ہوئی یعنی اس کو یہ معلوم ہو گئی۔ چنگیز خان کے خوف سے خوارزم چھوڑ دینے کا قصد کیا۔ تقریباً بیس سرداران اطراف اور بادشاہوں کو جو اس وقت خوارزم میں قید تھے قتل کر کے بھاگ نکلی۔ مازندران کے قلعوں میں سے قلعہ ایلال میں پہنچ کر قیام کیا۔

ترکان خاتون کی گرفتاری: مغربی تاتاری جو خوارزم شاہ کے تعاقب میں گئے تھے، دریائے جیحون پر خوارزم شاہ کے عبور کر جانے کے بعد واپس ہوئے۔ مازندران پر حملہ کیا چنانچہ مازندران کے تمام قلعوں کو مسخر کر کے تمام مال و اسباب لوٹ لیا۔ مازندران کے قلعے نہایت مضبوط، مستحکم اور دشوار گزار تھے۔ کسی زمانے میں فتح نہیں ہوئے تھے۔ جب مسلمانوں نے شاہان فارس سے مقبوضہ ملک چھین کر فتح کیا تھا اور ان کی حکومت کا جھنڈا عراق سے اقصائے خراسان تک قائم ہو گیا تھا، اس وقت بھی یہ قلعے فتح نہیں ہوئے تھے۔ مسلمانوں [illegible] پایا تھا۔ ۹۰ھ میں بزمانہ حکومت سلیمان بن عبدالملک (خاندان بنو امیہ کا ایک خلیفہ تھا) یہ قلعے فتح ہوئے تھے۔ اس کے بعد چنگیز خانی تاتاریوں نے بیک وقت تمام قلعوں کو سر کیا۔ قلعہ ایلال میں ترکان خاتون نے محاصرہ [illegible] تاتاریوں نے [illegible] کے ساتھ فتح کر لیا اور ترکان خاتون کو گرفتار کر لیا۔

ابن اثیر کی روایت: فاضل ابن اثیر کا بیان ہے کہ مغربی تاتاری جو ترکان خاتون سے جب کہ وہ خوارزم سے مازندران کی طرف بھاگ کر جا رہی تھی، ملے تھے، خبر ملتے ہی چاروں طرف سے گھیر لیا اور گرفتار کر لیا۔ ترکان خاتون کے علاوہ خوارزم شاہ کی بیٹیاں بھی جو اس کے ہمراہ تھیں گرفتار کر لی گئیں۔ تاتاریوں نے انہیں اپنے گروہ میں تقسیم کر لیا۔ دوشی خان ولد چنگیز خان نے بھی ان میں سے ایک شاہزادی کے ساتھ شادی کر لی تھی۔ ترکان خاتون نہایت ذلت اور مصیبت سے تاتاریوں کی قید میں رہی۔ چنگیز خان کی طرف سے اسے بھی ایک خوان کھانا ملتا تھا [illegible] کرتا تھا۔

نظام الملک کا انجام: نظام الملک (محمد بن صالح) وزیر [illegible] ترکان خاتون کے ساتھ تھا۔ یہ بھی چنگیز خان کے قبضہ میں آگیا۔ [illegible] چنگیز خان کو یہ معلوم ہوا کہ سلطان اس سے ناراض تھا اس وجہ سے اس کی عزت کرتا تھا اور خوارزم وغیرہ کے معاملات میں اس سے مشورہ کرتا تھا۔ جب دوشی خان نے خوارزم پر قبضہ کیا اور سلطانی حرم کو گرفتار کیا تو ان میں گانے والی عورتیں بھی تھیں ان میں سے ایک عورت نے اپنی خدمات [illegible]۔ اس عورت نے تاتاری حکام کی خواہشات [illegible] اور اسے اپنے [illegible] اور نظام الملک کے یہاں جا کر [illegible]۔ اس نظام الملک نے [illegible] سے شکایت کی [illegible] اس عورت کی [illegible] سے [illegible] چنگیز خان نے وزیر نظام الملک کو [illegible] کر کے [illegible] قتل [illegible]۔

تاتاریوں کی یلغار: [illegible]

[illegible]

[illegible]: [illegible]

مراغہ کی بربادی: مغربی ایران کی مہم سے فارغ ہو کر منگول [illegible] جانب لوٹے تو تبریز [illegible] نے [illegible] بچالیا۔ ان کی عادت تھی کہ [illegible] میں پہنچ آیا تو غضب اور قتل کے پیچھے [illegible] قبضہ کر لیا۔ آگے قتل و غارت کرتے ہوئے مراغہ پہنچے۔ مراغہ کی والیہ ایک عورت تھی جو ان سے مقابلہ نہ کر سکی۔ ۶۱۸ھ [illegible] میں تاتاریوں نے اسے برباد اور قتل عام کر ڈالا۔

تاتاریوں کی اربل پر فوج کشی: مراغہ سے فارغ ہو کر اربل پر حملہ کیا۔ مظفر الدین [illegible] اس شہر کا حاکم تھا۔ اس نے بدر الدین والی موصل سے مدد طلب کی۔ بدر الدین نے مظفر الدین کی کمک پر فوجیں بھیجیں اور خود بھی [illegible] حفاظت کی تدابیر سے تیار ہو [illegible] خلیفہ ناصر کا فرمان آ پہنچا تھا کہ "تمام اسلامی فوجیں [illegible] میں جمع ہو کر [illegible] اور عراقوں میں تاتاریوں کو شکست دی جائے۔" چنانچہ اسلامی فوجیں دقوقا میں جمع ہوئیں۔ خلیفہ نے اپنے مملوک [illegible] کو [illegible] مرد اس کی جمعیت سے مظفر الدین کی کمک کو روانہ کیا اور تمام لشکر کی قیادت مظفر الدین [illegible] زبانی۔ لیکن دونوں حریف ایک دوسرے سے خائف و مرعوب ہو کر بلا کسی نتیجہ کے ہٹ گئے۔

اہل ہمدان کا قتل: اربل کی مہم کے ملتوی ہونے کے بعد تاتاری طوفان ہمدان کی طرف بڑھا۔ ہمدان میں ان کی طرف سے ایک شحنہ (ناظم) رہتا تھا۔ جب انہوں نے پہلی مرتبہ ہمدان پر قبضہ کیا تھا، شحنہ کو حکم دیا کہ اہل ہمدان سے مال و اسباب اور زر نقد وصول کر کے حاضر کرے۔ ہمدان کا رئیس ایک نہایت شریف شخص علوی نامی تھا۔ اہل ہمدان روتے پیٹتے رئیس ہمدان کے پاس گئے۔ تمام حالات [illegible] ان کے ظلم و ستم کی شکایت کی۔ رئیس علوی نے جواب دیا "اس کے سوائے کہ تاتاریوں کا مطالبہ پورا کیا جائے کوئی چارہ کار نہیں ہے"۔ اہل ہمدان بگڑ گئے [illegible] کہا اور تاتاریوں کے شحنہ کو ہمدان سے نکال دیا۔ تاتاریوں سے لڑنے پر آمادہ ہو گئے۔ رئیس علوی [illegible] یہ بات پسند نہ کی [illegible] ہمدان کے قریب ایک گاؤں میں جا کر قلعہ بند ہو گیا۔ تاتاریوں نے شہر پر حملہ کیا اور تیسرے دن شہر پر قبضہ کر کے خون کا دریا بہا دیا۔ کئی روز تک قتل عام ہوتا رہا۔

اردبیل کی تباہی: ہمدان سے فارغ ہو کر تاتاری آذربائیجان کی جانب واپس ہوئے۔ اردبیل پر قبضہ کر کے اہل اردبیل کو ان کے مکانات کے اندر [illegible] اور شہر کو برباد کر دیا۔ اس کے بعد [illegible] تبریز تک بھی پہنچ چکے تھے مگر ازبک بن پہلوان والی آذربائیجان نے تاتاریوں کے خوف سے تبریز چھوڑ دیا اور نخچوان کی طرف چلا گیا اور اپنے اہل و عیال کو خوی بھیج دیا۔ شمس الدین طغرائی تاتاریوں سے مقابلہ کے لئے اٹھ کھڑا ہوا۔ تبریز کی حکومت ہاتھ میں لی۔ اہل تبریز کو جمع کر کے تسلی و تشفی دی۔ ایک سرے سے شہر کی حفاظت کا انتظام کیا۔ [illegible] تاتاری پہنچ گئے۔ اہل شہر کی مستعدی اور حفاظت و دفاع [illegible] دیکھ کر اہل شہر کے پاس مصالحت کا پیام بھیجا۔ اہل شہر نے ایک معقول [illegible] دے کر ان کے ظلم و ستم سے اپنے کو بچا لیا۔

[illegible] ج ۱۲ ص

ہمدان کی بربادی [illegible]

اہل گنجہ سے مصالحت [illegible]

تاتاریوں اور کرج کی جنگ [illegible]

شماخی کا قتل عام [illegible]

شروان شاہ اور تاتار: عراق کے تاراج سے فارغ ہو کر درہ بند عبور کرنے کا قصد کیا لیکن عبور نہ کر سکے۔ [illegible] درہ بند شروان کے پاس واقع ہے کہلا بھیجا کہ کسی کو صلح کی غرض سے ہمارے پاس بھیج دو۔ شروان شاہ نے اپنے چند امراء کو تاتاریوں کے پاس بھیج دیا۔ تاتاریوں نے ان میں سے ایک کو قتل کر ڈالا۔ باقی لوگوں کو قید کر کے کہا کہ اگر تم ہمیں درہ بند کے عبور کرنے کا راستہ بتا دو گے تو تمہیں بھی چھوڑ دیں گے ورنہ ساتھیوں کی طرح قتل کر دیں گے۔ چنانچہ ان لوگوں نے جان بچانے کی غرض سے درہ بند عبور کرنے کا راستہ بتا دیا پھر انہی لوگوں کی رہبری کی وجہ سے درہ بند عبور کر کے درہ بند شروان کی شاداب زمین سے ہموار دشت میں آ پہنچے۔

تاتاریوں کی قپچاق سے مصالحت: اس صوبہ میں قپچاق، الان، لکز وغیرہ بہت سے ترکوں کے قبیلے آباد تھے جن میں مسلمان بھی تھے اور کافر بھی۔ تاتاریوں نے ان لوگوں پر حملہ کیا۔ عام طور سے [illegible] اتحاد کی رفاقت کرتی تھی۔ چنانچہ قپچاق اور الان نے متحد ہو کر مقابلہ کیا لیکن تاتاری انہیں مغلوب نہ کر سکے۔ میدان سے واپس ہو کر قپچاق کو پیغام دیا کہ آؤ ہم اور تم صلح کر لیں ہم اور تم ایک ہی قبیلہ سے ہیں۔ الان سے تمہیں کیا غرض بیٹھے رہو تم لوگ ان کو بلا وجہ امداد دیتے ہو تم اور وہ ایک خاندان کے ہو اور نہ ایک مذہب کے۔ قپچاق اس فریب میں آ گئے۔ ان کا ساتھ چھوڑ دیا۔

الان اور قپچاق کے قبیلوں کی تباہی: الان پر تاتاریوں نے حملہ کیا اور [illegible] ان کے شہروں پر قبضہ کر کے قپچاق پر بھی [illegible] حملہ کر دیا۔ جو قپچاق وہاں [illegible] رہ رہے تھے ان میں سے اکثر [illegible] چلے گئے [illegible] پہاڑوں اور جنگلوں میں [illegible]۔ قپچاق صلح کا فریب دیکھ چکے تھے [illegible] تاتاریوں نے [illegible] آسانی سے شہروں کو بھی [illegible]۔ قپچاق کے [illegible] سب سے بڑا شہر سوداق (سوداق) [illegible] خلیج قسطنطنیہ پر واقع تھا اور قپچاق کی تجارت اور [illegible] کا [illegible] حاصل تھا۔ [illegible] [illegible] کشتیوں میں [illegible] اسلامی حکومت میں [illegible] حکومت تھا [illegible]۔

تاتاریوں کا روس پر حملہ: اس کے بعد تاتاریوں نے پورے قپچاق کے علاقہ سے نکل کر روس کا قصد کیا۔ روس کا ملک قپچاق کے ملک سے ملا ہوا تھا۔ یہ بہت بڑی وسیع سلطنت تھی یہاں کے رہنے والے عیسائی مذہب کے پابند تھے۔ روسیوں نے ان کی آمد کی خبر پا کر فوجیں مرتب اور جمع کیں اور اس قصد سے کہ تاتاریوں کو [illegible] نکلا چاہئے۔ قپچاق کی بھی فوجیں روسیوں کے ساتھ تھیں۔ تاتاریوں نے یہ دیکھ کر کہ ان سے جنگ کرنا بے کار ہے پیچھے ہٹے۔ روسیوں نے یہ خیال کر کے کہ تاتاری جنگ و مقابلہ سے ڈر گئے ہیں [illegible]۔ کئی منزل تک یہی ہوتا رہا کہ تاتاری آگے کی منزل کو چھوڑ جاتے اور دوسرے دن روسی اس پر قابض ہو جاتے تھے۔ بالآخر تاتاریوں نے پلٹ کر حملہ کیا۔ روس اور قپچاق مقابلہ نہ کر سکے بھاگ نکلے۔ تاتاریوں نے ان کی غارت گری شروع کر دی [illegible] بڑی تباہی ہوئی۔ [illegible]

دیتے گئے باقی ماندہ نے ملک سے بھاگ کر کشتیوں پر سوار ہو کر مسلمانوں کے ملک میں چلے گئے۔ تاتاریوں نے ان کے ملک پر قبضہ کر لیا۔

تاتاریوں کی بلغار پر فوج کشی روس اور قپچاق کو مغلوب کرنے کے بعد تاتاریوں نے آخر ۶۲۰ھ میں بلغار پر حملہ کیا۔ اہل بلغار نے ان کی آمد کی خبر سن کر حفاظتی تیاری کی چند مقامات پر فوج کے چند دستوں کو کمین گاہ میں چھپا دیا۔ باقی ماندہ فوج تاتاریوں کے مقابلہ کی غرض سے میدان میں آگئی۔ تاتاریوں سے جنگ چھڑ گئی۔ بلغاری فوج لڑتے لڑتے پیچھے ہٹی۔ تاتاری جوش مردانگی میں بڑھتے گئے یہاں تک کہ کمین گاہ سے آگے نکل آئے بلغاری فوج نے کمین گاہ سے نکل کر تاتاریوں پر پیچھے سے حملہ کیا اور بلغاری فوج جو آگے بھاگ رہی تھی وہ بھی پیچھے سے تلواریں کھینچ کر پلٹ پڑی۔ تاتاریوں کو دو طرف کی مار نے پریشان کر دیا تھوڑے سے بھاگنے میں کامیاب ہوئے سب کام آ گئے چند نے کسی طرح جان بچا کر بھاگے اور چنگیز خان سے طالقان میں جا کر ملے۔ قپچاق اپنے ملک واپس آئے اور ملک کی حکومت اپنے ہاتھ میں لی۔ واقعہ ۶۲۰ھ کا ہے۔ یہ حالات مغربی تاتاریوں کے تھے جو خوارزم کے مغربی شہروں کو تاراج کرنے کے لیے گئے تھے۔

آپ اوپر خوارزم شاہ کی وفات اور مغربی تاتاریوں کا اس کے تعاقب میں روانہ ہونے اور شہروں اور قلعوں کو تاراج کرنے کے واقعات پڑھ چکے ہیں۔

چنگیزی لشکر کی غارت گری چنگیز خان نے خوارزم شاہ کی شکست اور فرار کے بعد جس وقت کہ وہ سمرقند میں تھا اپنی فوج کو چند حصوں میں تقسیم کیا۔ ایک حصہ کو ترمذ کی طرف روانہ کیا جس نے کلات پر حملہ کیا جیحون کی جانب نہایت مضبوط قلعہ تھا اس قلعہ کو اس کے گرد و نواح کے شہروں سمیت تاتاری فوجوں نے سر کر لیا۔ نہایت بے دردی سے تاخت و تاراج کیا۔ دوسرے حصہ کو فرغانہ کے پامال کرنے پر مامور کیا۔ تیسرے حصہ کو خوارزم کی طرف بھیجا چوتھے حصہ کو خود ساتھ لیا اور پانچویں کو خراسان کی طرف بڑھنے کا حکم دیا۔

تسخیر بلخ چنگیزی لشکر کا جو حصہ خراسان سر کرنے پر مامور ہوا تھا اس نے بلخ پر حملہ کیا۔ ۶۱۷ھ میں بلخ والوں نے صلح کی درخواست پیش کی اور شہر کو قتل اور غارت گری سے اپنے ہاتھ روک رکھا۔ اپنے شحنہ (پولیس افسر) کو بلخ میں مقرر کر کے اندخوی اور طالقان کی طرف روانہ ہوا۔ صلح و آشتی سے ان شہروں پر قبضہ حاصل کیا اور کسی شخص کو کسی قسم کی تکلیف نہ دی۔ حیرت یہ ہے کہ ان لوگوں سے فوج بھی لی کہ ان کے ساتھ ہو کر ان کے مخالفوں سے لڑتی تھی۔

محاصرہ طالقان اس کے بعد طالقان پہنچے۔ طالقان ایک وسیع صوبہ اور چند شہروں پر مشتمل تھا۔ اس میں ایک قلعہ منصور کوہ نامی تھا جس کی مضبوطی اور استحکام دوسرے قلعوں سے بڑھے ہوئے تھے۔ تاتاریوں نے اس قلعہ کا محاصرہ کیا۔ چھ ماہ تک محاصرہ کیے رہے کامیابی کی صورت نظر نہ آئی تو چنگیز خان یہ سن کر خود اس قلعہ کے محاصرہ پر آیا اور چھ ماہ محاصرہ کیے رہا لیکن کچھ نہ ہوا۔ مسلمانوں کی ہمت کی کچھ نہ پوچھیے کہ کچھ بھی نہ تھا۔ چنگیز خان نے فوج کو حکم دیا کہ لکڑیاں کاٹ کاٹ کر لائے اور ان کو قلعہ کے مقابل جمع کر کے اس پر مٹی ڈالے پھر اس پر لکڑیاں رکھے اور مٹی

[illegible]

ہرات اور بامیان پر فوج کشی [illegible]

اختیار الدین زنگی کا انجام [illegible]

مرو کی تباہی [illegible]

چنگیز خان کا ظلم و تشدد [illegible]

تو وہ بھوک کے صدمہ سے مر گئے۔ اور بعض مال نہ دینے کی وجہ سے تہ خانوں میں قتل کر دیئے گئے۔ حصول زر کی آرزو میں مردوں کی قبریں کھود ڈالیں۔ غرض زر و سیم حاصل کرنے کی غرض سے جو جو مظالم کر سکتے تھے کیے۔ عوام الناس کو جن میں مرد بھی تھے، عورتیں بھی تھیں اور بچے بھی تھے۔ لشکریوں پر تقسیم کر دیا۔ اس قتل عام و غارت گری سے فارغ ہو کر شہر میں آگ لگا دی۔ جل کر خاک سیاہ ہو گیا۔ یہاں کی عمارتیں اور مرو میں سلطان سنجر کی قبر کو کھود ڈالا۔ اس واقعہ کے چند دن باقی ماندہ اہل شہر جو اس وقت تک ان تاتاریوں کی تلواروں سے بچ گئے تھے۔ چنگیزیوں نے ان لوگوں کے بھی قتل عام کر دیا۔ جن کی تعداد ساٹھ ہزار سے کم نہ تھی۔

نیشاپور کا تاراج: مرو کو تاراج کرتے نیشاپور کی طرف بڑھے۔ پہنچتے ہی روز جنگ کا محاصرہ کیا۔ پانچویں روز تلوار کے زور سے شہر فتح کر لیا۔ نیشاپور والوں کے ساتھ وہی سلوک کیے جو انہوں نے اہل مرو کے ساتھ کیے تھے بلکہ بعض مظالم کا چند اضافہ ہوا۔ پندرہ روز نیشاپور کا شہر ان کے قبضہ میں رہا۔ قتل و غارت گری کا بازار گرم رہا۔

طوس کا انہدام: نیشاپور سے فارغ ہو کر چنگیز خاں نے اپنے لشکر کا ایک حصہ طوس کی طرف روانہ کیا طوس میں بھی وہی مظالم کیے جس کے وہ عادی ہو رہے تھے۔ شہر کو جلا کر خاک سیاہ کر دیا۔ امام علی بن موسیٰ رضا کے مشہد کو گرا ڈالا۔ خلیفہ رشید کے مقبرہ کا نشان تک روند ڈالا۔ غارت گری کرتے ہوئے ہرات کی جانب بڑھے۔ ہرات ایک محکم مقام تھا۔ دس دن تک محاصرہ کیے رہے۔ آخر کار یہ بھی سر ہو گیا۔ بہت سوں کو قتل کیا جو باقی رہ گئے انکی جان بخشی ہوئی اور ان پر ایک شحنہ مقرر کر کے جلال الدین منکبرنی سلطان خوارزم شاہ سے جنگ کرنے کے لیے روانہ ہوئے جیسا کہ ہم آئندہ تحریر کریں گے۔

اہل ہرات پر مظالم: تاتاریوں کی واپسی کے بعد اہل ہرات نے ان کے شحنہ کو مار ڈالا۔ جس وقت تاتاری جلال الدین سے شکست کھا کر واپس ہوئے اور شحنہ کے قتل کا واقعہ سنا بھڑک اٹھے۔ ہرات میں گھس کر قتل عام شروع کر دیا۔ مکانوں میں آگ لگا دی۔ شہر برباد کر ڈالا۔ ہرات کے خزانہ میں غارت گری کا بازار گرم ہو گیا۔ مختصر یہ کہ ہرات اور اس کے نواح کو تاراج کر کے چنگیز خاں کے پاس طالقان پہنچے۔ چنگیز خاں طالقان میں خاموش نہیں بیٹھا تھا بلکہ صوبہ خراسان کے بقیہ شہروں کو تاراج کرنے کے لیے فوجیں بھیج رکھا تھا جو بعد میں شہروں کو تاراج کر رہی تھیں یہاں تک کہ تمام صوبہ خراسان برباد و تباہ ہو گیا۔ بعض مورخین نے لکھا ہے کہ تاتاریوں نے خراسان میں کئی لاکھ قتل کیے۔ اہل خراسان اکثر قتل ہو گئے جو باقی رہ گئے وہ دوسرے شہروں میں جا کر مقیم ہو رہے جیسا کہ ہم آئندہ بیان کریں گے۔

سلطان جلال الدین منکبرنی: جس وقت سلطان خوارزم شاہ محمد بن تکش نے دریائے طبرستان کے ایک جزیرے میں جان دی اس وقت اس کا لڑکا جلال الدین منکبرنی جو اپنے بھائیوں میں سب سے بڑا تھا خوارزم کی طرف روانہ ہوا۔ خوارزم پر ترکان خاتون مادر خوارزم شاہ محمد بن تکش کی روانگی کے بعد حیا ... میں ایک شخص کا قبضہ ہو گیا تھا اور اس نے خوارزم پر اپنی ... سے قبضہ حاصل کر لیا تھا۔ ... کے ساتھ ہی طول شروع کر دی۔ بادشاہی کی منادی کرا دی۔ لوگوں

کے دل [illegible] پر دست درازی کر رہے تھے[1] اتنے میں شاہی [illegible] مر اخوارزم پہنچے اور انہوں نے سلطان کی موت کی خبر مشہور کی اور یہ بھی ظاہر کیا کہ جلال الدین اور ان کے بھائی خوارزم آ رہے ہیں۔ اوباش اور لٹیرے یہ سن کر بھاگ گئے۔ جلال الدین اپنے بھائیوں کے ساتھ خوارزم پہنچ گیا۔ چاروں طرف سے مسلمانوں کی آمد شروع ہو گئی۔ بہت بڑا لشکر جمع ہو گیا۔ اس لشکر میں زیادہ تر قبیلہ بیاووت کے سپاہی تھے جو [illegible] (ترکان خاتون) کے اعزہ اقارب تھے۔ یہ لوگ اوزلاغ شاہ کی طرف مائل ہو گئے ان کا منصوبہ یہ تھا کہ جلال الدین کا [illegible] آپ [illegible] آئے [illegible]۔

تاتاریوں کا خوارزم پر حملہ اتفاق سے ان لوگوں نے جلال الدین پر حملہ [illegible] کا منصوبہ [illegible]۔ کسی ذریعے سے جلال الدین کو اس کی خبر لگ گئی۔ تین سو سواروں کے ساتھ خراسان کا رخ کیا۔ تین دن کے بعد آپ نسا کے بیابان کی طرف چلے۔ تاتاریوں کے ایک دستہ فوج سے مقابلہ ہو گیا۔ جلال الدین نے انہیں شکست دی۔ [illegible] تاتاریوں کا شکست خوردہ لشکر نسا میں جا کر پناہ گزین ہو گیا۔ [illegible] اختیار الدین زنگی بن محمد بن عمر خوارزم سے واپس ہوا اور پھر جیسا کہ ہم اوپر بیان کر چکے ہیں نسا کا نظم و نسق اختیار الدین کے قبضے میں تھا۔ اس نے [illegible] تاتاریوں کو محاصرہ کر کے قتل کر دیا۔ جلال الدین کو اس واقعہ سے [illegible]۔ امداد کی درخواست کی۔ جلال الدین نیشاپور کی طرف روانہ ہوا اس کے بعد تاتاریوں کا ٹڈی دل لشکر جلال الدین کی روانگی کے تیسرے دن خوارزم پہنچا۔ قطب الدین اوزلاغ شاہ اور اس کے دوسرے بھائی خوارزم سے بھاگ گئے۔ تاتاریوں نے تعاقب کیا۔ قطب الدین اوزلاغ شاہ نیشاپور کے [illegible] اختیار الدین زنگی [illegible]۔

قطب الدین اوزلاغ شاہ کا قتل تاتاریوں نے [illegible] خراسان میں ان لوگوں کا محاصرہ کر لیا۔ [illegible] شروع ہو گیا۔ اوزلاغ شاہ [illegible]۔ تاتاریوں نے ان کے مال و متاع اور خزانے پر قبضہ کر لیا۔ اوزلاغ شاہ [illegible] تاتاری لشکروں کے ہاتھ لگا [illegible] لوگوں نے نہایت ادب اور عزت سے [illegible] اختیار الدین زنگی نے [illegible] حکومت کرنے [illegible] لقب [illegible] جلال الدین نے [illegible] حکومت [illegible] اختیار الدین [illegible] کر دیا۔

جلال الدین منکبرنی کی مراجعت غزنی اس کے بعد جلال الدین [illegible] تاتاریوں نے نیشاپور [illegible] خان طالقان [illegible] ..... [illegible] سلطان خوارزم شاہ [illegible] کے ساتھ تاتاریوں کے مقابلے سے [illegible] غزنی کی طرف چلا [illegible] شہر میں داخل [illegible] جلال الدین نے [illegible] تاتاریوں [illegible] قلعہ [illegible] محاصرہ [illegible] جلال الدین غزنی کی طرف روانہ ہوا۔

---

[1] اس کتاب میں جگہ خالی ہے۔

رضاء الملک شرف الدین کا قتل: غزنی پر قرہ وشت والی بجورا اس زمانے سے قابض ہو گیا تھا جب کہ والی غزنی جلال الدین کے پاس والی کہستان کی زیادتیوں کی شکایت کرنے کے لیے گیا تھا۔ صلاح الدین نسائی نے اس سے مطلع ہو کر غزنی پر حملہ کر دیا۔ چنانچہ قلعہ غزنی پر قبضہ حاصل کر کے قرہ وشت کو مار ڈالا اور شہر غزنی پر بھی قابض ہو گیا ..... رضاء الملک شرف الدین ابن ابی امور نے اس سے مخالفت کی اور اسے بھی نیچا دکھا کر غزنی کا حاکم بن گیا۔ جب جلال الدین کو تاتاریوں پر بمقام قندھار کامیابی ہوئی اور مظفر و منصور غزنی واپس آیا تو رضاء الملک کو قتل کر کے غزنی پر قبضہ کر لیا اور وہیں حکومت اختیار کی۔ یہ واقعہ [1] کا ہے۔

تاتاریوں کا خوارزم پر قبضہ: ہم اوپر بیان کر آئے ہیں کہ جیحون سے خوارزم شاہ کے بھاگنے کے بعد چنگیز خان نے اپنی فوج کو ملک گیری اور تاراج کرنے کی غرض سے تمام ملک میں پھیلا دیا۔ چنانچہ ایک بڑی فوج خوارزم سر کرنے کے لیے بھی روانہ کی۔ خوارزم کو خوارزم شاہ کے پایہ تخت ہونے کی عزت حاصل تھی۔ فوج بھی کثرت سے یہیں رہتی تھی۔ تاتاری لشکر چنگیز خان کے بیٹے دوشی اور چغتائی کی ماتحتی میں خوارزم کی طرف بڑھا۔ پانچ ماہ کامل محاصرہ کا سلسلہ قائم رہا۔ لڑائی برابر ہوتی رہی۔ کشمکش شب و روز جاری رہی لیکن کامیابی کی صورت دکھائی نہ دی۔ چنگیز خان سے امداد کی درخواست کی۔ چنگیز خان نے پے در پے متعدد فوجیں کمک پر بھیجیں۔ سب نے مجموعی قوت سے حملہ کیا اور شہر کے ایک جانب کو فتح کر لیا۔ اس سمت کا سر ہونا تھا کہ یکے بعد دیگرے محلات فتح ہوتے گئے۔ یہاں تک کہ پورے شہر خوارزم پر تاتاریوں کا قبضہ ہو گیا اس وقت ان تاتاریوں نے اس کھڑکی کو کھول دیا جو جیحون کے پانی کو شہر میں آنے سے روکتا تھا۔ کھڑکی کا کھولنا تھا کہ دفعۃً سیلاب آ گیا۔ سارا شہر غرق ہو گیا یعنی اہل شہر تاتاریوں کی تلواروں اور سیلاب جیحون پر تقسیم ہو گئے۔ کوئی بھی جانبر نہ ہوا۔

ابن اثیر نے لکھا ہے کہ نسائی کاتب کا بیان ہے "دوشی خان بن چنگیز خان نے اہل خوارزم کو امان دی تھی اہل شہر نے اس اطمینان پر شہر کا دروازہ کھلوا دیا اور اس کے پاس آئے۔ اس نے ان سب کو قتل کر ڈالا۔ یہ واقعہ ماہ محرم ۶۱۷ھ کا ہے۔

قصہ مختصر تاتاری عراق، خراسان اور خوارزم کے تاراج سے فارغ ہو کر اپنے بادشاہ چنگیز خان کے پاس طالقان واپس آئے۔

آبنانج خاں اور اختیار الدین: آبنانج خوارزم شاہی حکومت کے زمانے میں ممتاز امراء اور ارکان دولت میں سے تھا خوارزم شاہ نے اسے دوبارہ بخارا کی گورنری پر مامور کیا تھا جب تاتاریوں نے بخارا کو سر کر لیا جیسا کہ آپ ابھی اوپر پڑھ آئے ہیں تو آبنانج بخارا چھوڑ کر خراسان میدان کی طرف بھاگ گیا۔ بحال پریشان مرتا کھپتا نسا میں جا کر دم لیا۔ اختیار الدین والی نسا نے مخالفت شروع کی۔ نسا میں داخل ہونے کی درخواست کی آبنانج نے صاف انکار کر دیا۔ اختیار الدین خود آبنانج سے ملنے آیا اور ضروری چیزوں سے اس کی امداد کی۔

---

[1] اصل کتاب میں جگہ خالی ہے۔

نخجوان کا محاصرہ: اس کے مضافات میں سے ایک قصبہ نخجوان تھا جس کا رئیس ابو الفتح نامی ایک شخص تھا اس نے تاتاریوں کی مدافعت اور پشت پناہی کی غرض سے خوارزم شاہ کو خط لکھا آتابک ازبک نے اس غرض سے [illegible] آتابک نے اسے شکست دی اور نہایت بری طرح سے پامال کیا نخجوان پر محاصرہ کیا اور بزور تیغ اسے فتح کر لیا تاتاریوں کا محاصرہ بھی ابو الفتح مارا گیا۔ آتابک نے ایوہ کا قصد کیا۔

[illegible] الدین زنگی کی وفات: ایوہ دراصل [illegible] کے درمیانی شہروں میں سے [illegible] بن مسعود قاضی ہو رہا تھا۔ اس کا برادر زادہ [illegible] ہو گئی [illegible] اس وقت [illegible] آتابک نے [illegible] کی حکومت اس کو سپرد کر دی اس وقت اس کا [illegible] زنگی جان بحق تسلیم کر چکا تھا اور اس کے بیٹا [illegible] بن [illegible] حکومت کر رہا تھا آتابک نے اس سے [illegible] خراج کا مطالبہ کیا جب اس نے دینے سے انکار کیا تو [illegible] کی طرف روانہ ہوا شہر ان میں [illegible] حکومت کر رہا تھا۔

آینانج خان اور تاتاریوں کی جنگ: [illegible] نے [illegible] پر قبضہ کر لیا [illegible] جلال الدین منکبرنی [illegible] چلا گیا اور آینانج خان [illegible] تاتاری [illegible] ان کا [illegible] تھا آینانج نے [illegible] تاتاریوں نے [illegible] میں [illegible] آینانج [illegible] تاتاری [illegible] تھا جب [illegible] جان [illegible] آینانج [illegible] لڑائی ہوئی اس معرکہ میں بھی تاتاریوں [illegible] میدان جنگ سے بھاگ نکلا غیاث الدین [illegible] شاہ [illegible] جا کر [illegible] کی خدمت میں [illegible] رکھا یہاں تک کہ وفات پائی جیسا کہ ہم [illegible] کریں گے ان شاء اللہ تعالیٰ۔

رکن الدین غور شاہ بن خوارزم شاہ: ہم اوپر لکھ آئے ہیں کہ جب سلطان خوارزم شاہ نے اپنے بیٹوں پر ممالک کو تقسیم کیا تھا تو عراق رکن الدین غور شاہ کے حصہ میں آیا تھا جب سلطان خوارزم شاہ [illegible] بھاگا تو اس کا بیٹا غور شاہ اس سے [illegible] کرمان [illegible] حالت پر تھا [illegible] جلال الدین [illegible] اس وقت ہمدان [illegible] عراق پر قبضہ کرنے کا ارادہ رکھتا تھا [illegible] کے بعد [illegible] ہو گئے ہیں اور مسعود [illegible] قاضی اصفہان [illegible] نہایت تیزی سے مسافت طے کر کے اصفہان پہنچ کر قبضہ کر لیا۔ قاضی مسعود [illegible] سعد بن زنگی والی فارس کے پاس بھاگ گیا اس نے [illegible] میں پناہ گزیں ہوا۔

رکن الدین غور شاہ اور تاتاریوں کی جنگ: رکن الدین غور شاہ نے ہمدان [illegible] تاتاری [illegible] ہمدان [illegible] آ گئے۔ رکن الدین غور شاہ [illegible] ایک [illegible] اسمٰعیلیہ کا ایک گروہ [illegible] رکن الدین غور شاہ [illegible] اسمٰعیلیہ کی طرف [illegible] تاتاریوں کا [illegible] محاصرہ [illegible]

سے لڑائی شروع ہوئی۔ رکن الدین خورشاہ بھی کمال مردانگی سے تیغ بکف ہوا۔ تاتاریوں کے دانت کھٹے ہو گئے اور ناکام واپس آئے۔

ابن آبہ اور تاتاری ابن آبہ والی ہمدان نے تاتاریوں سے امان کی درخواست کی۔ تاتاریوں نے اسے امان دی اور ہمدان میں داخل ہو کر اس پر قبضہ کر لیا اور اس کی جگہ علاء الدین شریف حسینی کو ہمدان کی حکومت پر مامور کیا۔

غیاث الدین تیر شاہ بن خوارزم شاہ۔ آپ اوپر پڑھ آئے ہیں کہ خوارزم شاہ نے بوقت تقسیم ملک اپنے بیٹے غیاث الدین تیر شاہ کو کرمان اور کیش کی حکومت عطا کی تھی لیکن وہ کسی وجہ سے اپنے باپ کے عہد حکومت میں کرمان نہ گیا جب تاتاریوں نے قزوین پر حملہ کیا تو غیاث الدین تیر شاہ نے رخ اصفہان کیا۔ روت مانی قلعہ میں جا کر پناہ لی۔ والی قلعہ نے عزت و احترام سے ٹھہرایا۔ چند روز بعد اصفہان واپس آیا۔ جس وقت پھر سے تاتاری آذربائیجان کی طرف سیلاب کی طرح بڑھ رہے تھے۔ اصفہان ہو کر گذرے اور اس پر محاصرہ کیا اہل اصفہان نے قلعہ بندی کر لی۔ تاتاریوں کی کچھ پیش نہ گئی؟ گذر گئے چونکہ غیاث الدین تیر شاہ یہاں مقیم رہا۔ جب اس کا بھائی رکن الدین خورشاہ کرمان سے اصفہان آیا تو غیاث الدین تیر شاہ رکن الدین خورشاہ سے ملا۔ اور کرمان پر قبضہ کرنے کی ترغیب دی اور تحریک کی۔ چنانچہ رکن الدین خورشاہ نے کرمان پر قبضہ حاصل کر لیا پھر جب رکن الدین خورشاہ مارا گیا تو غیاث الدین تیر شاہ عراق چلا گیا۔

امیر بقا طائیسی کی اسیری و رہائی: جس وقت رکن الدین خورشاہ کو اس کے باپ خوارزم شاہ نے عراق کی حکومت عطا کی تھی تو امیر بقا طائیسی کو رکن الدین خورشاہ کی وزارت کا عہدہ مرحمت فرمایا تھا۔ امیر بقا طائیسی نے حکومت پر قابو حاصل کر لیا۔ رکن الدین خورشاہ نے اپنے باپ خوارزم شاہ سے شکایت کی اور گرفتار کر کے جیل میں ڈالنے کی اجازت طلب کی چنانچہ رکن الدین خورشاہ نے امیر بقا طائیسی کو گرفتار کر کے قلعہ سرجہان میں قید کر دیا۔ جب رکن الدین خورشاہ مارا گیا تو نائب قلعہ اسد الدین جولی نے امیر بقا طائیسی کو رہا کر دیا۔ امراء دولت کا ایک جم غفیر جمع ہو گیا۔ غیاث الدین تیر شاہ کو خطرہ پیدا ہوا۔ میل جول پیدا کیا اور اپنی بہن سے عقد کر دیا۔ لیکن اپنی بہن کو اس کے ہاں جانے سے روک لیا۔

جنگ امیر بقا طائیسی و ازبک خان۔ رکن الدین خورشاہ کے قتل کے بعد اصفہان کی حکومت پر ازبک خان نامی ایک شخص قابض ہو گیا تھا۔ ایک فوج اس کی رکاب میں جمع ہو گئی تھی۔ امیر بقا طائیسی نے ازبک خان پر حملہ کیا۔ ازبک خان نے غیاث الدین تیر شاہ سے امداد کی درخواست کی غیاث الدین تیر شاہ نے اپنے ایک امیر دولت الملک کی ماتحتی میں ایک فوج ازبک خان کی کمک پر بھیج دی یہ کمک ابھی پہنچنے نہ پائی تھی کہ امیر بقا طائیسی نے ازبک خان پر حملہ کر کے شکست دے دی دراثنائے دار و گیر میں اصفہان کے باہر میدان جنگ میں مار ڈالا۔ اصفہان پر قبضہ کر لیا۔

غیاث الدین تیر شاہ کا محاصرہ اصفہان: دولت الملک غیاث الدین کے پاس واپس آیا غیاث الدین کو امیر بقا طائیسی کا یہ فعل ناگوار گزرا فوجیں آراستہ کر کے اصفہان پر چڑھائی کر دی۔ قاضی اصفہان اور صدر الدین خجندی نے شفاعت قبول کی۔ امیر بقا طائیسی کی معافی ہو گئی اور غیاث الدین تیر شاہ کو راضی کر لیا۔ غیاث الدین تیر شاہ نے اپنی بہن کی

رسم دستگیری ادا کر دی۔ عراق، ہمدان اور خراسان کا انتظام درست ہو گیا۔ مازندران [illegible] کے صوبے پر [illegible] الملک کو متعین کیا اور صوبہ ہمدان کی حکومت امیر بغا طائسی کو عطا کی۔

اس کے بعد غیاث الدین پیر شاہ نے آذربائیجان پر حملہ کر کے مراغہ پر قبضہ [illegible] چھاپے مارے تو ازبک بن پہلوان والی آذربائیجان نے صلح کے مراسلات بھیجے [illegible] کے بعد صلح ہو گئی۔

امیر بغا طائسی کی بغاوت و سرکوبی امیر بغا طائسی نے نہایت قلیل مدت میں غیاث الدین پیر شاہ کی حکومت و سلطنت پر [illegible] حاصل کر لیا [illegible] پھر گیا [illegible] حکومت کی [illegible] آذربائیجان کا قصد کیا۔ آذربائیجان میں [illegible] ازبک بن پہلوان کی مخالفت پر [illegible] امیر بغا طائسی سے مل گئے اور بغاوت کا جھنڈا بلند کر دیا۔ غیاث الدین پیر شاہ ان کی سرکوبی کے لیے گیا اور [illegible] دکھایا [illegible] بیان ہو چکا ہے [illegible] خلیفہ بغداد کے [illegible] امیر بغا طائسی غیاث الدین پیر شاہ کی مخالفت پر [illegible] سب اسباب۔

غیاث الدین پیر شاہ اور [illegible] [illegible] میں آ [illegible] غیاث الدین پیر شاہ کی خدمت میں [illegible] غیاث الدین پیر شاہ نے عزت و احترام سے [illegible] ان کے بھائی نے [illegible] کے الزامات لگائے۔ غیاث الدین پیر شاہ نے [illegible] خود [illegible] چلے آئے۔

جنگ امیر بغا طائسی و تاتار [illegible] تاتاریوں کے لشکر میں جا کر مل گیا [illegible] اس کے ساتھ [illegible] پر جنگ کرنے کے لیے گیا [illegible] میں کام آ گئے [illegible] خان کے پاس [illegible] آذربائیجان چلا گیا۔ اس کے بعد تاتاری فوج نے امیر بغا طائسی پر حملہ کیا۔ امیر بغا طائسی کو شکست ہوئی [illegible] اور اس کے [illegible] غیاث الدین پیر شاہ [illegible] چلے گئے [illegible] تاتاری فوج [illegible] اصفہان کی طرف [illegible] ہم آئندہ بیان کریں گے [illegible] سعد الدین [illegible] اور اہل اصفہان نے [illegible]

غیاث الدین پیر شاہ کا قلعہ جات اصطخر وغیرہ پر قبضہ غیاث الدین پیر شاہ [illegible] شروع کی چنانچہ غیاث الدین پیر شاہ نے اہل اصفہان کی ترغیب پر سعد الدین [illegible] کی غرض سے [illegible] قلعہ اصطخر میں [illegible] اصطخر کو فتح کر کے [illegible] شیراز کی طرف [illegible] کر لیا۔ اس کے بعد قلعہ [illegible] کا محاصرہ کیا [illegible] صلح کے ساتھ فتح ہوا [illegible] اس مقام پر [illegible] سلطان [illegible] اس کے بعد [illegible] فوج [illegible] کرنے کے لیے [illegible] کازرون بھی [illegible] فتح [illegible] خوزستان [illegible] کا قصد کیا [illegible]

۱؎ اصل کتاب میں اس مقام پر جگہ خالی ہے۔

صلح ہو گئی۔ غیاث الدین محمد شاہ سے [illegible] کا [illegible] نے [illegible]۔ [illegible] مصالحت ہوئی۔ غیاث الدین [illegible] گیا۔

جلال الدین منگبرنی اور تاتاری [illegible] لکھتے ہیں کہ خوارزم شاہ نے بوقت تقسیم سلطنت جلال الدین [illegible] غزنی [illegible] جلال الدین [illegible] نے ان مقامات پر اپنی طرف سے [illegible] [illegible] کا حکم دیا تھا۔ [illegible] سلطان [illegible] تاتاریوں کے مقابلہ میں شکست ہوئی تو [illegible] نے جلال الدین کے نائب سے [illegible] ہو۔ [illegible] جلال الدین [illegible] تاتاری [illegible] بھاگ نکلے [illegible] جلال الدین کے پاس [illegible]۔

تاتاریوں کی شکست [illegible] امین الملک نے سلطان کے پاس [illegible] جلال الدین کی اطاعت قبول کر لی۔ سیف الدین اغراق [illegible] اعظم ملک [illegible] سے [illegible] تاتاریوں [illegible] قوت سے [illegible] کا محاصرہ [illegible] تاتاری [illegible] بھاگ [illegible] چنگیز خان کے پاس پہنچے۔

محاصرہ شروان چنگیز خان نے ایک بڑی فوج اپنے [illegible] کی سرکردگی میں جلال الدین سے جنگ کرنے کے لیے روانہ کی۔ مقام شروان میں [illegible] مقابلہ ہوا۔ جلال الدین نے [illegible] سے مقابلہ کیا۔ تاتاریوں کو شکست ہوئی۔ [illegible] چنگیز خان [illegible] آیا تاتاریوں [illegible] ہوئی۔ سلطان جلال الدین کے لشکر میں تقسیم مال غنیمت پر تنازعہ ہو گیا۔ سیف الدین اغراق [illegible] امین الملک [illegible] سے [illegible] جھگڑا ہو گیا۔ [illegible] عراق [illegible] اعظم ملک [illegible] مظفر ملک بھی [illegible] ہنگامہ برپا ہو گیا۔ [illegible] جلال الدین نے [illegible] کی [illegible]۔

جنگ جلال الدین منگبرنی اور چنگیز خان [illegible] چنگیز خان [illegible] جلال الدین [illegible] جلال الدین [illegible] چنگیز خان کے ارادے سے [illegible] مقابلے کے لیے نکلا۔ چنگیز خان کے مقدمۃ الجیش (ہراول) سے [illegible] جنگ کے بعد جلال الدین [illegible] دونوں میں سے [illegible]۔

---

[1] اصل کتاب میں یہ مقام پڑھا نہیں گیا۔

جلال الدین میدان جنگ سے واپس ہو کر نہر سندھ پر مقیم ہوا۔ تمام امراء اور سرداران کو جو اس سے منحرف ہو گئے تھے۔ اپنی کمک پر بلا بھیجا۔ ابھی ایلچی واپس نہیں ہوا تھا کہ چنگیز خان نے جلال الدین پر حملہ کر دیا۔ تین شب و روز جنگ کے بعد جلال الدین کو شکست ہوئی۔ امین الملک اپنے باپ کے پاس قتل ہوا۔ سلطانی فوج میں بھگدڑ مچ گئی۔ تاتاریوں نے نہر سندھ عبور کرنے سے روک ٹوک شروع کی۔ بہت سے شکست خوردہ نہر میں ڈوب کر مر گئے۔ بہت سوں کو تاتاریوں نے اپنی خون آشام تلوار کے گھاٹ اتار دیا۔

جلال الدین منکبرنی کی شکست و فرار: سلطان جلال الدین کا بیٹا جس کی عمر سات برس کی تھی۔ تاتاریوں کے ہاتھ پڑ گیا۔ تاتاریوں نے اس بچے کو قتل کر ڈالا۔ جلال الدین میدان جنگ سے بھاگ کر کنارہ نہر پر پہنچا۔ ۲۰ تاتاری تعاقب میں تھے جلال الدین نے اپنی عورتوں کو قتل کر کے گھوڑا دریا میں ڈال دیا۔ تیر کر دوسرے کنارے پر جا پہنچا۔ اس کی فوج سے صرف تین سو سوار چند پیادے اور چند سردار جو تیر کر بچ گئے تھے ان کے بعد گرتے پڑتے سلطان کی خدمت میں پہنچے۔ سلطان کے بعض خاص الخواص امیروں نے اس واقعہ جاں گداز سے مطلع ہو کر ایک کشتی جس میں کھانا کپڑے اور تمام ضروری اشیاء تھیں سلطان کی خدمت میں روانہ کی۔ جس سے ان لوگوں کی حاجت پوری ہوئی۔

اعظم ملک کسی قلعہ میں جا کر روپوش ہوا۔ چنگیز خان نے مطلع ہو کر محاصرہ کیا اور تلوار کے زور سے فتح کر کے اسے اور تمام ان لوگوں کو جو اس کے ساتھ قلعہ میں تھے بھیڑ بکری کی طرح ذبح کر ڈالا۔

غزنی کا تاراج: اس کے بعد تاتاری لشکر نے غزنی کا قصد کیا غزنی بھی فتح ہو گیا لوگوں کو قتل کیا۔ جسے جہاں پایا مار ڈالا۔ شہر میں آگ لگا دی۔ جو کچھ پایا لوٹ لیا۔ غرض یہ کہ غزنی ایسا اجاڑ ہو گیا کہ گویا یہاں کوئی آبادی ہی نہ تھی۔ یہ واقعات ۶۱۹ھ کے ہیں۔

ان واقعات کی اطلاع جو والی جبل جودی (بلاد ہندوستان) کو ہوئی۔ جلال الدین سے جنگ کا بدلہ لینے کے لیے اٹھ کھڑا ہوا۔ چونکہ جلال الدین اور اس کے ہمراہی تاتاریوں کی جنگ سے تھک گئے تھے اس وجہ سے جنگ کے موقع پر نہ آئے۔ والی جبل جودی ناکام واپس ہوا۔ جلال الدین کے ایک مصاحب نے موقع پا کر حملہ کر دیا اور انہیں شکست فاش دے کر ان پر مسلط ہو گیا۔ ہندوستان کا نائب السلطنت عزت اور مہربانی سے پیش آیا۔ تحائف اور نذرانے نذر کیے واللہ تعالیٰ ولی التوفیق۔

جلال الدین منکبرنی ہندوستان میں: جلال الدین منکبرنی کے سرداران لشکر کا ایک گروہ فوج کے ساتھ دریائے سندھ کو عبور کر کے ہندوستان اس کی خدمت میں حاضر ہوا۔ جن میں سے امین الملک کی لڑکی شمس الملک (جو جلال الدین منکبرنی کا اس کے باپ کے زمانے میں وزیر تھا) اور قزل خاں ابن امین الملک ذکر کے قابل ہیں۔ قزل خاں شہر کلور میں جا کر پناہ گزین ہوا تھا۔ کلور والے گورنر نے اسے قتل کر ڈالا۔ اور قباچہ نے شمس الملک کا کام اس وجہ سے تمام کر دیا کہ اسے خطرہ پیدا ہوا تھا کہ یہ جلال الدین کو اس کی حرکات و سکنات سے مطلع کر دے گا۔ امین الملک نے جلال الدین کو اس کی اطلاع کر دی تھوڑے دنوں بعد اس کے بھائی (غیاث الدین) کے سرداران لشکر اس کی خدمت میں آ گئے جس کی

وجہ سے اس کی قوت بڑھ گئی۔ شہر کلور پر پہنچ کر محاصرہ کیا اور صلح کر لی۔ اس کے بعد ترنوج کو بھی اسی طرح فتح کیا۔ قباچہ نے جلال الدین سے جنگ کرنے کے لیے فوجیں فراہم کیں۔ جلال الدین کو اس کی خبر لگ گئی تو دھاوا کر دیا۔ قباچہ مقابلہ پر نہ آیا۔ سوار ہوا اور کیمپ چھوڑ کر بھاگ گیا۔ جلال الدین نے جو کچھ لشکر گاہ میں تھا لوٹ لیا۔ لاہور کی طرف قدم بڑھایا۔ لاہور میں قباچہ کا لڑکا تھا۔ قلعہ بند ہو گیا۔ پھر اس امر کو محسوس کر کے کہ مقابلے کی قوت نہیں ہے، صلح کا پیام دیا۔ ایک مقررہ سالانہ خراج پر مصالحت ہو گئی۔ کوچ کر کے سدوستان پر پہنچ کر اس کا محاصرہ کر دیا۔ فخر الدین سالاری قباچہ کا نائب اس شہر کا والی تھا۔ اس نے اطاعت قبول کی۔ شاہی اقتدار کو تسلیم کر لیا۔ اس کے بعد دیو پر قبضہ کیا۔ کا محاصرہ ڈالا۔ اہل [illegible] ہو جانے [illegible] جنگ نہ کر کے مصالحت کر لی۔ دیبل کا محاصرہ کیا۔

جلال الدین منکبرنی اور شمس الدین التمش بادشاہان ہندوستان میں سے شمس الدین التمش بھی ایک بادشاہ ہو شہاب الدین غوری کا غلام تھا۔ اس شہر کا حاکم تھا۔ اس نے جلال الدین سے جنگ کرنا مناسب نہ سمجھا اور جلال الدین کی حکومت کی اطاعت قبول کی۔ اہل شہر بھی مطیع ہو گئے۔ جلال الدین نے چند روز یہاں قیام کیا۔ التمش نے تیس ہزار سوار، ایک لاکھ پیادے اور تین سو ہاتھی لے کر حملہ کیا۔ جلال الدین بھی اپنی فوج مرتب کر کے مقابلہ پر آیا۔ مقدمۃ الجیش (ہراول) پر جہان پہلوان ازبک تھا۔ دونوں فریق کے ہراول تلواروں پر چل گئے۔ ایک کی دوسرے سے مڈبھیڑ ہو گئی۔ التمش نے صلح کا پیام بھیجا۔ جلال الدین مصالحت پر مائل ہو گیا۔

اس واقعہ کے بعد التمش، قباچہ اور تمام ملوک ہند متفق ہو کر جلال الدین سے لڑنے کے لیے نکلے۔ جلال الدین جنگ سے پہلو تہی کر گیا اور ہندوستان کے ان مقامات پر جن پر قبضہ کر لیا تھا، اپنی طرف سے جہان پہلوان کو مقرر کر کے ہندوستان سے روانہ ہوا۔ ... کر کے غزنی کی طرف چلا۔ غزنی اور غور پر اس وقت اوزبک کا نائب حسن قرلق تھا۔ ... کر کے عراق کی طرف روانہ ہوا۔ یہ واقعہ ۶۲۱ھ کا ہے۔ دو برس ہندوستان سے مراجعت کو ہو گئے تھے۔

خوارزمی امراء اور سلطان غیاث الدین جس وقت جلال الدین ہندوستان کی طرف روانہ ہو گیا، غیاث الدین کے پاس کرمان تک کی بچی کھچی فوج آ کر جمع ہو گئی۔ غیاث الدین نے انہیں مسلح کر کے عراق کا قصد کیا۔ چنانچہ خراسان اور مازندران پر قبضہ حاصل کر لیا جیسا کہ اوپر بیان کیا گیا۔ لہو و لعب، رنگین صحبت میں ڈوب گیا۔ دربار سلطنت سے غافل ہو گیا۔ گورنروں نے ملک دبا لیا۔ تاج الدین نے اصفہان پر خود مختاری کی بنیاد ڈالی۔ مظفر بن ایلچی کا بھائی شروان و [illegible] جا بیٹھا۔ تبال نے خلخال پر قبضہ کر لیا۔ نظام الملک اسفرائین کا مستقل حکمران ہو گیا۔ نصرت الدین بن محمد نے نسا پر اپنی حکومت کا جھنڈا گاڑ دیا۔ ادھر تاج الدین عمر بن مسعود ترکمانی ابیورد کا بادشاہ بن گیا۔ غیاث الدین اپنی رنگ رلیوں میں مصروف تھا۔ دنیا و مافیہا سے ناقابل التفات و بیہودگی میں ڈوبا ہوا تھا تو تاتاری فوجیں سیلاب کی طرح بڑھیں۔ غیاث الدین عراق سے نکل کر [illegible] چلا گیا۔ تاتاریوں نے تمام ملک ایک سرے سے دوسرے سرے تک چھان ڈالا۔ سارے ملک میں ہو کا عالم ہو گیا۔ تجارت، زراعت اور صنعت کا ہنگامہ سرد پڑ گیا۔ امن و امان کا نام و نشان باقی نہ رہا۔ رعایا برباد و تباہ ہو گئی۔ ملک ویران ہو گیا۔ چونکہ سلطان غیاث الدین کاروبار سلطنت سے غافل ہو گیا تھا اور عیش و عشرت کے سوا اس کو کوئی کام نہ

[illegible]

جلال الدین کی ہندوستان سے مراجعت [illegible]

براق حاجب [illegible]

فارس سعد بن زنگی کی اطاعت [illegible]

جلال الدین منکبرنی اور غیاث الدین [illegible]

جلال الدین منکبرنی اور غیاث الدین میں مصالحت [illegible]

بھاگ گیا۔ جلال الدین نے اس کے بھاگ جانے سے اس کی دل پر بے حد ناراضگی ظاہر کی۔ اس نے اپنے بیٹے غیاث الدین کو بلا کر دونوں میں صلح کرا دی۔ غیاث الدین اپنے بھائی کی خدمت میں جیسے کہ چھوٹے اپنے بڑوں کی خدمت میں رہتے ہیں رہنے لگا۔ خراسان اور عراق کے صاحب امر جلال الدین کے دربار میں نیاز مندی کے ساتھ حاضر ہوئے اور حکومت کی اطاعت قبول کرنے والے تھے۔ اس سے پہلے غیاث الدین کی مدد کرتے تھے اور اسی کی حکومت کو مانتے رہے تھے۔ سلطان جلال الدین نے ان کی اطاعت و فرمانبرداری پر خوشنودی ظاہر کی۔ اور جیسا مناسب وقت سمجھا ویسا ہی عمل کیا۔

نصرت الدین بن محمد اور غیاث الدین: نصرت الدین بن محمد جو پہلوان (؟) اتابک [illegible] کے بعد نصرت کا حکمراں ہو گیا تھا جیسا کہ ہم اوپر بیان کر چکے ہیں۔ سلطنت کی [illegible] محمد بن احمد نسائی[1] مورخ تاریخ جلال الدین خوارزم شاہ کے قبضہ اقتدار میں تھا [illegible] غیاث الدین کی حکومت کی ماتحتی میں حکومت کرتا رہا۔ اس کے بعد خود مختار حکومت کرنے لگا اور غیاث الدین کے نام کا خطبہ موقوف کر دیا۔ غیاث الدین نے [illegible] آذربائیجان کی ماتحتی میں [illegible] روانہ کیں اور سامان [illegible] قریب [illegible] اطاعت کا حکم دیں۔ نصرت الدین کو اپنے کیے پر پشیمانی ہوئی۔ اپنے نائب السلطنت محمد بن احمد نسائی کو غیاث الدین کی خدمت میں صلح کا پیام دے کر بھیجا اور وہاں بھی [illegible] پر مصلحت کا دارو مدار تھا۔

آذربائیجان کا نسوی پر قبضہ: محمد بن احمد نسائی ابھی غیاث الدین کے دربار تک نہیں پہنچا تھا کہ جلال الدین منکبرنی کے آنے اور غیاث الدین کو مغلوب کرنے کی خبر مشہور ہو گئی۔ اصفہان میں [illegible] اور راستہ قطع ہونے سے [illegible] میں قیام کیا۔ چند روز بعد ہمدان کی طرف روانہ ہوا اس وقت سلطان ہمدان میں موجود تھا۔ اتابک [illegible] کی جگہ پر گیا تھا۔ اس کے حالات آپ اوپر پڑھ آئے ہیں کہ غیاث الدین نے اس سے [illegible] کا عقد کر دیا تھا اور غیاث الدین [illegible] سے معزول ہونے کے بعد [illegible] ہو گئی تھی۔ اتابک [illegible] جلال الدین کو اس کی خبر کی تو ان لوگوں کی طرف کوچ کر دیا ۔ ۔ ۔ غیاث الدین بھی جلال الدین سے جنگ کرنے کے لیے چلا۔ جلال الدین نے فتح کر کے گرفتار کر لیا امان دی۔ وہاں پہنچ کر اس کے خیمے میں قیام کیا عزت و احترام سے ملاقات کی۔

نصرت الدین نے [illegible] جگہ مدد قشار کا بازار گرم کر دیا۔ جلال الدین نے آذربائیجان کی کوتاہی پر [illegible] کیا۔ وہاں کے بعد جلال الدین کے [illegible] تک یہ خبر پہنچی کہ نصرت الدین نے اس [illegible] کو چھوڑ دیا اور بھاگ گیا۔ اور آذربائیجان پر پورے طور سے قبضہ ہو گیا ہے۔

جلال الدین کی روانگی خوزستان: جس وقت جلال الدین کو اپنے بھائی غیاث الدین پر غلبہ حاصل ہو گیا اور ملک کا نظم و نسق درست ہو گیا۔ گرمی کا موسم تھا اس موسم کو ختم کرنے کی غرض سے خوزستان کی طرف کوچ کیا اور اس کے دارالحکومت[2] کا تعاقب کر کے محاصرہ کر لیا۔ مظفر الدین [illegible] خلیفہ ناصر کا غلام اس صوبہ کا حاکم تھا۔ جلال الدین نے [illegible]

---

[1] اصل کتاب میں جگہ خالی ہے

[2] اس وقت خوزستان کا دارالحکومت تستر تھا۔ اواخر ۶۲۲ھ میں جلال الدین نے اس کا محاصرہ کیا تھا اور مظفر الدین [illegible] (بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر)

محاصرہ میں پانچ ماہ تک کو چند حصوں پر تقسیم کر کے شہروں پر شب خون مارنے کا حکم دیا۔ خراسان کے اطراف میں لوٹ مار شروع ہو گئی۔ دریا اور بعد ازاں بھی لشکر روانہ کیا۔ چنگیز (ملاعین) پہنچا تو بغرض مقابلہ پر آگیا۔ دریا عبور کرنے سے فوجیں جب اسے پہنچا ترکی۔ تحقیق میں جو حقیقت ناصرہ غلام تھا پہنچ گیا۔ دونوں فریق لڑائی سے ہٹ گئے۔

جلال الدین منکبرنی کا محاصرہ دقوقا جلال الدین نے تیری خلیفہ علاء الدین محمد بن [illegible] دو بار خلافت میں بغداد پر حملہ کیا اس سے مقصد انتقام تھا جہاں سلطان تھا ترکی عرب کا ایک گروہ خلافت پناہ کا لشکر جا ملا تھا۔ جب خوارزمی آگے بڑھے تو لشکر دیر بعد بغداد واپس گئے اور ترکمنوں نے گرفتار کر لیا تھا۔ جلال الدین کے ہمراہ تھا انہیں قتل کر دیا۔ سلطان نے ان لوگوں کو پکڑ کر شرف الملک ساتھ چلا گیا۔ جس کی خبر اہل بغداد کو پہنچی تو حفاظت پر کمربستہ ہو گئے۔ سلطان جلال الدین نے بھی بعقوبا میں پہنچ کر تو یہ بغداد سے دیا تین منزل پر تھا جنگ سے گریز کر کے دقوقا کا محاصرہ کیا اور بزور تیغ فتح کیا، شہر تباہ و برباد کر کے شہر میں آگ لگا دی۔

جلال الدین منکبرنی اور مظفر الدین میں مصالحت جس وقت جلال الدین دقوقا کے محاصرہ میں مصروف تھا اس کی فوجیں جو متعدد حصوں میں تقسیم ہو کر لوٹ مار کر رہی تھیں کرمان پر بھی قابض تھیں۔ اس ترکیب سے جنگ سے قبل جس میں خوارزمیوں کو فوج کا بڑا حصہ شامل تھا پہنچ گئی۔ جب ان خوارزمیوں کے زمانے میں جلال الدین اور مظفر الدین والی اربل سے خط و کتابت ہونے لگی تو آخر کار باہم مصالحت ہو گئی۔ لیکن اس کے بعد ملک میں بے چینی پھیل گئی۔ چاروں طرف قتل و غارت گری کا بازار گرم ہو گیا۔ عربوں نے بغاوت شروع کر دی۔ وہ آذربائیجان کی طرف چلے گئے۔ شرف الملک بغداد میں مقیم رہا۔ یہاں تک کہ سلطان جلال الدین نے مراغہ پر قبضہ کر لیا۔

وزیر شرف الملک وزیر سلطنت شرف الملک کا نام فخر الدین علی بن ابو القاسم جندی تھا۔ ۔ ۔ ۔ ابتداء میں یہ صاحب دیوان نائب تھا۔ نجیب الدین شہر ستانی (سلطان کا وزیر سلطنت) اور اس کے بیٹے بہاء الملک وزیر حسین کی خدمت میں رہتا تھا۔ رفتہ رفتہ ترقی کر کے پر دیوانی کی خدمت پر مامور ہوا۔ کسی بات سے نجیب الدین شہر ستانی عہدہ وزارت سے معزول کر دیا جائے اور قلمدان وزارت پر قبضہ ہو جائے۔ سلطان نے نجیب الدین شہرستانی کی چغلی کی اور بہت سی باتیں لگائیں۔ اس نے دل ہی دل میں دشمنی کی ٹھان لی۔ سلطان نے اس کی چغلی پر کوئی توجہ نہ دی اور نجیب الدین شہرستانی سے کوئی مطالبہ نہ کیا۔ اس کے بعد شرف الملک ہر طرح سے ہر طرح کے ارادے سے کامیاب ہو گیا۔ اس مرتبہ سے بہادر کامیاب ہو گیا۔ تو قلمدان وزارت کی خدمت بھی دے دی گئی۔ یہاں تک کہ جب سلطان کا مرکب دولت بخارا آیا تو لوگوں نے اس کی شکایت بکثرت کی۔ سلطان نے گرفتاری کا حکم دیا۔ وہ روپوش ہو گیا۔ سلطان چلا گیا۔ تا آنکہ

(بقیہ حاشیہ پچھلے صفحہ سے) ناصر دین اللہ نے نہایت مردانگی سے اپنے شہر کی حفاظت کی تھی۔ جب جلال الدین کا محاصرہ طول کھینچ گیا تو وہ واپس چلا گیا۔ دیکھیے تاریخ کامل ابن اثیر جلد ۱۲ صفحہ ۱۶۳ مطبوعہ لیڈن۔

۔۔ اصل کتاب میں اس مقام پر کچھ نہیں لکھا ہے۔

سے عز الدین بیچے اور جلال الدین کی بارگاہ میں سلطان کے ہاتھوں کے بعد حاضر ہوئے۔ جلال الدین نے تاتاریوں کی جماعت کو شکست دی۔ اس وقت سے تاتاری بہت سی [illegible] کے جمع ہو رہا۔ پھر جب جلال الدین نے [illegible] کیا اور اس کے وزیر شرف الملک شہاب الدین [illegible] کو [illegible] سے قتل کر ڈالا۔ جیسا کہ آپ اوپر پڑھ آئے ہیں تو جلال الدین نے شہاب الدین کی تمام [illegible] عہدوں سے معزول کر دیا۔

خراسان کا دوبارہ تاراج: آذربائیجان، قپچاق، شروان سے فارغ ہو کر تاتاری [illegible] کے بعد خراسان تباہ و برباد ہو کر [illegible] کی طرح ہو گیا تھا۔ ان لوگوں کے علاوہ جنہوں نے حکومت کی تباہی کے بعد خراسان کے [illegible] پر قبضہ حاصل کر لیا تھا کوئی [illegible] نہ رہا تھا [illegible] لوگوں نے [illegible] کے بعد خراسان کو [illegible] پایا۔ چنگیزیوں نے خراسان کو [illegible] کرنے کے لیے تاتاریوں کا ایک دوسرا لشکر بھیج دیا۔ اس لشکر نے خراسان کو دوبارہ تاراج کیا۔ [illegible] کر دیے [illegible] کو تباہ [illegible] کر ڈالا [illegible] پھر بھی اس [illegible] تاتاریوں نے [illegible] کی۔ حالانکہ تاتاریوں نے اس سے پہلے اس قسم کے افعال ان مقامات پر نہیں کیے تھے۔

تاتاریوں کی ہمدان میں غارت گری: ان شہروں کی غارت گری سے فارغ ہو کر ہمدان کی طرف بڑھے۔ اہل ہمدان ان کی آمد کی خبر سن کر بھاگ گئے۔ تاتاریوں نے جو کچھ وہاں [illegible] تاراج کیا۔ اہل ہمدان [illegible] تب میں آذربائیجان تک گئے۔ [illegible] آذربائیجان میں بھی قتل و غارت کا ہنگامہ برپا کر دیا۔ [illegible] آذربائیجان کو بھی چھوڑ دیا۔ [illegible] بے سروسامانی سے بھاگ نکلے۔ بعضوں نے تبریز کا عزم کیا [illegible] تھے۔ یہاں بھی ان لوگوں کو چین نصیب نہ ہوا۔ تاتاریوں نے ان کا پیچھا [illegible] لکھا [illegible] لوگوں کو [illegible] کے حوالے کر دیں۔ [illegible] نے ان لوگوں میں سے ایک گروہ کو قتل کر کے ان کے سروں کو [illegible] ان لوگوں کا [illegible] تاتاریوں نے [illegible] دیا اور اپنے [illegible] سے تاتاری راضی ہو کر واپس گئے۔ تبریز [illegible] تاراج نہیں کیا۔

شروان، شروان اور قپچاق: اس وقت تاتاری [illegible] قپچاق اور دربند سے واپس ہوئے اور قپچاق کا ایک گروہ جو تاتاریوں کے مقابلے سے بھاگ گیا تھا۔ [illegible] پریشان [illegible] شروان کا بادشاہ رشید نامی ایک شخص تھا۔ ان لوگوں نے رشید سے درخواست کی کہ ہم لوگ آپ کی اطاعت [illegible] آپ [illegible] سمجھیں گے۔ آپ اپنے ملک میں ہم کو آباد ہونے کی اجازت دیجئے [illegible] ہم لوگ آپ سے [illegible] عہد [illegible] دینے کے لیے تیار ہیں۔ رشید کو شبہ پیدا ہوا۔ [illegible] تب ان لوگوں نے یہ [illegible] کی۔ "آپ ہم [illegible] سے غلام اور [illegible] فرمائیں [illegible] اجازت دیجئے۔" رشید نے اجازت دے دی۔

اس کے بعد قپچاق گروہ کے [illegible] سردار رشید کی خدمت میں [illegible] "کہاں؟" [illegible] ساتھ [illegible] عہد [illegible] آپ [illegible] ہم [illegible] آپ کے [illegible] رشید نے [illegible] سامان [illegible] چنانچہ [illegible] سردار نے قپچاق کے [illegible] قپچاق [illegible] کام آ گئی [illegible] قپچاق [illegible] بادشاہ شروان کے نام

فرمانبردار رہیں گے اگر اس نے ہمیں امان دی ہوتی تو ہم اس کے دربار میں پہنچ جاتے۔"

قفچاقی سردار اس واقعہ سے خوش خوش مال غنیمت لیے واپس ہوا۔ فوج کو کسی قسم کا نقصان نہ پہنچا۔ دو چار روز کے بعد پھر کہا کہ قفچاقی اپنی جائے قیام سے کوچ کر کے تیس روز کی مسافت پر جا کر مقیم ہوئے ہیں۔ قفچاقی سردار نے دوبارہ فوج کو تیاری کا حکم دیا۔ اور نہایت تیزی سے مسافت طے کر کے قفچاقیوں کے سر پر پہنچ کر حملہ کر دیا۔ ایک گروہ کام آ گیا۔ باقی ماندہ گرفتار کر لیا۔ جن میں جوان، بوڑھے، لڑکے، عورت اور ہر طرح کے لوگ تھے۔ قفچاقی سردار قیدیوں اور مال غنیمت لیے رشید کی خدمت میں پہنچا۔ رشید کی خوشی کی انتہا نہ رہی۔

قفچاقی گروہ کا شروان پر قبضہ: قفچاقی گروہ کو اس حرکت سے اطمینان پیدا ہوا اور ایک مدت میں مسلح ہو کر گروہ کے گروہ بہانہ تجارت شہر کے قریب پہنچے۔ ان میں کا ایک سردار بڑا تھا اور بادشاہ کا دوست تھا اس نے مرتے وقت وصیت کی ہے کہ میرے بعد میرے بیٹوں کو بادشاہ کی خدمت میں بھیج دینا اور جہاں وہ کہیں ہمیں رکھ لیں۔ چنانچہ ہم لوگ اپنی خوشی سے آئے ہیں تاکہ آپ کے ساتھ ایک ہو کر رہیں جس کے ہم ہو جائیں، جنگ کا کام کرتے تھے۔ قفچاقیوں کی آمد کا اعلان ہوا۔ رشید نے شہر میں داخل ہونے کی اجازت دے دی۔ قفچاقی گروہ تھوڑے تھوڑے شہر میں داخل ہو گئے۔ جس وقت ان کی جمعیت مکمل ہو گئی دفعۃً حملہ کر کے قابض ہو گئے۔ رشید قلعہ سے چھپ کر نکل بھاگا۔ بلاد شروان میں جا کر دم لیا اور قفچاقی نے قلعہ اور اس کے مال و اسباب پر جو رشید چھوڑ گیا تھا قبضہ کر لیا۔

قفچاقیوں کا قلعہ شروان میں اجتماع: قفچاقیوں کو اس کامیابی سے بے حد مسرت ہوئی۔ اپنے ہمراہیوں کو اس سے مطلع[1] کیا۔ بلا بھیجا۔ چنانچہ جس قدر قفچاقی مختلف مقامات پر پھیلے ہوئے تھے سب کے سب ہمراہیوں کے پاس قلعہ شروان تک آ گئے۔ تمام مال و اسباب جو قلعہ کے قبضہ میں تھا تقسیم کر کے اپنے قبضہ میں کر لیا۔ رشید کو اس کی خبر لگی۔ فوراً قلعہ شروان کی طرف لوٹ پڑا۔ قبضہ کر لیا اور جس قدر قفچاقی قلعہ میں تھے سب کو مار ڈالا۔

ازبک بن پہلوان اور قفچاقی: اس کے بعد قفچاقی قلعہ کرج کے محاصرہ سے واپس ہو گئے۔ تا ہم جب کامیابی نہ ہو سکی تو کامیابی نہ ملنے پر شروان سے واپس آئے۔ لوٹ مار شروع کر دی۔ لوٹ مار کرتے گنجہ کی طرف چلے۔ گنجہ بلاد اران کا دار الحکومت تھا۔ ازبک بن پہلوان والی آذربائیجان کا ایک غلام (کوشرخان) اس کی حکومت پر مامور تھا۔ قفچاقی گروہ نے پیغام بھیجا کہ ہم لوگ ازبک کے فرمانبردار و مطیع ہیں۔ ہمیں اپنے ملک میں قیام کی اجازت دو۔ والی گنجہ نے درخواست منظور نہ کی اور ان کی بدعہدی اور بے وفائی قتل اور غارت گری کو ایک تمثیل سے ظاہر کیا۔ قفچاقیوں نے معذرت کی کہ ہم لوگوں نے شروان شاہ کے ساتھ اس سبب سے غداری کی ہے کہ ہم لوگ آپ کے بادشاہ آذربائیجان کی خدمت میں حاضر ہونا چاہتے تھے۔ اس نے ہم کو اپنے ملک سے روکا۔ اسی وجہ سے ہم لوگوں نے اس سے بدعہدی کی اور اس کے قلعہ کو چھین لیا۔ لیکن پھر اس کے خوف سے ہم نے قلعہ چھوڑ دیا۔ قصد کر کے ہم یہاں آپ کی زمین

---

[1] اصل کتاب میں یہ لفظ غائب ہے۔

ہے اگر اسے ہم نہ دبائے تو ممکن ہے آپ تک پہنچنا دشوار ہو جائے۔ ہم لوگ آپ کی خدمت میں ضمانت دینے کے لیے تیار ہیں۔" والی گنجہ کے خیالات اس دام سے تبدیل ہو گئے۔ قفچاق کے دو سردار بھی دو چار آدمیوں کے ساتھ حاضر ہوئے جس سے والی گنجہ کا دل ان لوگوں کی طرف سے بالکل صاف ہو گیا۔ اپنے بادشاہ ازبک کی خدمت میں ان لوگوں کی اطاعت و فرمانبرداری کی رپورٹ اور سفارش کی اور گنجہ میں قیام کرنے کی اجازت دی۔ ان کے سرداروں میں سے ایک سردار کی لڑکی سے عقد کر لیا۔

ازبک بن پہلوان والی تبریز کو والی گنجہ کی اس کارگزاری سے مسرت ہوئی۔ خلعت اور جائزہ دیا۔ اور قفچاق کو کوہستان میں ٹھہرانے کا حکم دیا۔

جنگ کرج اور قفچاق کرج کو اس کی خبر لگی تو یہ بھی فراہم ہونے لگے۔ والی گنجہ کو اس کی اطلاع ہوئی۔ قفچاق کو کرج کے حملہ سے بچانے کے لیے کوہستان سے گنجہ بلا لیا۔ اس کے بعد قفچاق کے سرداروں میں سے ایک سردار نے چند دستہ فوج لے کر کرج کے لشکر پر حملہ کیا اور کامیاب واپس ہوا۔ قفچاق پھر کوہستان واپس گئے اور وہیں قیام اختیار کیا۔ قفچاق کے دوسرے سرداروں کو اس سے رشک پیدا ہوا۔ کرج پر حملہ کرنے کا شوق چرایا۔ والی گنجہ نے مخالفت کی لیکن قفچاق نے دھیان بھی نہ دیا۔ بلاد کرج پر چڑھ گئے۔ قتل و غارت کر کے مال غنیمت لیے ہوئے ہوئے کرج نے دوسرا راستہ طے کر کے قفچاق کے پیچھے سے ان پر حملہ کر دیا۔ اچانک حملے سے گھبرا گئے۔ بے خود پریشان ہونے۔ جو کچھ مال غنیمت لائے تھے وہ اور سامان کے ساتھ سب کچھ چھین لیا۔ بحال پریشان قفچاق کے باقی ماندہ کوہستان واپس آئے۔ اور سامان اٹھا کر بردعہ کی طرف کوچ کر گئے۔ والی گنجہ سے کرج کے مقابلہ پر امداد کی درخواست کی۔ امیر گنجہ نے یہ کہہ کر درخواست نامنظور کی:
"تم نے میرے حکم کی مخالفت کی جس کی سزا تمہیں ملی اب میں تمہاری ایک دستہ سے بھی امداد نہ کروں گا۔"

قفچاقیوں کی پامالی قفچاق صاف جواب پا کر بگڑ گئے۔ جن لوگوں کو بطور ضمانت والی گنجہ کو دیا تھا ان کی واپسی کا مطالبہ کیا۔ والی گنجہ نے ان لوگوں کو واپس کرنے سے انکار کیا۔ قفچاق نے ان کے عوض میں مسلمانوں کو گرفتار کر لیا۔ جن کی تعداد ان سے دو چند تھی۔ اس سے مسلمانوں کو اشتعال پیدا ہوا۔ چاروں طرف سے قفچاق پر ٹوٹ پڑے۔ مار دھاڑ شروع ہوئی۔ بھاگ کر شروان پہنچے۔ کرج اور مسلمانوں نے ان کے قتل پر کمر باندھ لی۔ بہت سے قتل کر ڈالے گئے اور بہت سے قید کر لیے گئے۔ غرض کہ اس طور پر یہ جماعت فنا کر دی گئی۔ ان کے قیدیوں کی اس قدر کثرت ہوئی کہ دربند شروان میں نہایت کم قیمت پر وہ بکتے تھے۔ یہ واقعات ۶۱۹ھ کے ہیں۔

کرج کا بیلقان پر قبضہ شہر بیلقان (صوبہ اران) کو تاتاری لٹیروں نے ویران کر دیا تھا جیسا کہ ہم اوپر تحریر کر چکے ہیں۔ بیلقان کی بربادی کے بعد تاتاری قفچاق کے ملک کی طرف قتل و غارت گری کرتے ہوئے چلے گئے۔ تاتاریوں کے جانے کے بعد اہل بیلقان جو تاتاریوں کی غارت گری اور قتل سے بچ گئے تھے بیلقان واپس آئے اور از سر نو شہر کو پھر آباد کیا۔ شہر پناہ کی عمارت کی مرمت ابھی تکمیل کو نہیں پہنچی تھی کہ کرج نے اسی سنہ کے رمضان میں حملہ کر دیا۔ لڑائی ہوئی۔ خونریزی کا بازار گرم ہوا۔ اہل بیلقان کو شکست ہوئی۔ کرج نے شہر پر قبضہ کر لیا اور شہر پناہ کو منہدم کر کے شہر پر

[illegible] حکومت [illegible] گئے۔

اس واقعہ کے بعد [illegible] عادل بن ایوب کی اولاد اور گرج سے جنگ ہوئی جلال الدین نے گرج کو شکست دی اور خلاط کو سختی سے پامال کیا جیسا کہ ہم حکومت بنی ایوب کے ضمن میں تحریر کریں گے۔

شروان شاہ اور گرج ۶۲۲ھ میں شروان شاہ سے اس کا بیٹا باغی ہو گیا اور اپنے باپ کے قبضے سے ملک نکال لیا۔ شروان شاہ گرج کے یہاں چلا گیا۔ اپنے بیٹے کی [illegible] کی شکایت کی۔ گرجی اس کی مدد پر [illegible] لشکر مرتب کر کے اس کے ساتھ روانہ ہوئے تو شروان شاہ کا بیٹا مقابلہ پر آیا۔ اس واقعہ میں گرج کو شکست ہوئی۔ [illegible] ہو گئے۔ [illegible] گرج نے اس لڑائی [illegible] شروان شاہ کی [illegible] کی طرف منسوب کیا [illegible] اپنے ملک سے نکال دیا۔ شروان شاہ [illegible] جلال الدین [illegible] کے ساتھ [illegible] اور گرج کے ساتھ [illegible] سے اس کے [illegible] ہو گئے۔

گرج کی پامالی: اس کے بعد گرج کا ایک گروہ [illegible] سے آذربائیجان کے قریب [illegible] اور اس پر قبضہ کرنے کے لیے مسلمانوں کی فوج کو [illegible] کیا۔ مسلمانوں [illegible] گرج [illegible] اسلام [illegible] جو [illegible] نہ [illegible] ان کے [illegible] تھے [illegible] ساتھ [illegible] تھے۔ مسلمانوں نے [illegible] قتل کیا۔ [illegible] ہوئی۔

جلال الدین منکبرنی کی مراغہ پر فوج کشی [illegible] اس واقعہ سے [illegible] آذربائیجان کی [illegible] مسلمانوں سے بدلہ لینے کا ارادہ کیا۔ [illegible] تھی [illegible] سلطان جلال الدین [illegible] مراغہ کی جانب [illegible] کے [illegible] ان کے پیچھے [illegible] جلال الدین کے مقابلے [illegible] ان دونوں کے [illegible] سے پہلے جلال الدین [illegible] مراغہ [illegible] کر چکے ہیں۔

جلال الدین منکبرنی کا مراغہ پر قبضہ [illegible] سلطان جلال الدین [illegible] مقامات پر اس نے قبضہ کر لیا تھا [illegible] سے اس کی [illegible] کے حالات [illegible] کر چکے ہیں [illegible] ۶۲۲ھ میں آذربائیجان [illegible] پہلے مراغہ کا قصد کیا [illegible] اس کی [illegible] سے چھڑوا دیا۔

امیر مغل کی [illegible] امیر مغل [illegible] (غیاث الدین کا [illegible]) [illegible] آذربائیجان [illegible] تھا [illegible] نے [illegible] کیا [illegible] شہر [illegible] جلال الدین [illegible] سلطان جلال الدین نے [illegible] لکھ چکے ہیں [illegible] خلیفہ ناصر نے [illegible] دارالخلافت [illegible] امیر مغل [illegible] سلطان جلال الدین کی [illegible] اس [illegible]

ہمدان اور اس کے نواح کو فتح کر کے تحصیل [illegible] سے ہٹ کر چلا گیا۔ جلال الدین کو اس کا علم ہوا تو ہمدان کی تیاری کی۔ نہایت تیزی سے مسافت طے کر کے دو ہی دن میں امیر یغان طائیسی کا محاصرہ کر لیا۔ صبح ہوئی تو امیر یغان نے جلال الدین کے لشکر کو محاصرہ میں پایا۔ بدحواس ہو گیا۔ گھبرا کے اپنی بیوی کو جو سلطان جلال الدین کی بہن تھی سلطان جلال الدین کی خدمت میں بھیجا۔ امان کی درخواست کی۔ جلال الدین نے امان دی اور اس کے لشکر میں شامل کر لیا۔ امیر یغان حاضر ہو گیا۔

ازبک بن پہلوان اور جلال الدین منکبرنی: اس کے بعد جلال الدین مراغہ کی جانب واپس ہوا۔ ادھر ازبک بن پہلوان والی آذربائیجان نے اپنے دار الحکومت تبریز کو جلال الدین کے خوف سے چھوڑ دیا تھا اور گنجہ چلا گیا تھا۔ جلال الدین نے اہل تبریز کے پاس اپنا سفیر روانہ کر کے اطاعت کا پیغام بھیجا۔ اہل تبریز نے نہایت خوشی سے اس کی خدمت کو منظور کیا۔ چنانچہ جلال الدین کے فوجی تبریز میں آ کر خرید و فروخت کرنے لگے۔ چند دن بعد اہل تبریز نے فوجیوں کی زیادتی اور اشیاء کو کم قیمت پر لینے کی شکایت کی۔ جلال الدین نے انصاف و عدل کرنے کی غرض سے تبریز میں ایک افسر پولیس مقرر کر دیا جس سے اہل تبریز کی شکایت رفع ہو گئی۔

جلال الدین منکبرنی کا تبریز پر قبضہ: جب سلطان طغرل بن ارسلان بن طغرل بن محمد بن ملک شاہ کی بیٹی جس کا ذکر اس کے اسلاف کے سلسلہ میں تحریر کر چکے ہیں تبریز میں مقیم تھی اور چونکہ اتابک ازبک اور اس میں نکاح ہو چکا تھا اس وجہ سے ازبک نے تبریز کی حکومت اس کے سپرد کر دی تھی۔ اہل تبریز نے چند دن بعد جلال الدین کے افسر پولیس کو قتل کر دیا۔ جلال الدین نے یہ سن کر تبریز پہنچ کر محاصرہ کر لیا۔ پانچ دن تک محاصرہ اور جنگ کا سلسلہ نہایت سختی کے ساتھ جاری رہا۔ بالآخر جلال الدین نے اہل تبریز سے یہ شکایت کی کہ "ازبک نے ہمارے آدمی جو مسلمان تھے قتل کر کے ان کے سروں کو تاتاریوں کے پاس بھیجا" اہل تبریز نے معذرت کی "یہ فعل ازبک کا تھا ہم لوگ اس سے [illegible] تھے لیکن [illegible] کرتے ہیں اس کا [illegible] اب آپ پر ہے۔ [illegible] ہم کو امان دے دیجیے" چنانچہ جلال الدین نے ان کو امان دے دی۔ [illegible] بنت سلطان طغرل سے شہر خوئی [illegible] اس کے مال و اسباب اور خزانہ سے کوئی تعارض نہ کیا۔ [illegible] رجب ۶۲۲ھ میں تبریز پر قبضہ کر لیا۔

تبریز پر قبضہ کے بعد جلال الدین نے [illegible] کی حکومت [illegible] کے سپرد [illegible] نظام الدین برادر زادہ شمس الدین طغرائی کا [illegible] تھا۔ اس نے فتح تبریز میں سلطان جلال الدین کا ہاتھ بٹایا تھا۔

سلطان جلال الدین نے اہل تبریز کے ساتھ بے حد نرمی و سلوک کیا۔ عدل و انصاف [illegible] کیا۔ ویرانی آبادی سے بدل گئی اور امن قائم ہو گیا۔

جنگ جلال الدین منکبرنی و کرجیہ: اس کے بعد جلال الدین نے [illegible] کرجیوں نے آذربائیجان اور آرمینیہ اور [illegible] شروان کو تاراج کیا [illegible] حملہ [illegible] کرتا ہے۔ [illegible] اعلان کر دیا۔ [illegible] فوج اور

[illegible]

جلال الدین منگبرنی کی مراجعت تبریز [illegible]

[illegible]

تاج الملک طغرائی اور شمس الدین پر عتاب [illegible]

جلال الدین منگبرنی کا تاج الملک سے انتقام [illegible]

[illegible]

[illegible] ازبک سے [illegible] [illegible]

ارغانی کی [illegible] [illegible] [illegible]

خلیفہ ناصر الدین اللہ کی وفات آخر ماہ رمضان [illegible] میں خلیفہ ناصر الدین اللہ [illegible] خلیفہ ظاہر باللہ [illegible] خلافت پر متمکن ہوا [illegible] بیان کر آئے ہیں۔

گرجی اور [illegible] [illegible] حضرت ابراہیم [illegible] [illegible]

طغرل شاہ اور گرجی [illegible] [illegible]

گرجیوں کا تفلیس پر تسلط تفلیس کی [illegible] [illegible]

کے ، یہ تفلیس کو کرج سے واپس دلا دے گا۔ اتفاق سے نامہ بر سے راستے میں شاہ کی بیٹی کا سر سلطان جلال الدین کے مخبر بادشاہ تھا۔ چنانچہ جب سلطان جلال الدین نے آذربائیجان کو فتح کر لیا تو کرج نے سلطان جلال الدین پر حملہ کیا۔ سلطان نے ذوالحجہ ۶۲۲ھ میں تیاری کی کہ تبریز کی جانب لوٹے اور تبریز کی جانب واپسی کے وقت اپنا لشکر تفریحاً سبحہ خانی کی طرف ... اور اپنا ... شرف الدین کی ماتحتی میں بلاد کرج کو تباہ کرنے کے لیے چھوڑ گیا تھا۔

جلال الدین منکبرنی کا بلاد کرج پر جہاد جب اسے مہم تبریز سے فراغت حاصل ہوئی تو بلاد کرج پر جہاد کرنے کی طرف متوجہ ہوا۔ فوجیں آراستہ اور سامان جنگ درست کر کے بلاد کرج کی طرف روانہ ہوا۔ کرج نے بھی فوجیں مہیا کر لی تھیں۔ ... کا زور بڑھ رہا تھا۔ ... کی امداد واسطے آ رہا تھا۔ غرض کرج نے سلطان کے مقابلہ پر ... کیا تھا۔ دونوں کا مقابلہ ہوا۔ نہایت خونریز جنگ شروع ہوئی۔ میدان لشکر اسلام کے ہاتھ رہا۔ کرج اور ان کے ... میدان جنگ سے بھاگ نکلے۔ مسلمانوں کی تلواروں نے انہیں چاروں طرف سے گھیر لیا۔ کوئی بھی جو زندہ ہو گا سب کے سب قتل کر ڈالے گئے۔

جلال الدین منکبرنی کا تفلیس پر قبضہ: اس کامیابی کے بعد سلطان جلال الدین ربیع الاول ۶۲۳ھ میں تفلیس (کرج کا دارالسلطنت) کے محاصرہ کرنے کو روانہ ہوا۔ قریب تفلیس پہنچ کر مورچہ قائم کیا۔ ایک روز سلطان جلال الدین شہر کے حالات اور موقع جنگ دیکھنے کے لیے تھوڑی سی فوج لے کر روانہ ہوا۔ باقی فوج مختلف مقامات پر کمین گاہوں میں بٹھا دی۔ کرج نے اس امر کا احساس کر کے سلطان کی رکاب میں نہایت قلیل تعداد ہے شہر سے نکل کر حملہ کر دیا۔ سلطان جلال الدین بظاہر پیچھے ہٹا۔ جس وقت کرج کمین گاہ سے نکل آئے سلطان کی فوج نے کمین گاہ سے نکل کر حملہ کر دیا۔ کرج بے سروسامانی کے ساتھ شہر کی طرف بھاگے۔ سلطانی لشکر نے تعاقب کیا۔ مگر شہر پناہ کا دروازہ بند کر لیا۔ مسلمان بھی کرج کے ساتھ شہر میں گھس گئے۔ اللہ اکبر کا نعرہ مارا۔ سلطان جلال الدین شہر میں داخل ہوا۔ سلطان جلال الدین ... کرج کے ہاتھوں سے ... قتل و غارت کا بازار گرم ہو گیا۔ کشتوں کے پشتے لگ گئے۔ کرج سے وہی لوگ بچے جنہوں نے اسلام ... قبول ... تفلیس میں تھے وہ سب قتل ہوئے۔ مسلمانوں کے ہاتھ مال غنیمت اور قیدی بے شمار آئے۔ یہ بہت بڑی فتح تھی جو اللہ تعالیٰ کی عنایت سے مسلمانوں کو حاصل ہوئی تھی ابن اثیر نے ایسا ہی بیان کیا ہے۔

نسائی کا بیان: نسائی کاتب کہتا ہے کہ سلطان جلال الدین نے کرج پر خلاط کی طرف سے کوچ کیا۔ جس وقت تبریز پہنچا شکست سے ... تفلیس کی طرف ... اہل تفلیس سلطان کی آمد کی خبر پا کر شہر سے نکل کر مقابلہ پر آئے۔ سلطانی لشکر نے انہیں شکست دی اور نہایت تیزی سے شہر میں داخل ہو کر قبضہ کر لیا ... اس وجہ سے خونریزی زیادہ ہوئی۔ کرج ... قلعہ میں جا گھسے ... سلطان نے انہیں گھیر لیا مجبور ہو کر صلح کا پیام بھیجا اور ... مصالحت کر لی۔ انہوں نے فوراً ... کر دیا۔ سلطان نے ... ان کے مال پر چھوڑ دیا۔

براق حاجب کی بغاوت: سلطان جلال الدین کو جنگ کرج اور محاصرہ تفلیس میں مصروف دیکھ کر براق (بلاق) حاجب کرمان پر خود مختار حکومت کا خواب دیکھنے لگا۔

آپ اوپر پڑھ آئے ہیں کہ غیاث الدین نے براق حاجب کو اپنی واپسی کے وقت کرمان پر مقرر کیا تھا اور سلطان جلال الدین نے ہندوستان سے واپسی کے وقت براق حاجب سے مشکوک ہو کر اسے گرفتار کرنے کا قصد کیا۔ لیکن کسی وجہ سے براق حکومت کرمان پر بحال و قائم رہا۔ جس وقت سلطان جلال الدین جنگ کرج پر چلا گیا میدان خالی پا کر بغاوت کا جھنڈا بلند کر دیا۔ اس کی خبر سلطان جلال الدین کو اس وقت موصول ہوئی جب کہ جلال الدین ... کر چکا تھا لیکن ارادہ بدل کر کرمان کی طرف نہایت تیزی سے روانہ ہوا۔ روانگی کے وقت تفلیس میں چند سرداروں کو ٹھہرنے کا حکم دیا۔ وزیر السلطنت شرف الدین کو تفلیس کی حکومت پر مقرر کیا۔ بلاد کرج پر چڑھائی کرنے کی ممانعت کی اور اپنے بھائی غیاث الدین کو اپنے ہمراہ لیا۔ کوچ و قیام کرتا کرمان کے قریب پہنچ گیا۔ والی کرمان براق حاجب نے اس کے پاس تحفے بھیجا، دربار میں حاضر ہونے کا عہد کیا۔ والی کرمان نے سوچا کہ اس میں ضرور کچھ فریب ضرور ہے۔ کرمان چھوڑ کر ایک قلعہ میں جا کر قلعہ نشین ہو گیا۔ سلطان جلال الدین کا قاصد واپس آ گیا۔

سلطان جلال الدین یہ دیکھ کر واپس آیا تو بیمار ہو کر اصفہان میں قیام کر دیا اور براق کو حکومت کرمان پر بحال رکھا اور واپس ہوا۔

وزیر شرف الدین اور کرج: وزیر السلطنت شرف الدین تفلیس میں مقیم تھا کہ کرج والوں نے جو بار بار شکست کھا چکے تھے اس کو عرصہ تک تنگ کر رکھا اور پریشان کرتے رہے۔ ادھر وہ اس امر کی ... تفلیس کی قلعہ بندی ... جو تفلیس میں تھے۔ مزید براں کرج نے تفلیس کا محاصرہ کر لیا۔ اور ... تفلیس کی طرف بڑھ آتے تھے۔ قاصد نے یہ خوشخبری لا کر دی کہ سلطان جلال الدین عراق سے واپس آ رہا ہے۔ وزیر السلطنت نے ... انعام مرحمت کیا۔ اس کے بعد اسلامی لشکر بلاد کرج میں پھیل گیا۔ ایوانی سپہ سالار کرج اپنے چند سرداروں کے ساتھ انہی شہروں میں تھا۔ سلطان جلال الدین نے ایک فوج شہروں کے سر کرنے کے لیے بھیجی جس نے بہت سختی سے محاصرہ کیا۔ اس کے بعد بکثیر التعداد اسلامی فوجیں ... کرج ... کامیاب ہو کر تفلیس واپس آ گیا۔

جلال الدین منکبرنی کا محاصرہ خلاط: خلاط اشرف بن عادل بن ایوب کے دائرہ حکومت میں تھا۔ اس کی طرف سے حسام الدین علی موصلی خلاط پر حکومت کر رہا تھا۔ وزیر السلطنت شرف الدین کو زمانہ قیام تفلیس میں رسد و غلہ کی ضرورت ہوئی۔ ایک دستہ فوج رسد کی فراہمی کی غرض سے ارزن الروم روانہ کیا۔ چنانچہ ارزن الروم کے علاقہ کو تاخت و تاراج کر کے مال غنیمت لیے واپس ہوا۔ خلاط ہو کر گزر رہا۔ حسام الدین علی گورنر خلاط نے روک ٹوک کی اور جو کچھ اس کے پاس تھا چھین لیا۔ وزیر السلطنت شرف الدین نے جلال الدین کو اس کی شکایت لکھی۔ جلال الدین اس وقت کرمان میں تھا۔ جلال الدین کرمان سے خلاط کی طرف روانہ ہوا۔ شہر آتے ہی محاصرہ کیا۔ حسام الدین علی خلاط کی مدد پر تیار ہو گیا۔ جلال الدین نے اہل خلاط کی مستعدی دیکھ کر فریب دینے کی غرض سے محاصرہ اٹھا لیا اور خلاط کی جانب کوچ کر دیا۔ دو ایک روز کے بعد

نہایت تیزی سے [illegible] کی طرف بڑھ رہا تھا اور [illegible] پیچھے ہٹا دیا۔

ترکمان ایوائیہ کی سرکشی و سرکوبی [illegible] کے دوران جلال الدین [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] سلطان [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] جلال الدین [illegible] [illegible] [illegible] ایوائیہ [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] جلال الدین [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] جلال الدین [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] کر دیا۔

کرخ و تفلیس پر قبضہ [illegible] [illegible] کے بعد سلطان جلال الدین [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] تفلیس کی طرف [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] کرخ [illegible] تفلیس [illegible] [illegible] [illegible] جلال الدین [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] تفلیس [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] کا ہے۔

تفلیس کا تاراج [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] سلطان جلال الدین [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] تفلیس [illegible] سلطان [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] تفلیس [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] بھی بچ گئے۔

[illegible] [illegible] ایک اتابک [illegible] کاتب لکھتا ہے کہ [illegible] سلطان جلال الدین [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]

چند شاہان فارس کے نام کندہ تھے سلطان جلال الدین نے اس کی شکل تبدیل کر کے اپنا نام کندہ کرایا۔ عیدین کے موقع پر پہنا کرتا تھا۔ یہ پٹی چنگیز خانی لوٹ مار کے زمانے میں تاتاریوں کے ہاتھ پڑ گئی۔ اوکتائی خان اعظم آل چنگیز خاں بنا کر پہنا دیا۔

اس زمانے سے ناصرالدین سلطان جلال الدین کی خدمت میں رہا۔ آخر عمر میں قلعہ الموت میں علاء الملک بادشاہ فرقہ اسمعیلیہ کے پاس چلا گیا اور وہیں یہاں تک ہے باقی کلام انشاءاللہ۔

ارخان اور فرقہ اسمعیلیہ: سلطان جلال الدین نے ہندوستان سے واپسی کے بعد ارخان کو نیشاپور اور اس کے صوبے کی حکومت پر مامور کیا تھا جیسا کہ قیام ہندوستان میں وعدہ کیا تھا۔ ارخان نے ایک شخص کو اپنی طرف سے نیشاپور پر بطور نائب مقرر کیا اور خود سلطان کی رکاب میں رہا۔

ارخان کا نائب نیشاپور تھا۔ فتوحات اسمعیلیہ پر جو اس کے صوبے سے ملحق و متصل تھے اکثر قتل و غارت گری کیا کرتا تھا۔ فرقہ اسمعیلیہ کے چند امراء سلطان کی خدمت میں بمقام خوی وفد لے کر آئے اور ارخان کے

ارخان کا خاتمہ: ارخان اس سے زیادہ برافروختہ ہوا اور اسمعیلیہ پر سختی کرنے لگا۔ سلطان جلال الدین خوی سے گنجہ کی طرف روانہ ہوا۔ چونکہ گنجہ ارخان کی جاگیر تھی اس وجہ سے ارخان بھی رکاب میں تھا۔ گنجہ کے باہر خیمہ نصب کیا گیا۔ تین باطنی ارخان پر ٹوٹ پڑے اور قتل کر ڈالا۔ فرقہ اسمعیلیہ کو فدویہ کے نام سے بھی موسوم کرتے ہیں جس کی وجہ تسمیہ یہ ہے کہ ان کا شیخ جس کے قتل کا حکم دیتا ہے اسے یہ قتل کر ڈالتے ہیں اور جان کی فدیہ پیش کرتے تھے اور اس کے عوض اپنے شیخ سے جنتی ہونے کی سند لکھواتے۔ القصہ دشمن کے مقتول ہونے کے بعد ایک واقعہ ... باطنیوں نے حملہ کیا۔ آخر میں ارخان کے آدمیوں نے انہیں گرفتار کرایا اور جلا دیا گیا۔

اسمعیلیوں کا دامغان پر قبضہ: اسمعیلیہ زمانہ طوائف الملوکی میں دامغان وغیرہ پر قابض ہو گئے تھے۔ اس واقعہ کے بعد فرقہ باطنیہ کا ایلچی سلطان کے وزیر السلطنت کی خدمت میں بمقام بیلقان حاضر ہوا۔ وزیر السلطنت نے دامغان کے قبضہ کا مطالبہ کیا اور یہی خراج و تاوان کا مطالبہ کیا۔ فرقہ باطنیہ نے یہ مطالبہ تسلیم کر لیا۔

آذربائیجان سے واپسی کے وقت وزیر السلطنت کے لشکر میں پانچ باطنی گرفتار ہوئے جو کہ وزیر السلطنت اور ... کے قتل کے لیے آئے ہوئے تھے۔ وزیر السلطنت نے ان کی گرفتاری سے سلطان کو مطلع کیا۔ سلطان نے انہیں آگ میں ڈال دینے کا حکم صادر کیا۔ آگے کلام انشاءاللہ۔

سلطان جلال الدین منکبرنی اور فرقہ اسمعیلیہ: ابن اثیر نے لکھا ہے کہ سلطان جلال الدین ارخان کے قتل کے بعد فوجیں لے کر بلاد اسمعیلیہ پر چڑھ گیا۔ ... سے ... تک تاراج کرتا چلا گیا۔ ارخان کے قتل کا پورا پورا انتقام لیا۔ اس واقعہ کے بعد فرقہ اسمعیلیہ کو انتقام کا خیال پیدا ہوا۔ تاتار سلطان کی طرف بڑھے لیکن اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے ان کی قوت ٹوٹ گئی اور وہ مقابلہ نہ کر سکے۔

سلطان جلال الدین کامیابی کے ساتھ بلاد اسمعیلیہ سے واپس آ رہا تھا کہ اثنائے راہ میں یہ خبر گوش گزار ہوئی کہ تاتاری لشکر رے کے قریب دامغان تک پہنچ گئے ہیں۔ فوراً تاتاریوں کی سرکوبی کی طرف متوجہ ہو گیا اور ان کے سر پر پہنچ کر نہایت بری طرح سے انہیں شکست دی۔ اس کے بعد ہی یہ خبر پہنچی کہ تاتاریوں کا جم غفیر سلطان سے جنگ کرنے کے لیے آ رہا ہے۔ یہ سن کر قیام کیا۔ انتہی۔

بیگم جلال الدین منکبرس: آپ اوپر پڑھ چکے ہیں کہ جس وقت سلطان جلال الدین نے تبریز کو ازبک بن جہلوان کے قبضہ سے نکال لیا اور اس کی بیوی (دختر سلطان طغرل) کو شہر خوی بطور جاگیر مرحمت فرما کر اس سے عقد کر لیا۔ اس وقت چونکہ سلطان جنگی اور انتظامی مہمات ملکی میں مصروف تھا اپنی اس نئی بیگم کو خوی میں چھوڑ گیا۔ اسی وجہ سے بیگم سلطان کا تمام اعزاز و اقتدار جاتا رہا۔

نسائی کاتب نے لکھا ہے کہ سلطان نے اس کی جاگیر میں شہر سلماس اور ارمیہ کا اور اضافہ فرما کر وہیں ایک معتمد علیہ امیر کو بغرض انتظام جاگیر مقرر کیا۔ یہ امر بیگم صاحبہ کو ناگوار گزرا۔ ادھر وزیر السلطنت نے بیگم کو دھوکے میں ڈال دیا۔ ادھر نیز خود سے سلطان کو لکھ بھیجا کہ بیگم صاحبہ اتابک ازبک سے ساز باز رکھتی ہیں اور باہم سلسلہ خط و کتابت جاری ہے۔ اس کے بعد سلطان کے حکم سے وزیر السلطنت خوی پہنچا اور بیگم صاحبہ کے کل مراتب اور جو کچھ مال و اسباب تھا ضبط کر لیا۔ بیگم صاحبہ ان دنوں قلعہ طلیر میں مقیم تھیں۔ وزیر السلطنت نے پہنچ کر محاصرہ کر لیا۔ بیگم نے سلطان کی خدمت میں جانے کی درخواست کی۔ وزیر السلطنت نے جواب دیا: "آپ کی کوئی درخواست منظور نہیں کی جائے گی۔ مگر اسی صورت سے کہ آپ یہاں کی شہر و قلعہ حوالہ کر دیجئے۔ انتہی۔

حسام الدین کا شہر خوی پر قبضہ: چونکہ اہل خوی سلطان کے مظالم اور اس کے لشکر کے ظلم و ستم سے تنگ آ گئے تھے اس وجہ سے بیگم صاحبہ نے باتفاق اہل خوی حسام الدین حاجب کو جو کہ اشرف بن عادل بن ایوب کا خلاط میں گورنر تھا خوی پر قبضہ کرنے کو بلا بھیجا۔ چنانچہ حسام الدین نے جس وقت سلطان جلال الدین عراق میں تھا خوی پر پہنچ کر خوی اور اس کے تمام علاقے پر قبضہ کر لیا[1] ...... ان کے دیکھا دیکھی اہل نخجوان نے بھی حسام الدین سے نامہ و پیام کر کے شہر حوالہ کر دیا۔ حسام الدین خلاط واپس آیا اور بیگم صاحبہ جلال الدین کو اپنے ہمراہ خلاط لیتا آیا۔ جیسا کہ ہم آئندہ تحریر کریں گے۔

سلطان جلال الدین منکبرس اور تاتاریوں کی جنگ: سلطان جلال الدین کو یہ اطلاع ملی کہ تاتاری اپنے شہروں سے نکل کر ماوراء النہر اور عراق کی طرف بڑھ رہے ہیں۔ فوراً تدارک و قیام کی غرض سے کمر باندھ کر تبریز پہ کوچ کر دیا۔ چار ہزار سواروں کو رے اور اصفہان کی جانب تاتاری لشکروں کی خبر لانے کے لیے روانہ کیا۔ واپس ہو کر ان لوگوں نے بیان کیا کہ تاتاری طوفان کی طرح اصفہان تک پہنچ گئے ہیں۔ فوج اسلامی نے مر جانے اور مار ڈالنے کا حلف لیا۔ قاضی کو حکم دیا کہ عامہ مسلمین کو جہاد پر آمادہ کر کے اصفہان روانہ کرو۔ اتنے میں یہ خبر لگی کہ تاتاریوں کا ایک لشکر رے کے بجائے

---

[1] اصل کتاب میں اسی مقام پر کچھ نہیں لکھا ہے۔

کرنے کے لیے آ رہے ہیں۔ سلطان جلال الدین نے ایک فوج مقابلہ پر بھیج دی جس نے تاتاری لشکر کو شکست دی اور کامیاب ہوا۔ اس کے بعد ماہ رمضان ۶۲۵ھ میں تاتاریوں کے اصفہان پہنچنے کے چوتھے دن دونوں حریفوں کا مقابلہ ہوا۔ سلطان جلال الدین کے بھائی (غیاث الدین) اور جہاں پہلوان ایلچی نے بدعہدی کی اور ایک لشکر لے کر علیحدہ ہو گئے۔ اس کے باوجود تاتاریوں کا میسرہ میدان جنگ سے بھاگ نکلا۔ سلطان نے تعاقب کیا۔ تاتاریوں نے چند مقامات پر تھوڑی تھوڑی فوج کمین گاہ میں بٹھا دی تھی چنانچہ انہوں نے سلطانی موکب کے گذر جانے کے بعد کمین گاہ سے حملہ کیا۔ لشکر اسلام نے نہایت استقلال سے مقابلہ کیا۔ سرداران لشکر کا ایک گروہ کام آ گیا۔ کچھ گرفتار ہو گئے۔ جن میں علاء الدین والی یزد بھی داخل تھا۔ سلطان جلال الدین نے نہایت مردانگی سے حملہ کیا۔ تاتاری کائی کی طرح پھٹ گئے اور اپنے لشکر کا محاصرہ کر لیا۔ سلطان گرفتاری سے بال بال بچ گیا۔ لشکر اسلام شکست پا کر فارس و کرمان پہنچا۔ پھر لوٹ کر کاشان آیا۔ سلطان کو صحیح و سلامت پایا۔ شکست کے بعد سلطان لرستان چلا گیا۔

تاتاریوں کا محاصرہ اصفہان: امیر ایغا اتابک ان دنوں اصفہان میں موجود تھا۔ اہل اصفہان نے اس کے ہاتھ پر امارت کی بیعت کا قصد کیا۔ اتنے میں سلطان پہنچ گیا۔ رک گئے۔ تمام لشکر سلطان کے ساتھ ہو گیا۔ تاتاری جنہوں نے شکست کے بعد اصفہان کا محاصرہ کر لیا تھا۔ جس وقت سلطان کا لشکر اصفہان پہنچا۔ اہل اصفہان بھی سلطان کے ساتھ ہو کر میدان جنگ میں نکل آئے تاتاریوں سے تیغ و تبر ہوئے اور انہیں شکست دی۔ سلطان رے تک تعاقب کرتا چلا گیا۔ جب وہ رے سے لوٹا تو شکست خوردہ تاتاریوں کے تعاقب میں ایک لشکر خراسان کی طرف روانہ کیا۔

ابن اثیر لکھتا ہے کہ بلاد فارس کا حاکم ابن اتابک سعد تھا اپنے باپ کے بعد فارس کا حکمران ہوا۔ سلطان کے ساتھ اس جنگ میں شریک تھا۔ تاتاریوں کو پہلے شکست ہوئی۔ والی فارس ان کے تعاقب میں دور تک چلا گیا جب واپس ہوا تو سلطان جلال الدین کو اس کے بھائی غیاث الدین اور بعض سرداران لشکر کی غداری اور تعاقب کی وجہ سے شکست ہو چکی تھی۔ شکست کے بعد سلطان تبریز واپس آیا۔ کچھ عرصہ قیام پذیر رہا۔ اس کے بعد اصفہان کی طرف واپس ہوا۔

سلطان جلال الدین منکبرس اور غیاث الدین میں کشیدگی: سلطان جلال الدین اور اس کے بھائی غیاث الدین میں کشیدگی اور نا چاقی کی بنیاد اس وقت سے پڑی جب کہ ابن حرمیل کو جو سلاطین غوریہ کو خوارزم شاہ محمد بن تکش کے لشکر نے مار ڈالا تھا اور اس کے وزیر السلطنت کا بیٹا کسی قلعہ میں قلعہ بند ہو گیا تھا۔ یہ محاصرہ کر لیا تھا یہاں تک کہ بزور تیغ قلعہ فتح کیا اور وزیر کو قتل کر ڈالا[1] ...... محمد بن حسن بن خرمیل ہندوستان کی طرف چلا گیا۔

جب سلطان جلال الدین تاتاریوں سے جنگ کرنے کے لیے اصفہان گیا تو غیاث الدین کے چند غلام سلطان سے باغی ہو کر نصرت الدین ابن حرمیل کے پاس چلے گئے۔ غیاث الدین نے انہیں نصرت الدین کی اجازت سے پوشیدہ طور

---

[1] اصل کتاب میں اس مقام پر کچھ نہیں لکھا اور اس کے بعد یہ فقرہ جس کا ترجمہ "محمد بن حسن بن خرمیل ہندوستان کی طرف" ہے تحریر ہے۔ تلاش کے باوجود مجھے اس کا پتہ کچھ معلوم نہیں ہو سکا۔ مترجم

پیدا ہو گیا تھا۔ ان لوگوں نے جلال الدین کی طرف سے غیاث الدین کے کان بھر دیئے۔ جادو بے جا کا نتیجہ یہ نکلا جس سے غیاث الدین کے سینہ میں اپنے بھائی سلطان جلال الدین کی طرف سے کینہ پیدا ہو گیا۔ جس وقت تاتاریوں سے مقابلہ ہوا اپنے بھائی سے علیحدہ ہو کر خوزستان چلا گیا۔

غیاث الدین کا قلعہ سوت میں قیام: غیاث الدین نے خوزستان پہنچ کر دربار خلافت میں عرضداشت بھیجی۔ امداد کا خواستگار ہوا۔ تیس ہزار دینار دربار خلافت سے بھیجے۔ غیاث الدین خراسان سے قلعہ سوت چلا گیا جہاں علاء الدین فرقہ اسمعیلیہ کا شیخ رہتا تھا۔

سلطان جلال الدین منکبرنی کا محاصرہ قلعہ سوت: جب سلطان جنگ تاتار سے فارغ ہو کر ... کی جانب راہی ہوا۔ قلعہ سوت کے سر کرنے کے لیے محاصرہ کیا۔ علاء الدین نے سلطان سے غیاث الدین کو امان دینے کی درخواست کی۔ سلطان نے امان دیدی اور ایک اپنے معتمد امیر کو غیاث الدین کے لانے کے لیے بھیجا۔ غیاث الدین نے حاضری سے انکار کیا اور قلعہ چھوڑ دیا۔ فوج ہمدان میں شاہی لشکر سے مڈبھیڑ ہو گئی۔ معمولی لڑائی کے بعد شاہی لشکر نے غیاث الدین کے ہمراہیوں میں سے ایک جماعت کو گرفتار کر لیا۔ غیاث الدین کسی طرح بچ بچا کر براق حاجب کے پاس کرمان پہنچا اور اس کی ماں سے براق کی مرضی کے خلاف عقد کر لیا

غیاث الدین کا قتل: چند دن بعد کسی نے براق حاجب سے جڑ دیا کہ تمہاری ماں تمہیں زہر دینے کی فکر میں ہے۔ براق حاجب نے اپنی ماں کو بھی گلا گھونٹ کر مار ڈالا۔ اس کے ساتھ ہی جہان پہلوان ایلچی کو قید حیات سے سبکدوش کر دیا اور غیاث الدین کو ایک قلعہ میں قید کر دیا چنانچہ وہ بعد قید کی حالت میں قتل کر ڈالا۔ بعض مورخین کا خیال ہے کہ غیاث الدین قید سے نکل کر اصفہان پہنچا تھا اور سلطان جلال الدین کے حکم سے مارا گیا۔ نسائی کہتا ہے کہ میں نے براق کا ایک خط دیکھا ہے جو اس نے وزیر السلطنت شرف الملک اور سلطان جلال الدین کی خدمت میں بمقام تبریز بھیجا تھا۔ براق نے اس میں اپنی خدمات کو شمار کرتے ہوئے یہ لکھا تھا کہ میں نے ایک بہت بڑی خدمت سلطان کی یہ انجام دی ہے جس کا کوئی معاوضہ نہیں ہو سکتا کہ سلطان کے دشمن بدترین شخص (غیاث الدین) کو قتل کیا ہے۔

پہلوانیہ کی بغاوت: جس وقت سلطان جلال الدین وزیر السلطنت شرف الملک کے ساتھ ہمدان پہنچا یہ خبر گوش گزار ہوئی کہ امراء پہلوانیہ تبریز کے باہر جمع ہو رہے ہیں اور حکومت کے خلاف بغاوت کا جھنڈا بلند کرنا چاہتے ہیں۔ خاموشان کا ایک بھی قلعہ کو طوریت فتح کر لیا گیا ہے اور امراء پہلوانیہ کا اہم قبال ہو گیا ہے۔ سلطان نے موکب شاہی کو تبریز کی طرف واپسی کا حکم دیا اور وزیر السلطنت شرف الملک کو بطور مقدمۃ الجیش آگے بڑھنے کا اشارہ کیا۔ تبریز کے قریب باغیان امراء پہلوانیہ سے مقابلہ ہوا۔ وزیر السلطنت نے انہیں شکست دی اور جن سرداروں نے شر و فساد اور بغاوت کی آگ بھڑکائی تھی انہیں گرفتار کر لیا اور مظفر و منصور شہر تبریز میں داخل ہوا۔ قاضی کو معزول اور بہت سے امراء و سرداروں کو گرفتار کر کے جیل میں ڈال دیا۔ قوام الدین حدادی کو اس کی نافرمانی سے درگزر کر کے معزول کیا۔ اس کے بعد سلطان جلال الدین

[illegible] کے قتل کے لیے روانہ ہوا [illegible] وزیر السلطنت سے [illegible] ملاقات ہوئی [illegible] حقیقت سے [illegible] کیا۔

حسام الدین علی اور وزیر السلطنت [illegible] حسام الدین [illegible] غزنی پر حملہ کیا اور [illegible] سلطان جلال الدین [illegible] وزیر السلطنت [illegible] شاہ [illegible] وزیر السلطنت [illegible]

[illegible] وزیر السلطنت کے پاس چلا آیا [illegible] وزیر السلطنت [illegible] وزیر السلطنت [illegible]

غوری پر فوج کشی [illegible] وزیر السلطنت نے غوری کی طرف قدم بڑھایا [illegible] وزیر السلطنت [illegible] وزیر السلطنت [illegible]

[illegible] وزیر [illegible] بھاگ [illegible] غوری [illegible]

غوری کی مہم ان واقعات کے بعد وزیر السلطنت [illegible] وزیر السلطنت [illegible] سلطان [illegible] وزیر [illegible] حسام الدین [illegible] حسام الدین [illegible] وزیر [illegible] غوری [illegible]

۱۔ [illegible]

ہوا۔ اس پر جنگ خوئی تو ہو کر کے قلعہ کو طوبرچہ آیا تھا۔ اس کے بعد سلطان نے اس کو حاصل کی۔

وزیر کا مقابلہ بغاوت میں داخل ہوا۔ اہل خوئی سے تاوان اور جزیہ کا وصول کیا خوئی سے فارغ ہو کر [illegible] اور نخچوان منتہی۔ تبریز اور نخچوان والوں پر بھی وہی مظالم کیے جو اہل خوئی کے ساتھ کیے تھے۔ خوئی فتح ہونے سے حاجب علی فلاں کی حکومت کا سلسلہ منقطع ہو گیا۔ واللہ اعلم۔

فتوحات وزیر شرف الملک

جس وقت سلطان جلال الدین اپنے وزیر سلطنت کو بطور نائب السلطنت اپنے مقبوضہ ملک میں چھوڑ کر تاتاریوں سے جنگ کے لیے روانہ ہوا اسی وقت سے وزیر السلطنت نے اپنی تمام توجہ اور تمام قوت ممالک محروسہ سلطانی کے نظم و نسق درست کرنے والی خاکی میں صرف [illegible] یہاں اور ان کے قبضہ داروں [illegible] باقی قلعوں کے سر کرنے میں صرف کرنے لگا۔

حاجب حسام الدین والی خلاط اور وزیر السلطنت میں جو واقعات رونما ہوئے ان کا ہم اوپر تحریر کر چکے ہیں۔ اس واقعہ کے دوران میں وزیر السلطنت باقی قلعوں کے والیوں سے مقابلہ کرتا رہا اور وقتاً فوقتاً [illegible] آخر [illegible] بھی رہے۔ چند دن بعد سب نے وزیر السلطنت کی اطاعت قبول کر لی۔ اس کے بعد امراء [illegible] سے ناصر الدین محمد گرفتار کر لیا [illegible]۔ نصرت الدین محمد بن بیشتکین کے پاس ظاہر ہوا تھا۔ وزیر السلطنت نے ایک کثیر رقم کا مطالبہ کیا اور جب وہ ادا نہ کیا تو اس کے نائب سے وہ قلعہ جو اس کے قبضہ میں تھا چھین لیا۔ اس کے بعد [illegible] (سلطان کا گورنر تھا) مر گیا۔ وزیر السلطنت نے قصد کر دیا اور اس کے نائب شمس الدین گرشاسف سے خزانہ کا مطالبہ کیا اور جب اس نے تردد کیا تو قلعہ [illegible] (صوبہ اران) چھین لیا۔

قلعہ روئین دز پر قبضہ

قلعہ روئین دز پر سلطان خاموش کی تھی تاہم قبضہ تھا۔ وزیر سلطنت نے فوج بھیج کر کے محاصرہ کیا ایک مدت تک محاصرہ کیے رہا [illegible] نے [illegible] کا پیغام دیا۔ وزیر السلطنت نے [illegible] جب سلطان عراق سے واپس ہوا تو وزیر السلطنت نے [illegible] سے [illegible] کر لیا اور اپنے خادم ناصر الدین کو قلعہ کا حاکم مقرر کر دیا۔ ناصر الدین [illegible] کے ساتھ بہت بد اخلاقی کے ساتھ پیش آیا اس کا مال و اسباب [illegible] اس سے [illegible] ناصر الدین کو نکال دیا اور بغاوت پر تل گئے۔

جس وقت وزیر السلطنت کو جب نائب خلاط کی جنگ سے [illegible] قلعہ [illegible]۔ فوجیں جمع کیں اور سامان اکٹھا کر کے قلعہ سرماری کے محاصرہ کرنے کے لیے بڑھا۔ قلعہ سرماری [illegible] عز الدین کے [illegible] تھا۔ اس نے [illegible] کیے۔ وزیر السلطنت [illegible] قلعہ سرماری کو چھوڑ کر [illegible] جلال الدولہ [illegible] امیر [illegible] کے قبضہ میں تھا اس نے بھی قلعہ پر قبضہ [illegible]۔ سلطان [illegible] اطاعت کر لی۔ ان واقعات کے بعد امراء [illegible] کی بغاوت کا قصہ پیش آیا۔ جسے وزیر السلطنت نے نہایت خوبی سے فوجیں [illegible] کر ختم کیا۔

امیر مقدی کی مخالفت

چونکہ [illegible] کے بعض [illegible] نے آذربائیجان میں جس وقت [illegible] تاتاریوں کے

حتیٰ کہ اس میں خلافت کو شکست ہوئی تھی۔ تم دونوں نے یہ حماقت کی تھی اور نہایت بے ہودگی سے خوارزمیوں کو قتل کیا تھا۔ جب سلطان جلال الدین نے آذربائیجان پر قبضہ حاصل کیا تو بغداد پر حکومت کرنے کا قصد کیا۔ امیر مقدی اشرف بن عادل بن ایوب والی شام کے پاس چلا گیا اور وہیں قیام پذیر رہا۔ جب سے چنگیز کو وزیر السلطنت شرف الملک کو اسد الدین کو اشرف کے حاجب نے بمقام خلاط شکست دے دی تو اتابکیوں کے ساتھ قریش سے تمام سے آذربائیجان کا راستہ لیا۔ فوج ہو کر گزر رہا تھا۔ امیر مقدی مجبور ہو کر یادوقیہ میں داخل ہوا۔ یادوقیہ میں متعدد قلعے تھے جس پر خوارزمی حکومت قابض تھے۔ امیر مقدی نے ان لوگوں سے خط و کتابت شروع کی۔ تاکہ حکومت کی تابع کرنے کا وعدہ کریں اپنی امارت کی ترغیب دے کر ایک قلعہ کو طور سے حاصل کر لے۔ امیر مقدی وزیر السلطنت کو اس کی خبر لگی۔ سب مصروف ہوا اس کے بعد سلطان جلال الدین کی شکست کی خبر پہنچی جس سے معاملہ درہم برہم ہو گیا۔

امیر مقدی کی اطاعت: جب امیر مقدی کو یادوقیہ میں اپنے مقاصد میں کامیابی نہ ہوئی تو نصرت الدین محمد بن حسن کے پاس چلا گیا اور یہی حال بیان کیا۔ نصرت الدین نے بظاہر حسبِ حوالہ اس کو سمجھا اور خفیہ طور پر وزیر السلطنت کو اس سے مطلع کر دیا۔ وزیر السلطنت نے لکھا: "جس طرح ممکن ہو امیر مقدی کو ہاتھ سے جانے نہ دیجئے۔ سلطان کی اطاعت پر راضی کر لیجئے اور جس قسم کا وہ اطمینان کرنا چاہے کرا دیجئے۔" نصرت الدین نے نہایت خوبی سے اس خدمت کو انجام دیا۔ امیر مقدی کو اپنے ہمراہ لے کر وزیر السلطنت کے پاس پہنچا۔ وزیر السلطنت نے امیر مقدی اور اس کے تمام ہمراہیوں کو بہت سے گھوڑے اور خلعت دیئے۔ خوارزمیوں کے قتل کی بابت درگذر کرنے کا وعدہ کیا اور قسم کھائی۔ اتنے میں سلطان جلال الدین کی اصفہان سے واپسی کی خبر پہنچی تو وزیر السلطنت حاضری کی غرض سے روانہ ہوا۔ امیر مقدی اور نصرت الدین محمد بھی ہم رکاب تھے۔ سلطان نے ان دونوں کی بے حد عزت کی اور تپاک سے ملا۔

صفی الدین محمد طغرائی: صفی الدین محمد طغرائی وزیر خراسان ایک قریہ کا رہنے والا تھا اور اس کا باپ اس قریہ کا زمیندار تھا۔ نہایت تربیت یافتہ اور بے حد متمول ہو گیا تھا۔ سلطان کی خدمت میں زمانہ قیام ہندوستان میں حاضر ہوا۔ وزیر السلطنت شرف الملک نے دور میں وزارت کی جب سلطان ہندوستان سے عراق کی جانب روانہ ہوا تو صفی الدین کو طغرائی کی خدمت عطا کی گئی۔ جب سلطان نے تفلیس کو کرج سے چھین لیا اور متعدد مقامات کا ملک ازبک کو تفلیس کی حکومت پر متعین فرمایا تو صفی الدین طغرائی کو اس کی وزارت کا عہدہ عنایت کیا۔ چند روز بعد کرج نے تفلیس پر حملہ کیا اور وہاں کے حاکم الستقر کو تفلیس شہر چھوڑ کر بھاگ گیا۔ صفی الدین طغرائی نے نہایت مردانگی سے مقابلہ پر آ کر کرج کے دانت کھٹے کر دیئے جس سے وہ واپس چلے گئے۔ اس سے سلطان کی آنکھوں میں اس کی عزت دوبالا ہوئی۔ خوش ہو کر خراسان کی وزارت سے ممتاز کیا۔

صفی الدین کی گرفتاری: چنانچہ ایک سال تک خراسان کے عہدہ وزارت کو نہایت خوبی سے انجام دیا۔ اس کے بعد اہل خراسان کو شکایتیں پیدا ہوئیں۔ اسی اثناء میں سلطان جلال الدین رے میں وارد ہوا۔ اہل خراسان نے حاضر ہو کر

بے حد شکایتیں کیں۔ جس کی وجہ سے عتاب شاہی میں آ گیا۔ مال و اسباب ضبط کر لیا گیا۔ اس کے خادموں کو گرفتار کر کے جیل میں ڈال دیا گیا۔ گھوڑوں کو شاہی اصطبل میں لے جا کر باندھ دیا۔ جن کی تعداد تین سو تھی۔ اتفاق سے اس کے خادموں میں سے صرف ایک شخص بھی گرفتاری سے کسی طرح بچ کر ایک قلعہ میں جا کر قلعہ نشین ہو گیا۔ جس پر اس کا پہلے سے قبضہ تھا۔

تاج الدین بلخی: سلطان نے اس کی جگہ خراسان کی وزارت پر تاج الدین بلخی کو مقرر کیا اور اسے نئے وزیر کی نگرانی میں قید کر دیا تاکہ بخوشی یا بزور جو کچھ بھی اس کے پاس مال و زر موجود ہو وصول کرے اور اس کے خادموں سے قلعہ لے لے۔ نئے وزیر کو اس سے پرانی عداوت تھی، تشدد اور تکلیف دہی کا کوئی دقیقہ باقی اٹھا نہ رکھا مگر ذرا بھی کامیاب نہ ہوا۔

صفی الدین کی گرفتاری کے بعد اس کا خزانچی پیش کیا گیا۔ سلطان نے جواہرات اور نقد مال کو پیش کرنے کا حکم دیا۔ جو وزیر کی خدمت میں بطور نذر پیش کیے گئے تھے۔ خزانچی نے یہ خیال کر کے کہ صفی الدین کو سزائے موت دے دی گئی ہے چار ہزار دینار اور سبز نگینے یاقوت سرخ اور زمرد آب دار کے حاضر کیے۔

صفی الدین کی رہائی: اس کے بعد صفی الدین نے اراکین دولت سے خط و کتابت شروع کی نقد رقم بھی دینے کا وعدہ کیا۔ اراکین دولت نے سلطان سے صفی الدین کی سفارش کی اور بمنت و سماجت اسے قید سے رہا کرایا۔ سلطان نے دست خاص سے اس کی رہائی کا فرمان تحریر فرمایا۔ صفی الدین قید سے نجات پا کر دربار شاہی میں حاضر ہوا۔ سلطان نے تمام مال و اسباب واپس کر دیا۔ جواہرات باقی رہ گئے۔

نسا کی وزارت پر سلطان نے محمد بن [illegible] کو مقرر کیا۔ یہ خاندان ریاست سے تعلق رکھتا تھا۔ زمانہ کی گردش نے اسے کھینچ کر وزارت تک پہنچایا۔ جب سلطان ہندوستان سے واپس ہوا شرف الملک کو رشک و حسد پیدا ہوا۔

ضیاء الدین کی معزولی: جب احمد بن محمد منشی کاتب نصرت الدین محمد بن حمزہ والی نساء کی طرف سے سلطان کی خدمت میں قاصد ہو کر حاضر ہوا جیسا کہ ہم اوپر پڑھ چکے ہیں تو سلطان نے اسے دفتر انشاء کا میر منشی مقرر کیا۔ ضیاء الدین اس رشک و حسد سے جل کر خاک ہو گیا۔ سلطان سے نساء کی وزارت کی درخواست کی۔ سلطان نے نساء کا علاقہ ان وزارت حوالہ کر دیا اور علاوہ وزارت کے علاوہ دس ہزار دینار سالانہ بطور وظیفہ مرحمت کرنے کا حکم صادر کیا۔ ضیاء الدین شاہی دربار میں عبدالملک نیشاپوری کو اپنا نائب مقرر کر کے نساء چلا گیا۔ شامت آئی۔ سالانہ خراج خزانہ شاہی میں بھیجنا بند کر دیا۔ سلطان نے معزول کر کے احمد بن محمد منشی کاتب کو متعین کیا۔ ڈنکے بجانے والے ڈنکے بجانے لگے۔ کثرت سے شادیانے بجائے گئے۔ سلطان نے نساء سے نکال دیا اور اسی حالت میں مر گیا۔

بلبان والی خلخال: بلبان ازبک کے خادموں میں سے تھا۔ جس وقت تاتاری فتنہ رونما ہوا اور خراسان شاہی حکمرانوں سے خالی ہو گیا اور سلطان جلال الدین آذربائیجان پر قابض ہوا اس وقت بلبان کو موقع مل گیا۔ شہر خلخال چلا گیا۔ اس پر اور اس کے قلعوں پر قبضہ کر لیا۔ چونکہ سلطان عجم عراق اور دیگر ممالک کی لڑائیوں میں مصروف تھا۔ بلبان کی طرف متوجہ نہ ہو سکا۔ جب لشکر اسلام جنگ تاتار سے واپس ہوا تو قلعہ فیروز آباد میں بلبان پر محاصرہ کیا۔ بلبان نے ڈر

ہو کر امان کی درخواست کی۔ سلطان نے امان دی اور قید سے آزاد کر کے حسام الدین (سعد اتابک والی فارس) کے مقام پر اس کو مقرر کیا۔

عزالدین خلتاتی: اس کے بعد سلطان نے سامان و اسباب دولت آباد میں چھوڑ کر تلنگانہ کا قصد کیا۔ لیکن وبا و بیماری نے ارنگل سے آگے نہ بڑھنے دیا۔ سلطان نے ارنگل کے بعض قلعے فتح کر لیے۔ عزالدین خلتاتی اس وقت ارنگل کے قریب قرطاب میں موجود تھا پھر نیابت کر کے علاقہ چلا گیا۔ وہ جب تک رہا سامان اور فوج جمع کر کے سلطنت کے خلاف مار و بغاوت اور فساد پھیلانے کی غرض سے آیا۔ بیگمان واقعہ یہ تھا لیکن حاجب کا بیٹا جو داخل ہوا۔ عزالدین خلتاتی کا کام تمام ہو گیا اور جہان پہ گیا اور بغاوت کرنے لگا۔ سلطان نے اسے خط لکھا اور اس میں ترحم کرنے کی شرط پر امان دینے کا وعدہ کیا۔ ابھی کوئی معاملہ طے نہ پایا تھا کہ وزیر اصفہان نے اس کو مار کر سلطان کی خدمت میں بھیج دیا۔

تجدید بیعت کا رواج: سلطان قرطاب سے واپس ہوا تو تجدید بیعت کا ایسا رواج کیا کہ نام کی آیا دیکھ کر چھوڑ دی۔ ای اثناء میں جب کہ ۷۴۰ھ کا نصف گزر چکا تھا، خلیفہ ظاہر عباسی بغدادی کی وفات اور اس کے بیٹے المستنصر باللہ عباسی بغدادی کی خلافت کی خبر موصول ہوئی دربار خلافت سے بیعت لینے کا فرمان صادر ہوا۔ خلعت آیا۔ واقعہ دہلی اور اس کے بعد تحریر ہوا۔

وزیر شرف الملک سے سلطان کی کشیدگی: جس وقت سلطان کا موکب ہوئیں سوالوں کی طرف واپس ہوا اور سلطان نے دہلی میں قیام اختیار کیا۔ اہل خون کا ایک وفد دربار شاہی میں حاضر ہوا اور وزیر سلطنت شرف الملک کی زیادتیوں، مظالم اور بلکثرت تاوان وصول کرنے کی شکایت کی اور یہ بھی ظاہر کیا کہ باوجودیکہ حضرت مخدوم جہاں طغرل بیان الزامات سے بری تھی جو ان پر قائم کیے گئے تھے لیکن وزیر نے ان کی املاک اور اسباب ضبط کر لیے ہیں۔

خون بیچ کو بی کرنے سلطان مولوی محمد بن مکنپا اہل تحریر نے اس سے زیادہ شکایات پیش کیں جس قدر اہل خون نے کی تھیں تو یہ صورت ان کے رشتے نے بھی دربار شاہی میں حاضر ہو کر وزیر کی شکایت کی کہ میں پانچ برس تک وزارت پر دہلی خدمت میں نیاز مندانہ حاضر رہا تھا لیکن وزیر سلطنت نے میرے دو بیٹوں سے ایک ہزار دینار تاوان وصول کیا ہے۔ سلطان نے ہر ایک کو ایک ہزار دینار دینے کا حکم دیا اور اس شہر کے پیش بہا قرضہ (باپ دادا) معاف فرما دیا۔ اس کے بعد وزیر سلطنت کی شکایات کی بھرمار ہوئی۔ سلطان کی عدم موجودگی کے زمانے میں وزیر سلطنت نے بڑی بڑی قربانیاں لی تھیں اور دی تھیں۔ فرقہ اسمعیلیہ کے قتل میں بہت بڑا حصہ لیا تھا ان کے مال و اسباب ضبط کر لیے تھا۔ جب سلطان آذربائیجان کی جانب روانہ ہوا تو علاء الدین بن شاہ فرقہ اسمٰعیلیہ کا امام دربار شاہی میں حاضر ہوا اور یہ ظاہر کیا "وزیر سلطنت نے بدعہدی کی اور ہمارا مال و اسباب ضبط کر لیا ہے۔" سلطان کے کان تو پہلے ہی سے بھر گئے تھے۔ اس شکایت نے جلتی پر تیل کا کام دیا۔ وہ وزیر سلطنت سے ناراض ہو گیا۔ اسی وقت وزیر اعظم کو معزول کر کے حکم دیا کہ جس قدر وزیر نے فرقہ اسمٰعیلیہ کا مال و اسباب اور نقد ضبط کیا ہے واپس دے دو۔ (بیان کیا جاتا ہے کہ تین ہزار دینار نقد اور کئی لاکھ نقد کے تھے) اور وزیر سلطنت سے خط و کتابت اور گفتگو ترک کر دی۔ دربار میں حاضری کی ممانعت ہو گئی وزیر

[illegible]

سلطان جلال الدین اور قبائل قپچاق [illegible]

فتح مراغہ [illegible]

سلطان جلال الدین کا صوبہ گرجستان پر قبضہ [illegible]

[illegible]

کرج کے یہاں والی ارزن روم کا لڑکا بھی تھا جو عیسائی ہو گیا تھا۔ کرج نے شاہزادی رسودان بنت تامار سے بیاہ دیا تھا۔ سلطان جس وقت خلاط گیا تو ارزن روم سے بھی نکال لایا تھا لیکن یہ پھر مرتد ہو کر کرج کے پاس چلا گیا۔ کرج نے اس کے نہ ہونے اور غیر حاضری میں رسودان شہزادی کی شادی دوسرے شخص سے کر دی تھی۔

شروان شاہ کی باریابی: سلطان ملک شاہ بن الپ ارسلان نے ملک اران پر قبضہ حاصل کرنے کے بعد بادشاہ شروان پر تاخت کرنی شروع کر دی۔ بادشاہ شروان کا بادشاہ فریدون بن فریبرز تحفہ کے ساتھ سلطان ملک شاہ کے دربار میں حاضر ہوا۔ ایک لاکھ پچاس ہزار سالانہ خراج دینے کا اقرار کر لیا۔ سلطان ملک شاہ نے غارت گری سے ہاتھ روک لیا۔ جب سلطان جلال الدین نے ۶۲۲ھ میں ملک اران پر قبضہ حاصل کیا تو بادشاہ شروان سے سالانہ خراج جو سلطان ملک شاہ کو دیتا تھا طلب کیا۔ بادشاہ شروان نے ملک کی تباہی و بربادی اور کرج کے ظلم و تعدی کا شکوہ کیا۔ سلطان نے نصف خراج معاف فرما دیا۔ جب سلطان واپس ہوا تو شروان شاہ دربار شاہی میں حاضر ہوا۔ نذر گزرانی۔ پانچ سو اعلیٰ گھوڑے ہدیۃً پیش کیے۔ ان کے ساتھ ہی پچاس عالی گھوڑے وزیر السلطنت کو بھی بطور تحفہ دیے۔ وزیر السلطنت نے اس ہدیہ کو حقیر اور اپنے شان سے شایان نہ سمجھ کر سلطان سے جڑ دیا کہ "یہ نہایت مالدار اور غنی ہے افلاس ظاہر کرتا ہے"۔ سلطان نے وزیر کی کوئی بات نہ سنی انعام اور خلعت دیا اور بیس ہزار خراج معاف کر دیا۔ صرف تیس ہزار دینار خراج باقی رہ گیا۔ نسائی کاتب کہتا ہے کہ فرمان شاہی لکھنے پر مجھے ایک ہزار دیئے تھے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

ایلک خان کا بلاد کرج پر جہاد: جس زمانے میں سلطان آذربائیجان سے واپس ہو کر عراق آیا تھا اسی دوران لشکر اسلام کو ایلک خان کی ماتحتی میں بلاد کرج پر جہاد کرنے کی غرض سے روانہ کیا تھا چنانچہ ایلک خان نے بلاد کرج پر جہاد کیا۔ نہایت دلیری کر کے تباہی و تاراج ہو کر گزرا تو کرج نے تعاقب کیا اور فتح مند ہوا۔ ایلک خان بھاگ نکلا۔ شکست اٹھائی۔ جنگ کے دوران اربیلی گم ہو گیا۔

قیدیان کرج کی رہائی: سلطان کو اس واقعہ کی اطلاع ہوئی۔ سخت صدمہ ہوا۔ اسی وقت فوج کو تیاری کا حکم دیا۔ کرج بھی مسلح ہو کر مقابلہ پر آئے۔ سلطانی مقدمہ نے کرج کے مقدمۃ الجیش کو شکست دی اور بہت سے قیدی گرفتار کر لیے۔ سلطان نے سب کو قتل کرا دیا اور کرج کے تعاقب میں روانہ ہوا۔ کرج پر پہنچ کر لڑائی کا نقارہ بجا دیا اور کرج سے قیدیان اسلام کی رہائی کا مطالبہ کیا۔ کرج نے قیدیان اسلام کو سلطان کی خدمت میں بھیج دیا اور اربیلی کی نسبت یہ کہا کہ وہ آج کی شب میں قید سے نکل کر آذربائیجان چلا گیا ہے۔ سلطان محاصرہ کیے تھا کہ یکایک اربیلی آیا۔ سلطان کو بے حد مسرت ہوئی۔

سلطان جلال الدین کا محاصرہ قلعہ مکان: چونکہ جبرائیل کرجی نے نواح گنجہ پر چھاپا مارا تھا اور اسے برباد و ویران کر دیا تھا اس وجہ سے سلطان اس کی سرکوبی اور گوشمالی کے لیے روانہ ہوا۔ قلعہ مکان پر محاصرہ کیا اور بزور تیغ فتح کیا۔ قلعہ علیا اس کے بعد محاصرہ کیا گیا۔ قلعہ کاک پر حملہ کیا اور وہ بھی فتح ہوا۔ زمانہ محاصرہ قلعہ کاک میں وزیر السلطنت کو قلعہ لوری کے محاصرہ کی خدمت سپرد ہوئی۔ تین مہینے تک محاصرہ کیے رہا۔ بالآخر اہل قلعہ نے تنگ ہو کر صلح کی درخواست کی۔ سر بلند

[illegible]

[illegible] [illegible]

[illegible]

حسام الدین [illegible] کا قتل [illegible]

[illegible]

[illegible] [illegible] سلطان [illegible]

[illegible]

[illegible] [illegible] صلاح الدین [illegible]

[illegible]

[illegible]

عز الدین ازبک کا خاتمہ: ابن اثیر نے لکھا ہے کہ حسام الدین کے خادموں سے ایک خادم سلطان کی خدمت میں چلا آیا تھا۔ جب سلطان نے خلاط پر قبضہ حاصل کیا تو اس نے سلطان سے درخواست کی کہ میرے آقا کا عوض اس سے لیا جائے۔ چنانچہ سلطان نے عز الدین ایبک کو خادم کے حوالہ کر دیا۔ خادم نے اسے مار ڈالا۔ اسی ہنگامہ میں سلطان نے شہر خلاط کو بھی تاراج کیا۔ والی ارزن کو علاقہ خلاط کی امارت گری پر مقرر فرمایا۔ گرجی قید سے نکل بھاگا۔ اسد بن عبداللہ مہرانی نے بمقام جزیرہ اسے قید حیات سے سبکدوش کر دیا۔ سلطان نے سرداران لشکر اور امراء دولت کو اس لڑائی کی خدمات کے معاوضہ میں جاگیریں دیں اور واپس آیا۔

الملک الاشرف والی دمشق: خلاط پر سلطان جلال الدین کے قبضہ کے بعد الملک الاشرف والی دمشق کو ملک گیری کی ہوس پیدا ہوئی۔ فوجیں مرتب کیں اور بڑے سروسامان سے [illegible] جزیرہ اور شام کی فوجیں لیے سلطان جلال الدین سے جنگ کے لیے روانہ ہوا۔ علاء الدین اور کیقباد والی بلاد روم سے بمقام سیواس ملاقات ہوئی۔

جہاں شاہ ابن طغرل: چونکہ جہاں شاہ (علاء الدین کیقباد کا چچا زاد بھائی) ابن طغرل والی ارزن روم سلطان جلال الدین کے پاس چلا آیا تھا۔ اسی وجہ سے کیقباد کو پرانی عداوت کی وجہ سے جلال الدین کی طرف سے خطرہ پیدا ہوا۔ چنانچہ ملک الاشرف اور کیقباد متحد اور ایک ہونے کی وجہ سے سلطان جلال الدین سے جنگ کے لیے سیواس سے روانہ ہوئے۔ ملک الاشرف کا مقدمۃ الجیش اکراد جنکاریہ امراء حلب کے ایک نامی شجاع اور دلیر عز الدین عمر بن علی کی ماتحتی میں تھا۔ کیقباد بھی اپنی فوجیں لیے دوسری جانب پر جمائے تھا۔ جوں ہی دونوں فریقوں کا مقابلہ ہوا۔ عز الدین عمر نے سلطانی لشکر پر حملہ کیا اور پہلی ہی لڑائی میں سلطانی لشکر کو شکست دے دی۔ سلطان خلاط واپس آیا۔ وزیر السلطنت اس وقت بلاد کرد کا محاصرہ کیے تھا۔ اس خبر کو سن کر محاصرہ اٹھا کر سلطان کی خدمت میں حاضر ہوا اور سب کے سب آذربائیجان کی جانب روانہ ہو گئے۔

جہاں شاہ بن طغرل کی گرفتاری: رکن الدین جہاں شاہ بن طغرل اس جنگ میں گرفتار ہو گیا۔ پابزنجیر اپنے چچا زاد بھائی علاء الدین کیقباد کے سامنے پیش کیا گیا۔ کیقباد اسے اپنے ہمراہ لیے ارزن آیا۔ رکن الدین نے ارزن روم کے تمام مضافات کیقباد کے حوالہ کر دیے۔ ملک الاشرف فتح یابی کے بعد خلاط گئے۔ خلاط ایک چٹیل میدان کی طرح اجڑا پڑا تھا۔ دیکھ کر بے حد رنجیدہ ہوا۔

سلطان نے آذربائیجان پہنچ کر افواج شاہی کو وزیر السلطنت کے پاس چھوڑا اور خوئی میں جا کر قیام کیا اور ترکوں کی فوج شکست کے بعد موقان چلی گئی۔

جلال الدین منکبرنی اور ملک الاشرف میں مصالحت: اس کے بعد ملک الاشرف کا ایلچی (شمس الدین تکریتی) سلطان جلال الدین کے پاس صلح کا پیام لایا۔ مصالحت کی گفت و شنید شروع ہوئی۔ علاء الدین کیقباد بھی اس مصالحت میں شریک کیا گیا۔ عہد نامہ صلح لکھا گیا۔ دونوں میں مصالحت ہو گئی۔ سلطان نے خلاط کے ساتھ سرکن کو حسب

شہر کو صلح دوسرے فریق کو دے دیا۔

نصرت الدین کی گرفتاری و رہائی ان واقعات میں سے جو خلاط کے محاصرے کے دوران پیش آئے ایک یہ تھا کہ نصرت الدین ابن محمد والی بختی امراء سلطان میں سے ایک امیر ابقا نائی کے ساتھ جو اس کے ساتھ کا قرابت مند ہوا تھا سلطانی بارگاہ میں دعوتی صورت میں حاضر ہوا۔ سلطان نے کسی مصلحت سے اسے گرفتار کرلیا۔ جب سلطان بلاد روم سے شکست کھا کر واپس ہوا تو نصرت الدین کو قید سے رہا کر کے جاگیر عنایت فرمائی اور اسے اس کے ملک واپس جانے کا حکم دیا۔

جہتیر سلطان و ترکمانان قرقان دوسرا واقعہ یہ تھا کہ جہتیر سلطان جو ارمنیہ کا نائب تھا نے ... خوارزم سے قرقان ترکمانوں کے حالات اپنے بھائی (سلطان) کو لکھ بھیجی تھی۔ ترکمانوں نے قافلوں کے ذریعہ سے یہ تجویز پیش کی کہ گرجیوں نے جو طرف کے علاقے دبا لیے تھے وہ ان سے فتح کر لی جائے۔ سلطان نے اسے منظور کر لیا۔

رکن الدین جہانشاہ کی اطاعت تیسرا واقعہ یہ تھا کہ رکن الدین جہانشاہ ابن طغرل والی ارزن روم جو ملک الاشرف کا حلیف تھا اور اپنے چچا زاد بھائی علاء الدین کیقباد ابن کیخسرو والی روم سے خطرہ کی وجہ سے سلطان سے بھی عداوت رکھتا تھا اور وہ جب کہ (جو ملک الاشرف کی طرف سے خلاط کا گورنر تھا) بھی مدد کرتا تھا اور جس نے سلطان کے محاصرہ کے زمانہ میں رسد کے وقت قتل کر دیا تھا اور سلطان قرض کے لیے دیا تھا خلاط کے ... ندامت سے ... ہوا اور حاضر دربار ہوا۔ سلطان نے تپاک اور گرم جوشی سے استقبال کیا۔ سلطان بڑے تپاک سے ملا، خلعت دی، اور اسے اس کی حکومت پر بحال رکھا اور خلاط کے محاصرے کی مہم میں سامان کا حکم دیا۔ جس کی تکمیل اس نے نہایت مستعدی سے کی۔ جب ملک الاشرف سے جنگ کی ٹھہری تو سلطان کے ساتھ شریک جنگ ہوا۔ جیسا کہ آپ اوپر پڑھ چکے ہیں۔

سلطان جلال الدین منکبرنی کا خطبہ چوتھا واقعہ یہ تھا کہ دربار خلافت بغداد سے ... آئے۔ جب سلطان کے پاس فرمان خلافت لے کر حاضر ہوا۔ خلافت مآب نے سلطان کو اس کے مقبوضہ ممالک میں اپنے نام کا خطبہ پڑھنے کی اجازت دی تھی اور مظفر الدین کوکبوری والی اربل ... شہاب الدین سلیمان شاہ والی ... اور عماد الدین پہلوان بن ... بادشاہ جبال سے تعرض کرنے کی ممانعت فرمائی تھی اور ان لوگوں کو حکومت عباسیہ کے ہوا خواہوں میں شمار کیا تھا۔ سلطان نے اس حکم کی تعمیل کی۔

عماد الدین بن پہلوان و سلیمان شاہ کی اطاعت شرف الدین گورنر عراق نے سلطان کے پاس پیام بھیجا کہ بادشاہ جبال عماد الدین بن پہلوان اور ... سلیمان شاہ اطاعت سے عراق پر حکومت کرتے ہیں آمادہ ہوئی ادھر

۱؎ اصل کتاب میں اس مقام پر جگہ خالی ہے

[illegible] سلطان نے ان دونوں کے پاس سے [illegible] نے اتنی [illegible] سے ایسا [illegible] کہ وہ ان کے قبضہ میں آ گئے۔ اس کے بعد سلطان نے مولانا [illegible] خان [illegible] دربار خلافت میں اظہار تہنیت کی غرض سے روانہ کیا۔ مولانا نے نہایت قابلیت سے اس خدمت کو انجام دیا اور دربار خلافت سے خلعت اور تحفے تحائف لے کر واپس ہوا۔

خلعت و تحائف کی تفصیل دو خلعت سلطان کے لیے تھے۔ ایک خلعت میں [illegible] تھی۔ دوسرے خلعت میں [illegible] سیف (جس کا قبضہ طلائی تھا) مرصع تھی اور [illegible] کے ساتھ [illegible] طلائی [illegible] جس پر جواہرات کی نہایت خوبصورت پچی کاری کی گئی [illegible] یاقوت اور لعل بدخشاں کے تھے درمیان میں ایک بڑا [illegible] جڑا ہوا تھا۔ [illegible] گھوڑے [illegible] طلائی [illegible] جب [illegible] سوار [illegible] طلائی [illegible] ایک [illegible] ایک [illegible] کے لیے [illegible] خلعت [illegible] اور [illegible] تھے۔

[illegible] سلطان نے [illegible] سلطان نے [illegible] خلافت [illegible] سلطان نے [illegible]

والیٔ روم کا وفد و تحائف [illegible] والیٔ روم نے سلطان جلال الدین کی خدمت میں [illegible] ایک وفد کے ساتھ تحفہ کے طور پر [illegible] گھوڑے [illegible] کے ساتھ [illegible] رکن الدین جہاں شاہ بن طغرل [illegible] رکن الدین جہاں شاہ [illegible] کی حکومت کا [illegible] والیٔ روم [illegible] سلطان [illegible]

---

[1] [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

جہان پہلوان کی ہندوستان سے واپسی

[illegible]

جہان پہلوان کا قتل

[illegible]

[illegible]

[illegible]

قصبات اور شہروں کو تباہ و برباد کر ڈالا۔ جسے جہاں پایا لوٹ لیا، مار ڈالا غرض کہ ماوراء النہر پر تاتاریوں کی حکومت کا سکہ جاری ہو گیا اور انہوں نے ان شہروں کی آبادی شروع کر دی۔ خوارزم سے قریب ایک بہت بڑا شہر خوارزم کی جگہ آباد ہے۔ لیکن خراسان ویران پڑا رہا۔ غلبہ کے بعد چھوٹے چھوٹے رقبوں پر امراء قابض ہو گئے اور سلطان جلال الدین کی ہندوستان سے واپسی کے بعد ان کی حکومت کے حصے ہو گئے۔ سلطان جلال الدین کی حکومت عراق، [illegible] کرمان، آذربائیجان اور اران تک محدود ہو گئی۔ خراسان تاتاریوں کی غارت گری اور جنگ کی جولانگاہ بنا رہا۔

تاتاریوں کی آذربائیجان پر فوج کشی: سلطان جلال الدین کی ہندوستان سے واپسی کے بعد تاتاریوں کا ایک گروہ [illegible] اصفہان پر سلطانی فوج سے مقابل ہوا جیسا کہ آپ اوپر پڑھ چکے ہیں۔ اس کے بعد سلطان جلال الدین کی ملک الاشرف والی شام اور علاء الدین کیقباد والی روم سے ۶۲۷ھ میں لڑائیاں ہوئیں۔ علاء الدین مقدم اسمٰعیلیہ والی قلعہ موت نے جلال الدین سے بھی چال چلی۔ جلال الدین نے اس کے [illegible] خراج مقرر کیا۔ علاء الدین والی قلعہ موت نے تاتاریوں کو بلا لیا اور سلطان جلال الدین کے خلاف ابھار دیا۔ چنانچہ ابتدا ۶۲۸ھ میں تاتاریوں نے آذربائیجان پر چڑھائی کر دی۔

جنگ یوغز و تاتار: سلطان جلال الدین کو اس کی خبر لگی۔ امراء دولت میں سے یوغز نامی ایک امیر کو فوج کے چند دستوں کے ساتھ بطور ہراول تاتاریوں کے حالات دریافت کرنے کے لیے روانہ کیا۔ تاتاریوں کے مقدمۃ الجیش سے مڈبھیڑ ہو گئی۔ یوغز کو شکست ہوئی۔ سوا یوغز کے علاوہ کوئی بھی جانبر نہ ہو سکا۔ سلطان جلال الدین کو اس واقعہ کی اطلاع ہوئی۔ تبریز سے موقان کی طرف کوچ کیا اور اپنے بال بچوں کو تبریز میں وزیر السلطنت کی حفاظت میں چھوڑ گیا اور یہ ہدایت کر دی کہ بعد ان لوگوں کو کسی محفوظ قلعہ میں پہنچا دینا۔ موقان کے راستہ میں اہل آذربائیجان کا ایک خط اس مضمون کا ملا کہ تاتاریوں کے مقدمۃ الجیش سے یوغز کا مقابلہ ہوا تھا ان کی تعداد سات سو سواروں سے زیادہ نہیں ہے اور وہ خان کے میدان میں مقیم ہو گئے ہیں۔

سلطانی لشکر پر تاتاریوں کا شبخون: سلطان نے یہ خیال کر کے کہ تاتاریوں کی تعداد قلیل ہے آگے بڑھنے کا ارادہ ملتوی کر دیا۔ قیام آرام سے موقان میں پڑاؤ [illegible] امراء و سرداران لشکر [illegible] ان کو خوش قیام کرنے پر [illegible] کر کے مختلف شہروں کی طرف روانہ کیا اور خود شکار کھیلنے میں مصروف ہو گیا۔ تاتاریوں کو موقع مل گیا۔ اس نے لشکر گاہ پر چھاپہ مارا۔ سب کو منتشر کر دیا۔ سلطان جلال الدین بھاگ کر [illegible] چلا گیا پھر یہاں سے گنجہ کی طرف روانہ ہو کر وہاں پہنچا۔

جلال الدین منکبرنی کی [illegible] سے روانگی: اگرچہ عز الدین والی قلعہ [illegible] سلطان سے تعلق [illegible] قلعہ کو خود [illegible] لیکن وہاں بھی سلطان کے پہنچنے پر نیاز مندانہ خدمت میں حاضر ہوا۔ سلطان کا [illegible] کیا۔ تاتاریوں کے حالات [illegible] معلوم کرتا رہا۔ چند روز بعد سلطان کو یہ [illegible]

ارجان سے آپ پر حملہ کا ارادہ رکھتا ہے چونکہ آپ کے ساتھ دوسری فوج نہیں ہے لہذا بہتر یہ ہے کہ آپ یہاں داخل نہ ہوں دونوں شہزادے [illegible] رہے ہیں اور شہر میں [illegible] کا لشکر گاہ سے قلعہ تنگ ہے۔ سلطان نے یہ بات مان لی ایک رات گزاری اور وہاں سے رخصت ہو گیا۔

سلطان نے وزیر السلطنت سے پوچھا کہ آپ [illegible] اپنے حرم اور خزانے کی حفاظت پر متعین کر دیا تھا اور یہ ہدایت کی گئی تھی کہ محفوظ ترین قلعے میں بھیج دیا جائے۔ چنانچہ وزیر سلطنت نے [illegible] ارسلان [illegible] کے پاس جا کر قیام کیا۔ اس کے بعد اسی مقام پر ایک نہایت مضبوط قلعہ تعمیر کرا کے سلطانی خزانہ اور حرم کو ٹھہرا دیا۔

جلال الدین منکبرنی اور وزیر السلطنت: چونکہ ان دنوں سلطان جو ہر طرف سے مصائب میں گھرا ہوا تھا۔ وزیر سلطنت نے [illegible] یہ خیال قائم کیا ہوا کہ حالات موجودہ میں ملک میں سلطان کا [illegible] ہونے کے علاوہ کوئی ٹھکانہ نہیں ہے۔ اس وجہ سے شرف الملک [illegible] اقبال [illegible] سے جو سلطان کے [illegible] دشمن تھے [illegible] شروع کی اور [illegible] اور فرمان [illegible] سلطان [illegible] کو اس کی خبر ہوئی۔ اس نے وزیر السلطنت [illegible] کا خلاف [illegible] سلطانی حرم اور خزانے کی حفاظت کی [illegible] سلطان کو اس کے تمام حالات لکھ بھیجے۔ جب سلطان کا اس [illegible] کی طرف گزر ہوا تو وزیر السلطنت کو [illegible] کا حکم دیا وزیر السلطنت [illegible] ملے۔ [illegible] سلطان نے [illegible] تبدیل ہو گئے اور [illegible] ہو گئے۔

تاتاریوں کا تبریز اور گنجہ پر قبضہ: اس وقت سلطان تاتاریوں کے محاصرے [illegible] روانہ ہوا اور [illegible] تبریز تک پہنچ گئے۔ [illegible] تبریز [illegible] اور ان کی زبانی [illegible] المرتضی [illegible] تبریز کے [illegible] تاتاریوں کا [illegible] کوئی بات [illegible] خوارزمی [illegible] خوارزمیوں نے اس کے [illegible] اہل تبریز کی قلعہ بندی [illegible] بہت [illegible] تاتاریوں کے حوالے [illegible] اس کے بعد گنجہ میں بھی اسی قسم کا [illegible] انہوں نے [illegible] اہل گنجہ [illegible]

وزیر السلطنت کی گرفتاری و قتل: قصبہ [illegible] پہنچنے کے بعد سلطان کو وزیر السلطنت کی [illegible] اور [illegible] کا علم ہوا [illegible] اس خیال سے کہ [illegible] وزیر السلطنت [illegible] جائے [illegible] وزیر السلطنت [illegible] وزیر السلطنت کو [illegible] چنانچہ اہل قلعہ نے [illegible] بخوبی اور [illegible] تعمیل کی۔

اس کے بعد سلطان نے [illegible] وزیر السلطنت کے [illegible] سلطان نے ان [illegible] کے [illegible] کا [illegible]

"سلطان تم سے ناراض ہے۔" والی قلعہ کو سلطان کی طرف سے بددلی اور منافرت پیدا ہوگئی وزیر السلطنت کی انگوٹھی تشتر کے پاس بھیجی اور یہ کہلا بھیجا کہ "ہوشیار اور تیار رہو تمہارا آقا ایک نئی حالت میں مبتلا ہے۔ جس شخص کو اس کی طرح شناسی اور خدمت منظور ہو قلعہ میں آ جائے۔" اتفاق سے سلطان کو اس کی خبر ہوگئی ہاتھوں کے طوطے اڑ گئے۔ والی قلعہ کا لڑکا سلطان کی خدمت میں رہتا تھا۔ سلطان نے اسے حکم دیا کہ "تم اپنے باپ کو یہ واقعات لکھ بھیجو اور اس قتل پر ناراضگی ظاہر کرو۔" والی قلعہ کے پاس اس کے لڑکے کا خط پہنچا تھا کہ اس کے حواس جاتے رہے معذرت کا عریضہ لکھا سلطان نے کہلا بھیجا کہ اگر تم سچے قول کے سچے ہو تو وزیر السلطنت کا سر اتار کر میرے پاس بھیج دو۔ والی قلعہ نے وزیر السلطنت کا سر اتار کر بھیج دیا۔

وزیر السلطنت اہل علم و کمال کی بے حد عزت کرتا تھا بخشش میں اس کا ہاتھ بہت کھلا ہوا تھا۔ اگر سلطان اس کی روک تھام نہ کرے تو شاہی خزانے میں ایک حبہ بھی باقی نہ رہتا۔ نہایت منکسر مزاج اور اللہ تعالیٰ سے ہر کام میں ڈرنے والا تھا۔ عربی زبان و ادبیات کا بڑا عالم اور فصیح تھا۔ سلطانی دربار سے جو فرامین لکھے جاتے تھے ان پر الحمد للہ العظیم اور دفتر وزارت سے جو فرامین صادر ہوتے تھے ان پر ابو الکرم علی ابن ابی القاسم خاصہ امیر المومنین لکھا کرتا تھا۔

کنجہ پر سلطان کا دوبارہ قبضہ: جس وقت اہل کنجہ نے خوارزمیوں کی مخالفت پر کمریں باندھیں اس وقت ان میں سے ایک شخص بندار نامی ان کا سردار تھا۔ سلطان کو ان واقعات کی اطلاع ملی۔ ایک قاصد اہل کنجہ کے پاس بھیجا اور انہیں اپنی حکومت کی اطاعت کی ترغیب دی اور دربار میں حاضری کا حکم دیا۔ چنانچہ اہل کنجہ شاہی لشکرگاہ کے قریب پہنچ کر قیام پذیر ہوئے۔ رئیس جمال الدین قمی اپنی اولاد کے ساتھ سلطانی بارگاہ میں حاضر ہو گیا۔ باقی ماندہ مخالفت پر اڑے رہے۔ سلطان نے ان لوگوں کو بہت کچھ سمجھایا۔ لیکن وہ نہ سمجھے اور جنگ کرنے پر تل گئے۔ شاہی کیمپ پر حملہ آور ہوئے۔ سلطان نے فوج کو تیاری کا حکم دے دیا۔ قلب لشکر مرتب ہو کر میدان جنگ میں آیا لڑائی ہوئی۔ اہل کنجہ مقابلہ نہ کر سکے شکست کھا کر بھاگے شہر پناہ میں داخل ہو گئے۔ لیکن لوگوں کی کثرت کی وجہ سے دروازہ بند نہ کر سکے۔ سلطانی لشکر شہر میں داخل ہو گیا۔ تیس باغیان قید کر کے گرفتار کیا اور مار ڈالا۔ بندار بھی گرفتار ہو کر پیش کیا گیا۔ یہی مفسدوں کا سرغنہ اور باغیوں کا سردار تھا۔ اسی نے اس تخت شاہی کو توڑ دیا تھا جسے سلطان محمد بن ملک شاہ نے کنجہ میں رکھوایا تھا۔ سلطان کے روبرو اس کے اعضا بدن یکے بعد دیگرے کاٹے گئے اور مار ڈالا گیا۔ سلطان نے کنجہ میں ایک مدت تک قیام کیا۔

ملک الاشرف و کیقباد کی جلال الدین منکبرنی سے علیحدگی: کنجہ سے واپسی کے بعد سلطان نے خلاط کی طرف ملک الاشرف سے تاتاریوں کے مقابلہ پر امداد لینے کی غرض سے کوچ کیا۔ ملک الاشرف کو اس کی خبر لگ گئی مصر چلا گیا اور جنیوں سے ٹالتا رہا۔ سلطان کوچ و قیام کرتا قلعہ خرس پہنچا۔ امیر ک بن ایوان گرجی قلعہ کا حاکم تھا۔ نیاز مندانہ حاضر ہوا۔ دو دن تک مہمانی کی رسم ادا کی اور شاہی حکم کی تعمیل کی۔ سلطان نے ملک الاشرف کی امداد سے نا امید ہو کر ملک حلب، آمد اور ماردین سے امداد و اعانت کی درخواست کی۔ لیکن صدائے برنخاست کا مضمون ہوا۔ تو فوج کو خرت برت ملطیہ اور آذربائیجان کی طرف واپسی کا حکم دیا۔ فوجوں نے آفت مچا دی۔ غارت گری کا ہنگامہ گرم کر دیا ان واقعات نے سونے پر سہاگہ کا کام دیا۔ کیقباد اور ملک الاشرف کو ناراضگی پیدا ہو گئی سلطان کی امداد و اعانت سے ہاتھ کھینچ لیا۔ واللہ تعالیٰ

دیا بالآخر لوٹ گئے۔

تاتاریوں کی پیش قدمی: خلاصہ تحریر یہ ہے کہ اس دوران سلطان کو یہ خبر ملی کہ تاتاری غارت گری کرتے ہوئے بڑھتے چلے آ رہے ہیں۔ سلطان نے اس طوفان کی روک تھام پر امیر اورخان کو چار ہزار سوار دے کر تاتاریوں کی نقل و حرکت کی خبر لینے روانہ کیا۔ امیر اورخان نے واپس ہو کر خبر دی کہ تاتاری لوٹ مار کر کے واپس چلے گئے [illegible] اور امراء ان کی خبر نے سلطان کو[1] [illegible] اسی اثناء میں والی آمد کا قاصد پیغام لے کر آیا [illegible] آپ کسی طرح [illegible] روم کی طرف بڑھیے اور اس پر قبضہ حاصل کر لیجیے تاکہ قپچاق سے آپ قریب ہو جائیں اور ان سے مدد حاصل کر کے تاتاریوں سے مقابلہ ہو سکے گا۔ چار ہزار سوار ہماری طرف سے مدد کے لیے تیار ہیں۔

والی آمد اور [illegible] والی روم کے درمیان [illegible] ہو گئی تھی۔ وجہ یہ تھی کہ [illegible] نے والی آمد سے بعض قلعوں کو چھین لیا تھا اسی وجہ سے والی آمد نے سلطان کو والی روم کے خلاف ابھارا [illegible] پیچھے پڑے ہوئے تھے۔

تاتاریوں کا سلطانی کیمپ کا محاصرہ: سلطان [illegible] آمد جانے کا عزم کر لیا۔ اصفہان سے [illegible] جانب کوچ کیا۔ قریب آمد پہنچ کر پڑاؤ کیا [illegible] والی آمد کے پاس ایک [illegible] تاتاریوں [illegible] تاتاریوں نے [illegible] مقام پر قیام [illegible] آپ قیام [illegible] لیکن [illegible] پاس پہنچ گئے۔ تاتاریوں نے آمد پہنچ کر سلطانی کیمپ کا محاصرہ کر لیا۔ سلطان مقابلہ کو تیار ہونے لگا۔ لیکن امیر اورخان نے نہایت مردانگی [illegible] آگے بڑھنے سے روک دیا [illegible] سلطان کو [illegible] سے [illegible] جب سلطان امیر اورخان کے پاس [illegible] اور [illegible] خان میدان جنگ سے واپس ہوا۔ چار ہزار سوار اس کی رکاب میں تھے۔ سلطان [illegible] آمد کے [illegible] چلا گیا۔ [illegible] سلطان سے [illegible] کیا [illegible] تاتاریوں کی [illegible] سلطان [illegible] اصفہان [illegible] سے [illegible] سلطان [illegible] چنانچہ سلطان [illegible] جانے [illegible] ہوا [illegible] ایک [illegible] تک پہنچا [illegible]

امیر اورخان کا انجام: امیر اورخان سلطان کی رفاقت ترک کر کے شہاب الدین غازی والی [illegible] کے پاس چلا گیا [illegible] تاتاریوں سے [illegible] تھا [illegible] کو [illegible] غازی نے [illegible] گرفتار کر کے [illegible] میں ڈال دیا [illegible] سے [illegible] والی [illegible] نے [illegible] کے [illegible] دیا [illegible] سے [illegible] کر دیا۔

سلطان جلال الدین منکبرنی کی گرفتاری: تاتاریوں کو کسی ذریعہ سے سلطان کی خبر مل گئی [illegible] پر حملہ کیا

---

[1] بالاصل بیاض۔

سلطان کسی طرح لباس تبدیل کر کے بھاگ گیا اور اس کے تمام ہمراہی قتل کر ڈالے گئے۔ کسی نے تاتاریوں سے یہ کہہ دیا کہ جو شخص بھاگ گیا ہے وہی سلطان ہے فوراً تعاقب میں روانہ ہوئے۔ فوج وہاں بھی دو شخص ہاتھ لگے۔ تاتاریوں نے انہیں قتل کر ڈالا۔ سلطان کے ملنے سے ناامید ہو کر تاتاری واپس ہوئے اور سلطان کوہ اکراد پر چڑھ گیا۔ وہاں بھی تاتاری پہلے سے موجود تھے۔ ورنہ کہ بھاگ بیچ ہوئے قتل و غارت گری پر آمادہ تھے۔ چنانچہ تاتاریوں نے سلطان کو گرفتار کر لیا اور اس کے قتل کرنے پر آمادہ ہوئے۔ کسی نے ان کے سردار کے کان میں کہہ دیا "کہ یہی سلطان ہے۔" سردار کو رحم آ گیا اور اس کو قتل سے روک دیا۔ چھوڑ دینے کے خیال سے اپنے ہمراہ اپنے مکان لایا۔

سلطان جلال الدین منکبرس کا قتل سردار کی عدم موجودگی میں ایک کمینہ تاتاری مرد سردار کے مکان پر آیا۔ ہاتھ میں ایک تیغ لیے تھا۔ اس کے بھائی کو خلاط میں ایک خوارزمی نے مار ڈالا تھا۔ اس نے اپنے بھائی کے بدلے میں سلطان کو مار ڈالا۔ سردار کی عدم موجودگی نے کچھ کام نہ دیا یہ واقعہ نصف شوال ۶۲۸ھ کا ہے۔ یہ نسائی کاتب سلطان جلال الدین کا بیان ہے۔

فاضل ابن اثیر نے واقعہ آمد کا ذکر لکھا ہے کہ اس کے بعد سلطان مفقود الخبر ہو گیا۔ تھوڑے دن تک اس کی خبر ملنے کا خطرہ رہا۔ اس کے واقعہ قتل کو نہیں لکھا ہے۔ آمد کے واقعہ پر اس نے اپنی کتاب تاریخ کامل کو ختم کیا ہے اور اس پر کچھ اضافہ نہیں کیا۔

سلطان جلال الدین منکبرس کی سیرت و کردار نسائی نے لکھا ہے کہ سلطان پستہ قد گندمی رنگت ترکی النسل تھا۔ حلیم اور باوقار تھا۔ تبسم کے سوا ہنستا نہ تھا اور کبھی نہیں ہنسا۔ کم سخن تھا۔ بیہودہ گفتگو سے سخت نفرت کرتا تھا۔ عادل تھا لیکن دور جہالت کی وجہ سے مغلوب و مغضب ہو گیا تھا۔ باوجودیکہ خلافت مآب سے کشیدگی اور رنج کا سلسلہ قائم تھا۔ لیکن جس طرح اس کا باپ خود کو خلافت مآب کا تابعدار کہتا تھا۔ اپنے فرامین میں اپنے کو خادم اور تابعدار لکھا کرتا تھا۔ جس وقت خلیفہ بغداد نے اسے مقام خلافت سے خلعت آپ کو ارسال کیا تب خطاب و آداب لکھتا تھا وہ یہ تھے "مولانا و سیدنا و امیر المؤمنین و امام المسلمین و خلیفہ رب العالمین قدوة المشارق والمغارب المنیف علی الذروة العلیا ابن لوی ابن غالب" سلاطین روم، مصر اور شام کو عرف سلطان فلاں ابن فلاں سے خط و کتابت میں خطاب کرتا تھا اور کوئی الفاظ نہیں ہوتے تھے جو احکام اپنی حکومت میں جاری کرتا تھا اس کی پیشانی پر النصر من اللہ وحدہ لکھا کرتا تھا۔ جب سلطان ہندوستان سے واپس آیا تو خلافت مآب نے اپنے فرمان خاص شان میں "الجناب الرفیع الخاقانی" کے معزز القاب سے خطاب کیا تھا۔ اس پر سلطان نے دربار خلافت میں اس امر کو خطاب عطا ہونے کی درخواست کی جواب دیا کہ یہ خطاب بڑے ملوک کو دیئے جاتے ہیں۔ اس بار بارگاہ خلافت سے خلعت آیا تو سلطان نے صرف زیادہ معتمد و [illegible] تو "الجناب العالی الشہنشاہی" کے خطاب سے خطاب کیا۔

تاتاریوں کی سفاکیاں قصہ مختصر جنگ آمد کے بعد تاتاری طوفان آمد کے اطراف میں پھیل گیا اور شہر ہوتا تھا قتل عام [illegible] ویران اور برباد کر دیتے۔ پانچ دن کے محاصرہ کے بعد بزور تیغ شہر اسعرد فتح کیا۔ کئی دن تک قتل عام کا

سلسلہ جاری رہا۔ ماردین پر حملہ کیا اہل ماردین نے سینہ سپر ہو کر مقابلہ کیا۔ لوٹ مار کرتے نصیبین پہنچے۔ اطراف نصیبین کو بھی ویسی ہی غارت گری کی جولان گاہ بنایا۔ نصیبین سے فارغ ہو کر سنجار خابور تک میں اور صوبہ خلاط کو بھی غارت کرتے بدلیس میدان بنا دیا۔ تاتاریوں کا ایک گروہ آذربائیجان سے صوبہ اربل کی طرف قتل و غارت کرتا ہوا دقوقا تک آیا اور اکراد جوزقان کی طرف ہو کر گزرا۔ ان لوگوں نے تاتاریوں کا تیغ دستانہ سے استقبال کیا۔ لوٹ لیا قتل کیا۔ مظفر الدین والی اربل بھی موصل سے بدر الدین سے مدد حاصل کر کے تاتاری لشکروں کے مقابلے کے لئے نکلا لیکن وہ زیادہ دور نکل گئے تھے ہاتھ نہ آئے۔ واللہ وارث الارض ومن علیہا وھو خیر الوارثین۔

سلطان جلال الدین منکبرنی کے قتل کے بعد اس کا لشکر متفرق ہو گیا۔ کچھ حصہ تو کیقباد بادشاہ روم کے پاس پہنچا۔ کیقباد نے انہیں اپنی فوج میں بھرتی کر لیا۔ ۶۳۴ھ میں کیقباد نے وفات پائی اس کا بیٹا غیاث الدین کیخسرو تخت حکومت پر متمکن ہوا۔ اسے ان کی طرف سے شبہ پیدا ہوا۔ ان کے سردار کو گرفتار کر کے جیل میں ڈال دیا۔ باقی ماندہ بھاگ گئے۔ جس طرف سے گزرے اور جہاں پہنچے لوٹ لیا بستیوں کو اجاڑ ڈالا۔ اسی حالت پر ایک مدت تک پھرتے رہے۔ اس کے بعد الملک الصالح نے جو اپنے باپ کی طرف سے بلاد شرقیہ حران کیفا اور آمد کا حاکم تھا۔ اپنے پدر بزرگوار سے اجازت حاصل کر کے ان لوگوں کو اپنی فوج میں شامل کر لیا۔ جیسا کہ ہم آئندہ بنو ایوب کے حالات میں تحریر کریں گے۔

واللہ سبحانہ تعالیٰ ولی التوفیق بمنہ وفضلہ

شجرہ ملوک خوارزم

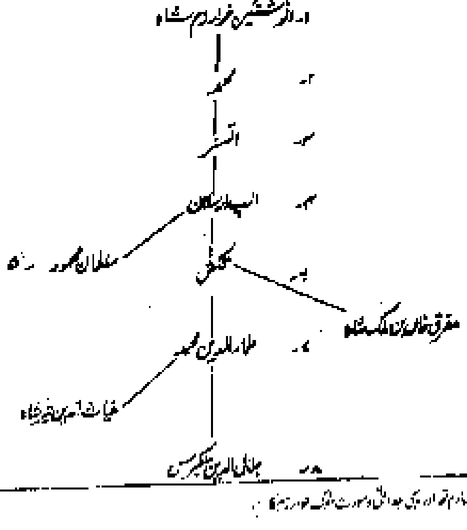

---

[1] یہ ملک شاہ سلجوقی کا غلام تھا اس کی [illegible]